اگر آپ اب تک ہمارے ماہوار ناولوں کے مستقل خریدار نہیں بنے تو فوراً کامل آرڈر بھیجکر اب بن جائیے
اس سلسلہ میں کئی نہایت لاجواب ناول اول مرتبہ شائع ہو رہے ہیں

جلد ثانی

خونی تلوار

جارج ڈبلیو۔ ایم رینالڈس کے ناول "میکر آف گلنکو" کا ترجمہ
منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری

مترجم فسانہ لندن۔ وطن پرست۔ منزل مقصود وغیرہ

سنہ ۱۹۲۳ء

لال برادرس

ے۔ پارسنز روڈ لکھا۔ لاہور۔ بار گھوڑے پر ہوا
دیش سٹیم پریس لاہور میں باہتمام لالہ بوٹا رام ... چھپ کر شائع کیا گیا
اشاعت اول

رینالڈس کے بعض اور ناولوں کے ترجمے

نام کتاب	نام ترجمہ	نام مترجم	صفحات	قیمت
مسٹریز آف لندن (سلسلہ اول)	فسانہ لندن (۸ حصے)	منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری	۲۳۴۸	۵ روپے ۸ آنے
" " (سلسلہ ثانی)	" " (۵ حصے)	"	۲۶۶۴	۵ روپے ۱۲ آنے
پیری سائنڈ	باپ کا قاتل (۶ حصے)	منشی شمیم الدین صاحب بلہوری	۵۲۵	۱ روپیہ ۴ آنے
پوپ جان	شام غربت	میر کرامت اللہ صاحب امرتسری	۴۳۹	۱ روپیہ
مے مڈلٹن	شکستہ دل	مسٹر پی - ایم کمار	۱۳۶	۱۲ آنے
سیمسٹریس	حسرت وصل	شیخ خورشید حسن صاحب بجنوری	۱۱۴	۱۰ آنے
عمر	عمر پاشا	منشی احمد الدین صاحب بی - اے مرحوم	۲۸۸	۱ روپیہ ۸ آنے
لیلیٰ یا سٹار آف منگریلیا	فسانہ الہ دین و لیلیٰ	منشی امیر حسن صاحب	۹۳۷	۲ روپے ۸ آنے
بروئنز سیٹچو	لعبت فرنگ	منشی رام نرائن صاحب	۷۲۴	۲ روپے ۸ آنے
مارگرٹ	مارگرٹ	منشی گرجا سہائے صاحب بی - اے	۱۴۸	۱۲ آنے
سولجرس وائف	سپاہی کی دلہن	ڈاکٹر للکشیمیدت صاحب عابر	۱۴۴	۱۲ آنے
روز املبرٹ	روز املبرٹ (۲ حصے)	منشی جے نرائن صاحب اثر لکھنوی	۳۵۶	۱ روپیہ ۸ آنے
نیکرومینسر	اسرار (۲ حصے)	منشی صدیق احمد صاحب	۶۶۴	۲ روپے ۸ آنے
ویگنر دی ہرولف	ویگز ونسیڈا	منشی محمد امیر حسن صاحب	۹۳۴	۲ روپے ۸ آنے
ہسٹری بکنگھم پیلیس	دھوکا یا طلسمی فانوس	منشی سجاد حسین صاحب مرحوم	۳۶۱	۱ روپیہ ۸ آنے
[illegible]	پاداش عمل (۵ حصے)	مولوی صدیق حسن صاحب	۱۱۰۰	۳ روپے ۱۲ آنے
برائیس	سرگذشت (۴ حصے)	منشی نوازش علی صاحب	۱۱۱۰	۳ روپے ۸ آنے
...	شادکام	منشی امجد حسین خان صاحب مرحوم	۲۱۰	۱ روپیہ
وف دی حرم	اسرار حرم	منشی احمد الدین صاحب بی - اے مرحوم	۲۱۰	۱ روپیہ ۸ آنے
	شام جوانی (۲ حصے)	منشی نوبت رائے نظر لکھنوی آنجہانی	۶۰۰	۲ روپے ۱۵ آنے
	نیرنگ	سید احمد شاہ صاحب لکھنوی	۹۵	۸ آنے

...س - ۷ پارسنز روڈ لوکھا - لاہور

خونی تلوار

جلد ثانی

باب ۔ ۴۰

مزید اسرار

تین دن گزر گئے۔ مگر راڈرک اب تک اس آدمی کا پتہ نہ لگا سکا جس نے زرِ تاوان چرایا تھا۔ اس نے ڈنکن پروڈی کو پھر اس بات کی تاکید کر دی تھی کہ مسٹر کال کی نقل و حرکت پر نظر رکھنا۔ مگر اس نے یہی جواب دیا کہ باوجود سعی بسیار کے میں کوئی بات ایسی معلوم نہیں کر سکا جس سے ہمارے شبہات کی تصدیق ہو۔ اس ناخوشگوار واقعہ کے بعد جو سینٹ میری کے گرجا کے گذشتہ دنوں پیش آیا تھا راڈرک کو اسٹڈاکیپل یا اس کے بھائی کی نسبت کوئی تازہ خبر نہیں ملی تھی۔ اور اب وہ سمجھنے لگا کہ شاید اس خاتون کے ہاتھوں میری اذیتوں کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ روپیہ کی گمشدگی کی اطلاع اس نے اپنے باپ کو اب تک اس خیال سے نہیں دی تھی کہ وہ سمجھتا تھا چور کا پتہ جلد یا بدیر ضرور مل جائے گا۔ اور اس کے بعد روپیہ وصول کرنا بھی دشوار نہ ہوگا۔ علاوہ بریں وہ اس قاصد کی واپسی کا منتظر تھا جسے اس نے وادی گلنکو میں بھیجا تھا۔ اور اس کا خیال تھا کہ اگر والد نے مجھے واپس بلا لیا تو میں روپیہ کی پُر اسرار گمشدگی کی خبر اور اس کے متعلق مزید تفصیلات خط کی نسبت [illegible] بھی ان کو بتلا سکوں گا۔ آئندہ کی ملاقات کا خیال اس قدر اس کے ذہن نشین ہو چکا تھا کہ اب [illegible] کے لئے ایڈنبرگ کے بازاروں میں نہیں بلکہ گھوڑے پر سوار نواحی دیہات میں جاتا ... بھی مشہور ... کی جانب ...
... وہ بھی سیر کرتی ہوئی اسی جانب آ نکلے
... ملاقات نہ کر سکے چھٹے دن وہ قاصد

کے پاس ایک سربمہر لفافہ تھا جسے راڈرک نے اس یقین کے ساتھ کھولا۔ کہ اس میں میری جان سے پیاری ایلین کا خط ہوگا۔ مگر یہ دیکھ کر اس کی مایوسی کی کوئی حد نہ رہی۔ کہ لفافہ میں صرف ایک ہی خط موجود ہے۔ یعنی وہ جو لارڈ میکڈانلڈ کے لکھوانے پر فادر ہیوبرٹ نے تحریر کیا تھا۔ راڈرک نے اس خط کو حالت اضطراب میں اس خیال سے جلد جلد پڑھا۔ کہ اس سے معلوم ہوگا۔ ایلین نے کیوں میرے خط کا جواب نہیں دیا۔ مگر اس میں اس کا نام تک درج نہ تھا۔ خط کا مضمون اسی قدر تھا۔ کہ زرِتاوان کی وصولی کے متعلق تمہارا خط مل گیا۔ اس روپیہ سے تم نے یہ یہ چیزیں خرید کر کرایہ کے سواروں کے ہاتھ وادی گلنکو میں بھیج دینا۔ اور ڈنکن ہرولمی کو بغرض حفاظت ان کے ساتھ روانہ کرنا۔ اس کے علاوہ خط میں ہدایت کی گئی تھی۔ کہ تم ابھی سروست ایڈنبرگ ہی میں رہنا۔ اور کونٹ ولمی ہسلڈر کی نسبت کچھ حالات معلوم ہوسکیں۔ تو تحقیق کرنا۔ اس کے علاوہ ایڈنبرگ کے سربرآوردہ اصحاب سے مل کر اس بارہ میں ان کی رائے معلوم کرنا۔ کہ پرنس آف آرینج کے انگلستان پر حملہ آور ہونے کا کس قدر امکان ہے۔ ان معاملات کی نسبت تمہیں جو حالات معلوم ہوں۔ ان سے وقتاً فوقتاً آگاہ کرتے رہنا۔ اور چونکہ اس بارہ میں مجھے تفصیلی معلومات کی ضرورت ہے۔ اس لئے ابھی کچھ دن ایڈنبرگ ہی میں قیام کرنا۔ یہ اس خط کا مضمون تھا۔ اور مجموعی طور پر شروع سے آخر تک ساری تحریر انتہائی سرد مہری کا لہجہ لئے ہوئے تھی۔ خط کا راقم فادر ہیوبرٹ مگر الفاظ لارڈ میکڈانلڈ کے اپنے تھے۔ اور انداز تحریر اس قسم کا تھا مثلاً "ہز لارڈشپ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں اس بات کی تاکید کردوں۔" وغیرہ وغیرہ

خط کا مضمون پڑھ کر راڈرک کو بڑی مایوسی۔ پریشانی اور اضطراب ہوا۔ سخت حیران تھا کہ ایلین نے کیوں ایسی خاموشی اختیار کی۔ وہ اس کی فطرت سے خوب واقف تھا۔ اور اس واقفیت کی بنا پر اچھی طرح سمجھتا تھا۔ کہ وہ یقیناً بالارادہ خط لکھنے سے قاصر نہیں رہی۔ پھر کیا وہ بیمار تھی۔ اور والد اس کا ذکر کرنا بھول گئے؟ یا وہ خط جو میں نے اس کے نام لکھا تھا۔ وہی اس کے ہاتھوں تک نہیں پہنچا؟ یا جو جواب اس نے لکھا۔ اُسے کسی نے رستہ میں روک لیا؟ ان خیالات کے سلسلہ میں اُسے وہ خواب بھی یاد آیا۔ جس میں اُسے اپنا پرانا بھائی ایلین اپنے اور ایلین گلن فان کے درمیان کھڑا نظر آیا تھا۔ اور جس میں اس نے راڈرک کو دھکا دے کر گرا دیا تھا۔ قدرتی طور پر اس خواب کی وجہ سے اس کے دل میں کئی طرح کے توہمانہ خیالات پیدا ہونے لگے۔ گو عادتاً وہ [illegible] کا قائل نہ تھا۔ پھر بھی موجودہ صورت میں اس کے دل میں یہی احتمال پیدا ہوا کہ ایسا

نہ ہو۔ اس خواب میں اُنہی واقعات کی جھلک دکھائی ہو۔ جو وادی گلنکو میں درحقیقت پیش آرہے ہیں
عرض ایلین کی طرف سے خط موصول نہ ہونے پر اس کو بڑی ہی پریشانی ہوئی۔ اس کے دل میں
کئی طرح کے اندیشے پیدا ہونے لگے۔ اور وہ اس فکر میں ہوا۔ کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ کئی
بار اس خیال سے تعجب ہوتا تھا۔ کہ والد نے اس خط کی تحریر میں سرد مہری کا انداز کیوں اختیار
کیا؟ کیا میں نے کوئی کام ایسا کیا ہے۔ جس سے وہ مجھ سے خفا ہو گئے ہیں؟ یا کوئی دشمن اپنی
کوششوں سے اس محبت کو جو انہیں ہمیشہ مجھ سے رہی ہے۔ کم کرنے کی کوشش کر رہا ہے؟
ان تفکرات کے دوران میں پھر ایک بار اُسے اپنے بڑے بھائی ایلین کا خیال آیا۔ اور اس بات
پر سخت ہی رنج ہوا۔ کہ میں اپنے حقیقی بھائی کے خلاف اس قسم کے شبہات پر مجبور ہوں
لیکن پھر جس وقت اُسے وہ خوفناک نظارہ یاد آیا۔ جو قلعہ کاچرن کی غلام گردش میں پیش آیا
تھا۔ اور اس کے سلسلہ میں خواب کے واقعات کی یاد تازہ ہوئی۔ تو وہ اس بات کو محسوس
کئے بغیر نہ رہ سکا۔ کہ ایلین کے طرز عمل سے بہت سی باتیں ایسی پیدا ہوگئی ہیں۔ جن سے دل کو
پریشانی اور وحشت ہونا قدرتی ہے۔

اس کے بعد جب اسے ایڈنبرگ میں اپنے مسلسل اور طویل قیام کا خیال آیا۔ تو اس سے
اس کی پریشانی اور رنج میں اور بھی اضافہ ہوا۔ جس وقت وہ گلنکو سے روانہ ہوا۔ تو اس کے
والد نے اشارتاً بھی اس کا ذکر نہیں کیا تھا۔ کہ تمہیں صدر مقام میں اتنی مدت ٹھیرنا پڑے گا۔
پھر کیا لارڈ میکڈانلڈ نے اس معاملہ میں اپنے خیالات کو بعد میں بدل لیا؟ یا اس میں بھی کسی دشمن کا
ہاتھ ہے۔ جو مجھے کسی بہانہ سے گھر سے دور رکھنا چاہتا ہے؟ اس قسم کے خیالات پیدا ہونے پر رونالڈ کو
سخت ہی رنج ہوتا تھا۔ لیکن مجبوری یہ تھی۔ کہ وہ ان کو روک نہیں سکتا تھا۔ وہ فطرتاً فیاض اور
وسیع النظر تھا۔ اور جہاں تک ممکن تھا۔ کسی کے خلاف بدگمانی کو دل میں جگہ دینا نہیں چاہتا
تھا۔ فی الحقیقت اُس کی نسبت وہم و گمان بھی نہ ہو سکتا تھا کہ وہ غیر ضروری شبہات کو
دل میں جگہ دے سکتا ہے۔ جب کسی طرح کے شکوک پیدا ہوتے۔ تو وہ حتے الامکان ان کو
روکنے کی کوشش کرتا تھا۔ لیکن موجودہ صورت میں جو شبہات اُس کے دل میں پیدا ہو رہے
تھے۔ وہ حالات پیش آمدہ کا لازمی نتیجہ تھے۔ اس کے علاوہ نواحی حالات نے ایسی پیچیدہ
صورت اختیار کر لی تھی۔ کہ وہ باوجود بڑی کوشش کے اس شک کو دل سے دور نہیں کر سکتا
تھا۔ کہ ضرور میرے بھائی ایلین کی طرف سے ہی کسی نہ کسی صورت میں دشمنی کا اظہار ہو رہا ہے۔

لیکن کچھ بھی ہو۔ سردست وہ شش و پنج کی حالت میں رہنے پر مجبور تھا۔ والد کا حکم ماننے کے سوا چارہ کار نہ تھا۔ ایڈنبرگ میں رہ کر کونٹ ڈی ہیلڈر کی نسبت تو کیا تحقیقات ہو سکتی تھی۔ بہرحال اس نے اس بات کا ارادہ کیا کہ ان عمایدِ شہر سے مل کر جن سے اس کی لارڈ گلن فان کی معرفت پیشتر ملاقات ہو چکی تھی۔ شہزادہ ہالینڈ کے برطانیہ پر حملہ آور ہونے کی نسبت استصواب رائے کیا جائے خط میں اس کے والد نے بعض چیزوں کی خریداری کے لئے بھی لکھا تھا۔ مگر اس کی تعمیل وہ اس لئے نہ کر سکتا تھا کہ جتنا روپیہ اس کے پاس تھا۔ وہ سارے کا سارا الماری سے غائب ہو چکا تھا۔ ایسی حالت میں روپیہ کی گم شدگی کو زیادہ مدت کے لئے باپ سے چھپانا بھی غیر ممکن ہو گیا۔ صرف ایک امید اس کا سہارا تھی۔ اور وہ یہ کہ آج نہیں کل۔ کل نہیں پرسوں۔ شاید کسی نہ کسی روز چوری کا سراغ مل جائے اور روپیہ واپس حاصل کیا جا سکے۔ مگر یہ امید بھی سردست موہوم تھی۔ اور اس کی بنا پر اصلی واقعہ کو زیادہ مدت تک چھپانا درست معلوم نہ ہوا۔ پس اس نے وہیں بیٹھ کر ایک خط اپنے والد لارڈ میکڈانلڈ کے نام لکھا جس میں بڑی وضاحت اور صاف بیانی سے روپیہ کے گم ہونے کے سارے حالات بے کم و کاست لکھ دیے۔ اور اس بات کا بھی اضافہ کیا۔ کہ جس روز سے میں ایڈنبرگ میں وارد ہوا ہوں۔ یہی ایک پُراسرار اور ناخوشگوار واقعہ ایسا نہیں جو مجھے پیش آیا ہے۔ لیکن باقی تفصیلات میں اس خیال سے واپسی تک محفوظ رکھتا ہوں۔ کہ ایسا نہ ہو میرا خط غیر کے ہاتھ میں چلا جائے اور وہ واقعات مشتہر ہو جائیں۔ جنہیں میں بحالت موجودہ اس لئے مشہور کرنا نہیں چاہتا۔ کہ اب ان کا سلسلہ رُک گیا ہے۔ آخر میں اس نے امید ظاہر کی۔ کہ آپ نے خط کی تحریر میں عمداً سرد مہری سے کام نہ لیا ہوگا۔ اور مجھے یقین ہے کہ اس قسم کا کوئی واقعہ پیش نہ آیا ہوگا۔ جس سے وہ محبت جو میرے لئے آپ کے دل میں تھی۔ کم ہو گئی ہو۔ اس نے اس بارہ میں مایوسی ظاہر کی۔ کہ گو میں نے بھائی ایلن اور ایلن گلن فان کے نام دو خط لکھے تھے۔ تاہم اُن میں سے کسی ایک کا جواب بھی موصول نہیں ہوا۔ اب میں ایلن گلن فان کے نام ایک اور خط لکھ کر اس لفافہ میں رکھتا ہوں۔ اسے مہربانی سے اس کو پہنچا دیجئے۔ خط کی تحریر سے فارغ ہو کر اس نے ایک اور رقعہ ایلن گلن فان کے نام لکھا جس میں اس کی خاموشی پر مایوسی ظاہر کرنے کے بعد تحریر کیا۔ کہ یقیناً تم نے کسی خاص حادثہ کے باعث ہی میرے خط کا جواب نہیں دیا ہوگا۔ مگر دیکھو اس نامہ شوق کا جواب ضرور آنا چاہیئے۔

سر اڈرک نے یہ خط ڈنکن برودڈی کے ہاتھ اس خیال سے وادی گلنکو میں نہیں بھیجا۔ کہ وہ اس کے زیر ہدایت آرتھر کاٹل کی نگرانی کر رہا تھا۔ پس ایک اور قاصد کی خدمات حاصل کر کے

اس نے اسے پوری تیزی رفتار سے آرگل شائر کو روانہ ہونے کا حکم دیا۔ ان خطوں کی تحریر
اس کے دل کا بوجھ کسی قدر ہلکا ہوگیا۔ کیونکہ ایک تو اس نے والد کو روپیہ کی گمشدگی کی
دی تھی۔ اور دوسرے اب اس بات کی بھی اُمید ہوگئی۔ کہ چند دن کے عرصہ میں عزیز النجان
کا جواب ضرور آئے گا۔

جس وقت اس کام سے فراغت حاصل کی۔ تو دوپہر ہو چکی تھی۔ اب وہ اپنا بیش قیمت
لباس پہن کر ان امراء وشرفا کی ملاقات کے لئے روانہ ہوا جنہیں وہ پہچانتا تھا۔ اور جن سے وہ
باپ کے حکم کے مطابق ہر دو معاملات کی نسبت معلومات حاصل کر سکتا تھا۔ سہ پہر کا وقت ا
ملاقاتوں میں صرف ہوا۔ امرائے مذکورین سے ہر ایک اس سے بڑے تپاک سے پیش آیا۔ اس
ان سے مل کر بیان کیا۔ کہ مجھے یہاں آئے چند دن ہوگئے ہیں۔ لیکن میں اس خیال سے پہلے ش
نیاز حاصل نہ کر سکا۔ کہ میرا قیام یہاں پر نہایت مختصر ہوگا۔ کچھ تو اس لئے کہ وہ لارڈ گلن فان
رشتہ دار تھا۔ اور کچھ اس لئے کہ اس کے باپ کو پہاڑی قبائل میں خاص اقتدار حاصل تھا۔ ک
اس لئے بھی کہ وہ بذات خود بڑا فیاض اور نیک نہاد تھا۔ ان امراء میں سے ہر ایک نے راڈرک
کا دلی شوق سے خیر مقدم کیا۔ کئی مقامات پر وہ حسین امیر زادیاں جن سے اس کا تعارف پیش
ہو چکا تھا۔ اس سے مل کر مسکرائیں۔ اور کئی ایک نے اس کی خوبصورتی سے متاثر ہو کر آہ سرد
کھینچی۔ مردوں سے راڈرک کو معلوم ہوا کہ عام خیال یہی ہے کہ ولیم سکنڈ انلینڈ پر طانیہ پر حملہ آ
ہو کر شاہ جیمز کو تخت سے معزول کر دینا چاہتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے سنا کہ اک
لوگ موجودہ شاہ انگلستان کی حکومت کو اس غیر ملکی ولندیزی کی حکومت پر ترجیح دیتے ہیں۔

ان ملاقاتوں کے سلسلہ میں جب راڈرک آخری مکان میں وارد ہوا جس میں ایک امیر کبیر۔ ج
لارڈ گلن فان کے قریبی دوستوں میں سے تھا۔ سکونت رکھتا تھا۔ تو اُسے باصرار شام کا وقت
وہیں بسر کرنے پر مجبور کیا گیا۔ راڈرک نے یہ دعوت اس خیال سے منظور کر لی۔ کہ صبح قاصد کی
واپسی کے وقت سے اس کو جن مایوسیوں اور پریشانیوں کا سامنا رہا تھا۔ ان سے کچھ توجہ ہٹے
آٹھ بجے رات کے وس بجے تھے۔ جب وہ امیر موصوف اور اُس کے دو بیٹوں سے رخصت ہوا۔ مگر
جب وہ قصر گلن فان کی طرف جا رہا تھا۔ تو اُسے معلوم ہوا۔ دو آدمی میرے پیچھے پیچھے چلے آ
رہے ہیں۔ رات کی تاریکی اور اونچے نیچے مکانات کے سایہ میں راڈرک اُن کی صورت پہچاننے
سے قاصر رہا۔ رستہ چلتے ہوئے وہ کئی بار ٹھیر جاتا اور دفعتاً پیچھے مڑ کر اُن کی طرف دیکھنے لگتا تھا

ایسے موقعوں پر وہ بھی رک جاتے تھے جس سے وہ اس حقیقت کو تسلیم کرنے پر مجبور تھا۔ کہ وہ ضرور میرے ہی پیچھے چل رہے ہیں۔ جس طرف وہ جاتا اسی طرف وہ بھی جاتے تھے۔ اور اگر وہ کہیں ٹھہر جاتا تو وہ بھی ٹھہر کر باتیں کرنے لگتے تھے۔ ایک بار اس کے جی میں آئی۔ کہ ان کے پاس جا کر معلوم کروں تم کس لئے میرے پیچھے چل رہے ہو۔ لیکن پھر سوچا۔ کہ اگر میرا اندازہ غلط ثابت ہوا۔ تو ناحق شرمندہ ہونا پڑے گا۔ یا کوئی نیا جھگڑا کھڑا ہو جانے لگا۔ اور گو وہ فطرتاً دلیر اور بے خوف تھا۔ پھر بھی بے وجہ کسی سے ذرا تکرار کرنا اسے منظور نہ تھا۔ پس وہ اپنی راہ پر چلتا گیا۔ اور آخر اس بازار میں داخل ہوا چاہتا تھا۔ جہاں قصر گلن فان واقع تھا۔ کہ دونو آدمی جو اس کے پیچھے چلتے رہے تھے۔ تیز ہو کر سمت مقابل میں پہنچ گئے۔ اور اس وقت جب وہ اس کے برابر آئے۔ تو اس نے دیکھا کہ ان میں سے ہر ایک نے چہرہ پر سیاہ نقاب پہن رکھی ہے۔

دل سے کہنے لگا۔ "اگر کسی پہرہ دار نے تمہیں دیکھ لیا۔ اور تم نے فوراً ہی نقاب نہ اتاری تو یقیناً شبہ میں دھر لئے جاؤ گے۔ اور اگر تم مجھی سے کوئی شرارت کیا چاہتے ہو۔ تو میں آسانی مزاحمت کر کے تمہیں سزا دے سکوں گا۔"

ان خیالات کے زیر اثر راڈرک نے تلوار کو ذرا سا نیام سے کھینچ کر دیکھا۔ پیٹی میں ہاتھ لگایا۔ تو خنجر بھی موجود تھا۔ ہر طرح مطمئن ہو کر وہ مکان سے تھوڑے فاصلہ پر پہنچ گیا تھا۔ کہ دفعتاً سیٹی کی ایک دبی ہوئی مگر تیز آواز سنائی دی۔ جو اس سمت سے آ رہی تھی۔ جہاں دونو آدمی جو اب تک اس کے تعاقب میں تھے۔ ذرا آگے چل کر بازار کے دوسری جانب ٹھیر گئے تھے۔ مبہم خطرہ سے خبردار ہو کر اس نے فوراً اپنا ہاتھ تلوار کے قبضہ پر رکھا۔ مگر اس کو کھینچنے نہیں پایا تھا۔ کہ پاس کی گلی سے کئی آدمیوں نے اچانک نمودار ہو کر اس کو گھیر لیا۔ حملہ اس قدر غیر متوقع اور فوری تھا۔ کہ وہ طرفۃ العین میں ان کے زیر حراست ہو گیا۔

"ڈرو نہیں۔ کیونکہ اگر تم خاموش رہے تو کسی طرح کا ضرر نہیں پہنچایا جائے گا"۔ یہ الفاظ ان شخصوں میں سے ایک نے کہے۔ جنہوں نے اس کو گرفتار کیا تھا۔

وہ مدد کے لئے آواز دیا چاہتا تھا۔ مگر کسی نے پیچھے سے اس کا منہ رومال سے بند کر کے اسے سر کے پچھلی طرف مضبوط باندھ دیا۔ تاکہ اگر وہ آواز نکالنے کی کوشش بھی کرے۔ تو نہ نکل سکے اتنے میں کسی نے اس کی ٹوپی اتار لی۔ اور اس کے سر پر ایک اور کپڑا ڈال دیا جس سے اس کی آنکھیں بھی بند ہو گئیں۔ اس کے بازو پس پشت مضبوط باندھ دیئے گئے۔ گو اس طرح نہیں کہ اسے تکلیف

ہوئی۔ بلکہ محض ایسے طریق پر کہ وہ چھوٹنے کی کوشش نہ کرے۔ اور یہ سارا کام یعنی اس کو گرفتار کرنے اور بے بس بنانے کا صرف ایک لمحہ میں مکمل ہو گیا۔

اس کے بعد اس کے نامعلوم دشمن اسے تیز چلاتے اس گلی کی طرف لے چلے۔ جہاں سے وہ دفعتاً نمودار ہوئے تھے۔ گلی کے سرے پر وہ چند سیڑھیوں پر ہو کر نیچے اترے۔ اور اس سے آگے کئی بازاروں کی راہ سے چلتے گئے۔ کبھی وہ ایک طرف مڑ جاتے تھے۔ کبھی دوسری طرف۔ حتیٰ کہ راڈرک۔ جو ایڈنبرگ کے بازاروں سے پوری طرح واقف تھا۔ بالکل بھول گیا۔ کہ یہ مجھے کس طرف لئے جا رہے ہیں۔ قریباً پاؤ گھنٹہ یہ لوگ اس طرح اس کو ساتھ لئے چلتے رہے۔ اور اس اثنا میں کسی نے کوئی لفظ زبان سے نہیں کہا۔ لیکن اب دفعتاً ان میں سے ایک آواز دبا کر کہنے لگا۔ "پٹرول آ رہی ہے۔" اور اس کے ساتھ ہی یہ ساری جماعت راڈرک کو اپنے وسط میں لئے ہوئے ایک گلی کی طرف مڑ گئی۔

اس جگہ یہ لوگ تھوڑی دیر چپ چاپ کھڑے رہے۔ راڈرک کو ایک مضبوط ہاتھ اپنے منہ پر بندھے ہوئے رومال کے اوپر رکھا ہوا محسوس ہوا۔ جس کا مطلب شاید یہ تھا۔ کہ اگر وہ آواز دینے کی کوشش بھی کرتا۔ تو وہ کسی کو سنائی نہ دیتی۔ مگر وہ سمجھتا تھا کہ میری طرف سے مزاحمت کی ہر کوشش سراسر بے سود ہے۔ اس لئے کہ وہ اکیلا اور دشمن چھ سات تھے۔ اور ان کے طرز عمل سے ثابت ہوتا تھا۔ کہ وہ اپنی بات منوانے پر تلے ہوئے ہیں۔ رہ رہ کر راڈرک کے دل میں خیال آتا تھا۔ کہ آخر یہ کون لوگ ہیں؟ کیا یہ بھی "اسٹڈا کیبل" کی کوئی تازہ شرارت ہے۔ یا جو پر اسرار واقعات اب تک مجھے صدر مقام میں پیش آ چکے ہیں۔ ان میں کوئی نیا اضافہ ہونے والا ہے؟ اس نے اس بارہ میں کئی طرح کے قیاسات قائم کرنے کی کوشش کی۔ مگر نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔ اپنی جان کا اسے بہرحال خطرہ نہیں تھا۔ کیونکہ وہ سمجھتا تھا۔ کہ اگر یہ لوگ مجھے قتل ہی کرنا چاہتے تو وہیں کر دیتے۔ گرفتار کر کے اتنی دور لے جانے کی زحمت ہرگز گوارا نہ کرتے۔ پھر یہ بھی تحقیق ہو چکا تھا کہ اس جماعت کا تعلق [illegible] سے نہیں۔ کیونکہ پٹرول کے آنے پر وہ خود قانون کی گرفت سے بچنے کے لئے چھپ رہے تھے۔

کئی منٹ تک یہ لوگ راڈرک کو ساتھ لئے چھپ کر کھڑے رہے۔ اور اس عرصہ میں تھوڑے فاصلہ پر پٹرول کے بھاری بوٹوں کی آواز اور سپاہیوں کی [illegible] [illegible] سنائی دیتی رہی۔ [illegible] یہ آوازیں دور فاصلہ پر [illegible]

کے بعد یہ لوگ پھر راڈرک کو پہلے کی طرح ساتھ لئے تیزی سے چلنے لگے۔ دس منٹ کا عرصہ اور
مذر گیا۔ انہوں نے کئی بازار طے کئے۔ اور کئی چکر کاٹے۔ لیکن ان کے چلنے سے جو آواز پیدا ہوتی
تھی۔ نیز تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد مختلف اطراف میں مڑنے سے راڈرک نے اس بات کا
ندازہ کرلیا۔ کہ ہم اب تک حدود شہر ہی میں ہیں۔ فصیل سے باہر نہیں نکلے۔ اس کے ساتھ ہی اسے
خیال آیا۔ کہ یہ لوگ اتنی دیر مجھے لئے ادھر اُدھر گھماتے رہے ہیں۔ اور انہوں نے اتنے چکر اس
خیال سے کاٹے ہیں کہ مجھے معلوم نہ ہو۔ ہم کس رستہ پر چل رہے ہیں۔ ان خیالات کے سلسلہ میں
یک بار پھر وہی سوال اس کے دل میں پیدا ہوا۔ کہ آخر اس پُراسرار کارروائی کا مطلب کیا ہے۔
ڑی کوشش کے باوجود وہ کوئی تسلی بخش رائے قائم نہ کرسکا۔

اس کے تھوڑی دیر بعد یہ جماعت پھر رک گئی۔ اور اب جو آواز راڈرک کو سنائی دی۔ اس
سے اس نے معلوم کیا۔ کہ کسی نے تلوار کے سرے کو تین بار دروازہ پر مارا ہے۔ معاً دروازہ کھلنے کی
واز سنائی دی۔ اور یہ جماعت پھر آگے کی طرف چلنے لگی۔ اب راڈرک اور اس کے ساتھیوں کے
ہم سنگی فرش پر چل رہے تھے۔ اس نے معلوم کیا کہ دروازہ جو پہلے کھولا گیا تھا۔ اُسے بڑی احتیاط
سے ساتھ بند اور مقفل کردیا گیا ہے۔ آگے چلکر ایک اور دروازہ کھلا۔ اور اس جگہ ان لوگوں نے
یڑھی کے تین پائے طے کئے۔ جس کے بعد ان کے پاؤں کسی چوبی فرش پر اُٹھنے لگے۔ راڈرک
محافظ اب تک اسے بدستور تیزی سے چلاتے آگے کی طرف لئے جارہے تھے۔ اور چونکہ اس
میں اس کے ساتھیوں کے کپڑوں کے دونوں طرف کی دیواروں سے سرسرانے کی آواز سنائی
تی تھی اسلئے راڈرک نے اندازہ کیا۔ کہ ہم کسی غلام گردش سے گذر رہے ہیں۔ چند منٹ کے
بعد پھر یہ سب کھڑے ہوگئے۔ اور سابق کی طرح پھر تلوار کی نوک سے تین بار دستک
ی گئی۔ دروازہ کھلتے ہی ایک سنگی زینہ طے ہوا۔ اور یہ مختلف کمروں سے گذرنے لگے۔ جو غالباً بہت
بڑے اور بلند تھے۔ کیونکہ ان میں چلنے سے گونج کی آواز پیدا ہوتی تھی۔ ذرا دیر رکنے کے بعد
یک اور دروازہ کھلا۔ مگر یہ رستہ اس قدر تنگ تھا۔ کہ اس میں سے ایک بار ایک ہی
گذر سکتا تھا۔ راڈرک کے ساتھیوں میں سے دو تین پہلے اس راہ سے گذرے۔ اور اس کے
اس کو گذرنے پر مجبور کیا گیا۔ جس کے ساتھ ہی کسی نے اس کے کان میں کہا۔ کہ اب تمہیں ایک
کی راہ سے نیچے اترنا ہوگا۔ ان کے ساتھیوں میں سے باقی ہی اندر داخل ہوچکے تو پھر اس
دروازے کے بند ہونے کی آواز سنائی دی۔

کہ ہر شخص اس مقصد کی تکمیل میں پوری وفاداری سے مدد دے گا جس کے حصول کی خاطر وی ہیلڈر سکاٹ لینڈ میں آئے تھے۔"

الفاظ کہتے ہوئے وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور اس مثال کی پیروی سارے حاضرین نے کی۔ جن میں راڈرک کو کئی طویل القامت صورتیں نظر آئیں۔ جو اپنے لبادوں میں چھپی ہوئی بھی بڑی پُر رعب معلوم ہوتی تھیں۔ ہر شخص نے اپنی تلوار اٹھائی۔ اپنے ہونٹ اس کی برہنہ دھار سے لگائے دایاں ہاتھ دل پہ رکھا۔ اور پھر سارے آدمی یک زبان ہو کر بھاری لہجہ میں کہنے لگے۔ "ہم قسم کھاتے ہیں۔" اس فقرہ کی گونج اس نشیب گنبدی چھت کے نیچے بڑے زور سے سنائی دی۔ آخر اس موثر اور پُر رعب رسم کی ادائیگی کے بعد صدر مجلس اور اس کے ساتھی پھر اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ انہوں نے اپنی تلواریں بدستور اپنے سامنے رکھ لیں۔ اور ایک بار پھر گہری خاموشی چھا گئی۔

"اب مسٹر راڈرک میکڈانلڈ" صدر انجمن نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کیا اب بھی تمہیں اپنے بیان پر کسی طرح کا شک و شبہ باقی ہے؟ دیکھو میرے سوال کا جواب پوری صاف دلی کے ساتھ دو۔ وہ سوال میں پھر ایک بار تم سے پوچھتا ہوں۔ کہ جس وقت تم نے کونٹ ڈی ہیلڈر کی امداد پر آمادگی ظاہر کی۔ تو کیا یہ کارروائی تم نے محض اس لئے کی تھی۔ کہ تم اسے ایک مظلوم آدمی سمجھتے تھے تمہاری ہمدردی اس شخص کی وجہ سے تھی۔ جس کا وہ قائم مقام تھا۔ یعنی پرنس آف آریخ کی؟"

"بالکل نہیں۔" راڈرک نے برہنہ تلواروں کو بوسہ دینے کی رسم کے بعد جواب دینے میں ذرا بھی تامل نہ کرتے ہوئے کہا۔ "جس وقت کونٹ ڈی ہیلڈر وادی گلنکو میں وارد ہوا ہے۔ تو اس نے اپنے آپ کو پرنس آف آریخ کا دشمن اور مظلوم ظاہر کیا تھا۔ اور میں نے اس کے اس بیان کو صحیح سمجھا۔۔۔"

"پھر کیا تم نے محض اس کی مظلومیت کی وجہ سے اس کا حامی و مددگار بننا منظور کیا تھا؟" صدر نے پوچھا۔

"یہ بھی نہیں۔" راڈرک نے جواب دیا۔ "کیونکہ جس وقت میں نے اس کی حمایت کی۔ تو مجھے ذرا بھی خیال نہ تھا۔ کہ پرنس کے ساتھ اس کے تعلقات کس قسم کے ہیں۔ میں نے اس کی مدد محض اس لئے کی تھی۔ کہ میں نہیں چاہتا تھا اس کی جان محض اس رسم کی وجہ سے ضائع کی جائے جو اس کی صداقت کے امتحان کا ذریعہ سمجھا گیا تھا۔ اور جسے میں اگر خالی وہم نہیں

تو کم از کم بے مخطا نہیں سمجھتا تھا۔"

"جس کا مطلب یہ ہے کہ تم نے اپنی فطری ذہانت سے فوراً ہی یہ بات معلوم نہیں کی کہ کونٹ ڈی ہیلیڈ کس مقصد کو پیش نظر رکھ کر وادی گلنکو میں آیا ہے؟"

"نہیں میں نے اس کی بیان کردہ داستان کو صحیح سمجھا۔ لیکن میں کچھ کہتا ہوں۔ کہ میری طرف سے اس کی جس قدر امداد و اعانت ہوئی۔ اس میں اس بات کو ذرا بھی دخل نہ تھا۔ کہ اس کی آمد کا مدعا کیا ہے۔ اگر وہ شخص ولندیز ہونے کی بجائے کوئی انگریز یا اطالوی یا ہسپانیہ کا رہنے والا بھی ہوتا۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ وہ کسی قوم سے تعلق رکھتا۔ لیکن وادی گلنکو میں ہمارا مہمان ہو کر آنے کے بعد محض ایک عقاب کے مارے جانے کی وجہ سے اس کی جان خطرہ میں ہوتی۔ تو میں ضرور اس کا حامی و مددگار بنتا۔"

"لیکن اسکے بعد" صدر انجمن نے تقریر جاری رکھ کر کہا۔ اور اس کے لہجہ سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اپنے سوالات کے جواب سے بے حد مایوس ہے "اس کے بعد تمہیں اس بات کا کامل ثبوت مل گیا تھا۔ کہ کونٹ ڈی ہیلیڈر نے گلنکو میں وارد ہو کر جو قصہ بیان کیا۔ وہ سراسر فرضی تھا۔ لارڈ بریڈل بین کی ایک چٹھی تمہارے ہاتھ آ گئی تھی۔ جس سے کونٹ کے صحیح مقصد پر بھی طرح روشنی پڑ گئی تھی۔ اس کے بعد وہ تمہیں کلچرن کے قلعہ میں بھی ملا۔ غرض سارے واقعات نے بھی ثابت کیا۔ کہ وہ پرنس ولیم کا دشمن نہیں۔ دوست ہے۔ مگر ان حالات کو معلوم کرنے کے بعد بھی تم نے اس وقت اس کی جان بچائی۔ جب تمہارا بھائی سر ایلین اُسے درخت کے ساتھ لٹکانے کے لئے تیار ہو چکا تھا۔ میں دریافت کرتا ہوں۔ کیا اس موقعہ پر بھی جو کچھ تم نے کیا وہ پرنس ولیم کے ساتھ تمہاری ہمدردی پر دلالت نہیں کرتا؟"

"میں پھر آپ کے سوال کا جواب نفی میں دینے پر مجبور ہوں۔" راڈرک نے کہا۔ "اس دوسرے موقعہ پر میں نے کونٹ ڈی ہیلیڈر کی جان اس لئے بچائی۔ کہ کسی شخص کا جرم کچھ بھی ہو۔ میں فطرتاً اس خیال کو نفرت کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ کہ سارے حالات کی سماعت یا ملزم کو صفائی کا موقع دینے کے بغیر اسے انتہائی سزا دی جائے۔ علاوہ بریں کونٹ ڈی ہیلیڈر کا جرم محض اس قدر تھا۔ کہ وہ ایک فرضی داستان لے کر مصنوعی حالات کے پردہ میں گلنکو میں وارد ہوا۔ اور اگرچہ مجھے اس کی دورخی چال سے نفرت ہے۔ تاہم میری رائے میں یہ جرم ایسا نہ تھا کہ اس کے لئے اُسے سزائے موت دی جاتی۔"

"سر راڈرک تم نے میرے سوالات کا جواب قابل تعریف صاف بیانی سے دیا ہے۔"
مجلس نے تسلیم [illegible] کے ساتھ ہی میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ تمہارے جوابات ہمیں غایت درجہ مایوس کر دیا ہے۔ جو حالات ہمیں معلوم ہوئے تھے اُن کی بنا پر ہمارا خیال کہ تم اپنے دل میں پرنس ولیم کے حامی ہو۔ اور آج رات ہماری خواہش تمہیں اپنی جماعت میں [illegible] کرنے کی تھی . . . "

وہ بظاہر جواب کا انتظار کرنے کے لئے رُک گیا۔ مگر راڈرک نے کچھ نہیں کہا۔ اُس کا یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ اس سے زیادہ کوئی لفظ اپنی زبان سے نہ کہے گا جس کے لئے وہ سوال [illegible] رو سے مجبور ہو۔

"سر راڈرک" آخر کار صدر انجمن نے کہا۔ "کیا تمہیں بحث و استدلال سے اپنا ہمخیال بنا سکتا ہے؟ وادی گلنکو کے عام باشندوں کے خلاف تم بڑے ذہین ہو۔ اور محض بے جا [illegible] کی وجہ سے اس اصول کے حامی نہیں رہ سکتے۔ جس کی مخالفت خدا بھی کر رہا ہے۔ شاہ جیمز کے ناقابل برداشت ہوتے جا رہے ہیں . . ."

"دیکھئے صاحب آپ کوئی بھی ہوں"۔ نوجوان بہادر نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "میں درخواست کرتا ہوں کہ اس سے زیادہ نہ کہئے۔ اگر آپ کا رتبہ بلند اور خطاب ارفع ہے۔ اور میں آپ کو ایسے طریق پر مخاطب نہیں کر سکتا جو موزوں ہو۔ تو براہ خدا اس کی وجہ یہ نہ سمجھئے۔ کہ مجھ میں [illegible] کی کمی ہے۔ اس کا سبب یہی جانئے کہ میں آپ کو نہیں پہچانتا۔ آپ اپنے بدلے ہوئے بھیس میں پوشیدہ ہیں۔ لیکن اب تک میں نے جس صاف بیانی سے اور راستی سے کام لیا ہے۔ اس کی خاطر مجھے اتنا کہنے کی اجازت دیجئے۔ کہ میں شاہ جیمز کی طرف داری یا حمایت نہ کرتا ہوں۔ جن کے حامی میرے والد بزرگوار ہیں۔ اس قدر عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ میں اس کام میں کسی صورت میں حصہ لینے کو تیار نہیں۔ جس کی بدولت میرا اپنے والد اور باقی رشتہ داروں اور دوستوں سے عناد ہو۔ یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔" اور اتنا کہہ کر راڈرک اپنی جگہ سے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ہمیں اس فیصلہ کا سخت ہی افسوس ہے۔" صدر انجمن نے پہلے کی نسبت زیادہ [illegible] کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "ہمیں امید تھی کہ تمہارا جواب اس سے مختلف ہو گا۔ لیکن اگر تم اپنی مرضی سے ہمارے ساتھ ملنے کے لئے تیار نہیں ہو۔ یا ہمارا استدلال تمہیں ہمارا ہم خیال نہیں بنا سکا تو ہم تم پر کسی طرح کا جبر کرنا نہیں چاہتے۔ میں صرف چند الفاظ تم سے اور کہوں گا۔ [illegible]

بعد تمہیں واپس بھیج دیا جائے گا۔ ہم اس بارہ میں حلف لینا نہیں چاہتے ۔ مگر جو نظارہ تم نے آج
رات یہاں دیکھا ہے۔ یا جو واقعات اس جگہ پیش آئے ہیں۔ اُن کا ذکر کسی سے نہ کرنا۔ کیونکہ ہم
نے بڑی مکمل احتیاط اور رازداری سے کام لیا ہے کہ تمہارے جیسے آدمی نہ تو اس مقام کا سراغ لگا
ور نہ ان شخصوں کے نام معلوم کر سکتے ہیں جو یہاں جمع ہیں۔ لیکن ایک بات میں پھر بھی تم سے کہہ
دینا چاہتا ہوں دھمکی سے نہیں۔ کیونکہ اتنے آدمیوں کا جس قدر ہم ہیں ایک شخص کے خلاف
تہدیدی رویہ اختیار کرنا شیوہ مردانگی سے بعید ہے۔ میرے الفاظ محض تنبیہہ کی حیثیت میں ہیں
جن لوگوں کو ہم اپنے اندر شامل کرتے ہیں اُنہیں سب سے پہلے اس بات سے خبردار کیا جاتا ہے۔ کہ
سے جسے اپنا حامی بنانے کے لئے لایا جائے۔ مگر وہ ہمارا ہم خیال بننے کے بغیر واپس ہو جائے
۔ اگر یہاں سے واپس جاکر اس مقام کے مناظر یا مکالمات کی نسبت کسی سے ایک لفظ بھی
کہے گا۔ تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اسکی موت یقینی ہے۔ اس لئے سر راڈرک تم نے اس بات کو اچھی طرح
ہن نشین کر لینا۔ کہ اگر تم نے یہاں سے جانے کے بعد کسی سے ہماری نسبت کچھ کہا۔ تو چوبیس گھنٹوں
لے اندر اندر تمہاری زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ جو لوگ اس وقت تمہارے سامنے جمع ہیں۔ اُن
ں سے کوئی ایک تمہیں ضرور ڈھونڈ لیگا۔ خواہ تم زمین کے نیچے یا آسمان کے اوپر ہی کیوں نہ
و۔ اور اس وقت تمہیں اپنے سامنے جو برہنہ تلواریں نظر آتی ہیں۔ ان میں سے ایک کو تمہارے
ن سے آلودہ ہونا پڑے گا۔"

"اگر مجھے انہی حالات میں واپس بھیج دیا گیا۔ جن میں مجھے یہاں لایا گیا تھا۔ تو اس صورت میں"
ڈرک نے فخریہ لہجہ میں جواب دیا۔ "میں اس بات کو کسی غدار جاسوس کا ادنےٰ فعل یا کسی مخبر کی
نت درجہ سفیہانہ کارروائی سمجھونگا۔ کہ آپ لوگوں کے خلاف کسی سے ایک لفظ بھی کہوں۔"

"بہادروں کا یہی شیوہ ہے۔" صدر انجمن نے خوش ہو کر کہا۔ "اور گو ہمیں اس بات کا سخت
وس ہے کہ ایک ایسا دلیر اور اتنا فیاض شخص جیسے کہ تم ہو ہمارے ساتھ شریک نہ ہوا۔ تاہم
نے اس معاملہ میں جو فیصلہ کیا ہے۔ اس کا احترام ہم پر واجب ہے۔ اپنا ہاتھ پیش کرو۔ کہ
ب الوداع کہوں۔"

یہ کہہ کر صدر نے راڈرک کا ہاتھ بڑی گرمجوشی سے دبایا۔ راڈرک نے سارے حاضرین کو
م کیا۔ جس کا جواب نقاب پوشوں کی اس انجمن نے اپنے سر کو حرکت دے کر دیا۔ پھر اُن
ں نے جو اُسے یہاں لائے تھے۔ اور جو اس اثنا میں دروازہ کے اندر ایک طرف کھڑے

لے ہے تھے۔ انہوں نے اسے دوبارہ اپنی حفاظت میں لے لیا۔ اور اس مقام کی طرف چلے۔ جہاں ہال کا دروازہ کھلتا تھا۔ تنگ دروازہ کو بند کر دیا گیا۔ اور راڈرک نے دیکھا۔ کہ پھر ایک بار چاروں طرف تاریکی پھیل گئی۔ اب ایک بھاری دروازہ کھولا گیا۔ اور زینہ کے قریب اس مقام پر جہاں قدموں کی چاپ سے اس قسم کی گونج پیدا ہوتی تھی۔ جیسی کسی گنبدی چھت کے نیچے پیدا ہوتی ہے۔ انہوں نے اس کے بازو پھر رسیوں سے مضبوط کس دیئے۔ منہ پر رومال باندھ دیا۔ سر پر بھی کپڑا ڈال دیا۔ اور اس حالت میں اُسے زینہ کی راہ سے اُس تنگ کھڑکی تک لے گئے۔ جس میں سے وہ آتی دفعہ گذرے تھے۔ اس کے بعد فراخ کمروں اور غلام گردشوں سے گذر کر یہ لوگ مکان کے بڑے دروازے تک آئے۔ اور وہاں سے آخر بازار میں پہنچ گئے۔ اور بازاروں میں پھر اسی طرح پیچ در پیچ چکر کاٹنے کا عمل شروع ہوا جیسے راڈرک کو لاتے وقت ہوا تھا۔ چنانچہ اس کو مختلف بازاروں میں اس قدر گھمایا گیا کہ اگر اُسے کسی بھول بھلیاں میں ڈال دیا جاتا۔ تو اس کا اثر اس سے زیادہ باعث پریشانی نہ ہوتا۔ اس مرتبہ بھی یہ لوگ ایک بار پیٹرول کے جوانوں سے بچنے کے لئے چند منٹ ایک طرف کو ہٹ گئے۔ لیکن آخرکار آدھ گھنٹہ بازاروں کا چکر کاٹنے اور تیز چلنے کے بعد ایک مقام پر پہنچکر انہوں نے اس کے منہ اور سر سے کپڑا ہٹا لیا اور ٹوپی اس کے سر پر رکھ دی۔ راڈرک نے آنکھیں ملتے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھا۔ تو وہ لوگ جو اسے اپنی حراست میں پُر اسرار سازشی جماعت کے پاس لے گئے تھے۔ مختلف اطراف میں بھاگتے نظر آئے۔ اس نے دیکھا۔ کہ میں قصر گلن خان کے دروازہ پر کھڑا ہوں۔ چونکہ آدھی رات کا عمل تھا اس لئے راڈرک محل میں داخل ہوا۔ تو دیکھا کہ سب نوکر سو گئے ہیں۔ صرف ولیم فاکنر اس کی واپسی کے انتظار میں بیدار ہے۔ اس سے پہلے راڈرک کبھی اتنی رات تک باہر نہیں رہا تھا۔ علاوہ بریں شہر ایڈنبرگ کے بازار رات کے وقت خطرہ سے خالی نہیں سمجھے جاتے تھے۔ اس لئے نوکر کو آقا کی واپسی کا بڑی تشویش سے انتظار تھا۔ آخر جب راڈرک واپس آ گیا۔ تو اس کے سب اندیشے رفع ہوئے۔ راڈرک نے ولیم کو آرام کرنے کی اجازت دی۔ اور خود بھی سیدھا خوابگاہ کی طرف ہو لیا۔

لیکن باوجود بڑی کوشش کے اُسے فوراً ہی نیند نہ آئی۔ وہ بہت دیر تک واقعات پیش آمدہ پر غور کرتا رہا کئی بار اس کے دل میں سوال پیدا ہوا کہ مجھے اس واقعہ کی اطلاع والد کو بھیج دینی چاہیئے یا نہیں۔ لیکن ایک معقول وجہ کے لئے اس نے یہی بہتر جانا کہ یہ حالات ملتوی رکھ کر

میں پہنچکر زبانی بیان کئے جائیں۔ تو مناسب ہوگا اسے احتمال تھا کہ میرا تحریری خط کسی دشمن کے ہاتھ نہ آجائے۔ وہ سازشیوں کے مضبوط ارادوں سے پوری طرح واقف تھا۔ اور انہوں نے اس کے سامنے جس گرمجوشی سے حلف لیا تھا۔ اس سے بھی ظاہر ہوتا تھا۔ کہ اگر ان کے حالات کسی پر ظاہر ہوئے۔ اور انہیں اس کا علم ہوگیا۔ تو وہ انتہائی کارروائی عمل میں لانے سے دریغ نہ کرینگے ہرچند کہ راڈرک بڑا دلیر تھا۔ پھر بھی وہ ایسے مصمم ارادہ شخصوں کے ہاتھوں اپنی جان ضائع ہونا قرین دانشمندی نہیں سمجھتا تھا۔ پس سارے پہلو سوچ کر اس نے یہی بہتر جانا۔ کہ اس معاملہ میں گلنکو واپس جانے تک خاموشی سے کام لیا جائے۔

اس کے بعد اس کی آنکھ لگ گئی۔ اور جیسا کہ ان حالات میں قدرتی تھا۔ خواب میں بھی اس کو اس خفیہ عدالت کا نظارہ اور اس کے متعلقہ واقعات پھر ایک بار دکھائی دیئے۔

باب ۔ ۵

رابرٹ بروس کی سرائے

جو واقعہ ہم اب بیان کیا چاہتے ہیں۔ وہ اسی رات پیش آیا جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

راڈرک کو قصر گلن فان میں واپس آئے آدھ گھنٹہ کے قریب ہو چکا تھا کہ کسی ہنے مکان کا عقبی دروازہ بڑی احتیاط سے کھولا۔ اور دبے پاؤں باہر نکلا۔ یہ شخص دراز قامت اور اس طرح سر پر کپڑا ڈالے ہوئے تھا۔ کہ اس کا چہرہ نظر نہیں آتا تھا۔ دروازہ سے نکل کر اس نے چاروں طرف متجسسانہ نظر سے دیکھا۔ اور اس کے بعد ایک لمحہ رک کر وہ پیچھے کی جانب اس شخص کی طرف مڑا جس نے اسے دروازہ کی راہ سے باہر نکالا تھا۔ اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر دلی آواز سے کہنے لگا "ولیم پیور کل دوپہر کو رابرٹ بروس کی سرائے میں ۔ ۔ ۔"

"اطمینان رکھو میں وقت پر پہنچ جاؤنگا" دوسرے شخص نے جس کی نسبت ہمارے ناظرین سمجھ گئے ہوں کہ وہ راڈرک کا نوکر ولیم تھا۔ کہا۔

اس کے بعد پھاٹک اندر کی طرف سے بند کر دیا گیا۔ اور وہ دراز قامت شخص جو باہر نکلا تھا تیزی سے چلتا ہوا قصر گلن فان سے رخصت ہوا۔ لیکن بازار کے وسط میں پہنچکر اس نے تیز رفتاری کم کر دی۔ بار بار وہ یہ معلوم کرنے کے لئے رک جاتا تھا کہ مجھے کس طرف چلنا چاہیئے

آخر ایک رستہ چلتے شخص سے اس نے دریافت کیا۔ "کیا رابرٹ بروس کی سرائے کو یہی سڑک جاتی ہے؟" اور جب اس نے اثبات میں جواب دیا۔ تو وہ پھر اسی راہ پر چلنے لگا۔ اس واقعہ سے ظاہر ہو گیا۔ کہ یہ شخص جس کا ہم ذکر کر رہے ہیں۔ ایڈنبرگ میں یا تو اجنبی تھا۔ یا وہ اس کے بازاروں سے اچھی طرح واقف نہ تھا۔ لیکن رستہ پوچھنے کے بعد وہ اپنی منزل کی طرف تیزی سے چلنے لگا اور چند منٹ کے عرصہ میں سرائے مذکور میں جا پہنچا۔

رابرٹ بروس کی سرائے بہت ادنٰے قسم کی تھی۔ ایسی کہ زمانہ حال میں اُسے صرف رین بسیرا کہا جا سکتا ہے۔ جس زمانہ کا ہم ذکر کر رہے ہیں۔ صدر مقام سکاٹ لینڈ میں سراؤں پر کئی طرح کی پابندیاں عاید تھیں۔ حکم تھا کہ رات کو وقت معینہ کے بعد کوئی سرائے کھلی نہ رہے۔ لیکن چند ایک کو خاص رعایت کے طور پر اس کی اجازت دی گئی تھی کہ وہ ان مسافروں یا سیاحوں کے لئے رکھلی رہ سکتی ہیں۔ جو بہت رات گئے شہر میں وارد ہوں۔ یہ سرائے بھی جس کا ہم ذکر کر رہے ہیں۔ اسی قسم کی تھی۔ وہ کینن گیٹ کے پاس واقع تھی۔ اور اگرچہ اس میں زیادہ تر غریب طبقے کے سیاح ہی وارد ہوتے تھے۔ مثلاً گڈریے یا پھیری والے سوداگر وغیرہ تاہم وہ بدنام نہ تھی۔

جس دراز قامت اجنبی کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ اس نے سرائے میں وارد ہو کر اس حصہ کا رُخ کیا۔ جہاں کھانا کھانے کا انتظام تھا۔ اور خوراک کی چند ایک چیزیں طلب کیں۔ اس وقت اس کے سوا کوئی اور مسافر وہاں موجود نہ تھا۔ خیر کھانا حاضر کیا گیا۔ اور اب اس نے اپنے سر اور شانوں سے پکڑا اُتارا۔ تو معلوم ہوا کہ اس نے نشیبی علاقہ کی وضع کا بھدا لباس پہنا ہوا ہے چونکہ اس کا جسم مضبوط اور فربہ تھا۔ اور کپڑے تنگ اس لئے وہ اس کے بدن پر چست آتے تھے صاف ظاہر تھا کہ وہ اس کے لئے تیار نہیں کئے گئے۔

سرائے میں بیٹھے اسے بہت دیر نہ گذری تھی۔ کہ دو آدمی اور اس جگہ ملبوس جو لباس سے اعلٰے طبقہ کے معلوم ہوتے تھے۔ ان میں سے ایک طویل القامت شکیل تحمیناً چھبیس سال کا جوان تھا۔ اور اس نے بھی نشیبی علاقہ کے رہنے والوں کی وضع کا سادہ لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کا ساتھی عمر میں اس سے سات آٹھ سال بڑا تھا۔ مگر اس کے چہرہ کی رنگت زیادہ سانولی تھی۔ لباس اس کا بھی بالکل سادہ تھا۔ جس دراز قامت شخص کا ذکر ہم اوپر کرتے رہے ہیں۔ وہ جس نے بھدا لباس پہنا ہوا تھا۔ وہ ان دو نووارد شخصوں میں سے اس کی صورت دیکھ

کر جو عمر میں چھوٹا تھا چونکا۔ مگر نمایاں طور پر نہیں پھر منہ ہی منہ میں بڑبڑا کر کہنے لگا "کیمبل سکنہ گلن لائن!"
نو وارد شخصوں میں سے ایک جس کی عمر پچیس چھبیس سال کی بیان کی گئی ہے۔ جو واقعی بلند قامت اجنبی کے خیال کے مطابق کپتان کیمبل تھا! ۔ اور جس نے اپنے ساتھی سمیت یہ بات محسوس نہیں کی تھی۔ کہ میری آمد سے اس شخص کے دل پر جو یہاں پہلے سے موجود تھا۔ کوئی خاص اثر ہوا ہے۔ اپنے ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا "آج رات یہ جگہ بالکل ویران نظر آتی ہے۔ بھائی ہیکڑ مجھے امید نہیں کہ جس کی ہمیں تلاش تھی وہ یہاں مل سکے . . ."

"چپ! اس قدر بلند آواز سے نہیں"۔ اس شخص نے جسے کیمبل نے مخاطب کیا تھا۔ اور جو اس کا عمزاد بھائی تھا جواب دیا۔ پھر اس نے اپنے ساتھی کے بازو کو ذرا سی حرکت دی۔ اور وہ دونو اس اجنبی کی طرف جو دہقانی وضع کا لباس پہنے ہوئے تھا غور سے دیکھنے لگے۔

اس وقت ایک کثیف پوش خادم نے کمرہ میں حاضر ہو کر دریافت کیا "کہ آپ کے لئے کیا حاضر کیا جائے؟" انہوں نے اسے شراب کی ایک بوتل لانے کا حکم دیا۔ جو فوراً مہیا کر دی گئی۔ جب خادم چلا گیا۔ تو کیمبل اپنے بھائی سے آواز دبا کر کہنے لگا "اس گنوار کی نسبت جو کونے میں بیٹھا ہے۔ تمہاری کیا رائے ہے؟ کیا اسے ایک دو طلائی سکے دے کر رضامند کیا جا سکے گا؟"

"میرا خیال ہے کہ کیا جا سکیگا۔" ہیکڑ نے جواب دیا۔ "مگر کتنی عجیب بات ہے کہ آج یہاں اتنے کم آدمی نظر آتے ہیں۔ حالانکہ عام طور پر یہ سرائے پُر رہا کرتی ہے۔ اگر یہاں زیادہ آدمی جمع ہوتے۔ تو ہم ان میں سے اپنے مطلب کا بآسانی منتخب کر سکتے تھے۔"

"خیر اب اور آدمی تو موجود نہیں۔ اس لئے دیکھنا یہ ہے کہ اس سے کام لیا جا سکتا ہے یا نہیں" کیمبل نے کہا "میں چاہتا ہوں یہ کام کل رات ضرور ہو جائے۔ کیونکہ معلوم نہیں وہ" اس نے کسی نامعلوم شخص کا جسے بظاہر اس کا بھائی اچھی طرح جانتا تھا۔ حوالہ دے کر کہا "آج رات کے اوقات سے ٹھہر کر کل صبح یہاں سے رخصت ہو جائے۔"

"یہ بات واقعی افسوسناک ہے کہ ہماری وہ تجویز ناکام رہی۔" ہیکڑ نے کہا "اگر وہ ہمارے ساتھ شریک ہو جاتا۔ تو اس ذریعہ سے تمہارے اور اس کے درمیان ایک طرح کا رشتہ قائم ہو جاتا۔ اور اس صورت میں ہم اس کام کے متعلق جو پیش نظر ہے۔ اسے بآسانی راہ راست پر لا سکتے۔ علاوہ بریں ایسے ذہین اور بہادر شخص کو اپنا شریک بنانا ویسے بھی فائدہ مند ہوتا۔"

"وہ کام تو پورا نہ ہوا۔ اس لئے اب اس پر بحث کرنا لاحاصل ہے" کیمبل نے جواب دیا "مگر میں سچ کہتا ہوں کہ جس وقت میں اس تہ خانہ میں نقاب پہنے بیٹھا تھا۔ تو اس کے انکار سے مجھے اتنا جوش آیا۔ کہ میں بڑی مشکل سے ضبط کر سکا۔ میرا خیال تھا وہ ضرور اس کام کا حامی ہوگا جس میں ہم اُسے شریک کرنا چاہتے تھے۔"

"مگر ہمارا اندازہ غلط نکلا" ہیکڑ نے کہا۔ اور اس کے بعد وہ شراب کا گلاس ختم کرتے ہوئے کہنے لگا "اس سرائے کی شراب تو واقعی بہت نفیس ہے۔"

تھوڑی دیر خاموشی رہی۔ اس عرصہ میں کپتان کیمبل اور ہیکڑ دونو اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے اس دراز قامت اجنبی کی طرف پہلے کی نسبت زیادہ غور سے دیکھتے رہے۔ اس جگہ ہم یہ بیان کردینا چاہتے ہیں۔ کہ گفتگو جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ اس طرح دبے لفظوں میں کی گئی تھی۔ کہ وہ اجنبی اس کا ایک لفظ بھی نہیں سمجھ سکا تھا۔ لیکن گو ظاہر میں وہ ان کی طرف متوجہ نہ تھا تاہم وہ رہ رہ کر اپنی گپھے دار بھووں کے نیچے سے جان کیمبل کی طرف کنکھیوں سے دیکھتا جاتا تھا۔

آخر کپتان نے ہی اس مہر سکوت کو توڑا۔ چنانچہ دراز قامت اجنبی کو مخاطب کرکے جس کا حوالہ اوپر کئی بار دیا گیا ہے۔ اس نے کہا "بھلے آدمی کیا تم دیہات کے رہنے والے ہو؟ اپنی صورت سے تم ایڈنبرگ کے رہنے والے معلوم نہیں ہوتے۔"

"جی ہاں میں دیہات ہی سے آرہا ہوں۔" شخص مذکور نے جو کاشتکاروں کے لباس میں تھا۔ جواب دیا۔

"اور کیا یہ دریافت کرنا بے جا ہوگا۔ کہ تم کوئی خاص کام کرتے ہو۔ اور ایڈنبرگ میں تمہارا آنا اس کام کے سلسلہ میں ہے یا تمہیں جس طرح کی ملازمت مل جائے۔ اسی کو منظور کر لوگے؟"

"آپ کا آخری فقرہ سر بسر میرے حسب حال ہے۔" کاشتکار نے جواب دیا۔

"آہ!" کیمبل نے اطمینان کے لہجہ میں کہا۔ اور اس کے بعد وہ ہیکڑ کی طرف دیکھ کر کہنے لگا "میری رائے میں اگر کوئی کام تمہارے سپرد کیا جائے۔ تو تمہیں اس کے کرنے میں تامل تو نہ ہوگا؟"

"آپ خود دانا ہیں۔ اور اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ مفلسی میں انسان کو اس بات کی بہت کم تمیز رہتی ہے۔ کہ روزی کمانے کے لئے اُسے کیا کرنا چاہیئے۔ اور کیا نہیں۔"

"میرا بھی یہی خیال تھا" کیمبل نے جواب دیا "اچھا اب تم ادھر آکر تھوڑی سی رانگور ...

شراب پی لو۔ معلوم ہوتا ہے تم نے دن بھر بہت سفر کیا ہے۔ رنج کسل بہرحال ضروری ہے۔"
اجنبی نے شراب کا گلاس منہ سے لگا لیا۔ اور اس کے بعد کیمبل کا شکریہ ادا کیا۔

آخر الذکر کہنے لگا۔" کیا تمہیں اس بات سے خوشی نہ ہوگی کہ تم ایک معمولی سا کام کر کے چند طلائی سکے کما لو؟ اس سے نہ صرف مہینہ بھر تمہیں ہر روز اچھا کھانا اور اچھی شراب ملتی رہے گی۔ بلکہ تم دلجمعی سے اپنے لئے تلاش معاش بھی کر سکو گے۔"

"آپ کے سوال کا صرف ایک جواب ہو سکتا ہے۔" کاشتکار نے کہا۔" لیکن دیکھئے اگر آپ اس طرح کی باتیں محض مجھے تنگ کر کے خوش ہونے کے لئے کہہ رہے ہوں۔ تو بخدا ایک غریب آدمی سے اس طرح کا سلوک فیاضی سے بعید سمجھا جائیگا۔"

"بھلے آدمی تم اس طرح کے خیالات کو دل میں جگہ نہ دو۔" ہیکر نے گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔" یہ نہ سمجھو کہ ہم نے تم پر ہنسی اڑانے کے لئے شراب کا گلاس دیا ہے۔ بالکل نہیں" پھر وہ کیمبل کے کان میں آہستہ سے کہنے لگا" میرے خیال میں اس شخص پر پوری طرح اعتماد کیا جا سکتا ہے۔"

کپتان کیمبل نے تین چار طلائی سکے میز پر رکھ دیے۔ اور کہنے لگا" تم دیکھ سکتے ہو۔ میں مذاق نہیں کرتا۔ ایک خاص کام ہے۔ جو میں تم سے لینا چاہتا ہوں۔ اور اگر تم اسے پورا کر دو۔ تو یہ اس کا معاوضہ ہے۔"

" لیکن ممکن ہے وہ کام خطرناک ہو۔" کاشتکار نے کہا۔" کیونکہ میں دیکھتا ہوں۔ آپ اس کے لئے بڑی فیاضی سے معاوضہ ادا کر رہے ہیں۔"

" خطرہ کچھ نہیں۔" کیمبل نے جواب دیا۔" کام جو تمہارے سپرد کیا جائے گا۔ اُسے پوری احتیاط سے کرنا مطلوب ہے۔ اور اسی کا یہ معاوضہ ہے۔ تم ہاں یا نہیں جو جواب دینا چاہتے ہو ابھی وقت دے دو۔ کیونکہ ہمارے پاس ضائع کرنے کے لئے وقت نہیں ہے۔"

"روپیہ دیکھ کر تو میرا بھی جی للچاتا ہے۔" کاشتکار نے جواب دیا۔" لیکن دوسری طرف جب سوچتا ہوں کہ میں ایڈنبرگ میں بالکل اجنبی۔ کسی سے جان پہچان تک نہیں۔ . . ."

"یہ اور بھی اچھا ہے۔" ہیکر نے کیمبل سے آواز دیا کر کہا۔" جس طرح بھی ہو سکے۔ ہمیں اس کی خدمات حاصل کرنی چاہئیں۔"

" ہاں تم کیا کہہ رہے تھے؟" کپتان نے کاشتکار سے مخاطب ہو کر پوچھا۔" تمہاری طرف سے ابھی معاملہ میں جو بھی اعتراض ہو۔ ہم اسے رفع کرنے کو تیار ہیں۔"

"صاحبان میں ایک گنوار آدمی صاف سیدھی بات کرنا چاہتا ہوں۔ اگر اس معاملہ میں واقع کسی طرح کا خطرہ نہیں۔ تو مجھے آپ کی شرطیں منظور ہیں۔ آپ مجھ سے صاف بیانی کے طلبگار رہیں اور میں ایسا ہی کرتا ہوں۔" پھر وہ اپنی آواز کو اچھی طرح دبا کر کہنے لگا۔ "اگر مجھے اس بات کا خطرہ ہو کہ کسی کام کو کرنے سے مجھے پھانسی پر جلاد کا سامنا کرنا ہوگا۔ تو پھر وہ کام چاہے کچھ ہو۔ میں کرنے کو تیار رہوں۔"

"بس اب ہم نے ایک دوسرے کا مطلب سمجھ لیا۔" کپتان نے کہا۔ "اور میرا خیال ہے کہ اب ہمارا تصفیہ جلدی ہو جائے گا۔"

"ہاں کہنے سے پہلے میں پھر یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں۔" کاشتکار نے کہا۔ "کہ جو کام آپ میرے سپرد کر رہے ہیں۔ اس کی ساری تفصیلات مجھے معلوم ہونی چاہئیں۔ ان تفصیلات کو جاننے کے بعد اگر مجھے اس کام سے انکار ہوگا۔ تو میں صاف طور پر عرض کر دوں گا۔ اور ان طلائی سکوں میں سے صرف ایک مجھے لب بستہ رکھنے کو کافی ہوگا۔ لیکن بخلاف ازیں اگر میں نے آپ کی بیان کردہ تجویز منظور کی۔ تو پھر یقین جانئے۔ کہ میں اس کام کو ویسی ہی مستعدی سے کروں گا۔ جو مردوں کا شیوہ ہے۔ خواہ مجھے اس کام کی سرانجام دہی کے لئے خون کی ندی سے ہی کیوں نہ گذرنا پڑے۔"

"میں تمہاری صاف بیانی کی قدر کرتا ہوں۔" کپتان کیمبل نے کہا۔ "اور مجھے سارے حالات بیان کرنے میں عذر نہیں۔ تم ذرا اور آگے ہو جاؤ۔ کہ میں تفصیلات بیان کر دوں۔"

کاشتکار اس جگہ سے قریب ہو گیا۔ جہاں دونو بھائی بیٹھے ہوئے تھے۔ اور اس کے بعد کپتان کیمبل سکنہ گلن لائن نے مطلوبہ تفصیلات دبی آواز میں اس سے روبرو بیان کیں۔ شخص مذکور انہیں پوری توجہ سے سنتا رہا۔ اور آخر جب کیمبل نے اپنا بیان ختم کیا۔ تو وہ بولا۔ "بس یہی کام تھا کیا؟ اس میں سوچنے کی ضرورت نہیں۔ میں اسے کرنا منظور کرتا ہوں۔"

"اس صورت میں یہ طلائی سکے تمہارے ہو چکے۔" کیمبل نے کہا۔ اور کسی قدر مزید گفتگو کے بعد وہ اور ہیکٹر اس سرائے سے رخصت ہوئے۔

ان کے چلے جانے پر کاشتکار بھی سرائے کے اس کمرہ کی طرف چلا۔ جہاں اس کو سونا تھا۔ مگر چلتے چلتے اپنے دل سے مخاطب ہو کر بولا "یہ کام خوب رہا۔"

باب - ۱۵

دھوکا

راڈرک چونکہ رات کو بہت دیر تک جاگتا رہا تھا اسلئے اگلے روز بہت دن چڑھے اُٹھا - اور شاید اس وقت بھی نہ اُٹھتا - مگر کوئی خوابگاہ کے دروازہ پر دستک دے رہا تھا - واضح ہو - کہ جب سے روپیہ کی تھیلیاں گم ہوئی تھیں - راڈرک اب خوابگاہ کا دروازہ بند کرکے سوتا تھا - اس نے اُٹھ کر دروازہ کھولا - تو معلوم ہوا - کہ اس کا اپنا خادم ولیم فاکز کھڑا ہے - اس کی صورت سے معلوم ہوا کہ پریشان ہے - کیونکہ اس کا چہرہ زرد - اور غیر معمولی طور پر سنجیدہ تھا -

"کیوں ولیم - کیا کوئی خاص بات پیش آئی ہے ؟" راڈرک نے جسے خادم سے بڑی محبت تھی دریافت کیا -

نوکر نے خوابگاہ میں داخل ہوکر احتیاط سے دروازہ بند کر لیا - اور کہنے لگا "میں یہ رقعہ لایا ہوں - اور یقین ہے کہ آپ اسے پڑھ کر خوش ہونگے -"

"رقعہ ! . . . کس کی طرف سے ؟" راڈرک نے متعجب ہوکر پوچھا - اور اس کے ساتھ ہی اس کے دل میں احتمال پیدا ہوا کہ یہ آسنڈا کیمبل کی کوئی نئی چال نہ ہو -

"آپ تحریر پہچان سکتے ہیں -" خادم نے عرض کیا - "دیکھیے -" اور یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی تھیلی سے ایک چھوٹا سا لفافہ نکال کر راڈرک کو پیش کیا -

"آہ ! یہ تو میری جان سے پیاری ایلن کا خط ہے -" راڈرک نے جس کے چہرہ پر خوشی کے آثار نمودار ہوگئے تھے - کہا - اور اس کے بعد لفافہ چاک کرکے اس نے مضمون دیکھا - اس میں لکھا تھا

پیارے راڈرک - تمہاری یادآوری کا ہزار بار شکریہ ادا کرتی ہوں - مجھے تمہاری والدہ نے مشورہ دیا تھا - کہ میں تمہارے خط کا فوراً ہی جواب نہ دوں - لیکن اے میری جان و دل کے مالک - تمہارے حکم کی تعمیل میں میں چھپ کر یہ چند سطور محض اس بات کا یقین دلانے کو لکھتی ہوں - کہ میں اب بھی تمہاری اتنی ہی پرستار اور عقیدت مند ہوں جتنی کبھی تھی - اور جیسی یوم ابد تک رہوں گی -

ایلن

راڈرک نے خط کو پڑھ کر چوما - آنکھیں جوش مسرت سے اشک آلودہ ہوگئیں - اس خط سے

یہ اندیشہ اس کے دل سے رفع ہوگیا۔ کہ ایلین بیمار ہے۔ یا اس کا خط غلطی سے اِدھر اُدھر ہوگیا۔ اس میں شک نہیں کہ اس کی محبت پر اسے پہلے بھی شبہ نہیں تھا۔ مگر اس تحریر سے اور اطمینان ہوگیا کیونکہ عاشقی کا دستور ہے۔ کہ جو جس کا پرستار ہو۔ وہ اس کے اقرار اور وعدہ وفا کا ہر وقت طلبگار رہتا ہے۔ لیکن جب اس خوشی کا جوش جو خط پڑھنے سے پیدا ہوئی تھی۔ رفع ہوا۔ تو راڈرک کے دل میں سوال پیدا ہونے لگا۔ کہ آخر کیا وجہ تھی۔ والدہ نے ایلین کو میرے خط کا جواب دینے سے روکا؟ اس سے پہلے وہ والد کے خط میں ان کی سرد مہری کو محسوس کرچکا تھا۔ اب اس تازہ واقعہ نے اس کے شکوک کو اور تقویت دی۔ اور اس پر واضح ہوگیا۔ کہ کسی نامعلوم وجہ سے والدین کو مجھ سے جو محبت تھی۔ اس میں تخفیف ہو رہی ہے۔ اُسے کامل یقین ہوگیا۔ کہ کوئی شخص میری غیبت کر رہا ہے۔ اور اس کا بھی خیال پیدا ہوا۔ کہ ہو نہ ہو۔ اس کی تہ میں بڑے بھائی ایلین ہی کا ہاتھ ہے۔ اس طرح کے خیالات سے راڈرک کو بڑی تکلیف ہوئی۔ اور ایک بار اس کے جی میں آئی۔ کہ بلا توقف وادی گلنکو کی طرف روانہ ہو جاؤں۔ اور وہاں پہنچکر ان الزامات اور اتہامات کا رد بر وجواب دوں۔ جو مجھ پر لگائے جارہے ہیں۔ لیکن پھر والد کا تاکیدی حکم یاد آیا جو اس کے لئے قیام ایڈنبرگ کے معاملہ میں جاری کیا گیا تھا۔ اور اس نے سوچا کہ اگر اس موقعہ پر میں نے ان کے حکم کی خلاف ورزی کی۔ تو اس سے ان کی بدگمانی اور بڑھے گی۔ علاوہ بریں وہ اپنے خط میں ان کی سرد مہری کی شکایت بھی کرچکا تھا۔ اور ابھی تک اس معاملہ میں والد کا جواب موصول نہ ہوا تھا۔ پس سارے حالات کو پیش نظر رکھ اس نے یہی بہتر جانا۔ کہ گلنکو سے قاصد کی واپسی تک اس معاملہ میں صبر و سکوت سے کام لینا چاہیئے۔

یہ خیالات بڑی تیزی کے ساتھ راڈرک کے دل میں پیدا ہوئے۔ اور اس کے بعد دفعتاً اس کو خیال آیا کہ مجھے اب تک معلوم نہیں ہوا۔ ایلین کا یہ خط کس کے ہاتھ یہاں پہنچا۔ پس اس نے خادم سے مخاطب ہوکر دریافت کیا۔

ولیم فاکنر کہنے لگا۔ "یہ خط قریباً دو گھنٹے ہوئے۔ ایک شخص نے مجھے لاکر دیا تھا۔ جس کے بعد وہ فوراً ہی رخصت ہوگیا۔"

"مگر وہ کون تھا؟" راڈرک نے متعجب ہوکر پوچھا۔ "وہ پہاڑی علاقہ کا رہنے والا تھا یا میدان کا؟ کیا وہ ہماری وادی کے باشندوں میں سے تو کوئی نہیں تھا؟"

"جی نہیں۔ کم ازکم وہ ساکنان گلنکو میں سے کوئی نہ تھا۔" ولیم نے جواب دیا۔ "مگر میں نے

دیکھا کہ اس کی نگاہ سے پریشانی کا اظہار ہوتا تھا"

"اور اس نے خط دینے کے سوا اور کچھ نہیں کہا؟" راڈرک نے خادم کے چہرہ کی طرف نظر غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں سر راڈرک وہ بالکل چپ رہا۔ اور غیر معمولی اضطراب کی حالت میں واپس چلا گیا جس وقت وہ دروازہ کے پاس آیا۔ تو میں اتفاق سے وہاں موجود تھا۔ اس نے مجھے دیکھ کر خط میرے حوالہ کر دیا۔ اور خود واپس چلا گیا۔"

"اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسے کم از کم یہ معلوم تھا کہ تم میرے خادم ہو" راڈرک نے نوجوان کے چہرہ کی طرف نظر غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اب اس کا اضطراب بالکل رفع ہو چکا تھا اور وہ بڑے سکون کی حالت میں تھا۔ اگرچہ چہرہ کی رنگت پہلے سے بھی زرد ہو گئی تھی۔ پھر اس نے سلسلہ بیان جاری رکھ کر پوچھا "خط دے کر کیا اس نے معاوضہ کا بھی انتظار نہیں کیا؟ اور وہ چند گھونٹ شراب پینے یا کھانا کھانے کے لئے بھی نہیں ٹھیرا؟"

"نہیں سر راڈرک وہ فوراً ہی رخصت ہو گیا۔ میں نے آپ کی خوابگاہ کے دروازہ پر جو اندر سے بند تھا۔ دستک دی۔ مگر آپ نہیں بولے۔ اس خیال سے کہ آپ کی نیند میں خلل نہ آئے میں واپس ہو گیا۔ اور ایک گھنٹہ کے بعد پھر آ کر دستک دی۔ اس وقت تک بھی آپ بیدار نہ ہوئے تھے۔ آخر تیسری بار دستک دینے پر آپ کی آنکھ کھلی . . ."

جس وقت ولیم فاکز یہ باتیں کر رہا تھا۔ راڈرک اس کے چہرہ کی طرف غور سے دیکھ رہا کیونکہ اگرچہ خادم کا اضطراب رفع ہو چکا تھا۔ تاہم اس کے چہرہ پر اس طرح کے آثار باقی تھے۔ جنہیں راڈرک پسند نہیں کرتا تھا۔ کئی طرح کے اندیشے اس کے دل میں جاگزین ہو رہے تھے۔ اور وہ اس جوان پر مزید جرح کرنا چاہتا تھا۔ مگر پھر اس نے سوچا کہ اپنے شبہات کو ظاہر کرنے سے پہلے مناسب ہوگا۔ کہ میں اس معاملہ پر اپنے دل میں غور کر لوں۔ پس اس نے نوکر کو چلے جانے کا حکم دیا۔

ولیم رخصت ہوا ہی تھا۔ کہ ڈنکن بروڈی وارد ہوا۔ راڈرک نے ان جذبات لطیف کے زیر اثر جو ہر زمانہ میں عشاق سے مخصوص رہے ہیں۔ بروڈی کو اس خط کا حال بتانا پسند نہیں کیا جو اس کو ایلین کی طرف سے موصول ہوا تھا۔ مگر اس کا اس نے مصمم ارادہ کر لیا۔ کہ خادم ولیم فاکز کی نسبت اس سے پوچھ کے حالات معلوم کرنے چاہئیں۔

پس کہنے لگا "کیوں ڈنکن تمہیں آرتھر کانل کی نسبت کچھ اور حالات معلوم ہوئے؟"

"جی نہیں۔ بلکہ پچھلے چند دن سے تو اس کا چلن بالکل ہی بدلا ہوا اور روبہ اصلاح ہے البتہ ایک دو بار اسے اپنی طرف شکی نظر سے دیکھتے ہوئے پاکر مجھے خیال پیدا ہوا۔ کہ وہ سمجھتا ہے میں اس کی نگرانی کر رہا ہوں۔"

راڈرک تھوڑی دیر چپ رہا۔ پھر کہنے لگا۔ "وفادار ڈنکن۔ تمہارے آنے سے پہلے ولیم فاکز یہاں موجود تھا۔ آج اس کا طرز عمل بھی مجھے سخت مشتبہ نظر آیا۔ وہ گھبرایا ہوا اور پریشان نظر آتا تھا۔ اور میری طرف اس خلوص باطن سے نہیں دیکھ سکا۔ جو اس کا وطیرہ تھا۔ خدا نہ کرے کہ میں کسی کے خلاف بے جا شبہات کو دل میں جگہ دوں۔ لیکن پھر بھی کسی امر واقعہ کو نظر انداز کرنا دانائی سے بعید ہوتا ہے۔ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ مجھے اس نوجوان کی وفاداری پر کس درجہ اعتماد ہے یہاں تک کہ میں خواب میں بھی اس کا خیال نہیں کر سکتا۔ کہ اس سے مجھے کسی طرح کا ضرر پہنچ سکتا ہے ایسا خیال ہی دل میں لانے سے میری روح کانپتی ہے۔ پس اگر ایسے وفادار خادم کی طرف سے غداری ہو تو کچھ شک نہیں کہ فطرت انسانی پر میرا اعتماد متزلزل ہو جائے گا . . . مگر کیا بات ہے برودی تم کس لئے میری طرف اس عجیب نظر سے دیکھ رہے ہو؟"

"سر راڈرک" ڈنکن برودی نے سنجیدگی کے لہجہ میں کہا۔ "آپ نے ولیم فاکز کی نسبت جو کچھ فرمایا اس سے میرے دل کو بھی کچھ کم صدمہ نہیں ہوا۔ لیکن آپکے لفظوں نے اس شبہ کو جو گذشتہ چند گھنٹوں سے میرے اندر جاگزین ہو چکا تھا۔ اور تقویت دے دی ہے۔"

"آہ! یہ بات ہے؟" راڈرک نے گھبرا کر کہا "ڈنکن جو حال تمہیں معلوم ہے۔ صاف صاف کہ دو کسی رازداری کی ضرورت نہیں۔"

"سر راڈرک مجھے اس شخص ولیم فاکز کی نسبت کچھ کہتے ہوئے نہایت رنج ہوتا ہے جس قدر آپ کو اس کے خلاف بد گمانی ہے" برودی نے جواب دیا "مگر آقا کی وفاداری مجھے صاف بیانی پر مجبور کرتی ہے۔ علاوہ بریں آپکا حکم ہے کہ جو حال مجھے معلوم ہے اسے صاف صاف عرض کر دوں"

"ہاں ڈنکن۔ کہہ دو کہ تمہارے دل میں اس کے خلاف کیا شبہ پیدا ہوا ہے؟" اور یہ کہتے ہوئے راڈرک جو منہ ہاتھ دھو رہا تھا۔ اس خیال سے رک گیا۔ کہ ڈنکن برودی کے بیان کو پوری توجہ سے سن سکے۔

"کوئی آدھی رات کا وقت تھا" برودی نے بڑے اطمینان سے بیان کرنا شروع کیا

اور میں اپنی خوابگاہ میں جاگ رہا تھا۔ کہ میں نے اس گیلری کا دروازہ کھلتے سُنا۔ جو میرے کمرہ سے ملحق ہے۔ اس خیال سے کہ مبادا آرتھر کانل کہیں جا رہا ہو۔ میں نے جھٹ چارپائی سے اُٹھ کر کمرہ کا دروازہ بڑی احتیاط سے کھولا۔ اور باہر نظر کی۔ چاروں طرف تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ مگر اس تاریکی میں بھی نظر غور سے دیکھنے پر کسی شخص کی صورت دبے پاؤں زینہ کی طرف جاتی نظر آئی اور اس کے بعد وہ زینہ کی راہ سے اُترنے لگی۔ میں حیران تھا کہ اس موقعہ پر کیا کرنا چاہیے۔ بہر حال اس کا مجھے یقین تھا کہ یہ صورت آرتھر کانل کی ہے۔ لیکن سوال یہ تھا۔ کہ اس کا پیچھا کس طرح کیا جائے؟ میں نے کپڑے اُتار رکھے تھے۔ اور ان کو پہننے تک کانل کا بہت دور نکل جانا یقینی تھا۔ ایک لمحہ تک میں اسی کشمکش و پیچ کی حالت میں یہ سوچتا رہا کہ ایسی حالت میں کیا کرنا واجب ہے لیکن آخر تعاقب ہی میں بہتری سمجھ کر میں نے جلدی سے لبادہ اوڑھ لیا اور ننگے پاؤں زینہ کی طرف چلا۔ نیچے اُترا تو کیا دیکھتا ہوں کہ غلام گردش میں دو آدمی کھڑے کھسر پھسر باتیں کر رہے ہیں۔ میں نے دم روک کر اُن کی باتیں سننے کی کوشش کی۔ اور آپ میری حیرت میرے انتہائی تعجب کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ جب ان میں سے ایک کی آواز سے میں نے پہچانا کہ ولیم فاکنر ہے"

"آہ! معاملہ پیچیدہ صورت اختیار کر رہا ہے۔" راڈرک نے کہا۔ "اچھا آگے کہو۔ تم نے سُنا وہ کیا کہہ رہے تھے؟ تم نے معلوم کیا وہ دوسرا شخص کون تھا؟"

"میں روحوں کی طرح بڑی آہستگی سے آگے بڑھا۔ اور زینہ کے آخری پائیدان پہ کھڑے ہو کر دیکھا کہ ولیم فاکنر ایک اور شخص کے پاس کھڑا ہے۔ چاند کی روشنی کھڑکیوں کی راہ سے داخل ہو رہی تھی۔ اور چونکہ وہ ولیم کے چہرہ پر پڑتی تھی۔ اس لیے اگر میں اس کی آواز نہ پہچانتا تو بھی اس کی نسبت غلط فہمی ہونا غیر ممکن تھا۔ اس وقت وہ کہہ رہا تھا۔ "مسٹر راڈرک باہر گئے ہیں۔ اور میں ان کی واپسی کا منتظر ہوں۔ تم اس کمرہ میں آجاؤ کہ ہم اطمینان سے باتیں کریں۔ کیونکہ مجھے تم سے بہت کچھ کہنا ہے" یہ الفاظ تھے جو ولیم فاکنر نے کہے"۔

"مگر وہ دوسرا شخص جس سے وہ باتیں کر رہا تھا وہ کون تھا؟" راڈرک نے بے صبری سے پوچھا۔

"افسوس کہ میں اسکی صورت نہیں پہچان سکا۔ جس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ جہاں وہ کھڑا تھا اس جگہ چاند کی روشنی نہیں پہنچتی تھی۔ اور گہری تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اس کے باوجود میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ کوئی دراز قامت شخص تھا۔ اس کے بعد فوراً ہی وہ ایک کمرہ میں داخل ہو گئے

جس کا دروازہ انہوں نے بند کر لیا میں نے دروازہ کے پاس جاکر باتیں سُننے کی بہت کوشش کی۔ لیکن پوری توجہ دینے کے باوجود میں صرف کوئی کوئی لفظ سُن سکا۔ پورا فقرہ ایک بھی نہیں سُن پایا۔ ایک موقعہ پر انہوں نے زر تاوان کا ذکر کیا۔ ایک اور موقعہ پر آپ کے والد اور لیڈی ایلین گلن فان کا نام بھی سُنا گیا۔ آئیڈا گیبل کا بھی کچھ ذکر ہوا۔ مگر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ کیا۔ بات یہ ہے وہ اس قدر دبے لفظوں میں گفتگو کرتے تھے کہ ایک کی آواز کو دوسرے کی آواز سے پہچاننا سخت مشکل تھا۔ مجھے اس طرح کھڑے قریبًا ایک گھنٹہ ہوا ہو گا کہ صدر دروازہ کی گھنٹی بجی۔ میں نے جانا ولیم فاکنر اسے کھولنے جائے گا۔ اس لئے اپنے کمرہ میں ہٹ آیا۔ اس کے نصف گھنٹہ بعد پھر کوئی دبے پاؤں گیلری سے گذرا۔ اور میں نے سمجھا کہ ولیم فاکنر اپنے ساتھی کو باہر نکال کر آرہا ہے۔"

ماڈرک اس بیان کو سنجیدہ دلچسپی کے ساتھ سنتا رہا تھا۔ آخر جب یہ ختم ہوا تو وہ تھوڑی دیر گہری سوچ میں رہا۔ پھر مایوسانہ لہجہ میں کہنے لگا۔

"حالات روز بروز زیادہ پُراسرار ہوتے جاتے ہیں۔ اب کیا ہمیں ان شبہات کو جو آج تک آرتھر کانل کے خلاف پیدا ہوئے تھے۔ ولیم فاکنر پر منتقل کرنا چاہیئے؟ کیا اب طوعًا و کرہًا اس خیال کو دل میں جگہ دینی چاہیئے کہ یہ نوجوان جسے میں اتنا وفادار اور صاحب ایمان تصور کرتا تھا حقیقت میں وہ شخص تھا جس نے میری نقدی چرائی؟ مگر اس کا تمہیں یقین ہے کہ وہ دوسرا شخص آرتھر کانل نہیں تھا؟ کیا ایسا تو نہیں ہے کہ اس کام کو کانل اور فاکنر نے مل کر کیا ہو؟"

"نہیں اس کا مجھے کامل یقین ہے کہ وہ کانل نہیں تھا۔" ڈنکن برڈی نے جواب دیا۔ "اس کا ساتھی زیادہ طویل القامت اور غیر معمولی طور پر لمبا تھا۔ علاوہ بریں اگر ولیم فاکنر اور آرتھر کانل کو آپس میں گفتگو کرنا ہوتا تو اس کے لئے زینہ سے اُترنے کی کیا ضرورت تھی؟ ان کے کمرے ایک ہی گیلری میں واقع ہیں۔ وہیں جہاں اس گھر کے سارے خادم رہتے ہیں۔"

"معاملہ بڑا تشویشناک ہے۔" ماڈرک نے کہا۔ "مگر ہمیں کوئی کام جلدی میں نہ کرنا چاہیئے ڈنکن آج رات تم نے پھر خیال رکھنا۔ اور اگر فاکنر کی ملاقات اس نامعلوم شخص سے دوبارہ ہو تو فورًا میرے کمرہ میں چلے آنا۔ میں تمہارے ساتھ اس جگہ چل کر جہاں وہ گفتگو کر رہے ہوں اس راز کا پتہ لگاؤں گا۔ مگر دیکھو خوب ہوشیار رہنا۔ ایسا نہ ہو فاکنر کو پتہ لگ جائے کہ تم اس کی نگرانی کر رہے ہو۔ اس کے ساتھ ہی کانل کا خیال بھی نہ چھوڑنا۔ کیونکہ اس رات سینٹ پیری

کے گرجا میں جو واقعات ظہور میں آئے۔ اُن کو پیش نظر رکھتے ہوئے مجھے یقین ہے کہ جو لوگ مجھ سے دغا کر رہے ہیں۔ اُن میں اس کا ضرور کچھ نہ کچھ ہاتھ ہے۔"

"بے شک سر راڈرک آپ بالکل بجا فرماتے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ اگر کائل نے لیڈی آئنڈا کیمبل سے معاوضہ لے کر آپ کی نقل و حرکت کی جاسوسی نہیں کی۔ تو اور کس نے کی ہوگی؟"

"کیا عجب یہ کام بھی ولیم فاکنر ہی کا ہو۔" راڈرک نے کہا "لیکن خیر سر دست اس بارہ میں قیاسات قائم کرنا فضول ہے۔ میرا خیال ہے یہ سارے اسرار رفتہ رفتہ حل ہو جائینگے۔"

راڈرک نے ڈنکن کے سامنے تو یہ الفاظ کہہ دیئے مگر جب وہ صبح کے ناشتہ پر بیٹھا جسے کھانے کی اُسے مطلق رغبت نہ تھی۔ تو اس نے پھر سوچنا شروع کیا۔ کیا یہ ممکن ہے کہ وہی نامعلوم شخص جو کل رات ولیم فاکنر سے ملا تھا۔ میری جان سے پیاری ایلین کا خط لایا ہو۔ اگر ایسا ہے تو کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ ولیم کسی طرح کی دغا بازی نہیں کرتا۔ کیونکہ اگر وہ میرے دشمنوں سے ملا ہوا ہوتا تو یہ کب ممکن تھا کہ ایلین اپنا خط میرے دشمنوں میں سے کسی کے ہاتھ بھیجتی اور بالفرض اسے پھسلا کر وہ لوگ کسی طرح خط لے بھی لیتے۔ تو اس کا میرے ہاتھوں تک پہنچنا غیر ممکن تھا۔ مگر دوسری طرف یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ اگر فاکنر کا طرز عمل صاف ہے۔ تو وہ اس قدر راز داری کیوں کر رہا ہے؟ اس پر شبہ کر کے میرے دل کو سخت ہی صدمہ ہوتا ہے۔ اسلئے میں سر دست کوئی رائے قائم نہ کروں گا۔ اور اگر آج رات کوئی خاص واقعہ ظہور میں نہ آیا۔ تو کل اس سے پوچھوں گا۔ کہ وہ اس معاملہ میں کیا کہنا چاہتا ہے۔ کاش ان پریشانیوں سے نجات کی کوئی صورت پیدا ہو۔ اور ان دیوانہ بنانے والے اسرار کے حل کی کوئی صورت نکلے۔"

اس کے بعد اپنی پریشانیوں پر غالب آنے کے لئے راڈرک نے ایلین کا رقعہ نکالی کر پھر پڑھا اور پڑھ کر کئی بار چوما۔ پھر وہ گھوڑے پر سوار ہو کر شہر سے باہر چلا گیا۔ اور سہ پہر تک وہیں رہا۔ واپسی پر بوڑھی سے معلوم ہوا۔ کہ دوپہر کے قریب ولیم فاکنر قریباً ایک گھنٹہ مکان سے باہر گیا تھا۔ واپس آیا۔ تو بڑے اضطراب کی حالت میں نظر آتا تھا۔ بہت دیر تک وہ اپنے کمرہ کا دروازہ بند کر کے اندر ہی بیٹھا رہا۔

"ڈنکن تم نے آج رات ضرور اس کا خیال رکھنا" راڈرک نے کہا "پھر جیسے ہوگا کام کیا جائیگا۔"

شام کو راڈرک کل کی طرح اپنا قیمتی لباس پہنا اور شہر کے ایک بار شہر کے ان معززین

سے ملنے گیا جن سے اس کی شناسائی تھی۔ ہر مقام پر جہاں رہ گیا۔ اس قسم کی خبریں سننے میں آئیں کہ شہزادہ آرینج برطانیہ پر حملہ کرنے کی فکر میں ہے۔ اور بعض نے تو یہاں تک بیان کیا کہ شہزادہ موصوف نے فرانس اور ہسپانیہ میں احتمال جنگ کے بہانہ فوجی تیاریاں بھی شروع کر دی ہیں۔

رات خاصی گذر چکی تھی۔ کہ راڈرک قصر گلن فان ہیں واپس آیا۔ آتے ہی اُسے معلوم ہوا کہ اس کے نام ایک خط آیا رکھا ہے۔ دیکھا تو سرنامہ کی تحریر مردانہ تھی۔ گو وہ اس کو پہچانتا نہیں تھا۔ لفافہ چاک کیا۔ تو حسب ذیل مضمون برآمد ہوا۔

بنام معزز نائٹ سر راڈرک میکڈانلڈ لپسر میک وک آئین والئے گلن۔

کل رات آپ جن شخصوں سے ایک خفیہ مقام پر ملے تھے۔ ان میں سے ایک آپ سے بعض اہم معاملات پر گفتگو کا آرزومند ہے۔ اس لئے عریضہ ہذا کے ذریعہ ملاقات کی دوستانہ درخواست کی جاتی ہے۔ بعض خاص وجوہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے راقم الحروف آپ کی جائے قیام پر حاضر نہیں ہو سکتا۔ اور انہی وجوہ سے لازم آتا ہے۔ کہ ہماری ملاقات انتہائی رازداری سے ہو۔ پس التجا ہے۔ کہ آدھی رات سے ایک گھنٹہ پہلے کینن گیٹ کی چوٹی پر تشریف لائے جہاں اس خط کا راقم منتظر ہوگا۔ ملاقات صرف چند منٹ کے لئے ہوگی۔ کیونکہ جو باتیں آپ سے کرنی ہیں۔ وہ بہت مختصر ہیں۔ لیکن اگر آپ اپنے ساتھ نوکروں میں سے کسی کو لائے۔ تو راقم آپ سے نہ ملیگا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ جو باتیں آپ سے بیان کرنا ہیں۔ وہ بدستور پردہ راز میں رہینگی۔ آخر میں پھر ایک بار ہر طرح کا اطمینان دلاتے ہوئے دوستانہ درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وقت معین پر ضرور تشریف لائیے۔ نہ آنے کا نتیجہ افسوسناک ہوگا۔

"یہ راز اور پیدا ہوا۔" راڈرک نے خط کا مضمون جلد جلد پڑھنے کے بعد کہا۔ پھر چند منٹ سوچنے کے بعد اس نے ڈنکن بروڈی کو بلا کر پوچھا "تمہیں معلوم ہے یہ خط کون دے گیا تھا؟"

اس نے عرض کیا "قریباً ایک گھنٹہ ہوا۔ ایک آدمی اسے دروازہ پر دربان کے سپرد کر گیا تھا۔ اس نے مجھے دیتے ہوئے کہا۔ کہ اسے آپ کی میز پر رکھ دوں۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اس کا مضمون ناگوار تو نہیں ہے؟"

"دربان نے تمہیں یہ نہیں بتایا۔ کہ خط کس نے لا کر دیا تھا؟" راڈرک نے ڈنکن بروڈی کے سوال کو ٹالتے ہوئے کہا۔ کیونکہ وہ اس پُراسرار مجلس کی نسبت کسی سے ایک لفظ بھی کہنا نہیں چاہتا تھا۔ جس کے ارکین نے اس بارہ میں نہایت خوفناک حلف لے رکھا تھا۔ کہ اگر کوئی

ہمارا راز فاش کرے گا۔ تو ضرور اس سے انتقام لیا جائے گا۔

ڈنکن نے کہا "ایک کم حیثیت آدمی اس خط کو لے کر آیا تھا۔ میرا خیال ہے۔ وہ اجیر قاصد ہوگا۔ جو خط دے کر فوراً ہی واپس ہو گیا"۔

"بس تو مجھے اور کچھ نہیں کہنا ہے۔ اس لئے تم جا سکتے ہو۔"

جب ڈنکن بروڈی کمرہ سے چلا گیا۔ تو راڈرک یہ سوچنے لگا۔ کہ مجھے اس گمنام خط کی تحریر کے مطابق جائے معینہ پر پہنچنا چاہیئے۔ یا نہیں۔ نہ صرف ایڈنبرگ بلکہ اپنے وطن گلن کو میں بھی اسے اپنے خلاف کسی گہری سازش کے اتنے ثبوت مل چکے تھے۔ کہ اب قدرتی طور پر اس کو احتمال تھا۔ یہ بھی دشمنوں کا کوئی نیا جال نہ ہو۔ اس کے باوجود خط کے راقم سے ملنے کے لئے ایک وجہ ترغیب بھی تھی۔ اس نے لکھا تھا۔ کہ مجھے آپ سے بعض اہم باتیں بیان کرنا ہے۔ یہ بھی ظاہر تھا کہ خط لکھنے والا اس خفیہ مجلس کا کوئی آدمی ہے۔ ایسی صورت میں اس کا اندیشہ نہ تھا کہ اس گمنام شخص کا ان لوگوں سے کوئی تعلق ہوگا۔ جو اس کے خلاف سازش کر رہے تھے۔ خط کی تحریر سے ظاہر تھا کہ وہ کسی اور ہی معاملہ پر ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ کیا عجب وہ کونٹ ڈی سیلڈر کی نسبت کچھ حال بیان کر سکے۔ کم از کم اس میں کوئی بات غیر ممکن نہ تھی۔ پس سارے حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے راڈرک نے یہی بہتر جانا۔ کہ ملاقات کر لینی چاہیئے۔ وہ اتنا دلیر اور بے خوف تھا۔ کہ ذاتی خطرہ کی اُسے ذرا بھی پروا نہ تھی۔ ڈر اگر تھا تو محض اس کا کہ اس ذریعہ سے آسٹا کیمبل کی آدمیوں کا از سر نو آغاز نہ ہو۔ وہ بڑے سے بڑے بہادر کے ساتھ نبرد آزما ہو سکتا تھا۔ لیکن ایک مفتون عورت کی پُرجوش تقریروں اور ترغیبی التجاؤں کا اس کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ مگر جتنا زیادہ اس نے خط کے مضمون پر غور کیا۔ اسی قدر اُسے یقین ہو گیا۔ کہ اس کا آسٹا کیمبل سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ پس سارے پہلو سوچ کر اس نے یہی مناسب جانا۔ کہ اس گمنام شخص سے جس نے خط لکھا ہے ضرور ملنا چاہیئے۔

دس بج چکے تھے جب وقت وہ اپنے کمرہ میں واپس ہوا۔ اور اس کے تھوڑی دیر بعد ڈنکن بروڈی بھی وہیں پہنچ گیا۔ اس کے چہرہ سے سنجیدگی اور رازداری کا اظہار ہوتا تھا۔

اُسے دیکھ کر راڈرک نے پوچھا "کیا کوئی نئی بات ظہور میں آئی ہے؟"

بروڈی نے جواب دیا "آپ کا خادم ولیم فاکنر اپنے کمرہ میں جانے کے بہانہ سے ابھی ابھی باہر گیا ہے۔"

راڈرک کے منہ سے بے اختیار نکلا "آہ!" اور ایک لمحہ کے لئے اس کے دل میں خیال ہوا۔ کہ ممکن ہے اس واقعہ کا بھی اُس گمنام تحریر سے کچھ تعلق ہو۔ لیکن پھر اُس نے اس خیا کو اس وجہ سے نظر انداز کر دیا کہ یہ قیاس ان نتائج کے مطابق نہیں۔ جو میں نے پیشتر اخذ تھے۔ اس کے علاوہ شب گذشتہ کو اس خفیہ کمیٹی کا اجلاس جس رازداری سے ہوا تھا! پیش نظر رکھتے ہوئے غیر ممکن تھا کہ ان میں سے کسی نے ولیم فاکنر کو اپنا محرم راز بنایا ہو! وہ ڈنکن سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ "معاملہ اور بھی پیچیدہ ہوتا جا رہا ہے۔ خیر تم نے ولیم کی واپسی کا خیال رکھنا۔ لیکن ان ہدایات کے مطابق جو میں نے صبح دی تھیں۔ اگر تم سبھے مجھے ساتھ چلنے کو میرے کمرہ میں آئے۔ اور میں تم سے نہ ملا۔ تو اس سے حیرت زدہ نہ ہونا۔ کیونکہ میں اپنے طور پر اس جوان کی نقل و حرکت کا انتظام کر رہا ہوں۔ بس جاؤ۔"

ان الفاظ کو سن کر ڈنکن بوڑھے نے آقا کے چہرے کی طرف نظر حیرت سے دیکھا۔ مگر کو سوال پوچھنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اسلئے چپ چاپ کمرہ سے چلا گیا۔

اس کے نصف گھنٹہ بعد جب گھر کے سب لوگ محو خواب ہو گئے۔ تو راڈرک دبے پاؤں قصر گلن خان سے نکلا۔ اور دربان کو جو پھاٹک کے قریب ایک کوٹھڑی میں رہتا تھا کہتا گیا۔ میری واپسی تک انتظار کرنا۔ اس نے تلوار اور خنجر ساتھ لیا۔ اور کینن گیٹ کی طرف پیدل چلے ہوئے اس بات کا پورا خیال رکھا۔ کہ کسی طرف سے چھپ کر وار نہ ہو۔ رات نکھری ہوا اور چاند اور ستاروں کی روشنی سے ہر طرف نورانی چادر بچھی ہوئی تھی۔ اس کے چند منٹ بعد کینن گیٹ کی طرف جاتے ہوئے ایک بازار میں اس کو تھوڑی دور آگے ایک جوا نظر آیا جسے اس کے لباس اور قد و قامت سے اس نے فوراً پہچان لیا۔ کہ ولیم فاکنر ہے پہلے جی میں آئی۔ کہ قریب پہنچکر اس سے سوال کرے۔ تم اس وقت کہاں جا رہے ہو؟ مگر پھر یہی بہ معلوم ہوا۔ کہ اس کی نقل و حرکت کی نگرانی کی جائے۔ خواہ اس کام کی وجہ سے جائے ملاقا پر پہنچنے میں چند منٹ کی دیر ہی کیوں نہ ہو جائے۔ پس وہ درمیانی فاصلہ کو اور زیادہ کرنے خیال سے ذرا سست چلنے لگا۔ اور چونکہ مکانات کے سایہ میں چل رہا تھا۔ اسلئے اگر ولیم پیچھے مڑ کر دیکھتا بھی۔ تو یہ غیر ممکن تھا۔ کہ وہ اپنے آقا کو پہچان سکتا۔ اس کے دو منٹ بعد ولیم فاکنر ایک سرائے کے دروازہ پر ٹھہرا جس کا سائن بورڈ آگے کی طرف بڑھا ہوا اور نمایاں تھا۔ اس کے ٹھہرتے ہی ایک طویل القامت آدمی جس نے ایسے طریق پر لباس پہنا ہوا

تھا۔ کہ اس کا چہرہ نظر نہیں آتا تھا۔ سرائے سے باہر نکلا۔ اور ولیم نے جلدی سے پوچھا "کیا سب کام تیار ہے ؟"

اس کے جواب میں اس طویل القامت شخص نے جو کچھ کہا۔ وہ راڈرک نے نہیں سنا۔ کیونکہ وہ اس خیال سے تھوڑا پرے ہی ٹھیر گیا تھا۔ کہ ان میں سے کوئی مجھے دیکھ نہ لے۔ اس کے بعد ولیم فاکنر اور اس کا ساتھی تیزی سے آگے کی طرف چلنے لگے۔ اور دفعتاً راڈرک کی نظروں سے غائب ہو گئے۔ وہ بھی تیز چلتا اس مقام تک گیا۔ جہاں اس نے انہیں گم ہوتے دیکھا تھا۔ معلوم ہوا۔ کہ یہاں ایک تنگ گلی ہے۔ اس نے کان لگا کر سنا۔ تو تاریکی میں ان کے پاؤں کے اٹھنے کی آواز سنائی دی۔ راڈرک بلا تامل ان کے پیچھے ہو گیا۔ قریباً ایک لمحہ کے عرصہ میں وہ ایک اور بازار میں جا نکلا۔ مگر وہاں کوئی شخص نہیں آتا تھا۔ وہ بازار کے سامنے والے حصے کی طرف گیا۔ یہاں دو گلیاں ایک دوسرے سے چند گز کے فاصلہ پر متوازی واقع تھیں اس نے دونو کے قریب کھڑے ہو کر کان لگا کر سنا۔ مگر کسی سے کسی طرح کی آواز سنائی نہ دی۔ پس مزید تعاقب بے سود جان کر۔ نیز اس خیال سے کہ ملاقات کا وقت قریب تھا۔ وہ دل میں یہ سوچتا واپس ہوا کہ ولیم فاکنر کے اس پراسرار طرز عمل کا منشا کیا ہے۔ اس کے چند منٹ بعد وہ کیبنن گیٹ کی چوٹی پر پہنچ گیا۔ اب وہ زیادہ محتاط تھا۔ اپنی تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھے ہوئے اس نے چاروں طرف نظر ڈالی۔ تو دیکھا ایک شخص تھوڑے فاصلہ سے اس کی طرف چلا آرہا ہے۔ اس نے میدانی وضع کا لباس پہنا ہوا تھا۔ عمر ۳۳ سال کے قریب اور رنگت سانولی تھی۔ راڈرک کو خیال آیا میں نے پہلے اسے کہیں دیکھا ہے۔ لیکن اس شخص کی صورت کسی طرح خطرناک نہ تھی۔ اور چاندنی روشنی میں راڈرک نے اس کے لباس اور چہرہ سے اندازہ کیا۔ کہ وہ کوئی معزز اور شریف آدمی ہے۔

"مسٹر راڈرک آپ وقت پر تشریف لائے ہیں" اس نے سلام کرکے مخلصانہ لہجہ میں کہا اس کا رویہ پسندیدہ اور دوستانہ تھا۔

"کیا مجھے اس خط کے راقم کا شرف نیاز حاصل ہے جس کی تحریر کے مطابق میں حاضر ہوا ہوں؟" راڈرک نے اس بارہ میں مطمئن ہو کر کہ شخص مذکور کی طرف سے کسی طرح کا اندیشہ نہیں سوال کیا۔

"جی ہاں۔ وہ خط اس خاکسار ہی نے لکھا تھا" اجنبی نے جواب دیا۔ "اور اگر آپ تھوڑی دیر کے لئے میرے ساتھ مکانات کے سایہ میں آجائیں۔ تو اس معاملہ کا فوراً تصفیہ ہو جائے جس کے

لئے آپ کو تکلیف دی گئی ہے۔"

راڈرک نے ایک لمحہ تامل کیا۔ مگر اس کے بعد کہنے لگا۔ "اچھا چلئے" اور اتنا کہہ کر وہ نامعلوم شخص کے ساتھ اس طرف ہولیا۔ جہاں سربفلک عمارتوں کی وجہ سے بازار میں تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔ یہاں راڈرک کا ساتھی ایک مکان کی دہلیز پر کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا۔ "ہم اس جگہ بے خطر گفتگو کر سکیں گے۔"

راڈرک کے دل میں کسی طرح کا شبہ نہیں تھا۔ پھر بھی عادتاً اپنا ہاتھ تلوار کے قبضہ پر رکھے ہوئے وہ اجنبی کے پاس کھڑا ہو کر اس کی گفتگو سننے کے لئے تیار ہوا۔

"ایک لمحہ ٹھیر جائیے" اس شخص نے کہا۔ "کوئی اس طرف آرہا ہے"

دو آدمی باتیں کرتے ہوئے بازار کے موڑ پر نمودار ہوئے۔ وہ اس طرح مزے مزے چلتے اور ہنستے ہوئے آرہے تھے۔ گویا کسی محفل عیش سے اُٹھ کر آئے ہوں۔ مگر اس مقام کے پاس پہنچ ہی جہاں راڈرک اور وہ اجنبی دروازہ میں کھڑے تھے۔ وہ دفعتاً اس طرح اس پر ٹوٹ پڑے کہ مزاحمت کی کوئی صورت نہ رہی۔ راڈرک کے اندر کی طرف جھکنے سے دروازہ کھلا تو چار پانچ آدمی اور بھی نکل آئے۔ جو بظاہر پہلے سے اس جگہ چھپے بیٹھے تھے۔ سب نے ملکر طرفۃ العین میں اس کے ہتھیار چھین لئے۔ اور اسے مغلوب کر کے دروازہ بند کر دیا۔ طاقچہ میں ایک چراغ جل رہا تھا۔ اسی کی روشنی میں یہ نظارہ پیش آیا۔

"یہ بڑی شرمناک غداری ہے!" راڈرک نے جوش میں بھر کر کہا۔

"جو کچھ بھی ہے۔ بہرحال ان طعنوں سے کچھ حاصل نہیں۔" اس ملیح صورت جوان نے جو راڈرک کو دام میں پھنسا کر لایا تھا کہا۔ اب اس کے چہرہ پر خلوص و اخلاق کی بجائے عزم و استقلال کے آثار نمودار تھے۔ "اور اب غور سے سُنو کہ ہمارا منشا کیا ہے۔ تمہیں ہمارے ساتھ شہر سے باہر تھوڑی دور جانا ہوگا۔ اس جگہ اگر تم نے وہ کام کر دیا جس کے لئے تمہیں لے جانا مطلوب ہے۔ تو بہتر ورنہ . . . ورنہ جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا۔ تم عزت دار آدمی ہو اور اگر تم اس بات کا حلف لو کہ بازاروں سے گذرتے ہوئے کسی طرح کا شور و غل نہ کرو گے۔ تو ہماری طرف سے بھی تشدد نہ ہوگا ورنہ ہمیں تمہارے منہ پر کپڑا باندھنا پڑے گا . . ."

راڈرک نے ادہر اُدہر دیکھا۔ وہ اس وقت آٹھ آدمیوں کے نرغہ میں تھا۔ اور اس ملیح صورت جوان کے سوا وہ سب کے سب ادنےٰ طبقہ کے اور پوری طرح مسلح تھے۔ فی الحقیقت وہ

اس قسم کے بدمعاش تھے جن کو معاوضہ دے کر ان سے ہر طرح کا کام لیا جا سکتا ہے۔ دوسری طرف راڈرک بے بس اور بے ہتھیار اکیلا۔ ایسے حالات میں مقابلہ کی کوئی صورت نہ تھی۔ اور یہ بھی ظاہر تھا کہ اگر انہوں نے زبردستی منہ بند کرنے کی کوشش کی تو انہیں اس سے باز رکھنا غیر ممکن ہوگا پس اس نے وہی صورت منظور کرنے کا فیصلہ کیا۔ جو کم ناگوار تھی۔

کہنے لگا "تم آٹھ آدمی ہو۔ اور میں اکیلا ہوں۔ علاوہ بریں تم نے میرے ہتھیار بھی چھین لئے ہیں۔ اس لئے بحالت مجبوری میں تمہارے ساتھ جہاں تم چاہو۔ چپ چاپ چلنے کو تیار ہوں۔"

"بس ٹھیک ہے۔" اس جوان نے جو راڈرک کو بہکا کر یہاں لایا تھا کہا۔ اور اس کے بعد وہ اپنے آدمیوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا "وہ کنوار نہیں آیا۔ کیا؟ ... نہیں ... بڑی حیرت ہے۔ اس نے روپیہ لیا۔ اور کام پر آمادگی ظاہر کی۔ لیکن خیر مجبوری ہے۔ آؤ چلیں۔" یہ آخری الفاظ اس نے نسبتاً بلند آواز سے کہے۔

اس پر یہ لوگ راڈرک کو ساتھ لے کر ایک عقبی دروازہ کی راہ سے کھلے صحن میں گئے۔ جہاں کئی گھوڑے تیار کھڑے تھے۔ ایک پر راڈرک کو سوار ہونے کا حکم دیا گیا۔ جس کی اس نے تعمیل کی۔ گھوڑے کے پیٹ کے نیچے سے اس کے دونوں پاؤں ایک رسی سے مضبوط کس دیئے گئے۔ تاکہ اگر وہ گھوڑے سے کودنا چاہے۔ تو بھاگ نہ سکے۔ بلکہ زمین پر گر کر اس کے سموں میں کچلا جائے۔ جن لوگوں نے اس کو گرفتار کیا تھا۔ وہ باقی گھوڑوں پر سوار ہو گئے۔ ایک نے صحن کے سرے پر دروازہ کھول دیا۔ اور یہ جماعت راڈرک کو اپنے وسط میں لئے ہوئے وہاں سے روانہ ہوئی۔

تھوڑے عرصہ میں وہ ایڈنبرگ کی فصیل سے باہر نکل گئے۔ مگر اس اثنا میں ان میں کسی طرح کی گفتگو نہ ہوئی۔ کھلے میدان میں پہنچ کر انہوں نے گھوڑوں کو سرپٹ ڈال دیا۔ اور اب جو راڈرک نے غور سے دیکھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ وہ اس سڑک پر چل رہے ہیں۔ جدھر سینٹ میری کے گرجا کے کھنڈر واقع تھے۔

وہ اس بارہ میں اپنے محافظوں سے سوال پوچھنا چاہتا تھا۔ لیکن اس خیال سے رک گیا کہیں نے ان سے چپ رہنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ لیکن جوں جوں یہ جماعت آگے کی طرف چلتی گئی۔ راڈرک کا یقین پختہ ہوتا گیا۔ کہ ان لوگوں کی منزل مقصود سینٹ میری کے گرجا کے کھنڈر

بجاتے ہیں۔ مگر وہ حیران تھا یہ لوگ کس لئے اس طرف جا رہے ہیں۔ اور یہ کون ہیں۔ لیکن سردست اس بارہ میں کسی طرح کے قیاسات قائم کرنا سراسر بے کار تھا۔

تھوڑی دیر میں گرجا کے کھنڈر جو چاند کی روشنی میں دودھیا سفید نظر آتے تھے۔ دکھائی دینے لگے۔ قریب پہنچکر وہ جماعت شاہراہ سے ہٹ کر ایک پگ ڈنڈی کی راہ سے کھنڈرون کی طرف ہوئی۔

"میرے شبہات کی تصدیق ہو رہی ہے"۔ راڈرک نے اپنے دل سے کہا۔ "لیکن سوال یہ ہے کہ یہ لوگ مجھے کس لئے اس طرف لائے ہیں؟"

باب ۔ ۵۲

ہاں یا نہیں

سینٹ میری کے گرجا کے شکستہ دروازہ میں پہنچکر راڈرک کے ساتھی گھوڑوں سے اتر گئے اور ان میں سے ایک نے اس رسّی کو کھولنا شروع کیا۔ جس سے راڈرک کے ٹخنوں کو باندھ دیا گیا تھا۔ پھر اس سے بھی اترنے کے لئے کہا گیا۔ جس کی اس نے تعمیل کی۔ اس کے بعد وہ کہنے لگا "میرا خیال ہے کہ یہی وہ مقام ہے۔ جہاں تم لوگ مجھے لانا چاہتے تھے۔ اگر یہ بات ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ میرا وعدہ خاموشی ختم ہو چکا۔ اور اب میں یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ تم لوگ مجھے کس لئے یہاں لائے ہو؟"

جس وقت وہ گرجا کے شکستہ دروازہ کے قریب کھڑا یہ الفاظ کہہ رہا تھا۔ اُسے کھنڈروں کے سرے پر جھلملاتی ہوئی روشنی نظر آئی۔ جو اس طرف سے آ رہی تھی۔ جہاں اس سے پہلے بیان ہو چکا ہے۔ کہ کسی زمانہ میں ایک راہب کا گھر تھا۔ اس مکان کی دیوار کے کسی شگاف کی راہ سے شمع کی زرد دھندلی اور مدھم روشنی جو نکھری ہوئی چاندنی میں بالکل پھیکی معلوم ہوتی تھی۔ نظر آتی تھی۔ اور اُسے دیکھ کر خیال ہوتا تھا۔ کہ اس حصہ میں کوئی چراغ یا موم بتی روشن ہے۔ وہ اس روشنی کی طرف دیکھ ہی رہا تھا۔ کہ وہ دفعتاً نظروں سے غائب ہو گئی۔ لیکن ایک ہی لمحہ بعد پھر نمودار ہوئی۔ جس سے گمان ہوا۔ کہ کوئی آدمی اس کے سامنے سے گذرا ہو گا۔ اس سے راڈرک نے اندازہ کیا۔ کہ اس جماعت کے سوا ان کھنڈروں میں اور لوگ بھی موجود ہیں۔ جن کا یقیناً اس

سازش سے کچھ تعلق ہوگا۔ کیونکہ جو لوگ اُسے ساتھ لے کر آئے تھے۔ انہوں نے اس روشنی کو دیکھ کر ذرا بھی حیرت کا اظہار نہیں کیا تھا۔

راڈرک کے سوال کا جواب اسی پلیچ صورت شخص نے دیا کہنے لگا "تم پوچھتے ہو کہ ہم تمہیں کس لئے یہاں لائے ہیں؟ ٹھیر جاؤ۔ اس کا علم ابھی ہوا جاتا ہے۔ اور اس کا دارومدار بھی تمہاری ذات پر ہے۔ کہ اس تمام کارروائی کا نتیجہ خوشگوار ہوگا یا ناخوشگوار۔"

یہ آخری لفظ راڈرک کو حالات پیش آمدہ میں بڑے بھیانک معلوم ہوئے۔ کیونکہ اس نے فوراً محسوس کیا۔ کہ جس نتیجہ کو یہ لوگ خوشگوار سمجھتے ہیں۔ وہ میرے لئے یقیناً ناخوشگوار ہوگا پھر بھی وہ اس معاملہ میں کوئی صحیح رائے قائم کرنے سے قاصر تھا صرف ایک خیال رہ رہ کر اس کے دل میں پیدا ہوتا تھا۔ اور وہ یہ کہ ممکن ہے آج کے واقعہ کا تعلق بھی شب گذشتہ کے اسی نظارہ سے ہو جس میں اُسے ولیم سکنڈ ہائینڈ کا حامی بنانے کی کوشش کی گئی تھی۔

اب گھوڑے درختوں کے ساتھ باندھ دیئے گئے۔ یہ لوگ راڈرک کو ساتھ لے کر کھنڈرات کے بیچوں بیچ چلتے راہب کے شکستہ مکان کے قریب پہنچے۔ جہاں راڈرک کو ایک عجیب اور حیرت خیز نظارہ دکھائی دیا۔

ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ کھنڈروں کے اس حصہ میں دو کمروں کی دیواریں اور چھت کا ایک حصہ اب تک قائم تھا جب راڈرک کو بیرونی کمرہ میں پہنچایا گیا۔ تو وہ کھلے دروازہ کی راہ سے یہ دیکھ کر حیرت زدہ ہوگیا۔ کہ پچھلے کمرہ کو ایک معبد کی صورت میں آراستہ کیا گیا ہے۔ اس جگہ سنہری جھالر کا ارغوانی کپڑا بچھا ہوا اور اس پر دو موم بتیاں جل رہی تھیں۔ اور وہ روشنی غالباً انہی موم بتیوں کی تھی جسے راڈرک نے دیوار کے شگاف کی راہ سے دیکھا تھا۔ قرمزی رنگ کی مخمل کی دو گدیاں معبد کے نیچے رکھی ہوئی تھیں۔ اور پاس ایک راہب کلیسائی لباس میں کتاب ہاتھ میں لئے کھڑا تھا مگر اس کی صورت سے ذرا سا تقدس بھی ظاہر نہیں ہوتا تھا۔ چہرہ کی رنگت سے جو لاش کی طرح زرد تیز جھریوں اور آنکھوں کے انداز سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ بڑا فصیل ہے۔ اس کی نگاہ خوفناک تھی۔ اور وہ اخلاق یا رحم جو اس زمانہ کے کیتھولک پادریوں کا خاصہ تھا۔ اس کی خفیف ترین جھلک بھی اس میں موجود نہ تھی۔ مختصر یہ کہ جو لوگ راڈرک کو گرفتار کر کے لائے ان کا مدعا کچھ بھی ہو۔ یہ شخص ان کی خباثت کی تکمیل کا ایک نہایت موزوں ذریعہ تھا۔

یہ بیان کرنا لاحاصل ہے۔ کہ راڈرک ان تیاریوں کو دیکھ کر سخت پریشان ہوا طرح طرح

کے خیال اس کے دل میں پیدا ہونے لگے۔ لیکن وہ بہت عرصہ اس کشمکش و پیچ کی حالت میں نہیں رہا سکیونکہ تھوڑی دیر میں ایک شخص کھنڈروں سے نکل کر اس مقام کی طرف آیا۔ اور اس کی صورت دیکھتے ہی راڈرک نے پہچان لیا۔ کہ وہ کپتان کیمبل سکنہ گلن لائن ہے!

اس شخص کو دیکھ کر جس سے چند دن پہلے انہی کھنڈروں میں اس کا مقابلہ ہو چکا تھا۔ راڈرک کے منہ سے بے اختیار کلمہ حیرت نکلا۔ لیکن کپتان بڑے مخصانہ انداز سے کہنے لگا "ایک انسان کو لازم ہے کینہ یا عناد کو اپنے دل میں مستقل جگہ نہ دے۔ میرے خیال میں ہم بھی اپنے اختلافات کو بھلا سکتے ہیں۔ کم از کم میں انہیں اپنے دل سے دور کرنے کے لئے تیار ہوں"

"مگر کیا عناد مٹانے اور مصالحت پیدا کرنے کی یہی صورتیں ہوتی ہیں جیسی تم لوگ نے اختیار کی ہیں؟" راڈرک نے غصہ اور جوش کے لہجہ میں پوچھا "ایک شخص کو دام میں پھنسا اور اس کے بعد زبردستی پکڑ کر ساتھ لانا . . . "

"مسٹر راڈرک حالات پیش آمدہ میں جو کچھ ہم نے کیا۔ اس کے لئے ہمیں معذور سمجھئے" کیمبل نے جواب دیا۔ اور اس کے بعد وہ اس ملیح صورت جوان کی طرف دیکھ کر جو راڈرک کو ساتھ لایا تھا۔ کہنے لگا "میں امید کرتا ہوں میرے بھائی مسٹر میکڈ راکٹسے بھی باوجود اس بات کے کہ آپ انہیں دشمن سمجھتے ہیں۔ آپ سے دوستانہ تعلقات پیدا کرنے کو تیار رہوں گے"

"اگرچہ آپ کے مسٹر میکڈ راکٹسے نے مجھ سے کوئی دوستانہ مروت نہیں کی۔" راڈرک نے سرد سے جواب دیا۔

"پھر بھی امید کرنی چاہیئے کہ ہمارے تعلقات خوشگوار رہ سکتے ہیں" کیمبل نے راڈرک کے لہجہ سے مضطرب ہونے کے باوجود اپنی پریشانی کو چھپاتے ہوئے کہا "میری تمنا ہے۔ کہ ان کھنڈروں کو چھوڑ کر جانے سے پہلے ہم سب ایک دوسرے کے سچے دوست بن جائیں۔ بھائی میکڈ بہرطور میری بہتری میں ہیں۔ اور میری خاطر اتنے ہی سرگرم دوست ثابت ہو سکتے ہیں جتنے جو فنا دشمن۔ باقی رہے یہ آٹھ آدمی . . . "

"نہیں بھائی یہ تو صرف سات ہیں" نوجوان نے کیمبل کے کان میں آہستہ سے کہا۔ کیونکہ وہ گنوار شخص جس کا ہمیں انتظار تھا۔ نہیں آیا . . . "

"نہیں آیا . . . وہ شخص جو ہمیں رابرٹ بروس کی بہوشی میں ملا تھا؟" کپتان نے ان گنڈوں کی تعداد کی طرف نظر غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا "یقیناً اس قریب پہنچ گیا ہو

آخر کیا بات ہوئی؟ وہ بدمعاش ہم سے غداری تو نہ کرے گا؟" یہ الفاظ اس نے آہستہ سے ہیکڑ کو کہے۔

"ہمیں پھرتی سے کام کرنا چاہیئے۔" ہیکڑ نے جواب دیا۔ "جب ایک بار معاملہ طے ہو گیا۔ تو پھر کسی طرح کا اندیشہ باقی نہ رہے گا۔"

"ٹھیک ہے" کیمبل نے تسلیم کیا۔ اور اس کے بعد وہ ماڈرک سے مخاطب ہو کر کہنے لگا "وقت گذر رہا ہے۔ اور ابھی آپ کو ایک اور شخص سے بھی ملنا ہے۔"

یہ کہہ کر کپتان کیمبل کھنڈروں کے اس حصہ کی طرف گیا۔ جہاں سے وہ آیا تھا۔ اور اس کے چند لمحہ بعد اپنی بہن آنیٹا کا ہاتھ پکڑے واپس آ گیا۔ اس نازنین کو دیکھ کر ماڈرک زور سے چونکا مگر اس نے منہ سے ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ اب اسے معلوم ہوا کہ یہ لوگ مجھے کس لئے یہاں لائے ہیں۔ اور اس خیال کے آتے ہی اس کے چہرہ پر غصہ اور غیرت کے آثار نمودار ہو گئے۔

آنیٹا کیمبل کا چہرہ زرد تھا۔ مگر اس کی موٹی سیاہ آنکھیں اس وقت اور بھی تیزی سے چمکتی بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ جلتے ہوئے کوئلوں کی طرح دمک رہی تھیں۔ وہ خوشنما مردانہ لباس پہنے ہوئے تھی۔ اور چہرہ کی زردی کے باوجود نفاست و بے حد حسین نظر آتی تھی۔ صاف ظاہر تھا کہ وہ بھی کچھ کم اضطراب و پریشانی کی حالت میں نہیں۔ اس کے سینہ میں امید و بیم کی جدوجہد کا اظہار چھاتی کے تلاطم سے ہو رہا تھا۔ گرچہ اس حالت میں بھی وہ ظاہری سکون کو برقرار رکھنے کی کوشش کر رہی تھی ماڈرک نے اس کے چہرہ کی طرف جوش غضب سے دیکھا۔ مگر اس تیز نگاہ کے جواب میں کیا دیکھا کہ اس کی آنکھ [illegible] جھکی ہو۔ وہ پورے استقلال کے ساتھ اس کی طرف دیکھتی رہی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کے ظاہری اضطراب کی تہ میں ایک عزم مصمم پوشیدہ ہے۔ اور وہ سمجھتی ہے کہ میں اپنی آنکھوں کی چمک حسن کے اثر اور زبان کے ان الفاظ کی مدد سے جو وہ عنقریب ماڈرک سے کہا چاہتی تھی [illegible] حاصل کر سکوں گی۔

کپتان کیمبل بہن کو ساتھ لئے ماڈرک سے قریباً دو گز کے فاصلہ پر ٹھیر گیا۔ پھر کہنے لگا "مسٹر ماڈرک میکڈانلڈ! آپ سمجھ سکتے ہیں کہ آپ کو کس مطلب کے لئے یہاں لایا گیا ہے۔ میری بہن کو آپ سے محبت ہے۔ اور سارے حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کیمبل اور میکڈانلڈ خاندان کی قدیم عداوت کو آج اس رسم شادی کے ذریعہ نابود کر دیا جائے۔ یہ بتانا لاحاصل ہے کہ آپ اس وقت ہمارے دشمنوں کے ہاتھ میں ہیں جو ہر طرح میرے وفادار اور

خیرخواہ ہیں۔ اور اس بات کا عہد صمیم کیا جاچکا ہے۔ کہ اس گھنٹہ کے اندر اندر جو گذر رہا ہے۔ یا تو آپ آمنڈا کیمبل سے شادی کرلیں ورنہ ۔ ۔ ۔ ورنہ آپ کو اسی مقام پر جہاں اس وقت کھڑے ہیں ہلاک کردیا جائے۔ یہ دو شرطیں ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک جو آپ کو منظور ہو۔ بیان کیجئے۔"

یہ الفاظ سن کر راڈرک نے جس غصہ اور نفرت کی نظر سے جان کیمبل اور اس کی بہن آمنڈا کو دیکھا۔ قلم اس کے بیان سے عاجز ہے۔ اس نے اس تقریر کو ٹوکا نہیں۔ نہ اس پر کسی طرح کا اعتراض کیا۔ چپ چاپ اُسے آخر تک سنتا رہا۔ اس اثنا میں وہ اپنی قامت کو دراز کرکے اس انداز سے سیدھا کھڑا ہو گیا۔ کہ گردن کسی قدر پیچھے کو جھکی ہوئی تھی۔ ہونٹوں پر حقارت کا تبسم تھا۔ اور آنکھوں سے نفرت ظاہر ہو رہی تھی۔ اپنے دونو بازو اس نے اظہار استقلال کے طور پر سینہ پر لپیٹ لئے خاتمہ تقریر پر اس نے اپنے گرد دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ سر سیکڑ رانتھسے اور وہ ساتوں بدمعاش جو اسے پکڑ کر ساتھ لائے تھے۔ تلواریں برہنہ کئے کھڑے ہیں۔ اس نے یہ بھی دیکھا کہ سر سیکڑ کے چہرہ سے عزم و استقلال اور ان سات گنڈوں کی صورت پر تندی و خون آشامی کے آثار نمودار ہیں۔ لیکن ان میں سے ہر ایک کی طرف اس نے غصہ اور حقارت کی نظر ہی سے دیکھا۔ ہر چند کہ وہ بدمعاش روپیہ کے لالچ میں ہر ممکن جرم کے ارتکاب پر آمادہ تھے۔ پھر بھی کیا مجال اس کے سکون میں خلل آیا ہو۔ ان کو دیکھنے کے بعد اس نے پادری کے چہرہ پر نظر ڈالی۔ جو اب تک معبد کے پاس بےحرکت کھڑا تھا۔ اس کی آنکھیں بدستور اس کتاب پر لگی ہوئی تھیں۔ جو اس کے ہاتھ میں تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جو کچھ ہو رہا ہے اس کی اسے ذرا بھی پروا نہیں۔ وہ صرف اپنا فرض ادا کرنا جانتا ہے اور بس۔

"تم میرا فیصلہ چاہتے ہو" راڈرک نے آخرکار مضبوط اور صاف لہجہ میں کہنا شروع کیا۔ اور اس وقت اس کی آواز اتنی ہموار تھی کہ ایک لفظ میں بھی لغزش نمودار نہیں ہوئی یہاں تک کہ آمنڈا اس بات کو محسوس کرتے ہوئے بھی کہ اس کے دلدار کا جواب مایوسانہ ہوگا اس ترنم خیز آواز کی حلاوت سے بہرہ اندوز ہونے کے لئے ہمہ تن گوش ہوگئی "تم میرا فیصلہ چاہتے ہو" اس نے دوبارہ کہا۔ "اور میں اسے ظاہر کرنے میں تامل نہیں کرتا۔ لیکن جواب دینے سے پہلے میں اس شرمناک فریب۔ اس بزدلانہ غداری۔ اس ساری شیطانی کارروائی کے خلاف جو میرے ساتھ کی گئی ہے۔ ہر انسانی اور خدائی قانون کے نام پر احتجاج کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ یہ سوچکر میری پیشانی عرق ندامت سے تر ہوئی جاتی ہے کہ میرے وطن میں مجھے یہ دن دیکھنا

بہادروں کی سرزمین سمجھتا تھا۔ ایسی سفیہانہ کارروائیاں عمل میں آسکتی ہیں۔ یہ سوچکر میرا سارا بدن عرق زمین ہوا جاتا ہے۔ کہ اس ملک میں ایک آدمی ایسا بھی مل سکتا ہے جو زر کے لالچ سے کلیسائی لباس پہن کر اس قسم کی کارروائی اپنے سامنے ہوتے دیکھنا منظور کرتا ہے۔ لیکن سب سے بڑی ندامت سب سے بڑی ذلت۔ سب سے بڑی خجالت مجھے اس خاتون کو دیکھ کر ہوتی ہے" یہ کہتے ہوئے اس نے آنسڈا کیمبل کے چہرہ کی طرف شعلہ بار آنکھوں سے دیکھا" جو دو انتہاؤں میں سے کسی ایک کو عمل میں لانے پر تلی ہوئی ہے۔ ایک حد یہ کہ وہ اس شخص کو اپنا شوہر بنانا چاہتی ہے۔ جسے اس سے محبت نہیں۔ اور دوسری یہ کہ وہ اس کو جس سے اُسے دعوائے عشق ہے۔ اپنے سامنے مروا دینے کو تیار ہے۔ لیکن خیر۔ میرا فیصلہ میرے بیان سے ظاہر ہے۔ اب جو کچھ تمہارا جی چاہتا ہے کرو"

جان کیمبل اور اس کے ساتھی راڈرک کی پُرجوش تقریر کو غیر معمولی خاموشی کے ساتھ سنتے رہے تھے۔ کیونکہ وہ نادان یہ سمجھتے تھے۔ کہ اس پُرجوش اور مغلوب کن دلیل کے بعد آخرکار وہ خوف زدہ ہو کر وہی صورت منظور کرے گا جو کم تکلیف دہ ہے۔ مگر آنسڈا کیمبل کے دل سے یہ امید پہلے ہی ہٹ چکی تھی۔ کیونکہ راڈرک کے خصائل کا جس قدر علم اس کو اب تک ہو چکا تھا۔ اسکی بنا پر وہ اس کے فیصلہ کا اندازہ پہلے الفاظ ہی سے کر چکی تھی۔ آخری الفاظ "جو کچھ تمہارا جی چاہتا ہے کرو" کہہ کر راڈرک ایک دیوار کے ساتھ پیٹھ لگا کے کھڑا ہو گیا۔ اور ان خوفناک شخصوں کی طرف بے باکانہ نظر سے دیکھنے لگا۔ جو برہنہ تلواریں ہاتھ میں لئے کھڑے تھے۔

کیمبل سکنہ گلن لائن کا چہرہ غصہ سے سرخ تھا۔ بھرّائی ہوئی آواز سے کہنے لگا "راڈرک تین بار میں تم سے دریافت کروں گا۔ کہ تم اس فیصلہ پر نظر ثانی کرنا چاہتے ہو یا نہیں۔ سنبھلو ابھی وقت ہے۔ ورنہ ہم تو جو کچھ کر رہے ہیں۔ اسے کر ہی گذریں گے۔ ہم ایک دوسرے کے سامنے حلف لے چکے ہیں۔ اس لئے تم اسے بچوں کا کھیل نہ سمجھو۔ معاملہ نہایت اہم ہے اگر تم نے ہر بار انکار کیا تو یاد رکھو۔ کوئی دنیاوی طاقت تمہیں ان خون آشام تلواروں کی دھار سے محفوظ نہ رکھ سکے گی"

"دنیاوی طاقت نہ سہی۔ آسمانی تو حق و انصاف کی حمایت کے لئے ہر وقت موجود ہے" راڈرک نے جوش کے ساتھ کہا "کون کہہ سکتا ہے کہ وہ خالق کون و مکان دم آخر میں میرے قاتلوں کی تلواروں کو کند نہ کر دے گا"

"خیر یہ بحث لا حاصل ہے۔" کیمبل نے جھلا کر کہا "میں سمجھتا ہوں تم نے میرے پہلے سوال کا جواب نفی میں دیا۔ اس لئے اب دوبارہ پوچھتا ہوں تمہارا فیصلہ کیا ہے؟"

"وہی جو میں پہلے کہہ چکا" راڈرک نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے مسلح جوانوں کی اس جماعت کی طرف یہ معلوم کرنے کے لئے تیزی سے نظر ڈالی کہ ان میں سے کسی کے ہاتھ سے بآسانی تلوار چھینی جا سکتی ہے۔

"تیسری بار میں پھر وہی سوال پوچھتا ہوں" کیمبل نے ذرا تامل کے بعد کہا۔ مگر اس موقعہ پر اس کی آواز میں جوش اور چہرہ پر عزم و استقلال کی پیدا کردہ خشونت کا اثر موجود تھا۔

"میرا جواب ہر بار وہی ہے اور دم آخر تک وہی رہے گا۔" راڈرک نے جواب دیا۔ اور یہ کہتے ہوئے وہ سانپ کی تیزی سے سر ہیکٹر راتھسے کی طرف جھپٹا جو اس کے پاس کھڑا تھا۔ لیکن وہ اس کی حرکت سے پہلے ہی خبردار ہو چکا تھا۔ اس لئے راڈرک ناکام رہا۔ اور آن واحد میں ان مسلح بدمعاشوں نے اسے گھیر لیا۔ اب آٹھ برہنہ تلواریں کپتان کیمبل سکنہ گلن لائن کے اشارہ کی منتظر اس کے سر پر جھکی ہوئی تھیں۔

صاف نظر آتا تھا کہ راڈرک کا یہاں سے زندہ بچ کر جانا محال ہے۔ کیونکہ وہ جسے اس سے گہری محبت تھی۔ یعنی پرجوش اور سرگرم آمنڈا کیمبل بھی اپنے دل میں خواہش انتقام محسوس کرتی تھی۔ اپنے عشق سے ایسی حقارت اور نفرت کا سلوک دیکھ کر اس کے نسوانی غرور کو سخت صدمہ ہوا اور ذلت کے اس انتہائی احساس نے اس کے خون میں شراب کی حدت پیدا کر دی۔ اس لئے اس نے بھی اپنے دلدار کے حق میں سفارش کا کوئی لفظ نہیں کہا۔ اپنے بھائی کی طرف اس نے ایک بار بھی التجائی نظر سے نہیں دیکھا۔ رہا وہ پادری جو رسم شادی ادا کرنے کے لئے مہیا کیا گیا تھا وہ بدستور کسی بے جان بت کی طرح چپ چاپ کھڑا۔ اب تک اس کتاب کی طرف دیکھے جاتا تھا۔ جو اس کے ہاتھ میں تھی۔

"راڈرک میکڈانلڈ میں ایک آخری موقعہ دیتا ہوں۔" کپتان کیمبل نے کہا۔ "بس یہ انتہائی موقعہ ہے اور میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس کے بعد دوسری صورت عمل میں لانے میں ذرا بھی تامل نہ کیا جائے گا۔ سوچو۔ کیا تمہیں عین عالم شباب میں ایسی گمنامی اور بے بسی کی موت مرنا منظور ہے؟ کسی کو معلوم نہ ہوگا تم کہاں گئے۔ دوست رشتہ دار ابد تک تمہاری گمشدگی پر متعجب ہوتے رہیں گے۔ بتاؤ راڈرک کیا تمہیں اس طرح کی موت قبول ہے یا اس سے شادی کرنا جو تم پر جان

دل سے فدا ہے؟ ایک طرف موت ہے۔ ذلت کی موت۔ دوسری طرف زندگی ہے۔ راحت کی زندگی۔ دونوں میں کونسی چیز تمہیں منظور ہے؟ نادان نہ بنو۔ اپنی جوانی پر رحم کرو اور میرے سوال کا اچھی طرح سوچ کر جواب دو۔ کیونکہ نفی کی صورت میں میرا اشارہ پاتے ہی یہ سب تلواریں تمہارے بدن پر ٹوٹ پڑیں گی۔"

یہ الفاظ اس کے منہ سے نکلے ہی تھے۔ کہ ٹھہری ہوئی فضا میں ایک تیز۔ جگردوز خوفناک چیخ سنائی دی جس نے حاضرین کے دل پر اس طرح اثر کیا۔ گویا کوئی خاردار تیر ان میں سے ہر ایک کے دماغ میں لگ گیا ہو۔ چیخ سامنے والے کھنڈروں کی طرف سے آئی تھی۔ اور اسے سن کر راڈرک کے سوا باقی ہر شخص کی رنگت زرد ہو گئی۔ اور بدن کانپنے لگا۔ سب کے ہاتھ ڈھیلے پڑ گئے۔ تلواریں جھک گئیں۔ اور نگاہوں سے خوف کا اظہار ہونے لگا۔ پادری نے بھی۔ جواب تک چپ کھڑا تھا۔ دعا مانگنی شروع کی۔ اور آمنڈا کیمبل دہشت زدہ ہو کر سہارے کے لئے بھائی کے ساتھ لگ گئی۔ یہ سارے اثرات طرفۃ العین میں پیدا ہو گئے اور اس کے لمحہ بھر بعد یہ ساری جماعت کسی ناقابل بیان ترغیب کے اثر سے ایک ساتھ اس کمرہ سے نکل کر جہاں عہد نیاز کیا گیا تھا۔ باہر آ گئی۔ جہاں گرجا کے شکستہ دروازہ کی راہ سے سامنے کا نظارہ اچھی طرح دیکھا جا سکتا تھا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک طویل القامت صورت سر سے پاؤں تک سیاہ لبادہ پہنے ایک اور صورت کے پاس جو کفن میں ملبوس ہے۔ اسے اپنے بازوؤں میں لئے کھڑی ہے۔ اُف! اے رحم خدا۔ کیا وہ تو ہمانہ روایت صحیح تھی۔ کہ ہر رات نصف شب کو دو روحیں ایک گلبرٹ ڈی راسلن اور دوسری بیٹرس ریڈمنڈ کی مقدس کنوئیں سے نکل کر اسی واقعہ کو دہراتی ہیں۔ جو صدیوں پہلے ظہور میں آیا تھا!

مگر اس خوف زدہ مجمع میں ایک شخص۔ راڈرک بیکنڈ منڈ ایسا تھا جو اپنے ضمیر کی صفائی کے باعث اس نظارہ کو بغیر کسی خوف وہراس کے دیکھ رہا تھا۔ اپنے دل میں وہ اس قادر مطلق کا شکر گزار تھا جس نے اپنی غیبی طاقت سے اس کے بچاؤ کی یہ غیر متوقع صورت پیدا کر دی ایک بار پھر ویسی ہی جگردوز چیخ بیٹرس ریڈمنڈ کے منہ سے نکلتی ہوئی سنائی دی۔ اور اس کی آواز ابھی ہوا کو مرتعش کر رہی تھی کہ ایک اور دردناک آواز گلبرٹ ڈی راسلن کے منہ سے بھی نکلی۔ اس کے بعد دونوں صورتیں کنوئیں کی سمت میں چلی گئیں۔ کنواں چونکہ دروازہ سے ایک طرف ہٹ کر واقع تھا۔ اس لئے جہاں یہ لوگ کھڑے تھے۔ اسی جگہ سے اس عجیب نظارہ کا

آخری حصہ کسی کو دکھائی نہ دیا۔

جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ راڈرک کے سوا باقی سب لوگ نہایت خوفزدہ اور پریشان تھے
اُن کی پریشانی کو راڈرک نے اپنے بچاؤ کا نادر موقعہ سمجھا۔ چنانچہ اس تیزی رفتار سے جیسے شکاری
کتا زنجیر کھلتے بے تحاشا شکار کے پیچھے دوڑتا ہے۔ وہ آنکھ بچا کر اس مجمع سے نکل بھاگا۔ گرجا
کے شکستہ دروازہ سے گذرتے ہوئے اس نے مقدس کنوئیں کی طرف ایک نظر ڈالی۔ مگر وہ
پُراسرار صورتیں اب کہیں نظر نہ آتی تھیں۔ شاید وہ اس واقعہ کے مطابق جو صدیوں پیشتر ظہور
میں آیا تھا۔ اس کنوئیں میں سما گئی تھیں۔ مگر کچھ بھی ہو۔ راڈرک نے اس معاملہ پر غور و خوض میں وقت
ضائع نہ کرتے ہوئے درخت سے ایک گھوڑا کھول لیا۔ اور اس پر سوار ہو کر سرپٹ ڈال دیا۔ گھوڑا
اس طرح بے تحاشا دوڑا۔ گویا اس مبہم خوف کا اثر جو حاضرین کے دل پر طاری تھا۔ اس پر بھی نمودار
ہو گیا تھا۔ چنانچہ چند منٹ کے عرصہ میں گرجا کے کھنڈر پیچھے رہ گئے۔ اور راڈرک دشمنوں سے
محفوظ فاصلہ پر پہنچ گیا۔ لیکن اس نے گھوڑے کی رفتار اس وقت تک ہلکی نہ کی جبتک کہ وہ
جا بعد شہر میں داخل ہو گیا۔ اس وقت گھوڑے کو مناسب رفتار سے چلاتا وہ قصرِ گلن زان
میں پہنچا۔ اس کی ہدایت کے بموجب دربان اب تک منتظر تھا۔ مگر اُسے راڈرک کو گھوڑے پر
سوار دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی۔ کیونکہ روانہ ہوتے وقت وہ پیدل گیا تھا۔ اس سے بھی زیادہ
حیرت اُسے اس کی پریشانی اور اضطراب سے ہوئی۔ مگر ادب کے خیال سے چپ رہا۔
"گھوڑے کو اصطبل میں لے جاؤ" راڈرک نے اُسے حکم دیا "صبح سویرے اسے اس کے
مالک کے پاس بھیج دیا جائے گا" اور اس کے بعد کچھ اور کہنے کے بغیر اس نے وہ چراغ جو ڈیوڑھی
میں جل رہا تھا اُٹھا لیا۔ اور خوابگاہ کی طرف روانہ ہوا۔

باب - ۵۳

ولیم فاکنر کا راز

ایک کرسی پر بیٹھ کر راڈرک نے اپنے منتشر اور مضطرب خیالات کو جمع کرنے کی کوشش کی تاکہ
اس نظارہ کی تفصیلات پر ایک نظر بازگشت ڈال سکے۔ جو سینٹ میری کے گرجا میں پیش آیا تھا
ناظرین کو معلوم ہے کہ وہ شروع سے توہمات کا قائل نہ تھا۔ چنانچہ اپنے وطن وادی گلنگو

میں بھی اس نے رسم ٹوگھاوم کے بے خطا ہونے کی بزور مخالفت کی تھی - پھر جب اس کے روبرو سرگلبرٹ ولی راسلن اور بیٹریس ریڈمنڈ کا تصیبان کیا گیا - اور اس نے سُنا کہ اُن کی روحیں اب تک ہر رات کنوئیں سے نکلتی اور پھر اس میں کود جاتی ہیں - جس میں وہ دو صدیوں پیشتر ہلاک ہوئے تھے تو اس واقعہ کو بھی اس نے ناقابلِ تسلیم سمجھا تھا - مگر اب جو نظارہ وہ ان کھنڈروں میں دیکھ آیا اس کی نسبت وہ کیا رائے قائم کر سکتا تھا ؟ کیا آج رات کے واقعہ کے بعد اس روایت کی سچائی میں جسے وہ پہلے مفصل طور پر سُن چکا تھا - کوئی شک و شبہ باقی تھا ؟ اس کے باوجود وہ اس روایت کو قابلِ تسلیم سمجھنے کے لئے آمادہ نہیں تھا - متضاد خیالات کے زیرِ اثر وہ سخت پریشانی کی حالت میں تھا - جتنا زیادہ وہ اس معاملہ پر غور کرتا - اُسی قدر اس کے اضطراب میں اضافہ ہوتا تھا - لیکن دفعتاً اُسے خیال آیا - کہ میں کیسا ناشکرا ہوں کہ اس غیبی امداد پر جس سے میری جان بچی قادرِ مطلق کا شکریہ تک ادا نہیں کیا - اس کے بچاؤ کا ذریعہ کچھ بھی ہو - اس میں شک نہیں کہ یہ سب تائیدِ ایزدی ہی کا کرشمہ تھا - پس وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر دوزانو ہو گیا اور سچے دل سے خدا کا شکریہ بجا لایا -

وہ اس کام سے [illegible] ہی تھا - کہ کسی نے دروازہ پر دستک دی - اور ڈنکن بوڈی

- [illegible] کی تازہ اُلجھن میں ولیم فاکنز کے واقعہ کو بالکل ہی فراموش کر [illegible]

مہربان آقا ! " ڈنکن نے کہنا شروع کیا " میں ان سوالات کے لئے معافی کا خواستگار ہوں - مگر یہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکتا - کہ کیا بات ہے - آپ کے چہرے سے اس قدر جوش و پریشانی ظاہر ہے ؟ کیا کوئی خاص واقعہ ظہور میں آیا ہے ؟ ذرا دیر پہلے محل کے باہر مجھے گھوڑے کی ٹاپ سنائی دی تھی کیا آپ ابھی تشریف لائے ہیں ؟"

" ڈنکن سر دست مجھ سے کوئی سوال نہ پوچھو " راڈرک نے بے صبری سے کہا - " کچھ ایسے واقعات پیش آئے ہیں کہ میں ان کا ذکر دلجمعی اور سکون کے ساتھ نہیں کر سکتا بلکہ ان کے بعض پہلوؤں پر تو نظر ڈالنے کی بھی جرأت نہیں ہوتی "

" شہزادہ راڈرک - آپ کس طرح کی باتیں کر رہے ہیں - " ڈنکن نے اظہارِ حیرت کرتے ہوئے کہا یا " میرے دوست تمہارا استعجاب بجا ہے - لیکن میں التجا کرتا ہوں کہ اب مجھے [illegible]

کو ضبط کرو۔ اس وقت میں تمہاری کسی بات کا جواب نہیں دونگا۔ شاید کل۔۔ مگر یہ تو کہو تم اس وقت کس لئے آئے ہو؟ میں خلوت چاہتا ہوں" اس لئے کہ راڈرک کی حالت واقعی اس قسم کی تھی جب انسان تنہائی میں اپنے ہی خیالات پر غور کرنا پسند کرتا ہے۔ کسی دوسرے کی صحبت اسے مرغوب نہیں ہوتی۔

"سر راڈرک" ڈنکن نے اپنے جوان آقا کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "میں صرف یہ عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا تھا۔ کہ ولیم فاکنر اب تک واپس نہیں ہوا۔"

"نہ سہی۔ صبح دیکھا جائے گا۔ اور اب ڈنکن تم جاؤ۔ دیکھو میرے الفاظ تلخ محسوس ہوں تو ان پر رنجیدہ نہ ہونا۔ کیونکہ میں تم سے ناراض نہیں ہوں۔ مگر تم دیکھ سکتے ہو۔ میں اس وقت آپے میں نہیں ہوں۔"

بوڑھی پھر بھی تھوڑی دیر وہیں کھڑا رہا۔ لیکن یہ دیکھ کر کہ راڈرک کی طرف سے مزید بے صبری کا اظہار ہو رہا ہے۔ وہ شب بخیر کہہ کر رخصت ہوا۔

ایک بار پھر تنہا رہ جانے پر راڈرک نے خوابگاہ کا دروازہ اندر سے بند کر لیا۔ اور واقعات پیش آمدہ پر غور کرنے لگا۔ لیکن وہ بے چین۔ مضطرب اور پریشان تھا۔ مجبوری کی حالت میں کرسی سے اٹھ کر کمرہ میں ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔ لیکن جب اس سے بھی پریشانی فرو نہ ہوئی۔ تو اس نے یہی بہتر جانا۔ کہ پلنگ پر لیٹ کر سونے کی فکر کرنی چاہیئے۔ مگر جب کپڑے اتار کر لیٹا۔ تو طبیعت اتنی بے چین ہوئی کہ پھر اٹھنے کو جی چاہتا تھا۔ حیران تھا کہ کیا یہ کسی توہمانہ خوف کا اثر ہے یا حاسہ اضطراب کا؟ وہ اس بارہ میں صحیح رائے قائم کرنے سے قاصر تھا۔ ایک طرف وہ فوق الفطرت باتوں کو تسلیم کرنے کا عادی نہ تھا۔ مگر دوسری جانب جو نظارہ اس نے دیکھا۔ وہ بھی ایسا نہیں تھا۔ کہ وہ اس کو نظر انداز کر سکتا۔ اسی حالت میں رفتہ رفتہ اس کی آنکھ لگ گئی۔ اور صبح کو وہ ایک مضطرب کن خواب کے اثر سے چونک کر بیدار ہوا۔ اگرچہ باوجود بڑی کوشش کے وہ اس خواب کے واقعات کو یاد نہ رکھ سکا۔

بیدار ہونے کے بعد وہ بہت دیر اس شش و پنج میں رہا۔ کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ کیا ان لوگوں کو سزا دلانے کے لئے قانون کی امداد حاصل کی جائے۔ جنہوں نے شب گذشتہ مجھ سے ایسی بدسلوکی کی۔ اور جو اس صورت میں یقیناً مجھے ہلاک کر دیتے۔ اگر دو سو جوں کا وہ غیر معمولی واقعہ ظہور میں نہ آتا؟ سب سے بڑی حیرت راڈرک کو اس خیال سے ہوئی۔ کہ کپتان کیمبل نے کیونکر اپنی

بہن کا ہم خیال بننا منظور کیا۔ اس کی امداد سے صاف ظاہر تھا۔ کہ اس کا وہ جوش بالکل سرد ہو چکا ہے۔ جس کا اظہار اس نے چند دن پیشتر راڈرک کی موجودگی میں اپنی بہن کے روبرو کیا تھا۔ اس گمنام خط سے جو راڈرک کو موصول ہوا۔ یہ بھی ظاہر ہوتا تھا۔ کہ کیمبل اور اس کا عمزاد بھائی ہیکڑ اس کو خفیہ مجلس میں لے جانے کے واقعہ سے خبردار ہیں جس سے صاف ثابت تھا۔ کہ وہ بھی ان نقاب پوشوں میں موجود تھے جن کے روبرو راڈرک کو حاضر کیا گیا پس اب ایک اور خیال اس کے دل میں پیدا ہوا جو یہ تھا۔ کہ اگر یہ دونو واقعی اس خفیہ مجلس سے تعلق رکھتے ہیں۔ تو اگر اس نے انصاف کی مدد حاصل کرنی چاہی۔ اور اس سلسلہ میں اس گمنام خط کو عدالت میں پیش کیا جس کی تحریر پر وہ کیپٹن کیٹ بن گیا تھا۔ تو کیا اس سلسلہ میں اس سے یہ سوال نہ پوچھا جائے گا۔ کہ وہ کونسی خفیہ مجلس ہے جس کا اس خط میں ذکر کیا گیا ہے؟ ایسے موقع پر اگر وہ حقیقت حال ظاہر کرنے کی جرأت کرتا۔ تو چالیس پچاس آدمیوں کا اس کی جان کے درپے ہونا یقینی تھا۔ مانا کہ وہ بڑا بہادر تھا۔ لیکن اس شخص کی بہادری کیا کر سکتی ہے جس کے پیچھے اتنے خون آشام آدمی لگے ہوئے ہوں؟ علاوہ بریں ابھی اس کو زندگی کی بہت سی راحتوں سے بہرہ اندوز ہونا تھا قدرتی طور پر وہ سوچتا تھا۔ کہ اگر ان لوگوں نے مجھے ہلاک کر دیا۔ تو ایلن گلن فان کا کیا حال ہوگا جیسی محبت اُسے ایلن سے ہے اور خود ایلن کو اس سے تھی اُس سے پیش نظر رکھتے ہوئے۔ وہ اس خیال کو دل میں لاتے ہوئے کانپ گیا۔

پھر ایک اور بات بھی قابل غور تھی۔ اور وہ یہ کہ اس نے جرأت کر کے سارا حال بیان بھی کر دیا۔ تو کیا کوئی اس کی بات کو قابل یقین سمجھے گا؟ اس کے پاس ثبوت کی قسم سے صرف وہی ایک خط تھا۔ اور اس سے محض اتنا ثابت ہوتا تھا۔ کہ اُسے ایک معینہ مقام پر بلایا گیا۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا۔ اس پر اس خط سے کچھ بھی روشنی نہیں پڑتی تھی۔ فی الحقیقت شب گزشتہ کے واقعات محض افسانہ یا خواب کی حیثیت رکھتے تھے۔ ایسے کمزور ثبوت کے جواب میں فریق ثانی کا زبردست انکار یقیناً خاص اہمیت رکھنے والا ثابت ہوگا۔ علاوہ بریں کیمبل آسٹن اور سر ہیکڑ دا لفتنے کے ناموں کے سوا وہ باقیوں کے نام سے بھی واقف نہ تھا۔ کچھ شک نہیں کہ جس گھوڑے پر سوار ہو کر وہ مکان پر واپس آیا۔ وہ اب تک اس کے اصطبل میں تھا۔ مگر اس سے بھی اس کے بیان کی کوئی خاص تصدیق نہیں ہوتی تھی۔ فریق ثانی کی طرف سے عذر پیش ہو سکتا تھا کہ اسے کسی ناجائز طریقہ سے حاصل کیا گیا ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ بات قابل غور تھی۔ کہ کیا کسی مخالف

کے جج مقدس کنوئیں کی روحوں کے واقعہ کو قابل تسلیم سمجھیں گے؟ نہیں یہ صریحاً غیر اغلب تھا پس سارے حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے راوڈرک نے یہی محسوس کیا۔ کہ اگر میں نے اس معاملہ کو عدالت میں لانے کی جرأت کی۔ تو فائدہ کی بجائے نقصان ہی ہوگا۔ لوگ مجھی کو جھوٹا۔ دروغ گو اور دیوانہ کہیں گے۔ کوئی سمجھے گا۔ میں کیمبل کے معزز خاندان کو بدنام کرنا چاہتا ہوں۔ اور کوئی یہ کہیگا۔ کہ میرا مقصد ایک جوان عورت کو ذلیل کرنا ہے۔ مختصر یہ کہ ساری کوشش کا نتیجہ بدنامی تضحیک اور تذلیل کے سوا کچھ نہ ہوگا غرض سارے پہلو سوچکر اس نے دم بخود رہنا ہی بہتر جانا۔ لیکن رات کے واقعات نے پہلے سے کئی گنا زیادہ اُس کے دل میں اس بات کی خواہش پیدا کر دی تھی۔ کہ اس شہر سے جس قدر جلد ممکن ہو۔ رخصت ہو جانا چاہیئے۔ پس اس نے یہاں تک فیصلہ کر لیا۔ کہ والد کی طرف سے خواہ کسی مضمون کا خط آئے۔ وہ مجھے روانگی کی اجازت دیں یا نہ دیں۔ میں ضرور ایڈنبرگ سے رخصت ہو جاؤنگا۔

بہت دیر تک اس ادھیڑ بن میں رہنے کے بعد اس نے چار پائی سے اٹھ کر مُنہ دھونا شروع کیا۔ اتنے میں ڈنکن ہرودی آ گیا۔ راوڈرک اب بڑی حد تک سنبھل چکا تھا۔ کم از کم ظاہر میں اس کی طبیعت کامل سکون اختیار کر چکی تھی۔ اور یہ بات ڈنکن نے کمرہ میں داخل ہوتے ہی دیکھ لی۔

"کوئی تازہ خبر؟" راوڈرک نے شب گذشتہ کے واقعات کی طرف مطلق اشارہ نہ کرتے ہوئے دریافت کیا۔

"مسٹر راوڈرک آپ کی تشریف آوری کے بعد میں ایک گھنٹہ سے زیادہ عرصہ تک ولیم فاکز کا انتظار کرتا رہا۔ اور آخر اس وقت باہر سے واپس آ کر وہ دبے پاؤں اپنی خوابگاہ میں چلا گیا"

"تم اسے میرے پاس بھیج دو" راوڈرک نے کہا۔ "یا بہتر ہو تم اسے اپنے ساتھ لے آؤ۔ کیونکہ مجھے اس سے جو کچھ کہنا ہے وہ تمہاری حاضری میں بھی کہا جا سکتا ہے۔ بلکہ میں چاہتا ہوں کہ اس پر یہ ظاہر نہ کیا جائے کہ تمہیں نے اُسے شب گذشتہ کو باہر جاتے دیکھا تھا۔"

ہرودی چلا گیا۔ اور اس کے چند منٹ بعد خادم کو ساتھ لے کر واپس ہوا۔ جو زرد رو۔ تھکا ہوا اور پریشان نظر آتا تھا۔

"ولیم" راوڈرک نے اس کی طرف تلطف آمیز نگاہ کر دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "کیا یہ ٹھیک ہے کہ کل رات تم نظر بچا کر مکان سے باہر گئے تھے؟"

خادم کے چہرہ پر اضطراب کے آثار پیدا ہو گئے۔ بہت دیر تک اس کے منہ سے کوئی جواب نہ نکلا۔ چہرے پہ ایک رنگ آتا اور ایک جاتا تھا۔ اور اس عرصہ میں راڈرک بدستور نظر غور سے اس کے چہرہ کی طرف دیکھتا رہا۔ آخر کار اس نے بڑے استقلال کے ساتھ جواب دیا "جی ہاں صحیح ہے۔"

"میں نے خود تمہیں دیکھا تھا۔" راڈرک نے کہا۔

"آہ! سر راڈرک۔ آپ نے دیکھا تھا؟ کہاں؟" یہ الفاظ کہتے ہوئے خادم کے چہرہ کی رنگت متغیر ہو گئی۔

"میں نے تمہیں پاس کے بازار میں دیکھا تھا۔ پھر تمہیں ایک ادنٰے درجہ کی سرائے کے دروازہ پر کھڑے ہوئے دیکھا۔ میں نے یہ بھی دیکھا۔ کہ ایک شخص اس سرائے سے نکل کر تم سے ملا۔ تم نے اس سے دریافت کیا۔ کہ کیا سارا سامان تیار ہے؟ اس کے بعد تم دونو میرے آگے آگے تیزی سے چلتے ایک گلی میں داخل ہو گئے۔ میں نے اس میں تمہارا پیچھا کیا۔ مگر تم نظروں سے غائب ہو گئے تھے۔ ولیم تم دیکھ سکتے ہو۔ کہ میں سارے حالات سے خبردار ہوں۔ اس لئے تمہارا فرض ہے۔ کہ سب حال بے کم و کاست بیان کر دو۔"

خادم راڈرک کے چہرہ کی طرف نظر حیرت سے دیکھتا رہا۔ اس کے بعد اس نے ڈنکن بردوٹی کی طرف ایک عجیب اور ناقابل فہم نظر ڈالی۔ پھر اپنے آقا کی طرف دیکھ کر کہنے لگا۔ "سر راڈرک اگر آپ اجازت دیں۔ تو میں تنہائی میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔"

"نہیں۔" راڈرک نے سختی سے جواب دیا۔ "تمہیں جو کچھ کہنا ہو۔ وفادار ڈنکن کی موجودگی میں ہی بیان کرو۔"

خادم نے بردوٹی کی طرف پھر ایک تیز اور ناقابل بیان نظر ڈالی۔ اس کے بعد کچھ کہتا کہتا رُک گیا۔ معلوم ہوتا تھا کسی گہری فکر میں ہے۔ چہرہ سے اضطراب کا اظہار ہوتا تھا۔ اور آنکھیں آقا کی طرف التجا و ملامت کی نظر سے دیکھ رہی تھیں۔

"ولیم میں تمہارے جواب کا منتظر ہوں" آخر کار راڈرک نے کہا۔

"نہیں۔ نہیں میں ان حالات کو اس وقت بیان نہیں کر سکتا۔" فاکز نے جواب دیا۔ "سر راڈرک آپ اتنا اصرار نہ کیجئے۔ میں التجا کرتا ہوں۔ کہ ان سوالات کو کسی اور موقعہ پر ملتوی کر دیجئے"

"ولیم یاد رکھو۔ جواب سے پہلو تہی کرنے والا ہمیشہ خطاوار سمجھا جاتا ہے۔" اس کے آقا

نے سنجیدگی کے لہجہ میں کہا۔

"خطاوار! میں! مسٹر راڈرک" نوجوان نے اضطراب کے لہجہ میں کہا۔ پھر چند منٹ سوچ کر کہنے لگا "بے شک آپ کو میرا طرزِ عمل مشتبہ معلوم ہوا ہوگا۔ لیکن میں اس وقت اپنی صفائی پیش نہیں کرسکتا۔ اگر آپ مجھ سے بدگمانی بھی رکھیں، تب بھی میں ان حالات کو اس وقت بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ نہیں یہ غیر ممکن ہے!" نوجوان نے بڑھتے ہوئے جوش کے ساتھ کہا۔

"ولیم فاکنر" راڈرک دق ہوکر بولا۔ "یہ صورتِ معاملات ناقابلِ برداشت ہے۔ سنو اور جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں۔ اس میں خلل انداز ہونے کی کوشش نہ کرو۔ واقعات یہ ہیں کہ کوئی شخص اس وقت جب میں سو رہا تھا۔ میرے کمرہ میں داخل ہوا۔ کسی نے ایک خاص رقعہ میری میز پر رکھا۔ اور میری خوابگاہ میں تاوان کا جس قدر روپیہ موجود تھا اُسے چرا لیا۔ اس کے بعد بعض اور پُراسرار واقعات بھی ظہور میں آچکے ہیں۔ اور میرے پاس یہ یقین کرنے کی وجوہات ہیں کہ کوئی میری نقل وحرکت کی جاسوسی کرتا۔ اور ہر وقت میرے پیچھے لگا رہتا ہے۔ اس نے مجھ سے کئی طریقوں پر غداری کی ہے۔ میں نہیں جانتا وہ کون ہے۔ بہرحال ایک تم ہو کہ رات کو چپ چاپ مکان سے نکلتے ہوئے دیکھے جاتے ہو۔ تم ایک نامعلوم شخص سے ملتے۔ اور کہیں کہیں جاتے ہو۔ ایسے حالات میں میں کیا رائے قائم کرسکتا ہوں؟ وہ کونسے نتائج ہیں جو تمہاری کارروائیوں سے اخذ کیے جاسکتے ہیں؟ کیا میرے شبہات قدرتی طور پر تمہارے خلاف مضبوط نہیں ہوتے؟"

"مسٹر راڈرک" خادم نے اسی سنجیدگی کے لہجہ میں کہنا شروع کیا۔ جو بلحاظ عمر اس کے لئے غیر معمولی تھی۔ "آپ کا مجھ پر شک کرنا قدرتی ہے۔ یہ بھی قدرتی ہے کہ آپ ایسے افعال کو میری ذات سے منسوب کریں جن کا ارتکاب میرے ہاتھوں اتنا ہی غیر ممکن ہے جیسا کسی معصوم بچہ کے ہاتھ سے۔ لیکن باوجود ان تمام شکوک و الزامات کے۔ میں بادب یہ عرض کرنے پر مجبور ہوں کہ سردست میں آپ کے کسی سوال کا جواب نہیں دے سکتا۔ البتہ اتنی درخواست کرتا ہوں کہ سارے حالات کو سمجھنے سے پہلے ایک بے خطا شخص کو خطاوار قصور نہ کیجئے۔"

"ولیم۔ اس طرح کی باتوں سے میرا اطمینان نہیں ہوگا۔" راڈرک نے کہا۔ "اور نہ میں انہیں برداشت کرنے کو تیار ہوں۔" اس کے باوجود وہ حیران تھا کہ مجھے اس نوجوان کی نسبت کیا رائے قائم کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ولیم فاکنر کے اندازِ گفتگو اور اس کے طرزِ عمل سے ظاہر ہوتا تھا کہ معاملہ کی تہ میں کوئی بات ضرور ہے جس کا سردست صحیح اندازہ نہیں ہوسکتا۔

"سر راڈرک اگر آپ میرے عرصہ خدمات کو دیکھیں۔ اور ایسا کرتے ہوئے میری کوئی خطا یا کوئی جرم آپ کو نظر آئے تو پھر اس موقعہ پر بھی آپ کا مجھ پر شک کرنا بجا ہو سکتا ہے۔" ولیم فاکنر نے کہا۔ "لیکن اگر میں نے آجتک آپ کی خدمات پوری وفاداری سے انجام دی ہیں۔ اگر آجتک آپ کو میرے طرز عمل پر حرف گیری کا موقعہ نہیں ملا۔ تو کیا میری یہ درخواست غیر معمولی ہے۔ کہ آپ ازراہ عنائیت سردست میری نسبت کوئی رائے قائم نہ کریں۔"

"لیکن ولیم ایک بات اور بھی ہے۔ جس کا میں نے اب تک ذکر نہیں کیا۔" راڈرک نے یہ محسوس کر کے کہا۔ کہ ولیم اس معاملہ میں سخت ریا سے کام لے رہا ہے "پرسوں رات تم نے کسی شخص کو اس مکان میں داخل کیا تھا . . ."

"آہ!" فاکنر کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ اور اس کی صورت سے پھر اضطراب کا اظہار ہونے لگا

"یہ امر واقعہ ہے" راڈرک نے بڑھتی ہوئی سختی سے کہا۔ "اور تم بہت عرصہ تک اس نامعلوم شخص کے ساتھ گفتگو کرتے رہے ہو یقیناً یہ شخص وہی تھا جس کے ساتھ میں نے کل رات تمہیں دیکھا۔ کیا تم نے اس سے روپیہ کی گمشدگی کا ذکر نہیں کیا؟ کیا تم نے ایک خاص عورت کا نام نہیں لیا؟ میری رائے میں کیوں نہ معاملہ صاف کر لیا جائے۔ کیا تم نے اس سے آسٹا کیمبل کا ذکر نہیں کیا تھا؟"

"سر راڈرک۔ کیا اسی قدر باتیں آپ نے سنی تھیں اور کچھ نہیں سنا؟" خادم نے پرشوق لہجہ میں سوال کیا۔

"چپ! زبان دراز!" راڈرک نے غصہ سے کہا "سوالات میں تم سے پوچھ رہا ہوں یا تم مجھ سے؟ یاد رکھو تمہارے خلاف کئی طرح کے شبہات ہیں۔ بدترین شبہات جن کی صفائی کرنا تمہارا فرض مقدم ہے۔"

"میں کہہ سکتا ہوں کسی نے میری غیبت کی اور چغلی کھائی ہے۔" ولیم فاکنر بولا۔ اور اس کی نگاہ بے اختیار ڈنکن برڈی کی طرف گئی۔

"کچھ بھی ہوا" راڈرک نے جس کا غصہ اور جوش لحظہ بہ لحظہ بڑھتا اور جس کے دل سے خادم کی رہی سہی محبت اس کے موجودہ طرز عمل سے سلب ہوتی جا رہی تھی کہا "میرا حکم یہ ہے کہ تم فوراً سارے حالات تفصیل کے ساتھ بیان کرو۔ معاملہ اتنا اہم ہے کہ میں اسے نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اور نہ میں اس پر چشم پوشی کرنے کے لئے تیار ہوں"

"خیر اگر آپ کا اتنا ہی اصرار ہے۔ تو مجھے ایک گھنٹہ کی مہلت دیجئے۔ تاکہ میں [illegible]

سارے پہلو سوچ کر مفصل حالات عرض کر سکوں" خادم نے التجا کے لہجہ میں کہا۔

"اچھا میں تمہاری خاطر سے یہ رعایت منظور کرتا ہوں" راڈرک نے کہا "اس وقفہ کے بعد مجھے سارے حالات بہ کم وکاست معلوم ہو جانے چاہئیں۔"

ولیم فاکنر نے ادب سے سلام کیا اور کمرہ سے رخصت ہو گیا۔ اس کے چہرہ سے فکر، تشویش اور اضطراب ظاہر تھا۔

جب اس کے چلے جانے پر دروازہ بند ہوا تو راڈرک کہنے لگا "کیوں ڈنکن اس معاملہ میں تمہاری کیا رائے ہے؟"

"سر راڈرک میں اس کے سوا کیا عرض کر سکتا ہوں کہ ہمارے شبہات مضبوط ہوتے جا رہے ہیں۔ پھر بھی جیسا آپ کو معلوم ہے میں عادتاً کسی کے خلاف کوئی بُرا لفظ کہنا سخت معیوب سمجھتا ہوں"

"مجھے معلوم ہے ڈنکن مجھے معلوم ہے" راڈرک نے کہا۔ "اس لئے بہتر ہوگا کہ ہم ایک گھنٹہ انتظار کر کے اس کے بعد اس مضمون پر گفتگو کریں"

لیکن ایک گھنٹہ گذر گیا۔ اور ولیم فاکنر جواب دہی کے لئے حاضر نہ ہوا۔ راڈرک کو سخت حیرت ہوئی۔ اس نے اُسے تلاش کیا۔ لیکن معلوم ہوا کہ مکان پر موجود ہی نہیں ہے۔

سہ پہر کو راڈرک نے وہ گھوڑا جس پر سوار ہو کر وہ سینٹ میری کے گرجا کے کھنڈروں سے واپس آیا تھا۔ اس مکان میں بھجوا دیا۔ جہاں کیپٹن گیٹ میں اُسے دھوکے سے پہنچایا گیا تھا اس مکان کا نقشہ راڈرک کو اچھی طرح یاد تھا۔ اس نے اس کی کیفیت سائیس کے روبرو بیان کر دی اور وہ گھوڑا لے گیا۔ جیسا کہ راڈرک کا خیال تھا۔ وہ مکان کیمبل کے عمزاد بھائی سر ہیکٹر راتھسے کا نکلا۔

وہ دن راڈرک نے مکان پر بسر کیا۔ کیونکہ ہر گھڑی اُسے ولیم فاکنر کی واپسی کی امید لگی ہوئی تھی۔ لیکن وہ نہ آیا۔ آخر جب رات ہو گئی۔ اور وہ پھر بھی واپس نہ آیا۔ تو راڈرک نے ڈنکن سے کہا "اب حالات سراسر اس کے خلاف ہو چکے ہیں۔ اور اس کے سوا کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا کہ حقیقت میں وہی چور ہے۔ اس شخص کی بے ایمانی اور دھوکہ بازی کی بدولت مجھے روپیہ کی گم شدگی سے کئی ہزار گنا زیادہ صدمہ پہنچا ہے۔ ڈنکن ایسے واقعات انسان کو کسی پر اعتماد کرنے کے قابل نہیں چھوڑتے۔"

"پھر اب آپ کا کیا ارادہ ہے؟" بروڈی نے دریافت کیا۔ "کیا آپ کے خیال میں اس دغاباز اور بے ایمان لڑکے کی تلاش کا کام افسرانِ انصاف کے سپرد کر دینا چاہیئے؟"

"نہیں!" راڈرک نے جواب دیا۔ "مجھے یقین ہے کہ وہ اس وقت تک ایڈنبرگ سے بہت دور چلا گیا ہوگا۔ اور چونکہ مجھے بھی چند دن کے عرصہ میں یہاں سے رخصت ہو جانا ہے۔ اس لئے میں اس معاملہ کو حکام کے حوالہ کرنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ اس صورت میں جب ایک بار تحقیقات شروع ہوئی۔ تو پھر مجھے زیادہ عرصہ کے لئے یہاں ٹھیرنا پڑے گا۔ سارے حالات کو دیکھتے ہوئے ڈگلس میری رائے یہ ہے کہ اس بدنصیب جوان کے لئے اپنے ضمیر کی ملامت ہی کافی سزا سمجھی جائے۔ کیونکہ یہ بھی کچھ کم نہیں ہے۔"

"آپ مختار ہیں۔" بروڈی نے مودبانہ لہجہ میں کہا۔ "اور جس طرح جی چاہے کر سکتے ہیں۔ مگر کیا میں اس وقت یہ دریافت کرنے کی جرأت کر سکتا ہوں کہ کل رات جب آپ مکان پر آئے۔ تو آپ کے چہرہ سے اس قدر پریشانی کیوں ظاہر ہوتی تھی؟ کیا اسی لئے کہ آپ نے ولیم فاکنر کو پہرا [illegible] باہر ٹھیر [illegible] دیکھا تھا۔۔"؟

"[illegible]" راڈرک نے مضطرب ہو کر کہا۔ کیونکہ وہ ایسے واقعات کو بیان کرنا [illegible] الفطرت حالات کو پُراسرار طریق پر دخل تھا۔

ناچار ڈگلس برو[illegible] سے [illegible] کیا اور چلا گیا۔

چار دن گذر گئے۔ لیکن ولیم فاکنر کا کچھ پتہ نہ ملا۔ اس چار دن کے عرصہ میں کوئی اور قابل ذکر واقعہ ظہور میں نہیں آیا۔ البتہ چوتھے دن وہی قاصد جسے راڈرک نے وادی گلنکو میں بھیجا تھا۔ ایک سربمہر لفافہ لے کر واپس ہوا۔ راڈرک نے لفافہ چاک کیا۔ مگر آپ اُس کی مایوسی کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ جب اس نے دیکھا کہ اس میں صرف والد کا ایک خط موجود ہے۔ اور کچھ نہیں۔ یا زیادہ صاف لفظوں میں یوں کہنا چاہیئے۔ کہ اس میں صرف وہ خط موجود تھا۔ جو نادر ہیوبرٹ نے لارڈ میکڈانلڈ کے لکھوانے پر تحریر کیا تھا۔ اور اس کا مضمون حسب ذیل تھا۔

راڈرک تمہارے اس خط کو پڑھ کر جس میں تم نے زر تاوان کے کھوئے جانے کی خبر لکھی ہے مجھے سخت ہی رنج ہوا۔ اس لئے نہیں کہ میں زر پرست ہوں۔ بلکہ اس وجہ سے کہ جب میں اس واقعہ کو ان حالات سے ملا کر دیکھتا ہوں۔ جو وقتاً فوقتاً معلوم ہوتے رہے ہیں۔ تو میرے دل میں تمہارے خلاف اور زیادہ بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔ تمہاری ماں اور بھائی کو بھی کچھ کم رنج نہیں۔ راڈرک خود؟

عرصہ پہلے تک میں سمجھتا تھا۔ کہ تم اتنے ہی بہادر اور وفا شعار لڑکے ہو۔ جتنا کسی نجیب اولاد کو ہونا چاہیئے۔ لیکن افسوس کہ میرے ان خیالات کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ میں سر دست اس سے زیادہ کہنا نہیں چاہتا۔ کہ تمہاری نسبت اب میری رائے وہ نہیں رہی۔ جو پہلے ہوا کرتی تھی۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ تمہارا اپنا مافی الضمیر اس بارہ میں میرے معانی کو صاف اور واضح کر دے گا۔

ایک بات اور میں تمہیں کہنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ آئندہ کے لئے تم نے معززوالئے گلن خان کی دختر کا خیال بالکل دل سے نکال دینا۔ میرا خیال ہے کہ حالات پیش آمدہ میں میرا یہ حکم غیر ضروری ہوگا۔ اس لئے کہ تم خود اس بات کو اچھی طرح محسوس کر سکتے ہو کہ تم اس نیک کردار و پُر اعتماد لڑکی کی محبت کے لائق نہیں رہے۔ اور اب میں تمہیں حکم دیتا ہوں ... بشرطیکہ تم اتنے خود سر نہ ہو گئے ہو۔ کہ تمہیں میرے حکم کی بھی پرواہ نہ ہو ... میں حکم دیتا ہوں کہ اس خط کو پاتے ہی ایڈنبرگ سے چل کر ایبرڈین چلے جاؤ۔ اور اس جگہ کسی علیحدہ لیکن عزت دار حصہ شہر میں کسی مکان یا سرائے میں قیام کرو۔ اور اس وقت تک وہیں ٹھیرو۔ حتےٰ کہ میری طرف سے مزید ہدایات جاری ہوں۔ وفادار ڈنکن بروڈی اور تمہارا خادم ولیم فاکنر ساتھ ہی رہیں گے۔ اور جب میں یہ محسوس کرونگا کہ تمہیں اخراجات کی ضرورت ہے۔ تو میں ایسی مناسب رقم جو حالات کے مطابق ہو۔ تمہارے نام روانہ کر دونگا۔

اس خط کے اخیر میں رادرک میں فقط اتنا اور تحریر کرنا چاہتا ہوں کہ تم نے جو دورُخی اب تک برتی ہے۔ اس پر غور کر کے میرے دل کو سخت ہی صدمہ ہوتا ہے۔ انتہا یہ ہے کہ تم نے میرے سابقہ خط کی سرد مہری پر اظہار تعجب والم کیا۔ لیکن دیکھو اب بھی کچھ نہیں بگڑا نہ میں تمہیں ہمیشہ کے لئے اپنی معافی سے محروم کرنا چاہتا ہوں۔ پس مناسب یہی ہے۔ کہ فوراً ایبرڈین چلے جاؤ۔ اور وہاں کچھ عرصہ ٹھیر کر اپنے طرز عمل سے عہد ماضی کی تلافی کی کوشش کرو یہ نہ سمجھو کہ تم چونکہ اپنے وطن سے دور ہو۔ اسلئے مجھے ہرگز معلوم نہ ہوگا۔ تم کیا کرتے ہو نہیں مجھے سب حال وقتاً فوقتاً معلوم ہوتا رہے گا۔ کیونکہ میں نے اس کا انتظام کر دیا ہے۔ اس بات کی پوری کوشش کرو۔ کہ اپنے والدین اور بڑے بھائی کے نیک خیالات پھر حاصل کر سکو۔ تاکہ پشیمانی کا عرصہ گذارنے کے بعد جب تمہیں دوبارہ اپنے وطن میں طلب کیا جائے۔ تو ہم سب کھلے دل سے تم سے بغلگیر ہوں۔ اور ہر قسم کے رنج والم ہمارے دلوں سے دور ہو جائیں۔

میک وک ائین میکڈانلڈ

بدنصیب راڈرک کو یہ خط پڑھ کر جس قدر پریشانی ہوئی، اس کا اندازہ کرنا محال ہے۔ پہلے تو وہ اس کی عجیب و غریب تحریر نیز ان سہم الزامات کی وجہ سے جو اس پر عاید کئے گئے تھے۔ سناٹے میں آگیا۔ اس کے بعد اس کے دل میں ناقابل بیان درد و اذیت پیدا ہوا۔ صاف ظاہر تھا کہ کوئی شخص نہایت شر انگیز طریق پر اس کی غیبت کرتا رہا ہے۔ ہر بار جب وہ اس معاملہ پر غور کرتا۔ تو اس کا شبہ اپنے بھائی ایلین ہی پر ہوتا تھا۔ وہ محسوس کرتا تھا۔ کہ آسنڈا کیمپل کے متعلق جس قدر واقعات پیش آچکے ہیں۔ اُن کی غلط خبریں گلنکو میں پہنچ چکی ہیں۔ اور غالباً اسی لئے والد نے مجھے ایلین گلن فان کی محبت کے ناقابل ہونے کا طعنہ دیا ہے۔ عالم یاس میں ایک کرسی پر بیٹھ کر اس نے اپنا چہرہ دونو ہاتھوں میں چھپالیا۔ اور بچوں کی طرح سبکیاں لے لے کر رونے لگا۔ لیکن یہ حالت چند ہی منٹ رہی۔ اس کے بعد اپنی کمزوری پر خود ہی شرمسار ہوکر وہ بلند آواز سے کہنے لگا۔ "راڈرک اگر تیرا ظاہر و باطن صاف ہے۔ تو تجھے کسی کا ڈر نہیں۔ تو نے کوئی خطا نہیں کی۔ اس لئے جب تک وہ شخص جس نے الزامات لگائے ہیں۔ تیرے سامنے نہ ہو۔ اس کی بات کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ میں اب والد کی تحریر کے مطابق ایبرڈین نہ جاؤنگا اپنی ذات اور اپنے متعلقین کے لئے میرا ایک ہی فرض ہے۔ اور وہ یہ کہ وادی گلنکو میں واپس چلوں۔ اس میں ایک منٹ کی بھی تاخیر نہ ہونی چاہیئے۔" یہ فیصلہ کرکے اس نے ڈنکن بر وڈی کو طلب کیا۔ اور حکم دیا۔ کہ "چلنے کی تیاری ہونی چاہیئے۔"

وہ متعجب ہو کر کہنے لگا۔ "خدانخواستہ گلنکو سے کوئی منحوس خبر تو نہیں آئی؟"

"بروڈی تم مجھ سے کسی طرح کے سوالات نہ پوچھو۔" راڈرک نے سخت جوش کی حالت میں کہا۔ "ہمیں جو گفتگو کرنی ہے وہ سفر ہی میں کرینگے۔ تم جاکر گھوڑے تیار کرنے کا حکم دے دو۔ میں آدھ منٹ کے اندر اندر یہاں سے رخصت ہوجانا چاہتا ہوں۔"

ڈنکن چلا گیا۔ اور اس کے قریباً بیس منٹ بعد راڈرک میکڈانلڈ اس کو ساتھ لئے گھوڑے پر سوار قصر گلن فان سے رخصت ہوا۔

باب - ۵۴
پیمانِ وفا

اس روز راڈرک ڈنکن بروڈی کو ساتھ لے کر سکاٹ لینڈ کے صدر مقام سے روانہ ہوا۔ اسی دن

وادی گلنکو کے قلعہ میکڈانلڈ میں حسب ذیل واقعہ پیش آیا۔

دوپہر کے وقت ایلین گلن خان اپنے کمرہ میں بیٹھی ہوئی تھی۔ چہرہ سے افسردگی کا اظہار ہو رہا تھا۔ اور آنسوؤں کے شفاف قطرے پلکوں پر کانپ رہے تھے۔ اس کی رنگت زرد اور صورت سے پریشانی ظاہر تھی۔ اس کے فرشتہ نما چہرہ سے تبسم کی جھلک بالکل ناپید ہو چکی تھی۔ اور رنج و الم کا اظہار۔ فکر و غم کی صورت میں ہو رہا تھا۔

اتنے میں دروازہ کھلا۔ اور لیڈی میکڈانلڈ کمرہ میں داخل ہوئی۔ مگر ایلین اپنے ذہنی رنج و الم میں اتنی محو تھی۔ کہ اُسے اس کی آمد کا قطعاً علم نہیں ہوا۔ اس لئے والئے گلنکو کی بیگم قریب ایک منٹ دروازہ میں کھڑی اس نازنین کی صورت کو نظر غور سے دیکھتی رہی۔ آخر اس نے سر اٹھایا۔ اور لیڈی میکڈانلڈ کو کھڑے دیکھ کر چونکی۔

"جان سے پیاری ایلین" لیڈی میکڈانلڈ نے دروازہ بند کر کے اس کی طرف آتے ہوئے کہا۔ "تمہیں اس حالت میں دیکھ کر مجھے سخت ہی صدمہ ہوتا ہے۔ ۔ ۔"

"افسوس!" اس دوشیزہ نے جذبات کے زیر اثر بھرائی ہوئی گلوگیر آواز میں کہا۔ "یہ میرا نقدیر کا نوشتہ ہے۔ بیگم صاحب میرے رنج و الم کو دیکھ کر آپ کو ناحق تعجب ہے۔ آپ اچھی طرح جانتی ہیں کہ مجھے راڈرک سے کس درجہ محبت ہے۔ لیکن اب ہر وقت میرے سامنے اس کی مذمت ہوتی ہے۔ مجھے حکم دیا جاتا ہے۔ کہ اس کا خیال تک نہ کروں۔ اس کے نام خط بھی نہ لکھوں۔ ۔ ۔"

"ایلین" لیڈی میکڈانلڈ نے سختی سے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "کیا تم اب تک یہی سمجھے جاتی ہو کہ راڈرک کی مذمت بے جا ہے؟ بیٹی میں خدا سے چاہتی ہوں کہ ایسا ہو۔ لیکن جو واقعات اب تک معلوم ہوئے ہیں کیا ان کی موجودگی میں کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی ہے؟"

"آخر وہ کون ہے۔ جو میرے پیارے راڈرک پر طرح طرح کے الزامات عاید کر رہا ہے؟" ایلین نے دفعتاً جوش میں آ کر پوچھا۔ "میں یہ سوال پہلے بھی دریافت کر چکی ہوں۔ ۔ ۔"

"اور میں نے ہر بار اس کا یہی جواب دیا ہے کہ ایک خاص مصلحت سے یہ راز سر دست ظاہر نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اتنا تو تم بھی جانتی ہو کہ مجھے اور لارڈ میکڈانلڈ کو راڈرک سے کچھ کم محبت نہیں۔ یہ غیر ممکن ہے کہ ہم اس کے خلاف کوئی الزام بلا تصدیق عاید ہونے دیں۔"

"ٹھیک ہے۔" ایلین نے تسلیم کیا۔ "اور خدا نہ کرے کہ والدین کسی حالت میں [illegible]

سے ایسی بدسلوکی کے مرتکب ہوں کہ وہ بلاوجہ اس کے خلاف الزامات کو تسلیم کریں۔ پھر بھی ممکن ہے کسی نے آپ کو دھوکا دیا ہو۔ ۔ ۔"

"نہیں یہ غیر ممکن ہے۔" لیڈی میکڈانلڈ نے جواب دیا۔ "جو ثبوت ہمارے روبرو پیش کئے گئے ہیں۔ وہ ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہیں۔ ایلین مجھے یہ کہتے ہوئے سخت ہی صدمہ ہوتا ہے خصوصاً اس لئے کہ میں جانتی ہوں تمہیں راوڈرک سے کس درجہ محبت ہے۔ لیکن مجبوراً کہنا پڑتا ہے کہ اب تم اس کے خیال کو اپنے دل سے ہمیشہ کے لئے نکال دو۔"

"نہیں ہنیں۔ یہ کسی حال میں نہیں ہو سکتا۔" ایلین نے زور دار لہجہ میں کہا۔ "میرا دل گواہی دیتا ہے کہ وہ بے قصور ہے۔ دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے۔ میں ان الزامات کو تسلیم نہیں کر سکتی جو اس کے خلاف عاید کئے جا رہے ہیں۔ دو میں سے ایک بات ضرور ہوگی۔ یا تو یہ کہ اس کے افعال کو غلط معنوں میں سمجھا یا عمداً پیش کیا جاتا ہے۔"

"دیکھو ایلین اگر تمہارا رویہ نہ بدلا۔ تو میں خفا ہو جاؤں گی۔" لیڈی میکڈانلڈ نے پھر ایک بار سختی کا لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔ "یقین جانو میں تمہیں آزردہ کرنا نہیں چاہتی۔ لیکن تمہاری بہتری کا خیال رکھنا میرا فرض ہے۔ اور اب میں جو کچھ کہنا چاہتی ہوں۔ تم اسے پوری توجہ کے سنو۔ کیونکہ میں ایک نہایت اہم معاملہ پر گفتگو کرنے کے لئے آئی ہوں۔"

"یا نو! اگر آپ کی تشریف آوری راوڈرک کے خلاف مزید الزامات عاید کرنے کے سلسلہ میں ہے۔" ایلین نے جلدی سے کہا۔ "تو میں التجا کرتی ہوں اس کی تکلیف نہ کیجئے۔ کیونکہ آپ مجھ سے کتنی ہی خفا ہو جائیں۔ میں اس بات کا عزم مصمم کر چکی ہوں۔ کہ ایسے الزامات کا اپنے دل پر اثر نہ ہونے دوں گی۔" یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ اور وہ بولی۔ "اگر آپ اپنے بیٹے کی خصلت سے اس قدر واقف نہیں ہیں کہ ان جھوٹے الزامات کو ناقابل تسلیم سمجھیں تو کم از کم میں اس کی صفات سے اتنی بے خبر نہیں ہوں۔"

"ایلین تم دنیا کی چالوں سے واقف نہیں ہو اور روزمرہ کے تجربات تمہارے لئے ایک سربمہر لفافہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔" لیڈی میکڈانلڈ نے کہا۔ "اپنی معصومیت کی وجہ سے تم اس شخص کے مکر و فریب کو بھی سمجھنے سے قاصر ہو جس سے تمہیں محبت ہے۔ لیکن یہ غلطی ہے۔ اور اگر تم باصرار کہے جاؤ گی۔ کہ میں راوڈرک کو بے قصور سمجھتی ہوں۔ تو نتیجہ اس کے سوا کچھ نہیں ہو گا کہ جلد یا بدیر تمہارے اعتماد کو سخت صدمہ پہنچے گا۔ اور اس وقت تمہارا رنج وطیش ناقابل

برداشت ہوگا۔ میں پھر کہتی ہوں کہ ماں ہو کر اپنے بیٹے کی مذمت کرنا میرے لیے سخت رنجدہ ہے لیکن جب مکمل ثبوت موجود ہوں تو پھر حقیقت سے چشم پوشی کرنا دانائی سے بعید ہے۔ اس نے کیا جو کچھ میں کہنا چاہتی ہوں۔ تم اسے غور سے سننے کو تیار رہو؟"

ایلین نے جب دیکھا کہ خالہ کے ساتھ بحث جاری رکھنا لاحاصل ہے۔ اور جو کچھ وہ کہنا چاہتی ہے اُسے سننا ہی پڑے گا۔ تو مجبوراً چپ ہوگئی۔ اب اس کا جوش رفع ہو چکا تھا۔ اور وہ انتہائی افسردگی کی حالت میں تھی۔

"ایلین" لیڈی میکڈانلڈ نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ تمہارے والد نے اسی لیے تمہیں میری نگرانی میں رکھا تھا۔ کہ میں تمہاری متوفی ماں کی بہن اور تمہاری قریب ترین رشتہ دار عورت ہوں۔ تم یہ بھی جانتی ہو کہ لارڈ میکڈانلڈ کل گگن خان گئے تھے۔ اور وہاں ان کی تمہارے والد سے ملاقات ہوئی۔ راڈرک کے متعلق جس قدر حالات انہیں معلوم ہوئے۔ وہ سب انہوں نے تمہارے والد سے کہہ دیے۔ ان حالات کو سن کر تمہارے والد کو سخت رنج ہوا کیونکہ وہ راڈرک کو اپنے بیٹے کی طرح عزیز سمجھتے تھے۔ خود تمہارے لیے بھی ان کو کچھ کم رنج دامنگیر نہیں ہوا۔ لیکن ایک خاص معاملہ میں چونکہ ان کے خیالات وہی ہیں جو میرے اور لارڈ میکڈانلڈ کے ہیں۔ اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ تمہارا۔ یعنی ان کی دختر کا رشتہ خاندان میکڈانلڈ سکنہ گگن سے جتنا قریبی ممکن ہے ہو جائے پس ایلین جس وقت تم راڈرک کے خیال کو اپنے دل سے نکال دینے میں کامیاب ہو جاؤ۔ . . جو کہ امید ہے جلد ہی ہو جائے گا۔ تو اس کے بعد جیسا تمہارے والد کی مرضی ہے۔ تمہارا فرض ہو گا کہ میرے بڑے بیٹے ایلین کی درخواست شادی منظور کر لو۔"

اس آخری فقرہ کو سن کر اس نازنین کے دل کو سخت صدمہ ہوا۔ وہ چونکی اور دیر تک لیڈی میکڈانلڈ کی طرف متحیر ہو کر دیکھتی رہی۔ مگر جلد ہی اس کے زرد رخساروں پر جوش خشم سے قرمزی رنگت نمودار ہوئی۔ اور وہ چلا کر کہنے لگی "نہیں لیڈی میکڈانلڈ یہ نہیں ہوگا کبھی نہیں ہوگا!"

"دیکھو ایلین مجھ سے جو تمہاری خالہ ہوں۔ ہمکلام ہونے کا یہ طریقہ ٹھیک نہیں" میک ایئن کی بیوی نے تکبر سے پوری قامت اختیار کرتے ہوئے کہا "کسی جوان لڑکی کے لئے یہ بات سخت ہی معیوب ہے کہ وہ اپنے والد اور اپنے قریب ترین رشتہ داروں کی خواہشات

کو جو اس کی بہتری سے تعلق رکھتی ہوں۔ اس طرح رد کر دے!"

"بانو میری عرض سنئے" ایلین نے غصہ اور جوش کے لہجہ میں کہا "اگر میری تقدیر میں یہی لکھا ہے کہ جھوٹے الزامات اور غلط اتہامات راڈرک کی سچائی پر حاوی ہو جائیں۔ تو پھر میں سمجھوں گی کہ خدائی خدائی میں نیکی اور ایمانداری کی جگہ خالی ہے۔ مگر اس صورت میں بھی میں اس جذبہ محبت کو جو میرے دل میں راڈرک کے لئے ہے۔ اور ہمیشہ قائم رہے گا محفوظ رکھتے ہوئے کسی غیر سے شادی کرنے کی بجائے اس غم واندوہ کی حالت میں جو میرا حصہ ہوگا تارک الدنیا ہو کر کسی خانقاہ میں چلی جاؤں گی۔ لیکن ایک بات میں پھر آپ سے کہ دینا چاہتی ہوں۔ اور دم آخر تک کہتی رہوں گی" ایلین نے بڑھتے ہوئے جوش کے ساتھ سلسلہ بیان جاری رکھ کر کہا "اور وہ یہ ہے کہ ایک وقت آئے گا جب خود آپ کو اس کا سخت قلق ہوگا۔ کہ آپ نے اپنے بیٹے پر ایسے جھوٹے الزامات عائد ہونے دیئے۔ مجھے اس کا پورا یقین ہے۔ کہ ایسا ہوگا۔ اور میرا دل کہے دیتا ہے کہ اس وقت بھی ایسے رفیق موجود ہیں۔ جو اس کے نامعلوم دشمنوں کی دھوکا بازیوں اور فریب کاریوں کے اثر کو باطل کرنے کی امکان بھر کوشش کر رہے ہیں۔"

"نادان لڑکی یہ تو کیا کہہ رہی ہے!" لیڈی میکڈانلڈ نے اپنی موٹی۔ سیاہ آنکھیں ایلین کے چہرہ پر [illegible] انداز سے جماتے ہوئے [illegible]۔ کیونکہ اس کے الفاظ سے اسے خیال [illegible] کہ اس کی [illegible] میں ضرور کوئی گہرا مطلب ہے۔

[illegible] ایلین چپ رہی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ [illegible] کرتی ہے۔ میں نے جوش کی حالت میں ضرورت سے زیادہ کہہ دیا ہے۔

"کیا میں یہ سمجھوں کہ تمہارے الفاظ میں کوئی غیر معمولی مطلب پوشیدہ نہ تھا؟" لیڈی میکڈانلڈ نے کہا "میری اپنی رائے میں ہو بھی نہیں سکتا۔ لیکن [illegible] معاملہ کا تھا جس کے سلسلہ میں یہ الفاظ تمہاری زبان سے نکلے"

"بیگم اگر آپ انہی الفاظ کو دوہرانا چاہتی ہیں۔ جو آپ نے پیشتر [illegible]۔ تو میں معافی کی التجا کرتی ہوں۔" ایلین کہنے لگی "اجازت دیجئے کہ قلعہ گلن فان میں اپنے والد سے اس مضمون پر گفتگو کر دوں مجھے ان کی تسکین کی بے حد ضرورت ہے۔ کیونکہ یہاں کوئی میرا ہمدرد نہیں۔" اور یہ کہتے ہوئے بدنصیب لڑکی نے عالم یاس میں اپنے نازک ہاتھوں کو ملنا

شروع کیا۔

"تمہارے الفاظ سے ناشکرا پن ظاہر ہوتا ہے۔" لیڈی میکڈانلڈ نے سختی سے کہا۔ کیا میں نے جہاں تک ممکن تھا۔ تمہاری بہتری کی کوشش نہیں کی؟ کیا میں نے اُن رنجیدہ حالات کو جن کا علم مجھے ہوا۔ بتدریج تمہارے کانوں تک نہیں پہنچایا؟"

"آہ! بانو۔ کیا آپ اسے تسکین سمجھتی ہیں؟" نازنین نے زار زار روتے ہوئے کہا: "کیا تسکین اسی کا نام ہے کہ ایک طرف آپ مجھے اس شخص کو بُرا سمجھنے پر مجبور کر رہی ہیں۔ جو مجسم نیکی ہے۔ اور دوسری طرف اس بات کی تلقین کرتی ہیں۔ کہ میں اپنی محبت کو غیر پر منتقل کر دوں؟ اگر یہ سچ ہے کہ عشق بھی ایک مذہب ہے تو میں کہہ سکتی ہوں اس میں بھی کفر و الحاد کے درجے ہیں۔ اور اس طرح کی باتیں کرنے والا ضرور کافر و ملحد ہے۔"

"ایلین تمہاری طرف سے ایسے جوش کا اظہار ہو رہا ہے جس کے میں تمہیں ناقابل سمجھتی تھی۔" لیڈی میکڈانلڈ نے متعجب ہو کر کہا۔

"اس لئے کہ جو سلوک مجھ سے کیا جا رہا ہے وہ انصاف و عنایت سے بعید ہے" ایلین نے بدستور جوش سے گفتگو کرتے ہوئے کہا: "میں سمجھتی ہوں مجھ پر جبر ہوتا ہے۔ مجھے زیر دستی حراست میں رکھا جاتا ہے . . . علاوہ بریں کونسی بات ہے جس کی بنا پر میں خوش رہ سکتی ہوں؟ میری زندگی کا سہارا صرف ایک امید ہے جسے میں دمِ آخر تک دل سے دُور نہیں کر سکتی۔ اور وہ یہ ہے کہ جلد یا بدیر راڈرک کی بے گناہی یقینی طور پر ثابت ہو جائے۔"

لیڈی میکڈانلڈ ان الفاظ کا فوراً ہی جواب نہ دے سکی۔ وہ ایلین کو ایک سیدھی سادی حالاتِ زمانہ سے بے خبر لڑکی سمجھتی تھی۔ لیکن اس موقعہ پر اس کی طرف سے جس استقلال کا اظہار ہوا۔ وہ حیرت خیز تھا۔ اور لیڈی میکڈانلڈ اپنے دنیاوی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتی تھی۔ کہ ایسے مصمم ارادہ کو توڑنا آسان نہیں۔

تقریباً ایک منٹ چپ رہنے کے بعد اس نے کہا: "آؤ سیر کرنے چلیں۔"

"نہیں میں نہ جاؤنگی"۔ ایلین نے جس پر دوبارہ افسردگی طاری ہو گئی تھی۔ جواب دیا۔ "آپ مجھے ان تفکرات ہی میں منہمک رہنے دیجئے۔"

عین اس وقت قلعہ کی طرف آتے ہوئے کسی گھوڑے کی ٹاپ سنائی دی۔ اور لیڈی میکڈانلڈ نے کھڑکی سے باہر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا "ہمیش گلموری آرہا ہے میری رائے میں

وہ تمہارے والد کی طرف سے کوئی پیغام لایا ہے۔"

"چلئے میں بھی آپ کے ساتھ ہمیش کے پاس چلتی ہوں۔" ایلین نے کہا۔ کیونکہ وہ اسے سچا دوست سمجھتی تھی۔ کئی روز سے تنہا میکڈانلڈ میں رہتے ہوئے وہ اپنے آپ کو دوستوں کی رفاقت سے اتنا محروم محسوس کر چکی تھی۔ کہ اس نے جانا فاضل ہمیش کی موجودگی جسے وہ شروع سے فیاض و ہمدرد سمجھا کرتی تھی۔ ضرور موجب تسکین ہوگی۔

پس لیڈی میکڈانلڈ اور ایلین۔ دونو دعوتی ہال کی طرف گئیں۔ جہاں ایلین اور لارڈ میکڈانلڈ ماڈرک کے متعلق باتیں کرتے ہوئے اِدھر اُدھر ٹہل رہے تھے۔ تھوڑی دیر میں ہمیش بھی آگیا ملائے گلنکو اور اس کی بیگم نے حسب معمول اس کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ لیکن ایلین جو فاضل ہمیش کی صفات سے اچھی طرح واقف تھا۔ اور فطرتاً ان تمام لوگوں کو ناپسند کرتا تھا جن میں کوئی خوبی ہو۔ چپ رہا۔ اس کی طرف سے ہمیش کے لئے سرد مہری کا اظہار ہوا۔ البتہ ایلین گلن فان اس سے ویسی ہی گرمجوشی سے ملی جس طرح کوئی بہن اپنے بھائی سے ملتی ہے۔

"کہو ہمیش کیسے آنا ہوا؟" لارڈ میکڈانلڈ نے پوچھا "کیا تم ہمارے معزز رشتہ دار لارڈ گلن فان کی طرف سے کوئی پیغام لائے ہو۔ یا ویسے ہی قلعہ میں چند روزہ قیام کا ارادہ ہے؟ یقین جانو دونو صورتوں میں ہمیں تمہارے آنے کی خوشی ہے۔"

"میں لارڈ گلن فان کی طرف سے سلام عرض کرتا ہوں" ہمیش نے جواب دیا "ان کی طرف سے اور کوئی پیغام میرے پاس نہیں ہے۔ البتہ جیسا آپ نے ازراہِ عنایت خیال ظاہر کیا ہے۔ میں اس محض چند روزہ قیام کے لئے حاضر ہوا ہوں۔"

"تمہارا آنا مبارک ہو۔" والئے گلن فان نے کہا۔ "اسی وقت دسترخوان بچھایا جائے۔"

جب سہ پہر کا کھانا ختم ہو چکا۔ تو ہمیش نے ایلین سے وادی میں سیر کرنے کے لئے چلنے کو کہا۔ اس نازنین نے یہ درخواست بخوشی منظور کی۔ ایلین میکڈانلڈ یہ دیکھ کر سخت پیچ و تاب کھا رہا تھا۔ اور اس کا بس چلتا تو ہمیش کو وہیں جان سے مار دیتا۔ مگر ظاہر میں اس نے کسی طرح کی مخالفت نہ کی۔ وہ محسوس کرتا تھا کہ اگر میں ایلین کو سیر کے لئے چلنے کو کہتا۔ تو وہ ہرگز اس درخواست کو منظور نہ کرتی۔ لیکن جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ حالات پیش آمدہ میں طوعاً و کرہاً اسے چپ رہنا پڑا۔ باقی رہے لارڈ اور لیڈی میکڈانلڈ انہوں نے یہ سوچا کہ ہمیش کو لارڈ گلن فان نے خاص اس لئے ایلین کے پاس بھیجا ہے۔ کہ وہ اسے ان تجاویز پر رضامند کر سکے۔ جو اس کے متعلق

سوچ جا رہی تھیں۔ اور یہ جانتے ہوئے کہ ہمیش لارڈ گلن فان کا ہمراز اور ایلین کا گہرا دوست ہے انہیں اس ملاقات پر کسی طرح کا اعتراض ہونے کی بجائے اُلٹا تسکین ہوئی۔

غرض ہمیش اور ایلین سیر کرنے کے لئے باہر نکلے۔ مگر جتنی دیر قلعہ کے پاس رہے۔ ان کی گفتگو سرسری کلمات تک محدود رہی۔ البتہ اس کے بعد جب وہ کافی دُور پہنچ گئے۔ تو دریائے کونا کے ساحل پر چلتے ہوئے ان کی گفتگو نے زیادہ اہمیت اختیار کرنی شروع کی۔

"ایلین" ہمیش نے اس نازنین کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "تم ناخوش ہو۔ تمہاری صورت کہے دیتی ہے۔ کہ ناخوش ہو۔ اور تمہیں اس حالت میں دیکھ کر مجھے سخت رنج ہوتا ہے؟ کل جس وقت لارڈ میکڈانلڈ گلن فان سے واپس ہوئے تو راڈرک کے خلاف کئی طرح کی؟ سن کر مجھے بہت صدمہ ہوا"

"مگر کیوں ہمیش کیا تم ان باتوں کو صحیح سمجھتے ہو؟" حسین دوشیزہ نے اس کے چہرہ پر نظر جماتے ہوئے پوچھا۔

"صحیح ایلین؟" اس نے جواب دیا "اگر یہ صحیح ہو سکتا ہے کہ آفتاب جو ہمارے سروں پہ چمک رہا ہے۔ اس کی رنگت سیاہ ہے۔ یا اگر یہ صحیح ہو سکتا ہے کہ آسمان کی رنگت نیلی نہیں تاریک ہے تو پھر راڈرک کے خلاف عائد کردہ الزامات کو بھی صحیح سمجھا جا سکتا ہے . . . نہیں ایلین یقین جانو کہ میں ان الزامات کو جو راڈرک پر لگائے جا رہے ہیں۔ بہتان سمجھتا ہوں میں نے آج تک اس نیک کردار نوجوان کی ذات میں کوئی عیب نہیں دیکھا۔"

"ہمیش تمہارے الفاظ کے لئے میرا ہر بن مُو شکر گذار ہے۔" اس نازنین نے جس کی نظروں سے اس کے الفاظ کی پوری تصدیق ہوتی تھی۔ گرمجوشی سے کہا۔ "آہ! اس وقت کسی سچے دوست کی زبان سے نکلا ہوا کلمہ تسکین کس درجہ موجب راحت محسوس ہوتا ہے۔"

ایلین کے مُنہ سے دوست کا لفظ سُن کر ہمیش نے ایک آہ سرد کھینچی مگر ایلین کو یقین ہو گیا معلوم نہ کر سکی۔ جیسا ناظرین کو معلوم ہے۔ فاضل ہمیش خود بھی ایلین کے تیر نظر کا گھائل تھا۔ لیکن اس کا عشق اتنا صادق اور بے غرضانہ تھا کہ اس وقت بھی جب اس کے لئے یہ موقعہ حاضر تھا۔ کہ وہ راڈرک کی خصلت کو سیاہ رنگ میں پیش کر کے اس سے ایلین کی محبت کو منتقل کرنے کی کوشش کر سکتا تھا۔ جس صورت میں شاید اُسے یاس کی تاریکی میں خفیف سی شعاع امید نظر آنے لگتی۔ اس کی فیاضی نے [illegible] کامیاب رقیب کے خلاف کوئی بُرا لفظ

منہ سے کہنا گوارا نہ کیا۔ ہمیش جیسے نیک نہاد شخص کے لئے اس طرح کی چالیں اختیار کرنا قابل نفرت تھا۔ اور وہ ایسی سیاہ کاریوں سے دور ہی رہنا چاہتا تھا۔ وہ مخفی عشق جو اس کے دل میں ایلین کے لئے موجود تھا۔ اتنا خالص اور پاک تھا کہ اس وقت اس نے ایلین سے ملکر اُس کو پیش آمدہ مصیبت میں تسکین دینا اپنا فرض سمجھا۔ اس کی آرزو یہ تھی کہ وہ محبت جو اس نازنین کو اس کے کامیاب رقیب سے ہے۔ اس کے اپنے الفاظ سے کتنی بھی مضبوط ہو۔ بہر حال ایلین کا بار الم کسی طرح ہلکا ہونا چاہیئے۔

"نہیں۔" اس نے زوردار لہجہ میں کہا "میں راڈرک میکڈانلڈ کی ذات سے کوئی برائی منسوب نہیں کرسکتا۔ اور ایلین مجھے پختہ یقین ہے کہ اس کو بدنام کرنے کے لئے انتہائی سیاہ کاریوں سے کام لیا جارہا ہے۔ میرا خیال تھا کہ تم ناخوش ہوگی۔ اس لئے میں تمہارے پاس چلا آیا کہ ہمدردی کرسکوں۔ اور اگر ان خوفناک اسرار کے حل میں کسی طرح کی امداد ممکن ہو۔ تو اسے پیش کروں۔"

"لیکن میرے والد" ایلین نے کہا "کیا وجہ ہے کہ انہوں نے راڈرک کے خلاف ان الزامات کو قابل یقین سمجھنا شروع کر دیا؟"

"ایلین تم جانتی ہو۔ لارڈ میکڈانلڈ کا تمہارے والد پر کتنا اثر ہے۔ تمہیں یہ بھی معلوم ہے۔ کہ ظاہری حالات راڈرک کے خلاف نظر آتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ کسی باپ کے شبہات بڑی آسانی سے تیز ہو جاتے ہیں۔ اور چونکہ اُسے اپنی بیٹی کی راحت کا پورا خیال ہوتا ہے۔ اس لئے اگر وہ اس میں ذرا سا خلل بھی آتا دیکھے۔ تو فوراً محتاط ہو جاتا ہے۔ یہ بیان کرنا لاحاصل ہوگا۔ کہ جب لارڈ میکڈانلڈ قلعہ گلن فان سے واپس آ گئے۔ تو میں نے اپنے خیالات جس طرح بھی تھا۔ تمہارے والد کے روبرو پوری بے خوفی اور صاف بیانی سے کام لیا۔۔۔۔"

"مگر اس کا نتیجہ کیا نکلا؟" ایلین نے فکر کے لہجہ میں پوچھا۔

"افسوس کہ کچھ نہیں" ہمیش نے افسردگی کے لہجہ میں جواب دیا "میں سمجھتا ہوں اس شرارت کا سرچشمہ کون ہے۔ لیکن اس بارہ میں اپنے شبہات کو میں تمہارے سوا اور کسی پر ظاہر کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔"

"اچھا تو تمہارا شک کس پر ہے؟" ایلین نے جو سمجھتی تھی کہ اس سوال کا جواب کیا ہوگا

پوچھا۔

"کس پر؟" ہمیش نے اس کے الفاظ کو دہراتے ہوئے کہا۔ پھر ایک لمحہ رُک کر اس نے سنجیدگی کے لہجہ میں کہا۔ "ایلین میکڈانلڈ پر۔ اگر میرا شبہ غلط ہے۔ تو میں اس کے لئے خدا سے معافی کا طلبگار ہوں۔ لیکن باوجود پوری کوشش کے میں اس شک کو اپنے دل سے خارج نہیں کرسکتا۔"

"یہی خیال میرے اپنے دل میں پیدا ہوا تھا۔" ایلین نے کہا "ہمیش لیڈی میکڈانلڈ کے وہ الفاظ جو دو گھنٹہ پیشتر انہوں نے مجھ سے کہے تھے۔ اب بھی مجھے یاد آتے ہیں۔ تو چہرہ پر غصہ اور شرم کی سرخی پھیل جاتی ہے۔ کیا ستم ہے کہ وہ مجھ سے یہ کہنے کی جرأت کرتی ہیں کہ میں راڈرک کے خیال کو دل سے بھلا دوں۔ اور اس کے بھائی ایلن سے شادی کروں!"

"اس طرح کی جلد بازی نامناسب اور خطرناک ہے۔" فاضل ہمیش نے جس کے زرد اور متفکر چہرہ پر غصہ کی جھلک نمودار تھی۔ کہا۔ "قریباً ایسے ہی الفاظ کل لارڈ میکڈانلڈ نے تمہارے والد سے کہے تھے۔"

"اور وہ مان گئے؟" ایلین جس کے رخساروں پر آنسو بہ رہے تھے کہنے لگی "کیا میرے والد نے لارڈ میکڈانلڈ کا کہنا مان لیا؟"

"افسوس۔ ہاں۔" ہمیش نے جواب دیا۔ لیکن پھر ایک آہ ضبط کرتے ہوئے اس نے کہا "تو راصل لارڈ ڈگلن فان کو حقیقی اور دائمی محبت کے جوش عظیم کہا شادی کو ایک طرح کا دنیاوی انتظام سمجھتے ہیں دو پرمحبت دلوں کے اتحاد کا د لئے ان کی خواہش یہی ہے۔ تمہاری شادی کسی طرح خاندان میکڈانلڈ میں کے لئے اپنے والد کو قصور وار نہ سمجھو۔"

"نہیں یہ غیر ممکن ہے۔ کہ میں ان کی نسبت سوئے ادب کرو(نے کہا "میں اچھی طرح محسوس کرتی ہوں۔ کہ وہ جو کچھ کرتے ہیں میری ہی بہ ہی راحت کو پیش نظر رکھ کر کرتے ہیں۔ لیکن ہمیش ایک بات میں تم سے کہ اور وہ یہ ہے کہ راڈرک ان الزامات کی جو اس کے خلاف عاید کئے جارہے ہیں پاک کرسکے۔ خواہ وہ الزامات شروع سے آخر تک راست ہی ثابت کیوں نہ ہوں میں ایلن میکڈانلڈ سے بہرحال شادی نہ کروں گی۔"

"لیکن میرے خیال میں راڈرک کے خلاف ایسے الزامات کا صحیح ہونا بجائے خود غیر ممکن

ہے" ہمیش نے جوش سے کہا۔
"بے شک غیر ممکن ہے۔" لارڈ گلن خان کی دختر نے جواب دیا۔
"مگر کیوں ایلین اب مجھے کیا کرنا چاہیئے؟ کیا تمہاری رائے میں میں ایڈنبرگ جاکر راڈرک سے ملوں؟"
"افسوس! تم نے نہیں سنا کہ لارڈ میکڈانلڈ نے حکم بھیجا ہے۔ وہ فوراً ایبرڈین چلا جائے"
"ٹھیک ہے۔ میں بھول گیا تھا۔ یہ بات لارڈ میکڈانلڈ نے کل تمہارے والد سے بھی کہی تھی لیکن اگر میں ایبرڈین جاکر راڈرک سے ملوں تو کیا ہرج ہے؟"
"میں حیران ہوں اس معاملہ میں کیا رائے دوں۔" ایلین نے کہا اور اس کے بعد وہ ذرا رُک کر ہمیش کی طرف پُراسرار نظروں سے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ "درحقیقت اس موقعہ پر راڈرک قطعاً بے مددگار بھی نہیں ہے۔ ایک شخص اس کی نسبت صحیح حالات کو روشنی میں لانے اور ان الزامات کی فیصلہ کن تردید کے لئے جو اس پر عاید کئے جاتے ہیں پوری کوشش کر رہا ہے کم ازکم مجھے ایسا ہی معلوم ہے لیکن ہمیش یہ نہ سمجھو کہ میں تمہارے سامنے اس بارہ میں پوری تفصیل اس لئے بیان نہیں کرتی کہ مجھے تم پر اعتماد نہیں۔ اصلی وجہ یہ ہے کہ میں اسکی جرأت نہیں کرسکتی سارے معاملہ کی تہ میں ایک عجیب اور حیرت خیز راز ہے جس کی حفاظت کا مجھے بذریعہ حکم دیا ہو کہ وہ راز میرا اپنا نہیں کہ میں اسے اپنی مرضی سے ظاہر کرسکوں
ت بھی نہیں۔" ہمیش نے جواب دیا "میں تمہیں ایسے راز کے اظہار
محفوظ رہنا ہی بہتر ہے میرے لئے یہی اطمینان بخش ہے۔ کہ
ذکر رہے ہیں۔ اور تمہیں جلد یا بدیر اس کی بے گناہی ثابت ہونے

ں سے ایک لمحہ کے لئے بھی دُور نہیں ہوئی۔" ایلین نے کہا۔" اگر ہو جاتی تو
ہمیش شاید تمہیں معلوم ہو یا نہ ہو۔ خالہ نے مجھے حکم دیا تھا کہ تم نے
ما میرے لئے اس کو تسکین کی چند سطریں لکھنے کی بھی اجازت نہ ہو ناصدمہ
ر رہا تھا۔ لیکن جس وقت میں سخت ذہنی اذیت کی حالت میں تھی۔ اس کارساز حقیقی نے میری امداد کے اسباب پیدا کردیے۔ اور اس سلسلہ میں مجھے اس راز عظیم کا علم ہوا۔ جس کا میں ذکر کر رہی ہوں۔ اسی غیبی دوست کے ہاتھ جسے خدا نے آپ ہماری مدد کے لئے

بھیجا تھا۔ میں نے اپنے پیارے راڈرک کے نام جلدی میں چند سطریں لکھ کر بھیج دیں۔"

"خیر اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ذریعۂ تسکین سے محروم نہیں۔ اور یہ معاملہ ایسا ہے کہ یاس کو دل میں جگہ دی جائے۔" ہمیش نے کہا۔ "ایلن یقین جانو کہ مجھے ان باتوں سے جو تم نے بیان کی ہیں پوری دلچسپی ہے۔ اور میں سچے دل سے دعا کرتا ہوں کہ راستی کو بہت جلد مکر و فریب پر فتح حاصل ہو۔ مگر کیا تمہاری رائے میں راڈرک اپنے والد کے حکم کے مطابق ایبرڈین جائے گا یا اپنے آپ کو بدترین شبہات کا نشانہ بنتے دیکھ کر سیدھا گلن میں آکر اس بات پر اصرار کرے گا کہ مجھے ان لوگوں کے روبرو کیا جائے۔ جو مجھ پر الزامات عاید کر رہے ہیں؟"

"میرا خیال ہے وہ ایسا ہی کرے گا۔" ایلن نے جواب دیا۔ "اس وقت کے حساب سے جب قاصد گلن سے روانہ ہوا تھا۔ میں سمجھتی ہوں کہ لارڈ میکڈانلڈ کا خط اب تک راڈرک کو مل گیا ہوگا۔ اور اگر وہ فوراً ہی ایڈنبرگ سے چل دے۔ اور اس قدر تیزی سے سفر کرے۔ جیسا کہ ان ناخوشگوار حالات میں ضروری سمجھا جا سکتا ہے۔ تو وہ کل شام تک وادی میں آجائیگا۔ . . اے کاش وہ یہاں آنے میں تامل نہ کرے۔ اور سارے حالات کی توضیح سے ان لوگوں کو ذلیل و شرمسار کرنے کے بعد جو اس پر طرح طرح کے الزامات قائم کر رہے ہیں فتح حاصل کرے۔ آہ! یہ میری زندگی کا سب سے راحت بخش لمحہ ہوگا۔" اور یہ کہتے ہوئے حسین ایلن نے دونوں ہاتھ جوڑ کر نیلگوں آنکھیں اس طرح آسمان کی طرف اٹھائیں۔ گویا وہ خدا سے التجا کر رہی تھی۔ کہ واقعات اسی طرح ظہور میں آئیں جیسا کہ اس کی تمنا تھی۔

ایلن گلن فان اور ہمیش میں اس گفتگو کا سلسلہ تھوڑی دیر اور جاری رہا۔ لیکن ہمارے لئے ساری تفصیلات میں داخل ہونا غیر ضروری ہے۔

مختصر یہ کہ فاضل ہمیش سے مل کر اس نازنین کو کچھ کم تسکین نہیں ہوئی۔ کیونکہ اس کی گفتگو ہر لحاظ سے اس امید کو تقویت دینے والی تھی۔ کہ راڈرک کی بے گناہی جلد ثابت ہو جائے گی۔ ہمیش کے تسلی بخش کلمات سے غم کا بوجھ جو اس کے سینہ پر حاوی تھا۔ بڑی حد تک ہلکا ہو گیا تھا۔

اس روز کوئی اور قابل ذکر واقعہ ظہور میں نہیں آیا۔ اور دوسرے دن ایلن پھر ہمیش کے ساتھ سیر کرنے گئی۔ دونوں میں اس مضمون پر گفتگو ہوتی رہی۔ جو ایلن کو سب سے بڑھ کر عزیز تھا۔ مگر جب غروب آفتاب کا وقت ہوا۔ تو اس حسینہ کا دل امید و بیم اور فکر و تشویش کی حالت

میں زور زور سے دھڑکنے لگا۔ بار بار اس کے منہ سے یہ فقرہ نکلتا تھا۔ کہ خدا کرے وہ آج ضرور آجائے۔"

شام کی تاریکی چاروں طرف پھیل چکی تھی۔ اور دعوتی ہال میں جہاں شام کا دسترخوان بچھایا گیا تھا۔ چراغ جل چکے تھے۔ کہ دسترخوان کی میز پر لارڈ اور لیڈی میکڈانلڈ ان کا بڑا بیٹا ایلن ہمیش اور ایلن گلن فان آکر بیٹھ گئے۔ والئے گلنکو کے متعدد اہلکار بھی موجود تھے حسین دوشیزہ کے دل میں رہ رہ کر خیال پیدا ہوتا تھا۔ کہ اس وقت رادرک کو آجانا چاہیئے۔ امید وبیم کی ایک عجیب کشمکش اس کے سینہ میں ہو رہی تھی۔ لیکن جب وہ گاہ بگاہ ہمیش کی طرف دیکھتی۔ تو وہ اس کی نگاہ کا جواب ایسے انداز سے دیتا تھا جس کا مطلب یہی ہوتا تھا۔ کہ یاس کو دل میں جگہ نہ دینی چاہیئے۔ اس سے پھر امید کی جھلک اس کے سینہ میں پیدا ہوجاتی تھی۔

مگر سننا! یہ کیسی آواز تھی۔ جو اس کے کانوں میں آئی! . . . ان کانوں میں جن کا حاسہ اتنا تیز ہوچکا تھا۔ کہ وہ اس کے دلدار کی آمد کی خفیف ترین آواز کو صاف پہچان سکتے تھے بلاشبہ یہ گھوڑوں کے چلنے کی آواز تھی۔ اسے سن کر ایلن کے چہرہ پر فکر و اضطراب کی علامات پیدا ہوئیں۔ لیکن ہمیش نے آنکھوں آنکھوں میں پھر اس کو تسلی دی۔ گویا اس نے کہا تمہارے لئے مایوس ہونے کی وجہ نہیں۔ اس کے بعد چند لمحوں کے عرصہ میں آواز قریب تر ہوتی گئی۔ حتّے کہ آخر کار لارڈ میکڈانلڈ نے اُسے سن کر کہا۔ "کوئی قاصد یا ملاقاتی قلعہ کی طرف آرہا ہے۔"

آواز بڑے پھاٹک کے باہر رک گئی۔ مگر اس کے تھوڑی دیر بعد دعوتی ہال کا دروازہ کھلا اور رادرک جس کے پیچھے پیچھے ڈنکن بھی تھا داخل ہوا۔

آتے ہی اس نے کہا۔ "قائد محترم میں عدولی حکم کی معافی چاہتا ہوں۔ مگر اپنی بے گناہی ثابت کرنے کے لئے میرا خود یہاں آنا ضروری تھا۔"

ایلن کے منہ سے ناقابل بیان خوشی کی ہلکی سی چیخ نکلی۔ اور وہ کرسی سے اُٹھ کر اپنے دلدار سے ملنے کو آگے بڑھی۔

ایک ثانیہ میں دونو بغلگیر ہوگئے۔

باب ۵۵

الزام

بھائی کو اس طرح یکایک واپس آتے دیکھ کر ایمن میکڈانلڈ کے چہرہ پر وحشیانہ [illegible] شیطانی جوش کی ایک ایسی خوفناک جھلک پیدا ہوئی جس کا صحیح نقشہ الفاظ میں پیش کرنا مشکل ہے لیکن فوراً ہی سنبھل کر اس نے یہ محسوس کر کے اپنے جوش کو فرو کیا۔ کہ اس موقعہ پر غصہ کی [illegible] وفاداری سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ پس وہ کامل ریاکاری سے کہنے لگا۔ "والد اچھا ہوا۔ بھائی آ گئے۔ خدا کرے کہ راڈرک اپنی بے گناہی ثابت کر سکے۔"

"میں سب سے پہلے یہ بات کہہ دینا چاہتا ہوں۔" والئے گلنگو نے کرسی سے اُٹھتے ہوئے کہا۔ کہ میں راڈرک کو اس بارہ میں ہرگز ملامت کرنا نہیں چاہتا۔ کہ وہ میرے حکم کے مطابق ایبرڈین کیوں نہیں گیا۔ اس معاملہ میں اس کی نافرمانی بجائے خود اس کے حق میں ایک مفید دلیل ہے۔"

"ہاں میری بھی یہی رائے ہے۔" لیڈی میکڈانلڈ نے کہا۔ اور اس وقت اس مغرور عورت کی نگاہ اور الفاظ سے اپنے چھوٹے بیٹے کے لئے باطنی محبت کا جوش ظاہر ہوتا تھا۔ اس نجیب اور شکیل بیٹے کے لئے جس کی ذات پر ہر ایک ماں کو فخر ہو سکتا ہے۔

"والد" راڈرک نے اس صاف دلی اور راست بیانی سے کام لیتے ہوئے۔ جو اس کی نیک فطرت کا خاصہ تھی۔ کہا "مجھے معلوم نہیں ہیں پُشت مجھ پر کیا کیا الزام عاید کئے گئے ہیں لیکن خدا شاہد ہے کہ میں نے قولاً یا فعلاً کوئی حرکت ایسی نہیں کی جو آپ کے لئے باعث آزردگی ہو۔ اس لئے کیا آپ مجھے بغلگیری کا شرف نہیں بخشیں گے؟ اور ماں کیا تم بھی اپنے عزیز بیٹے کو اپنی گود میں نہیں لو گی؟" یہ الفاظ کہتے ہوئے راڈرک حسین وجمیل ایمن کو ساتھ لئے جس کے لبوں پر تبسم اور آنکھوں میں آنسو تھے۔ اور جو اب تک اس کے بازو پر جھکی ہوئی تھی۔ اس طرف بڑھا۔ جہاں دسترخوان کی میز پر اس کے والدین بیٹھے ہوئے تھے۔

لیکن قبل اس کے کہ ایک لفظ بھی اور کہا جاتا۔ فاضل ہیش نے اپنی جگہ سے اُٹھ کر راڈرک کا ہاتھ دوستانہ گرمجوشی سے بزور دبایا۔ اس وقت اس کے زرد رخساروں پر خوشی اور اطمینان کی ایسی جھلک تھی۔ گویا اپنے فیاضانہ احساسات سے وہ ان جذبات کو پوری طرح

محسوس کرتا تھا۔ جو اعلان بے گناہی کے وقت راڈرک کے دل میں تھے۔ خود راڈرک نے بھی اس کا ہاتھ ویسی ہی سرگرمی سے دبایا۔ اور ایک ایسی نگاہ سے جو اظہار شکر گذاری کرتی تھی۔ ہمیش کے چہرہ کی طرف دیکھا۔

اتنے میں عمر رسیدہ والئے گلنکیہ نے بھر بھرائی ہوئی آواز سے جو تھوڑی دیر میں مضبوط و استوار بن گئی۔ کہنا شروع کیا۔ "راڈرک تمہیں اپنی صفائی پیش کرنے کا ضرور ہی موقعہ دیا جائے گا۔ لیکن نواحی حالات کا اثر اتنا زبردست اور عاید کردہ الزامات اس قدر سنگین ہیں۔ کہ اگرچہ میرا دل بے اختیار تمہاری طرف کھچا جاتا ہے۔ تاہم سردست میں تم سے بغلگیر نہیں ہو سکتا۔ ہاں اس کا میں تمہیں یقین دلاتا ہوں۔ کہ اگر تم نے اپنی بے گناہی ثابت کر دی تو تم میری اور اپنی ماں کی نظروں میں پہلے سے بدرجہا عزیز ہو جاؤ گے۔"

"والد" راڈرک نے جوش سے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ "کیا میری صورت کسی خطاوار شخص کی سی ہے؟ کیا میری نگاہ آپ کی نگاہ کا مقابلہ نہیں کرتی؟ کیا آپ نہیں سمجھتے کہ اگر میرا ضمیر ذرا بھی قصوروار ہوتا۔ تو میں بلا تاخیر ایڈنبرگ سے یہاں آ کر ان لوگوں کے سامنے ہونے کی جرأت کرتا۔ جو مجھ پر الزامات لگا رہے ہیں؟"

"راڈرک" اس کے باپ نے کہا۔ "وقت قیمتی ہے۔ اسے ان باتوں میں ضائع کرنا ٹھیک نہیں۔ میں پھر تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں تمہاری پیش کردہ صفائی کو پورے انصاف اور ہمدردی کی نظر سے دیکھ کر فیصلہ کروں گا۔"

"اور وہ صفائی اسی وقت آپ کے روبرو پیش کی جائے گی۔" راڈرک نے جوش سے کہا۔ "جب تک میں ان الزامات کی جو مجھ پر عاید کئے گئے ہیں پوری تردید نہ کروں۔ وہی جگہ کا آب و دانہ مجھ پر یکسر حرام ہے۔"

"بہت اچھا۔ میں ابھی وقت تحقیقات شروع کرتا ہوں۔" والئے گلنکیہ نے دسترخوان کی میز پر بیٹھتے ہوئے جہاں کھانے کی چیزیں اب تک بدستور پڑی تھیں۔ اور کسی نے ان کو چھوا تک نہیں تھا۔ کہا۔ "مگر بہتر ہو کہ لیڈی ایلین یہاں سے چلی جائے۔" اور یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی ... کی طرف بھی اشارہ کیا۔

"ہاں پیاری تم جاؤ۔" راڈرک نے آہستہ سے ایلین کو کہا۔ "کیونکہ ممکن ہے وہ معاملات جن پر ... ہوگی۔ وہ اس قابل نہ ہوں کہ تم انہیں سنو۔ مگر تسلی رکھو۔ وہ وقت اب دور نہیں جب تم میرے

چلن کو اتنا ہی صاف دیکھو گی - جیسا وہ پہلے تھا۔"

"پیارے راڈرک" ایلین نے بدستور میٹھے لفظوں میں کہا۔ "تمہاری نیکی پر میرا اعتماد کبھی متزلزل نہیں ہوا۔" پھر وہ اپنے عاشق صادق کا ہاتھ دبا کر اور اس کی طرف پیار سے دیکھتے ہوئے لیڈی میکڈانلڈ کے ہمراہ کمرہ سے رخصت ہو گئی - چند خادمائیں جو بھی تھیں - ان کے ساتھ ہی چلی گئیں

والٹے گلنکو کے اہلکار - جواب تک دسترخوان کی میز پر بیٹھے ہوئے اس نظارہ کو دیکھتے تھے - وہ بھی اب اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے - اور معاملہ کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے پاس ادب سے دوسرے کمرہ میں چلے گئے - گویا اب اس جگہ صرف لارڈ میکڈانلڈ، ہیمش - ایلین - راڈرک اور ڈنکن بروڈی رہ گئے تھے - واضح ہو - کہ ایلین میکڈانلڈ اپنی کرسی پر ہی بیٹھا ہوا تھا - اس نے دونو بازو چھاتی پر لپیٹ رکھے اور چہرہ پر اس قسم کے آثار لیے ہوئے تھے - جن میں شک وافسردگی کا ایک عجیب اشتراک نظر آتا تھا - کوئی جانتا کہ وہ میرا بھائی اس وقت اپنی بے گناہی کا دعوے تو بہت کرتا ہے - لیکن جب وقت دم فیصلہ کن شہادت پیش ہوئی - تو جلدی اس کا سارا جوش سرد ہو جائے گا - راڈرک بھی بھائی سے ملنے کو آگے نہیں بڑھا - کیونکہ اسے کامل یقین تھا - کہ جو بدسلوکیاں اور غلط فہمیاں نسبت ہوئی ہیں - ان کا اصل محرک یہی ہے - اس میں شک نہیں کہ راڈرک باطناً رنجیدہ تھا - لیکن اس رنجیدہ حقیقت کو وہ بہرحال اپنے دل سے دور نہیں کر سکتا تھا - ڈنکن جیسا اس کی عادت تھی - سکوت وسکون کی حالت میں اس انداز سے کھڑا تھا - کہ کوئی چہرہ سے اس کے خیالات کا ذرا سا اندازہ بھی نہیں کر سکتا تھا -

"مسٹر راڈرک بیٹھ جاؤ۔" لارڈ میکڈانلڈ نے کہا - "ہم ابھی اس معاملہ کو طے کرتے ہیں -"

"نہیں والد میں نہ بیٹھونگا۔" نوجوان نے گستاخانہ لہجہ میں نہیں - بلکہ اس استقلال کے ساتھ جو اسے اپنی بے گناہی کے یقین سے حاصل تھا - کہا [illegible] میں کھڑا ہوا ان لوگوں کے سامنے جواب دہی کرونگا - [illegible] اور یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی طویل نازک قامت کو آپا لو [illegible] طرح دراز کیا-

"سب سے پہلے ان اسباب کو واضح کرنا ضروری ہے -" والٹے گلنکو کے [illegible]

کہنا شروع کیا۔ جن کی وجہ سے میں نے تمہیں ایڈنبرگ روانہ کیا تھا۔ کیا تم کہہ سکتے ہو کہ تم نے اپنے بھائی سے کسی موقعہ پر ایسا سلوک نہیں کیا۔ جو کسی بڑے بھائی کی شان سے بعید سمجھا جا سکتا ہے؟

"نہیں والد" راڈرک نے استقلال سے جواب دیا "خدا گواہ ہے کہ میں نے کبھی کسی لفظ یا فعل سے اپنے بھائی کو رنجیدہ ہونے کا موقعہ نہیں دیا۔ کیوں ایلن تمہیں اس بیان کو تسلیم کرنے سے انکار ہے؟"

"راڈرک افسوس کہ میں تمہارے سوال کا جواب نفی میں دینے پر مجبور ہوں" ایلن نے ریاکاری سنجیدگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا "تمہیں اچھی طرح یاد ہوگا۔ کہ میں نے تمہارے ہاتھوں کئی بار بدسلوکی برداشت کی۔ لیکن ہمیشہ چپ رہا۔ اب بھی والد کو ان حالات کا علم ہوا۔ تو ایک خاص وجہ تھی۔ جو تم خود ان کی زبانی معلوم کر سکتے ہو۔"

"دیکھو ایلن اگر تم نے میرے خلاف جھوٹے الزامات عائد کرنا ضروری سمجھا ہے" راڈرک نے بڑھتے ہوئے جوش کے ساتھ کہا "تو میرے لئے بھی بڑے تامل کے ساتھ یہ لازم آتا ہے۔ کہ ان رنجیدہ حقیقتوں کو جنہیں میں نے آج تک پوشیدہ رکھا تھا ظاہر کر دوں۔ اور اس سلسلہ میں سب سے پہلے میں اس واقعہ کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں جسے تم اب تک نہیں بھولے ہو گے جو قلعہ کیچرن کی غلام گردش میں پیش آیا تھا۔"

"راڈرک" ایلن نے حلیمانہ لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا "میں اس بارہ کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ [illegible] فیصلہ کر سکتے ہیں۔"

"بے شک [illegible] کر سکتے [illegible]" راڈرک نے کہا "لیکن کیا میرے لئے یہ امر سخت رنجدہ نہیں۔ کہ میں والد کے [illegible] بیان [illegible] بھائی [illegible]

[illegible] ان جھگڑوں کی وجہ سے تم [illegible]

[illegible] میرے نام [illegible] کامیابی حاصل کی۔ میں اس لئے تم سے نفرت کرتا ہوں۔ کہ [illegible] لئے بھی نفرت کرتا ہوں۔ کہ تمہیں ہماری خالہ زاد [illegible] بھی عاشق ہوں۔"

"سراسر جھوٹ!" ایلن نے اب اپنے غصہ کو قابو میں رکھنے کے ناقابل ہو کر گرجتے ہوئے کہا

"صحیح! بالکل صحیح!" راڈرک نے جواب دیا۔ "اور اس بیان میں خدا سے لاشریک میرا شاہد

ہے۔ پھر اس نے اپنی تیغ آبدار کو نیام سے کھینچ کر بدلے ہوئے تیور سے کہا "میں اس برہنہ تلوار پر قسم کھاتا ہوں۔ کہ جو کچھ میں نے بیان کیا۔ اس کا ایک ایک لفظ صحیح ہے۔" اور اس نے اپنی تلوار کو بوسہ دیا۔

ایلن کا چہرہ زرد ہو گیا۔ پہلے اس کے جی میں آئی۔ کہ میں بھی تلوار کھینچ کر اسی طرح قسم کھاؤں لیکن اس کی جرات نہ ہوئی۔ وہ فطرتاً وہمی طبیعت رکھتا اور سمجھتا تھا۔ کہ فوق الفطرت طاقتیں تمام انسانی کاموں میں دخل انداز ہوتی ہیں۔ قدرتی طور پر اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ جو لوگ برہنہ تلوار پر جھوٹی قسم کھاتے ہیں۔ وہ فوراً ہی مر کر گر جاتے ہیں۔ اور وہ اس خطرہ کو کسی حالت میں مول لینے کے لئے تیار نہ تھا۔ پس وہ پھر ایک بار اس کرسی پر پیچھے کی طرف جھک گیا جس سے اٹھا تھا۔ وہ اپنے بازوؤں کو سینہ پر لپیٹ کر چپ ہو گیا۔ راڈرک کے قسم کھانے اور ایلن کے چپ ہو جانے سے لارڈ ڈیسکڈ انلڈ کے دل پر ایک خاص اثر ہوا۔ چنانچہ اب اس نے اپنے چھوٹے بیٹے کو مخاطب کیا۔ تو اس کی نگاہ اور لہجہ سے پہلے کی نسبت کم سرد مہری کا اظہار ہوتا تھا۔

کہنے لگا۔ "اچھا راڈرک تم میرے چند سوالوں کا جواب دو۔ کیا تم نے ایلن سے کبھی یہ بات کہی تھی۔ کہ میرے مرجانے پر دالٹے گلنکو ایلن نہیں تم ہو؟"

"بالکل نہیں۔" نوجوان نے اس عجیب الزام پر انتہائی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے عمداً کونٹ ڈی ہیلڈر کو قلعہ کالچرن اور سرائے کنگس ہوس سے فرار کا موقعہ دیا تھا؟"

"میں عاقبت کی قسم کھا کے کہتا ہوں کہ نہیں۔"

"کیا تمہیں ہمیش کے زرہ میں چھپا ہوا ہونے کا علم تھا۔ اور تم نے کونٹ ڈی ہیلڈر کو اس کی اطلاع دی؟"

"میں پھر قسم کھاتا ہوں۔ کہ نہیں"۔

"اب راڈرک میں تمہارے سامنے ان معاملات کو واضح کرنا چاہتا ہوں جن کی نسبت میں نے یہ سوالات پوچھے ہیں۔" دالٹے گلنکو نے کہا۔ "اس بات کا یقین رکھتے ہوئے کہ تم نے وہ تمام افعال کئے جن سے تم اس وقت حلفاً منکر ہو۔ میں نے اس خیال سے تمہیں ایڈنبرگ بھیج دیا تھا۔ کہ گھر سے دور رہ کر اور اپنی حالت پر غور کر کے تم اپنے بھائی سے آئندہ بہتر سلوک

ہو گئے ۔ یہ ضروری تھا کہ تم صدر مقام میں رہ کر جو کام کرو ان کی اطلاع مجھے پہنچتی رہے ۔ بس
اس مطلب کے لئے میں نے ایک خاص شخص کو تمہاری نگرانی پر مامور کیا ۔ میں یہ بھی کہہ دینا
چاہتا ہوں ۔ کہ اس بارہ میں ایلین ہی نے مجھے مشورہ دیا تھا ۔ اور اس نے کہا تھا ۔ کہ ایک بڑا
سمجھدار اور دوراندیش آدمی ہے ۔ جو اس نازک اور ناگوار فرض کو بحسن و خوبی انجام دے سکے گا"

"تو اس کا مطلب یہ ہے" راڈرک نے اس بارہ میں حیران ہوتے ہوئے کہا ۔ کہ آخر وہ
شخص کون ہوگا ۔ "اس کا مطلب یہ ہے کہ اس آدمی نے جس کا آپ ذکر کرتے ہیں ۔ مجھ پر یہ سارے
الزام ۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے ۔ یہ سارے بہتان عاید کئے ہیں ؟"

"سنو راڈرک ۔ درشت کلامی کی ضرورت نہیں" والٹے گلنکو نے سختی سے کہا "میں تمہیں
خبردار کرتا ہوں کہ بہت سے شدید و سنگین الزامات ایسے ہیں ۔ جن کی پوری جواب دہی کئے بغیر
تم ثابت نہیں کر سکتے" کہ جس شخص نے تمہارے خلاف اطلاعات دیں ۔ اس نے اپنا فرض ایمانداری
سے انجام دینے کی بجائے دروغگوئی سے کام لیا ۔"

"مگر وہ کون ہے ؟" راڈرک نے پوچھا ۔ "اگر وہ اس جگہ موجود ہے تو میرے سامنے
کیجئے ۔"

"وہ یہیں تمہارے پاس کھڑا ہے ۔ ڈنکن برودی آگے آؤ ۔"

"کون ! ڈنکن ! تم ؟" راڈرک نے حیرت زدہ ہو کر اس انداز سے کہا جسے بآسانی خطاوار
ہونے کی باخبری سمجھا جا سکتا تھا ۔

"والد دیکھا" ایلین نے آواز دبا کر کہا ۔ "اب آپ نے دیکھا ۔ وہ کتنا مغلوب ہو گیا ! اب اس کی
بے باکی کہاں ہے ؟"

"خاموش ایلین !" والٹے گلنکو نے جوش سے کہا "میں کسی فریق کی خفیہ تحریک سے متاثر
ہونا نہیں چاہتا ۔"

اتنے میں ڈنکن برودی آگے بڑھ کر میز کے پاس کھڑا ہو گیا تھا ۔ جہاں وہ ادب سے سر
جھکائے والٹے گلنکو کی طرف نظر جمائے دیکھتا رہا ۔ کیونکہ وہ راڈرک کی اس نگاہ آتش بار کا
مقابلہ نہیں کر سکتا تھا جس میں غصہ و نفرت اور حقارت کے ساتھ حیرت و استعجاب کا عنصر
شامل تھا ۔ اس عارضی وقفہ میں اس رات کے وہ تمام واقعات برق کی تیزی رفتار سے راڈرک
کے ذہن میں تازہ ہو گئے ۔ جب وہ پہلی بار سینٹ میری کے گرجا میں گیا تھا ۔ اس وقت اس کے

دل میں ڈنکن کے خلاف ایک خفیف سا شبہ پیدا ہوا تھا جسے بعد میں اس نے کچھ تو اس شخص کے پاس وفاداری اور کچھ ان توضیحات کی وجہ سے خارج کر دیا تھا جو آمنڈ نے اس کے روبرو پیش کی تھیں۔ لیکن اب معلوم ہوا کہ وہ شبہات سراسر راست تھے۔

"ڈنکن بروڈی" لارڈ میکڈانلڈ نے کہنا شروع کیا "میں تم سے واقعات پیش آمدہ کی نسبت چند سوالات پوچھنا چاہتا ہوں۔ تمہیں ان کے جواب میں ان بیانات کی تصدیق کرنی ہوگی۔ جو تم وقتاً فوقتاً قاصدوں کے ہاتھ لکھ بھیجتے رہے ہو۔ دیکھو جو حال تمہیں معلوم ہے۔ اسے بالکل صاف اور صحیح بیان کرو۔ اس بات کا خوف تمہاری راست گوئی پر اثر انداز نہ ہو کہ جس پر تم نے الزام لگائے ہیں۔ وہ تم سے ناراض ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی خبردار کوئی غلط فقرہ تمہاری زبان سے نہ نکلے۔ سردست میں تمہاری نسبت صحیح رائے قائم نہیں کر سکتا۔ بہرحال دو میں سے ایک بات ضرور ہے۔ یا تم اپنی راست بیانی اور حق پژوہی کے لئے شکر و انعام کے مستحق ہو یا غلط گوئی اور دروغ بافی کے لئے سزائے موت کے مستوجب۔ خیر تمہاری یا راڈرک کی حقیقت بہت جلد ظاہر ہو جائے گی۔ اور اب تم میرے سوالات کا ترتیب وار جواب دو۔ اول یہ کہ کیا ایڈنبرگ میں کوئی عورت ایسی تھی۔ جس سے راڈرک کو عشق تھا؟ اگر تھی تو اس کا نام کیا تھا؟"

"ہائی لارڈ" ڈنکن نے استقلال آمیز لہجے میں [illegible] کے ساتھ جواب دیا "ایک ایسی خاتون ایڈنبرگ میں تھی۔ اور اس کا نام [illegible]"

"اس خاندان سے جو ہمارا موروثی دشمن ہے!" ایلن بولے۔

"ٹھیرو" لارڈ میکڈانلڈ نے ایلن کو چپ رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور اس کے بعد وہ ڈنکن بروڈی سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ "اچھا تمہارے پاس اس عشق کا کوئی ثبوت ہے؟"

"ہائی لارڈ مجھے یقین ہے کہ خود سر راڈرک کو اس سے انکار نہ ہوگا۔ کہ ہمارے ایڈنبرگ پہنچنے کے تھوڑے ہی دن بعد ایک روز میں نے اور ولیم فاکنر نے انہیں شہر سے دور ایک تنہا مقام پر لیڈی کیمبل کو بغل میں لئے ہوئے دیکھا تھا۔"

"آہ!" راڈرک کے منہ سے ناقابل بیان غصہ کی حالت میں بے اختیار نکلا۔ مگر جلدی ہی ضبط سے کام لے کر اس نے کہا "اچھا آگے چلو۔ میں سارا بیان سننے کے بعد ہی جواب دوں گا۔ کہ میرا بیان مسلسل اور مکمل ہو۔"

"مگر ہاں۔ کیوں ڈنکن وہ رومال کا واقعہ کیسا تھا؟" لارڈ میکڈانلڈ نے دریافت کیا۔

"حضور ایک دن صبح کو سر راڈرک نے مجھے ایک خوشنما کارچوبی رومال دکھایا۔ اور حکم دیا۔ کہ اسے پوری رازداری سے لیڈی آئیڈا کیمبل کے مکان پر لیے جاؤ۔ اور اسے واپس دے آؤ۔ یہ کہتے ہوئے یہ اس سے سہواً میرے کمرہ میں رہ گیا ہے۔"

"پاجی! دروغ گو!" راڈرک نے اس طرح آگے بڑھتے ہوئے جوش کی حالت میں کہا۔ گویا وہ ڈنکن کو اس کی گردن سے پکڑ لینا چاہتا ہے۔

"خاموش راڈرک! چپ کھڑے رہو!" والیئے گلنکو نے سخت لہجہ میں حکم دیا۔

"والد میں اس جوش کے لیے معافی کا خواستگار ہوں۔" راڈرک نے کہا "اب آپ کو اس کی شکایت نہ پیدا ہوگی۔ اور میں چپ چاپ سارے حالات سنوں گا۔"

"میرا اگلا سوال" والیئے گلنکو نے کہا۔ "اس ملاقات کی نسبت ہے۔ جو ایک گرجا کے کھنڈروں میں ہوئی تھی۔ اور جس میں ڈنکن تم بھی موجود تھے۔"

"جناب ایک رات" بروڈی نے جواب دیا۔ "سر راڈرک میکڈانلڈ نے مجھے حکم دیا۔ کہ تم پورے اخفا سے کام لے کر میرے ساتھ چلو۔ ہم دونو سینٹ میری گرجا کے کھنڈروں میں گئے۔ جہاں سر راڈرک کی لیڈی آئیڈا کیمبل سے ایک طویل ملاقات ہوئی۔ معلوم ہوتا ہے کسی طرح اس ملاقات کا علم خاتون مذکور کے بھائی کو ہو گیا تھا۔ کیونکہ وہ یکایک نمودار ہوا۔ دونو میں تلواریں چلیں۔ اور اس مقابلہ میں کپتان کیمبل سکندگلن لاحن کو نیچا دیکھنا پڑا۔"

"اچھا اب میں ایک اور مضمون کا ذکر کرتا ہوں۔ جو ان واقعات سے کچھ کم رنجدہ نہیں" والیئے گلنکو نے کہا۔ "میرا اشارہ روپیہ کی گمشدگی کی طرف ہے۔ ڈنکن بروڈی اس معاملہ میں تم کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"حضور میں نے سر راڈرک کو یہ مشورہ دیا تھا۔" دغا باز ڈنکن نے جواب دیا کہ "اس روپیہ کو بغرض حفاظت لارڈ گلن فان کے ساہوکار کے پاس جمع کرا دینا چاہیئے۔ مگر انہوں نے میرا کہنا نہ مانا۔ آخر جب میں نے دیکھا۔ کہ سر راڈرک دن بھر باہر رہتے ہیں۔ اور مجھے دلی رنج و الم کے ساتھ یہ حقیقت معلوم ہوئی۔ کہ ان کی بعض آوارہ مزاج قمار بازوں سے دوستی ہے۔ تو میں نے ایک روز ان سے روپیہ کی نسبت دریافت کیا۔ میرا سوال اتنا صاف تھا۔ کہ سر راڈرک اس کا جواب دینے پر مجبور ہوئے مگر جس وقت انہوں نے الماری کھول کر دیکھی۔ تو روپیہ ندارد تھا۔ اس وقت جس غصہ و حیرت کا اظہار انہوں نے کیا۔ وہ اتنا مصنوعی تھا۔ کہ میرے جیسا جہاں دیدہ شخص ہرگز دھوکے میں نہیں آ سکتا۔ میں نے فوراً حقیقت حال کو سمجھ لیا۔ اور میرے بدترین اندیشوں کی تصدیق ہو گئی۔

سر راڈرک نے مجھ سے درخواست کی کہ تم نے اس کا کسی سے ذکر نہ کرنا۔ کیونکہ امید ہے میں جلد ہی اس کمی کو پورا کر دوں گا۔ مجھے معلوم نہیں انہوں نے اس گم شدگی کی اطلاع آپ کو کب دی۔"

"اچھا ڈنکن۔ تمہیں اس کے سوا کچھ اور بھی کہنا ہے؟" والٹیئے گلنکو نے پوچھا۔

"دو موقعوں پر" ڈنکن نے کہنا شروع کیا۔ "دو مسلسل راتوں کو سر راڈرک بہت دیر تک مکان سے باہر رہے۔ ان موقعوں پر وہ کہاں گئے تھے۔ اس کا حال وہی بہتر بیان کر سکتے ہیں۔ اتنا میں بھی عرض کرنے کے قابل ہوں کہ دوسری رات کو ولیم فاکنر نے بھی اُن کو باہر جاتے دیکھا وہ ان کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ اس کے اگلے دن سے وہ غریب عدم پتہ ہے۔ میں نے پھر اُسے نہیں دیکھا۔"

"آہ!" والٹیئے گلنکو نے مضطرب ہو کر کہا۔ اور اب اس کا چہرہ لاش کی طرح زرد تھا۔ "ڈنکن کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ ۔ ۔ ۔ ؟"

"اُف! اے آسمان میں یہ کیا سُن رہا ہوں!" راڈرک نے بے چین ہو کر کہا۔ "کیا یہ غدار شخص جو سراسر جھوٹ بک رہا ہے۔ یہ کہنا چاہتا ہے کہ میں نے ولیم فاکنر کو قتل کر دیا؟ آہ! اس نمک حرام کے جھوٹے الزاموں کو سُن سُن کر میرے بدن میں آگ سی لگ رہی ہے۔ اور میں بمشکل اپنے ہاتھوں کو اس کا گلا دبانے سے روکتا ہوں۔" یہ امر واقعہ ہے کہ اس وقت راڈرک سخت جوش کی حالت میں تھا۔

"لڑکے خاموش!" لارڈ میکڈانلڈ نے پھر سختی سے کہا۔ "تمہارے خلاف الزامات اس سے بہت زیادہ بھیانک صورت اختیار کر رہے ہیں جس کی مجھے امید تھی۔ اب تمہاری جواب دہی کا وقت آ گیا ہے۔ مگر دیکھو ریاکاری سے کام نہ لو۔ یہ نہ سمجھو کہ میں تمہاری غلط بیانی یا جھوٹی عذرداری سے متاثر ہو سکتا ہوں۔" اور اس کی صورت سے نظر آتا تھا۔ کہ اپنے بدنصیب بیٹے کے متعلق اس کے دل میں تھوڑی دیر پہلے جو خوشگوار تبدیلی ہوئی تھی۔ وہ بالکل ہی ہٹ گئی ہے۔

قدرتی طور پر ایسے حالات میں ایلن کے چہرہ پر شیطانی اطمینان کی جھلک نمودار ہوئی۔ مگر ہمیش کو راڈرک کی ذات پر جو اعتماد تھا۔ اس میں ذرا فرق نہیں آیا۔ اگرچہ اس حقیقت کو وہ بھی نظر انداز نہیں کر سکتی تھا۔ کہ نواحی حالات کی شہادت راڈرک کے خلاف زبردست ہے۔

"والد میں ساری داستان بیان کرنے سے پہلے اس شخص سے دو تین سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔" راڈرک نے ڈنکن بروڈی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "اوّل یہ کہ کیا اس نے کبھی مجھ سے اس

بات کا ذکر کیا تھا کہ مجھے شبہ ہے۔ تاوان کا روپیہ ایک شخص آرتھر کاٹل نے چرایا ہے ؟"

"کبھی نہیں۔" دغا باز ڈنکن نے مصنوعی حیرت کو اس طرح ظاہر کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ قدرتی معلوم ہوتی تھی۔

"اچھا کیا تم نے مجھ سے اس گفتگو کا ذکر نہیں کیا تھا جو تمہارے اپنے بیان کے مطابق آرتھر کاٹل اور کسی اور شخص کے درمیان ہوئی تھی۔ اور جس کی بنا پر ہم سینٹ میری کے گرجا میں گئے تھے ؟" راڈرک نے بمشکل اپنے غصہ اور جوش کو دبانے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھا۔

"بالکل نہیں۔" ڈنکن نے ویسے ہی سکون کے ساتھ جواب دیا۔

"کیا میرے دل میں ولیم فاکز کے خلاف تمہیں نے شبہات پیدا نہیں کئے ؟" راڈرک نے پوچھا۔ "اور کیا وہ میرے سوالات کے جواب سے بچنے کے لیے ہی فرار نہیں ہوا ؟"

"جہاں تک مجھے علم ہے۔ ایسا کوئی واقعہ ظہور میں نہیں آیا۔ اور نہ ولیم فاکز سے آپ کی کوئی گفتگو میرے سامنے ہوئی۔"

اف ! خدا کی پناہ !" راڈرک نے ان صریح دروغ بیانیوں کو اس شخص کی زبان سے سن کر جسے وہ غایت درجہ وفادار سمجھتا تھا۔ پریشانی کی حالت میں کہا۔ پھر وہ کہنے لگا "تو اس شخص سے سوالات کا سلسلہ جاری رکھنا بے فائدہ ہے۔ ہاں اتنا میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر کبھی شیطان بصورت انسان اس دنیا میں نمودار ہوا۔ تو وہ ڈنکن برودی کی صورت میں حاضر ہے۔"

"راڈرک بیکڈانلڈ" واپسے گلنگ نے کہا "میں نہیں چاہتا تم میرے سامنے ڈنکن برودی کی مذمت کرو۔ تمہارا کام بدزبانی نہیں۔ بلکہ ان الزامات کا جواب دینا ہے۔ جو تمہارے خلاف عاید کیے گئے ہیں۔ اگر تمہارے پاس کوئی شافی جواب ہے۔ تو پیش کرو۔" مگر ایسا کہتے ہوئے اس نے اپنے سر کو اس طرح افسردگی سے حرکت دی۔ گویا وہ سمجھتا تھا۔ کہ راڈرک ان الزامات کی تردید کسی صورت میں نہ کر سکے گا۔

راڈرک نے جہاں تک ممکن تھا۔ اپنی طبیعت کو سکون پذیر کرنے کی کوشش کی۔ تاکہ وہ اپنے خیالات کو جمع کر کے ان واقعات کو جنہیں ڈنکن برودی نے ایسے غلط طریق پر بیان کیا تھا۔ صحیح اور مسلسل صورت میں پیش کر سکے۔ اس کے بعد اس نے سارے حالات کو اس ترتیب سے بیان کیا جس میں وہ پیش آئے تھے یعنی ماسٹر اس کے مکان پر آسٹا کیمبل سے اول مرتبہ اس کی ملاقات جو ایسے حالات میں ہوئی تھی۔ کہ اسے بالکل معلوم نہ تھا۔ وہ کون ہے۔ پھر اس کے بعد اسی روز اس کا بازار میں ملنا

اس سے اگلے دن سیر کرتے ہوئے اس کا گھوڑے سے گر جانا اور راڈرک کا اس کی مدد کرنا۔ بعد ازاں رات کے وقت کسی شخص کا راڈرک کے کمرہ میں داخل ہو کر رومال اور رقعہ اس کی میز پر رکھنا اور اس کا یہ دونوں چیزیں برڈی کے ہاتھ مہاجن کے مکان پر بھیجنا۔ زرناوان کی گمشدگی اور اس کے سلسلہ میں برڈی کے کہنے پر کائل کے خلاف شبہات۔ ان شبہات کی وجہ سے اس کا برڈی کے ساتھ شکستہ گرجا میں جانا۔ وہاں آئیڈا سے غیر متوقع ملاقات اور اس کے بعد دفعتاً اس کے بھائی کا نمودار ہونا وغیرہ۔ اس سلسلہ میں راڈرک نے یہ بھی بیان کیا۔ کہ مجھے کامل یقین ہے۔ ضرور یہ شخص ڈنکن برڈی آئیڈا کا تنخواہ دار ہوگا۔ لیکن اس جال کی پیچیدگیوں کو مضبوط کرنے کے لئے جو وہ میرے خلاف بن رہا تھا۔ اس نے کپتان کیمبل کو اس قسم کی اطلاع بھی دے دی جس کی بنا پر وہ دفعتاً کھنڈروں میں نمودار ہو گیا۔ راڈرک نے ان وجوہ کا بھی ذکر کیا جن کے باعث اس نے روپیہ کی گمشدگی کا حال فوراً ہی نہیں لکھا تھا۔ اور بڑے غصہ سے اس بیان کی تردید کی۔ کہ میرا ایڈنبرگ میں کسی قمار باز جماعت سے دوستانہ تھا۔ اس نے بتایا کہ وہاں رہتے ہوئے اس کا وقت کس طرح بسر ہوا۔ جن دو راتوں کو وہ بہت دیر باہر رہا تھا ان کے متعلق ایک بار اس نے زبردستی ایک خفیہ مجلس میں لے جائے جانے اور دوسرے موقعہ پر ایک فرضی خط کے ذریعہ جسے اب وہ تلف کر چکا تھا۔ ایک دام میں پھنسائے جانے کا حال بیان کیا۔ اور کہا کہ اس خط کی تعمیل میں کینن گیٹ کی طرف جاتے ہوئے میں نے رستہ میں ولیم فاکنر کو دیکھا تھا۔ اس کے بعد چند آدمی مجھے زبردستی اس شکستہ گرجا میں لے گئے۔ جہاں شادی یا موت کی دو صورتیں میرے سامنے پیش کر کے ان میں سے کسی ایک کو منظور کرنے پر زور دیا گیا۔ لیکن دو نامعلوم اور پُر اسرار صورتوں کے نظر آنے سے جن کا تعلق مقدس کنوئیں کی روایت سے ہے۔ میری جان بچی رہی۔ آخر میں اس نے اس گفتگو کا ذکر کیا۔ جو اس نے ولیم فاکنر سے کی تھی۔ اور ساری داستان بیان کرنے کے بعد جس کی صداقت کا ناظرین کو پوری طرح علم ہے۔ جج سے مخاطب ہو کر کہا: "جو حالات ایڈنبرگ میں پیش آئے تھے۔ وہ میں نے آپ سے عرض کر دیئے۔ اب انصاف آپ کے ہاتھ میں ہے۔ جو فیصلہ مناسب ہو صادر کیجئے۔"

راڈرک کے اس بیان میں قریباً آدھ گھنٹہ صرف ہو گیا تھا۔ مگر اس اثنا میں لارڈ میکڈانلڈ نے کامل سکوت و سکون قائم رکھا۔ نہ اس کے چہرہ پر کوئی تبدیلی واقع ہوئی۔ نہ صورت میں کوئی تغیر ایسا نمودار ہوا جس سے اس کے دلی خیالات کا اندازہ کرنا ممکن ہوتا۔ گو ما مجموعی طور پر معلوم

کرنا دشوار تھا۔ کہ وہ اپنے بیٹے کی بیان کردہ سرگذشت کو صحیح سمجھتا ہے یا افترا۔ بہرحال ایلن
کی صورت سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ وہ اپنے بھائی کی داستان کو ناقابل یقین خیال کرتا ہے البتہ
فاضل ہمیش کی رائے اس کے برعکس تھی۔ بات یہ ہے کہ راڈرک کی تقریر شروع سے آخر تک اس
قدر صداقت نما تھی۔ اور اس کے مختلف حصے اتنے مربوط تھے۔ کہ وہ اس کو صحیح سمجھنے پر مجبور
تھا۔ لیکن اپنے بیان کے آخر میں جب راڈرک نے دو فوق الفطرت صورتوں کا ذکر کیا۔ تو اُن کا
حال سن کر ہمیش کو بھی سخت حیرت ہوئی۔ اگرچہ اس وجہ سے اس نے بیان کے اس حصہ کو بھی
غلط نہیں سمجھا۔ جو کچھ راڈرک نے بیان کیا وہ اس کے نزدیک یقیناً صحیح اگرچہ باعث حیرت تھا

"راڈرک" آخر کار لارڈ میکڈانلڈ نے درشت آواز میں آہستگی کے ساتھ غمناک ہو کر اس شخص
کے انداز سے کہا۔ جو انصاف کو ہر حال میں عمل میں لانے پر تلا ہوا ہو۔ "تمہاری سرگذشت میں دو
تین باتیں سر بسر تمہارے خلاف ہیں۔ ایک یہ کہ تم نے زرتاوان کی گم شدگی کی اطلاع مجھے فوراً ہی
کیوں نہ دی۔ اس حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ڈنکن بروڈی کا یہ الزام بڑی حد تک صحیح نظر آتا
ہے۔ کہ تم نے اُسے قمار بازوں میں ہار دیا۔ اور اس کے بعد اس انتظار میں ہو گئے۔ کہ جب اتفاق کر
بازی آ جائے گی۔ تو اس کمی کو پورا کر دوں گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ تم نے آئنڈا کیمبل کے راز کو
فوراً ہی اچھی طرح فاش کیوں نہ کیا۔ اور کس لئے اس کے بچاؤ کی صورت پیدا کی؟ تیسری بات
تمہارے خلاف یہ ہے۔ کہ وہ خط تمہارے پاس موجود نہیں جس کی بنا پر تم کینن گیٹ جانے کا حال
بیان کرتے ہو۔ اور چوتھی بات یہ کہ جب ولیم فاکنر کے خلاف تمہارے شبہات اس بارہ میں
منضبط ہو چکے تھے۔ کہ اس نے روپیہ چرایا ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہوئی کہ تم نے اس کے کہنے پر
غور و فکر کی مہلت دے دی۔ رہا اُن دو روحوں کا معاملہ۔ وہ نہایت عجیب ہے۔ ہو سکتا ہے
کہ مردوں کی روحیں کسی گرجا کے کھنڈروں میں نمودار ہوں۔ کم از کم میں ایسے فوق الفطرت
معجزات کے وجود سے انکار نہیں کر سکتا جن کا ثبوت ہماری اپنی سرزمین میں بارہا ملا ہے لیکن
راڈرک مجموعی طور پر تمہاری داستان میرے نزدیک زیادہ قابل یقین نہیں۔ مجھے رنج والم کے
ساتھ یہ بات ظاہر کرنی پڑتی ہے کہ تمہاری بیان کردہ سرگذشت گو مسلسل اور مربوط ہے مگر
افسوس کہ وہ اپنے اندر صداقت کی جھلک نہیں رکھتی۔ اسلئے بتعجب رکھتے ہیں حیران ہوں
کہ تیری نسبت کیا خیال کروں۔ کیا میں تجھے قاتل سمجھوں؟ اگر واقعی ایسا ہے تو اسے گناہ
[illegible] غلط کہا ہے تو [illegible] ولیم فاکنر کا قتل واقعی میرے ہاتھوں

ہوا ہے۔ اس صورت میں تو نے میری نظروں سے دور کسی خانقاہ میں چلے جانا۔ اور وہاں جاکر اپنی زندگی کے باقی ایام رہبانیت میں بسر کر کے اظہار تاسف کیا کرتا"۔

یہ الفاظ کہتے ہوئے والئے گلنکو کی آواز اس لہجہ سے جو شروع میں اختیار کیا گیا تھا تیز ہوتی ہوئی آندھی کی سی شدت اختیار کر کے۔ ہال میں طوفان باد و باران کا شور پیدا کرتی سنائی دی۔ نظارہ بڑا خوفناک اور پُر رعب تھا۔ اور اس کا، اوڑک کے دل پر بڑا اثر ہوا۔ وہ اپنے والد کے الفاظ سن کر مغلوب ہو گیا۔ اور اب اس طرح زرد رو۔ خاموش۔ رعشہ براندام باپ کے سامنے کھڑا تھا۔ کہ صاف معلوم ہوتا تھا وہ حقیقت میں مجرم اور خطاوار ہے۔

"آہ! یہ حالت ناقابل برداشت ہے"۔ آخر کار بدنصیب جوان نے اپنے چہرہ کو دونوں ہاتھ سے ڈھکتے ہوئے کہا۔ "اس صورت میں قاتل کہلانا کہ کوئی خواب میں بھی اس کا مرتکب ہو سکتا ہو ۔ ۔ ۔ مگر نہیں"۔ اس نے دفعتاً باوقار سکون اختیار کرتے ہوئے کہا۔ "والد یہ غیر ممکن ہے۔ کہ آپ مجھے ایسے خوفناک جرم کے قابل سمجھتے ہوں"۔

"اگر ایسا ہے تو بدنصیب لڑکے۔ یہ بتا ولیم فاکنر کہاں ہے؟" والئے گلنکو نے جس کے ہونٹ جوش سے کانپ رہے تھے۔ کہا۔ "بتا تیرا خادم خاص کہاں ہے؟ اور مجھے ولیم فاکنر کو کہاں تلاش کرنا چاہیئے؟"

عین اس وقت دعوتی ہال کے دروازے کھلے اور دو آدمی اندر داخل ہوئے ایک غیر معمولی طویل القامت اور دوسرا لاغر اندام اور ہلکے بدن کا تھا۔ مگر اس کا کون کر سکتا ہے۔ جو اس وقت حاضرین میں پیدا ہوئی۔ جب معلوم ہوا کہ ایک تھارسٹین ہے اور دوسرا ولیم فاکنر!

باب ۔ ۵۶

دھوپ چھاؤں

مگر کیا یہ تھارسٹین کی روح تھی۔ جو اس طرح یکایک نمودار ہوئی یا جیتا جاگتا اصلی تھارسٹین تھا! اسے دیکھ کر ہر شخص کے منہ سے کلمہ حیرت نکلا۔ اور خطاوار ایلن اور اس کے ساتھی ڈنکن نے خوف کا اظہار کیا۔ کیونکہ ان کے دلوں میں دفعتاً فکر پیدا ہو گئی۔ کہ تھارسٹین اگر کافی

،ساتھ اس طرح نمودار ہونا ہمارے لئے کسی خطرۂ عظیم سے خالی نہیں ہو سکتا ظاہر ہے کہ اس خوف
وجہ ان دونو کے گنہگار ضمیر کے سوا اور کچھ نہ تھی۔

"آہ! خدا کا شکر ہے۔" راڈرک نے آگے بڑھ کر خادم سے بغلگیر ہوتے ہوئے کہا۔ کیونکہ
دونو کو دیکھ کر اس کے دل میں بھی ایک خیال پیدا ہو گیا تھا۔ اگرچہ یہ خیال ایلین اور ڈنکن
خیالات سے مختلف تھا۔ اس نے محسوس کیا۔ کہ کارساز حقیقی نے انہیں ضرور میری بے گناہی
بت کرنے کو بھیجا ہے۔ ولیم فاکز کے واپس آنے پر وہ تمام شکوک جو راڈرک کے دل میں اس
رہ میں پیدا ہوئے تھے۔ کہ اس نے زرتاوان چرایا ہے فوراً رفع ہو گئے۔

سب سے پہلے تھارسٹین احمر نے ڈنکن بروڈی کے پاس جا کر اس کا بازو زور سے پکڑا۔ اور
بتی ہوئی آواز میں کہنے لگا۔ "او غدار نمک حرام دروغ گو اور چور۔ ادھر آ۔"

بدنصیب شخص کے دل میں ایک مہلک خوف جاگزین ہو گیا۔ اور یہ محسوس کر کے کہ اب
جرم یقیناً ظاہر ہو جائے گا۔ وہ یہ کہتا ہوا دوزانو ہو گیا "رحم! رحم! میں سارا حال سچ سچ
ن کر دیتا ہوں۔"

"مائی لارڈ" تھارسٹین نے اب والٹے گنلنگو کی طرف متوجہ ہو کر کہا "یہی وہ بدمعاش ہے جس
تحویل میں رکھا ہوا روپیہ چرایا۔ اور آپ کے بیٹے کو تباہ و برباد کرنے کے لئے
ں کیں۔ اے نابکار فوراً اپنے گناہوں کا اعتراف کر۔ ورنہ یاد رکھ کہ میں اس
ے ابھی تجھے پاؤں سے کچل کر ہلاک کر دونگا۔"

ں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ میں بہت گنہگار ہوں۔" بدنصیب شخص نے خوف
کہا "لیکن اس میں قصور سراسر میرا نہیں تھا۔ جس نے مجھے ان تمام
ہ آپ کے سامنے کھڑا ہے۔" اور یہ کہتے ہوئے اس نے ایلین کی

— یہ محض بکواس ہے۔" آفرالذکر نے جس کے چہرہ پر غصہ اور جوش کی سرخ جھلک نمودار ہو گئی
ہ زوردار لہجہ میں کہا۔

"یہ بالکل صحیح ہے۔" تھارسٹین نے گرجتے ہوئے جواب دیا۔ اور یہ کہتے ہوئے اس نے اپنا
بازو ایلین کی طرف بڑھایا۔ اور دوسرے سے ڈنکن بروڈی کو مضبوط پکڑے رکھا۔ جو پہلے
زانو ہو گیا تھا۔ لیکن اب تھارسٹین کے کھینچنے پر خوف کی حالت میں کانپتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا

تھارسٹین کے الفاظ سُن کر ایلین میکڈانلڈ اضطراب و پریشانی کی حالت میں پیچھے جھک گیا اس کی صورت سے صاف ظاہر تھا کہ خطاوار ہے۔

"جانِ پدر ادھر آ۔ اور پھر ایک بار میرے سینہ سے لگ جا" والئے گلنکیلی نے راڈرک کی طرف بازو پھیلاتے ہوئے کہا "میں نے تیرے خلاف جن خوفناک شبہات کو دل میں جگہ دے کر تجھے نقصان پہنچایا۔ ان کے لئے میں خدا سے مغفرت چاہتا ہوں۔"

راڈرک دوڑ کر باپ کے سینے سے لپٹ گیا۔ اور حالت کے اس طرح متغیر ہونے پر خوشی کے آنسو بہانے لگا۔ لارڈ میکڈانلڈ کی اپنی آنکھوں سے بھی آنسوؤں کے قطرے ٹپکنے لگے۔ واقعی ایک وحشی قبیلہ کے لیے سخت گیر حاکم کو اس طرح روتے اور سسکیوں کو جو اس کے گلے میں اُٹھ رہی تھیں۔ دبانے کی کوشش کرتے دیکھنا ایک عجیب نظارہ تھا۔

"پیارے راڈرک تم سب سے پہلے جا کر اپنی ماں اور ایلین کو اپنی بے گناہی ثابت ہونے کی خبر دو۔" اس نے آخر کار کہا۔ "وہ بڑے شش و پنج کی حالت میں ہونگی۔ ان کا اطمینان کرانا ضروری ہے۔"

راڈرک نے ایک لمحہ کے لئے رُک کر تھارسٹین احمر کا ہاتھ زور سے ہلایا۔ اور اس کی مضبوط انگلیوں نے بھی اس کے ہاتھ کو بزور دبایا۔ اس کے بعد وہ تیز چلتا ہوا اس کمرہ میں گیا۔ جہاں لیڈی میکڈانلڈ اور ایلین حالت فکر میں مقدمہ کے فیصلہ کی منتظر تھیں۔ مگر راڈرک کی صورت دیکھتے ہی وہ دونوں اس کی بے گناہی ثابت ہو گئی۔ سب سے پہلے ایلین خوشی کا نعرہ بلند کر کے اس سے ہم آغوش ہوئی۔ اس کے بعد ماں نے اپنے عزیز بیٹے کو گلے لگایا۔ اس وقت وہ مغرور و متکبر عورت بھی جھک گئی۔ اور اپنے ضرر رسیدہ لختِ جگر کو چھاتی سے لگا کر دیر تک آنسو بہاتی رہی۔ لیکن جس وقت اس کا جوش فرو ہوا۔ تو اسے یہ معلوم کر کے سخت حیرت ہوئی کہ تھارسٹین احمر زندہ اور صحیح سلامت قلعہ میں واپس آگیا ہے۔ کیونکہ اس کا مطلب یہ تھا کہ اس کی خودکشی کی خبر جو پہلے مشہور ہوئی۔ وہ یا تو غلط تھی یا اُسے عمداً پھیلایا گیا تھا۔ مگر لیڈی ایلین نے کسی حیرت کا اظہار نہیں کیا۔ وہ شوخی سے مسکرا کر نہایت شیریں الفاظ میں کہنے لگی "راڈرک اب تمہیں اس قاصد کا حال معلوم ہو گیا۔ جو میرے مختصر رقعہ کو تمہارے نام ایڈنبرگ لے گیا تھا۔"

اتنے میں دروازہ پھر کھلا۔ اور فاضل ہیتش داخل ہوا۔

اس کا چہرہ اس باطنی خوشی کے باعث جو اس کا خاصہ تھی متبسم تھا۔ اور آنکھیں خوشی سے

چمک رہی تھیں۔ کہنے لگا "میں بہت دیر تک دوسرے کمرہ میں نہ رہ سکا۔ ایلن میں تمہیں اور بیگم صاحبہ آپ کو بھی راستی اور بے گناہی کی اس عجیب و غریب فتح پر دل سے مبارکباد دیتا ہوں۔"

سب نے ایک دوسرے سے مصافحہ کیا۔ ہر ایک کے لب متبسم تھے۔ اور ہر شخص کے چہرہ سے خوشی ظاہر ہوتی تھی۔ یہ نظارہ فی الحقیقت راحت بخش تھا۔ اور اس کے اثر سے باقی واقعات کی تلخ یاد فوراً ہی ذہن سے ہٹ گئی لیکن اب لیڈی میکڈانلڈ کو اول مرتبہ معلوم ہوا کہ میرے بڑے بیٹے ایلن اور ڈنکن بردوڈی نے راڈرک کو تباہ کرنے کے لئے ایک خوفناک سازش کی تھی۔ دوسرے لفظوں میں ڈنکن نے ایلن کا آلہ کار بننا منظور کیا۔ لیڈی ایلن گلن فان کے لئے یہ خبر نئی نہ تھی۔ کیونکہ اس سے پہلے بعض حالات اس قسم کے پیش آ چکے تھے۔ جن کی وجہ سے وہ حقیقت حال سے خبردار تھی۔ مگر لیڈی میکڈانلڈ کو سارے واقعات سن کر سخت صدمہ ہوا۔ اور راڈرک سے پیار کرتے ہوئے اس نے اس بارہ میں معافی چاہی۔ کہ میں نے اُن الزامات کو جو تمہارے خلاف لگائے گئے تھے۔ قابل یقین سمجھا۔ فیاض دل جوان نے جواب تک اپنی ماں کی چھاتی سے لپٹا ہوا تھا۔ التجا کی۔ کہ آپ ایسے کلمات نہ کہیئے۔ بلکہ اس نے ایلن کی نسبت بھی کلمات تسکین کہے۔ اور بتایا کہ میں اپنے بھائی کو تہ دل سے معاف کر چکا ہوں۔ اتنے میں لارڈ میکڈانلڈ بھی وہیں آ گیا۔ اور اس نے اطلاع دی۔ کہ میں نے ایلن میکڈانلڈ کو اپنے کمرہ میں جانے کا حکم دے کر تاکید کر دی ہے کہ وہ میری اجازت کے بغیر کہیں نہ جائے۔ یہ سن کر راڈرک باپ کے قدموں میں دوزانو ہو گیا۔ اور ہاتھ جوڑ کر بڑے بھائی کے لئے معافی کا خواستگار ہوا۔

"فیاض لڑکے" والئے گلنکی نے کہا "تمہارے دل میں نیک خیالات کا وہ نادر خزانہ ہے کہ اس کی مثال بیش قیمت جواہرات کی صورت میں بھی نہیں ملتی۔ راڈرک آ۔ پھر ایک بار مجھ سے بغلگیر ہو میرا جی چاہتا ہے کہ ہر وقت تجھے اپنے سینہ سے لگائے رکھوں۔ افسوس! میں نے کتنی بڑی غلطی کی کہ تیرے خلاف ایسے شبہات کو دل میں جگہ دی۔ راڈرک مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ میں ایک خطاوار شخص ہوں جو تمہارے سامنے نظر بھر کر نہیں دیکھ سکتا۔"

"پیارے والد یہ آپ کس طرح کی باتیں کر رہے ہیں" راڈرک نے کہا "آپ کے الفاظ سے مجھے اس قدر تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ کہ عرض نہیں کر سکتا۔ اگر آپ نے یا والدہ نے حالات پیش آمدہ میں میرے خلاف کسی طرح کے شکوک کو دل میں جگہ دی۔ تو اس میں قصور آپ کا نہیں۔ حالات کا ہے۔ بس میں التجا کرتا ہوں۔ کہ ناحق اپنے آپ کو برا نہ کہیئے۔"

والٹئے گلنکو نے آنسوؤں کے قطرات آنکھوں سے پونچھ کر لیڈی ایلین کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور کہنے لگا۔ "عزیز لڑکی کیا تم بھی ان تکلیفوں کے لئے جو تمہیں ہمارے طرز عمل سے پہنچیں مجھے معاف کرسکتی ہو؟"

یہ بیان کرنا لاحاصل ہوگا۔ کہ والٹئے گلن فان کی حسین دختر نے راڈرک کی طرح والٹئے گلنکو اور اس کی بیگم سے بہ منت التجا کی۔ کہ جو کچھ پیش آچکا ہے۔ اس کا خیال نہ کیجئے۔ اور اس کے بعد کہا۔ کہ ایک قاصد اسی وقت قلعہ گلن فان کو بھیجا جائے۔ کہ وہ راڈرک کی بے گناہی کی خوشخبری والد کے کانوں تک پہنچائے۔ اس کی فوراً تعمیل کی گئی۔ چنانچہ ایک قاصد کو گھوڑے پر سوار کرکے اسی وقت قلعہ گلن فان بھیجدیا گیا۔

اس کام سے فارغ ہوکر لارڈ میکڈانلڈ نے کہا۔ "آؤ اب دعوتی ہال میں چلیں۔ اور وہاں مجرم ڈنکن کا بیان اور وہ سرگذشت سنیں۔ جو تھارسٹین احمر اور ولیم فالکنر کو بیان کرنی ہے سب لوگ میرے ساتھ چلو۔"

چنانچہ یہ جماعت زینہ سے اتر کر دعوتی ہال میں گئی۔ جہاں ڈنکن اب تک دیو قامت تھارسٹین کی حراست میں تھا۔ اور اس سے اور ولیم فالکنر سے والٹئے گلنکو اور راڈرک کے روبرو اپنی سفارش کے لئے التجا کر رہا تھا۔ واقعات پیش آمدہ کی خبر اس عرصہ قلیل میں ہی قلعہ کے ہر حصہ میں پھیل گئی تھی۔ ہر شخص کو معلوم ہو گیا۔ کہ تھارسٹین زندہ ہے اور واپس آگیا۔ نیز یہ کہ راڈرک کی بے گناہی ثابت ہو گئی۔ ایلین ذلیل ہوا۔ اور کئی حیرت خیز اسرار عنقریب حل کئے جائیں گے چنانچہ سارے خادم اور اہلکار ہال میں جمع ہو گئے۔ پہلے وہ تھارسٹین کو دور ہی سے اس طرح دیکھتے رہے۔ گویا اسے ایک روح سمجھتے تھے۔ جو دفعتاً دوسری دنیا سے آکر نمودار ہو گئی ہے مگر جب تھارسٹین نے ان سے مخاطب ہوکر چند الفاظ کہے۔ تو ان کا اطمینان ہوا۔ کہ یہ روح نہیں بلکہ اصلی تھارسٹین ہی ہے۔ پس ہر شخص نے اس کو واپسی پر دلی مبارکباد دینی شروع کی لارڈ میکڈانلڈ۔ راڈرک۔ لیڈی ایلین اور ہمیش کے واپس آنے پر خدام رخصت ہوگئے اور تھارسٹین نے ڈنکن پر سے گرفت ہٹا کر ولیم فالکنر کو اس کی حفاظت کا اشارہ کیا۔ پھر وہ راڈرک کے پاس جاکر اسے ایک طرف لے گیا اور جوش سے بھری ہوئی آواز میں کہنے لگا۔ "سر راڈرک جس وقت آپ سرزمین بریڈل بین میں مصروف پیکار تھے۔ اس وقت مجھ سے [illegible] بدسلوکی ہوئی۔ کیا اس کے لئے آپ مجھے معاف کرسکتے ہیں؟"

"تھارسٹین" راڈرک نے اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر زور سے دباتے ہوئے کہا "میں تمہیں سچے دل سے معاف کرتا ہوں۔ میں جانتا ہوں تم نے میرے بچاؤ کے لئے بہت کوشش کی ہے۔ اگرچہ جو کچھ تم نے کیا۔ اس کا پورا حال ابھی تک مجھے معلوم نہیں۔ بہرحال تمہاری موجودہ خدمات میرے دل سے واقعات گذشتہ کی ہر ایک تلخ یاد کو محو کرنے کے لئے کافی ہیں۔ اور مناسب یہی ہے کہ واقعات گذشتہ کو عہد ماضی کی تاریکی میں دفن رہنے دیا جائے۔"

"فیاض دل نوجوان!" تھارسٹین نے راڈرک کے الفاظ سے متاثر ہو کر کہا۔ "اگر ایک کی بجائے میری دس ہزار زندگیاں ہوتیں۔ تو یقین جانو کہ تمہیں کسی خفیف ترین آزار سے محفوظ رکھنے کے لئے میں ان سب کو قربان کرنے سے دریغ نہ کرتا۔"

اس کے بعد وہ اس میز کے پاس گیا۔ جہاں حاضرین جمع تھے۔ اور ڈنکن بروڈی ان کے پاس کھڑا تھا۔ اس وقت کامل سکوت میں سب سے پہلے تھارسٹین نے اپنی سرگذشت بیان کی۔ اس کے بعد خطاوار ڈنکن نے سارے حالات بے کم و کاست ظاہر کئے۔ اگرچہ بیچ بیچ میں وہ اظہار افسوس اور التجائے رحم بھی کرتا گیا۔ اور سب سے آخر میں ولیم فاکنر کا بیان ہوا۔ ان تینوں کے ملاپ سے ایک ایسی مکمل سرگذشت تیار ہوئی جس میں ایک بیان کی کمی کو دوسرے نے پورا کر دیا۔ اور مکمل بیان سے وہ سارے حالات جو ناظرین کے لئے اب تک راز سربستہ ہیں۔ صاف اور واضح ہو گئے۔ ہم اس بیان کو عام فہم بنانے کے لئے مفصل اور مسلسل ہی درج کرتے ہیں۔ کیونکہ اگر تینوں کے بیان کردہ حالات کو جدا جدا ان کی نامکمل اور بے جوڑ صورت میں پیش کیا گیا تو اس سے الجھن پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

باب - ۵۷

سارا حال

ناظرین کو یاد ہے کہ تھارسٹین احمر نے شیطانی زینہ کی گھاٹی پر ایلن گلن فان سے رخصت ہو کر اس بات کا عہد کیا تھا۔ کہ اب میں ہمیشہ وطن سے دور رہونگا۔ اگرچہ یہ فیصلہ کرتے ہوئے اسے سخت ہی رنج و الم ہوا تھا۔ چنانچہ جس وقت وہ وادی گلنکو پر پیٹھ موڑنے کی کوشش کرتا۔ تو اس کے دل میں عظیم درد و اذیت پیدا ہوتا تھا۔ زور کردہ اس مقام کی طرف واپس آتا۔ جہاں سے وادی کا نظارہ

دکھائی دیتا تھا۔ اور وہ اچھی طرح محسوس کرتا تھا۔ کہ اگر میں نے اس وادی کو ہمیشہ کے لئے خیر
کہدیا۔ تو پھر میرا زندہ رہنا محال ہے۔ اسی ادھیڑ بن میں اس کے دل میں ایک عجیب خیال پیدا
ہوا۔ جسے اس کی سرشت کے حسب حال سمجھا جاسکتا ہے۔ کیونکہ وہ توہمانہ خیالات رکھتا۔ اور
ان اعتقادات کا پابند تھا۔ جو اس کوہی زمین میں پھیلے ہوئے تھے۔ وہ محسوس کرتا تھا۔ کہ
نے لیڈی ایلین سے جو بدسلوکی کی۔ اس کی تلافی لازم ہے۔ اس سلسلہ میں اس کے دل میں خیال
پیدا ہوا۔ کہ مجھے پس پردہ رہ کر نہ صرف اس کی بلکہ سارے خاندان میکڈانلڈ کی حفاظت کر
چاہیئے۔ اس بات کا یقین کامل رکھتے ہوئے کہ وہ نظارہ جو مجھے ٹوگہارم کی رات کو نظر آیا
ضرور جلد یا بدیر حقیقی صورت اختیار کریگا۔ اور کسی نامعلوم سمت سے وادی گلنکو کے باشندوں
پر ایک خوفناک حملہ ہوگا۔ تھارسٹین نے اس خیال کو اور بھی مضبوطی سے ذہن نشین کر لیا۔ کہ
لارڈ میکڈانلڈ کی رعایا اور خاندان کی حفاظت کا فرض مخفی طور پر اپنے ذمہ لینا چاہیئے۔ یہ فیصلہ
اس نے وادی کو واپس آنے میں تامل نہیں کیا۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ خیال بڑی حد تک اس
لیئے اس کے دل میں پیدا ہوا۔ کہ وہ ان معروف مناظر کو پھر ایک بار دیکھنے کا مشتاق تھا۔ جن
طفولیت سے اس وقت تک اس کی زندگی بسر ہوئی تھی۔

تھارسٹین کو بصارت ثانی رکھنے کا امتیاز روز اول سے حاصل تھا۔ اور وہ سمجھتا تھا
مجھے وہ چیزیں نظر آتی ہیں۔ جو دوسروں کو نہیں آتیں۔ وہ آوازیں سنائی دیتی ہیں جنہیں
لوگ نہیں سن سکتے۔ اس کے خصائل میں وحشت و جہالت کا غلبہ تھا۔ مگر وہ یہ سمجھکر خوش
تھا۔ کہ میں اپنے فوق الفطرت اسرار سے لوگوں کو مرعوب کر سکتا ہوں۔ اور اپنی اس عجیب
طاقت سے مجھے قبیلہ میکڈانلڈ کی حفاظت کا اختیار حاصل ہے۔

غرض ساری تجاویز پر غور کرنے کے بعد وہ ایک روز آدھی رات کی تاریکی میں ایک شخص
کی جھونپڑی پر جو وادی گلنکو میں ہی رہتا تھا۔ اور جس سے اس کے تعلقات دوستانہ تھے
اسے معلوم تھا۔ کہ میں اسے اپنا حامی بنا سکونگا۔ چنانچہ آپس کے مشورہ کے بعد اسی شخص
تھارسٹین کے ایما پر اس کی خودکشی کی داستان مشہور کی۔ جب یہ خبر پھیل چکی۔ تو تھارسٹین
وہ کام جو اس نے سوچا تھا عملی طور پر شروع کیا۔ اب وہ رات کی تاریکی میں وادی کے مختلف
میں گھومتا اور دن کو ان غاروں میں چھپ جاتا تھا۔ جن کی اس کوہستان میں کثرت تھی۔
رات کے وقت وہ حتے الامکان قلعہ میکڈانلڈ کے پاس ہی رہتا تھا۔ ایک بات تو گویا

کی صورت دیکھنی چاہیئے۔ چنانچہ
پہ چڑھ کر وہ اس کھڑکی کے پاس
لوگ اکثر رہا کرتے تھے۔ اور جہاں
ں وقت بھی روشنی نظر آتی تھی۔ اس کمرہ میں تھارسٹین نے لارڈ اور لیڈی میکڈانلڈ کو اپنے بڑے
بیٹے ایلین کے ساتھ محو گفتگو دیکھا۔ ان کے چند الفاظ بھی اس کے کانوں تک پہنچ گئے۔ اور انہیں
ن کر وہ اس مقام پہ جم کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے سنا۔ کہ ایلین اپنے بھائی کے خلاف کئی طرح کے
زامات عاید کر رہا ہے جس سے اسے یقین ہو گیا۔ کہ وہ اپنے چھوٹے بھائی کے خلاف والدین
ے دلوں میں تعصب پیدا کرنے کے لئے اس کی غیبت کر رہا ہے۔ ناظرین کو یاد ہو گا۔ کہ اسی کمرہ
ں بیٹھے ہوئے ایلین کو دفعتاً کھڑکی میں کسی آدمی کی صورت نظر آئی تھی جسے دیکھ کر وہ چونکا تھا
رجب اس نے اصطبل سے ایک خادم کو بلا کر ادھر ادھر دیکھنے کا حکم دیا۔ تو تھارسٹین وہاں سے
ئب ہو چکا تھا۔

اس جگہ یہ بات قابل ذکر ہے کہ تھارسٹین نے لیڈی ایلین سے وعدہ کیا تھا۔ کہ آیندہ میں اڈرک
سے ایک دشمن کی حیثیت الیں نفرت کرنے کی بجائے اسے دوست کی طرح عزیز سمجھوں گا۔ اب
لات پیش آمدہ میں اس نے اس بات کا فیصلہ کر لیا۔ کہ راڈرک کے خلاف جو سازشیں ہو رہی
یں۔ ان کو باطل کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ وہ بہت عرصہ تک قلعہ کے آس پاس
... نا چاہیئے تھے کہ آخر کار اس نے دو شخصوں کو دیے
... م کے پاس ہی ٹھیر گئے۔ جہاں تھارسٹین عمارت کے سایہ
... انلڈ اور ڈنکن بر دوڈی تھے۔ ان میں سے ایلین نے بر دوڈی
... میں نے اس بات کی سفارش کر دی ہے۔ کہ تم راڈرک کے ساتھ ایڈنبرگ جاؤ۔ اور
عنقریب میں والد سے تحریک کرونگا۔ کہ جب تک بھائی صدر مقام میں رہے۔ تم اس کے چلن
پوری نگرانی کرو۔ ڈنکن اگر میں نے تمہاری فطرت سمجھنے میں غلطی نہیں کی۔ تو مجھے کامل یقین
ے کہ تم میری منشا کے مطابق کام کرو گے۔ اور اس صورت میں میں تمہیں انعام و اکرام سے مالامال
دونگا۔ یہ یاد رکھو۔ کہ مناسب وقت پر مجھی کو واسطے گلنکیہ بنا ہے۔ اور اگر تم میری ہدایات
کامل طور سے عمل کرتے رہو گے۔ تو والد کے انتقال پر جس وقت میں اس وادی کا حکمران بنا
ملہ کے افسر اعلےٰ کی آسامی تمہیں دوں گا۔ اس لئے ڈنکن جو کچھ میں کہتا ہوں اسے غور سے سنو
عظیم ...

راڈرک درحقیقت میری راہ میں ایک کانٹے کی حیثیت رکھتا ہے اُسے ایلین گلن فان سے عشق ہے۔ اور مجھے بھی ہے۔ مگر میں اس بات کا مصمم ارادہ کر چکا ہوں۔ کہ وہ میری ہی ہو کر رہے گی پس ایڈنبرگ کے زمانہ قیام میں تم نے کوئی ایسا ذریعہ تلاش کرنا جس سے راڈرک کا چال چلن ایسی صورت میں پیش کیا جا سکے۔ کہ ایلین کو اس پر جو اعتماد ہے کسی طرح اس میں خلل آئے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ عشق برقرار نہ رہے۔ جو اُسے بھائی سے ہے۔ مگر اتنا ہی کافی نہیں۔ تمہارا فرض یہ بھی ہوگا کہ اپنی ذہانت سے حالات کو ایسی صورت میں پیش کرو۔ کہ راڈرک والد کی نظروں سے گر جائے اور وہ اُسے وادی میں واپس آنے کی مخالفت کردیں۔ ڈنکن تم بڑے ہوشیار اور تجربہ کار آدمی ہو۔ اور تمہارے لئے حسب ضرورت موقعہ پیدا کر لینا دشوار نہیں۔ نتیجہ کی نسبت کسی طرح کا اندیشہ نہ کرنا۔ اگر تم نے اپنا کام بے خوفی سے کیا۔ اور اس کے ساتھ ہی پوری رازداری برتی۔ نیز احساس رحم کو دل میں جگہ نہ دی۔ تو پھر میری کامیابی یقینی ہے۔"

ڈنکن بروڈی نے ایلین کی ہدایات پر عمل کرنے کا وعدہ کیا۔ اور تھوڑی اور گفتگو کے بعد یہ ملاقات ختم ہوئی۔ جس کے بعد وہ قلعہ میں واپس چلے گئے۔ مگر ان کی باتوں سے نفار شاین کو اس سازش کا پورے طور پر علم ہوگیا۔ جو بے خبر او رصاف باطن راڈرک کو تباہ کرنے کے لئے ہو رہی تھی اس نے ان کے منصوبوں کو خاک میں ملانے کا تہیہ کر لیا۔ مگر ظاہر میں اس کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ بہر حال اس نے یاس کو دل میں جگہ نہ دی۔ اور واقعات کو حالات کی رو پر چھوڑ دیا۔

اس کے بعد راڈرک ڈنکن بروڈی اور ولیم فاکنر کو ساتھ لے کر ایڈنبرگ کو روانہ ہوا۔ ان کے وہاں پہنچنے کے فوراً ہی بعد اس قسم کے حالات پیش آئے۔ جو بروڈی کی منشا کے عین مطابق تھے۔

جس وقت وہ اپنے نوجوان آقا کے ساتھ میک کرسٹی کے مکان سے آ رہا تھا۔ تو برو میں کھڑے ہو کر ایک حسین عورت سے گفتگو کرتے دیکھا۔ جس کی صورت اور انداز سے کہ وہ راڈرک پر سو جان سے فدا ہے۔ ڈنکن نے یہ بھی دیکھا۔ کہ راڈرک اس کے ساتھ پیش آیا۔ اور اس سے یکایک جدا ہو کر پیچھے مڑ کر دیکھنے کے بغیر سیدھا آگے کی طرف چلا حالت دیکھ کر ڈنکن بروڈی خود اس عورت سے ملا۔ جس نے اس کے لباس سے معلوم کیا۔ کہ وہ راڈرک ہی کے قبیلہ کا کوئی آدمی ہے۔ اس نے اُسے اشارے سے بلایا۔ اور کچھ نقدی پیش کر کے اس سے دریافت کیا کہ کیا تم معقول معاوضہ ملنے پر میری امداد کر سکتے ہو؟ ڈنکن کو اس سوال سے بہت خوشی ہوئی۔ اور اس نے فوراً آمادگی ظاہر کی۔ خاتون مذکور نے اپنی شخصیت بیان کی۔ اور کہا کہ تم نے مجھے

راڈرک کی نقل و حرکت کی خبر دیتے رہنا کہ میں گاہ بگاہ اس سے مل سکوں اور اس سے پوری رازداری قائم رکھنے کی درخواست کرکے کہا۔ کہ میں چونکہ اپنی خالہ کے پاس اکیلی رہتی ہوں۔ تم جس وقت مناسب سمجھو مجھے ضروری اطلاع دے سکتے ہو۔" اس طرح پر ڈنکن برو ڈی لیڈی آئنڈم کیمبل کا تنخواہ دار جاسوس بن گیا۔

برو ڈی فطرتاً حریص تھا۔ جب اس نے راڈرک کو تاوان کا روپیہ الماری میں رکھتے دیکھا۔ تو اُسے اُڑا لینے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ چنانچہ ایک دن موقعہ پاکر وہ راڈرک کی خوابگاہ میں داخل ہوا اور اس کے تھیلے سے الماری کی کنجی نکال کر نقدی کی تھیلیاں چرالیں۔ بعد ازاں وہ کنجی کو اسی جگہ رکھ کر ایسے طریق پر کمرہ سے رخصت ہوا۔ کہ راڈرک کو اس کی آمد کا علم نہ ہو سکا۔ جیسا ناظرین کو معلوم ہے۔ اس نے اس کے قدموں کی چاپ سُن لی۔ اور اس کی دھندلی صورت کو بھی کمرے سے گذرتے ہوئے دیکھا۔ مگر، یہ معلوم نہ کر سکا کہ یہ ڈنکن برو ڈی ہی تھا۔

اس سے اگلے دن کچھ اس قسم کے واقعات پیش آئے۔ جو ڈنکن کے لئے اور بھی مفید ثابت ہوئے۔ جس وقت وہ اور ولیم فاکز گھوڑوں پر سوار ہو کر سیر کے لئے جا رہے تھے انہوں نے ایک جوان کو اس مقام پر جہاں آئنڈا کیمبل کو حادثہ پیش آیا تھا اُسے سہارا دیے ہوئے دیکھا پہلے انہوں نے نہیں پہچانا۔ کہ وہ کون ہے۔ مگر بعد ازاں راڈرک کی زبانی معلوم ہو گیا۔ کہ وہ جوان حقیقت میں [illegible] کرنا حاصل ہے کہ ڈنکن اسی دن آئنڈا کیمبل سے ملا۔ اور اس حسینہ نے [illegible] تحفہ دے کر تاکید کی کہ رات کو اُسے راڈرک کی خوابگاہ میں رکھ دینا۔ اگلی [illegible] رومال اور رقعہ دیکھ کر ڈنکن کے حوالہ کیا۔ اور کہا کہ تم اسے ماسٹر [illegible] پہنچا دو۔ چونکہ اس موقعہ پر ولیم فاکز اس کے ساتھ تھا۔ اس لئے مجبوراً [illegible] مکان پر جانا پڑا۔ لیکن اس نے کیا یہ۔ کہ ولیم کو باہر چھوڑ کر خود اندر چلا گیا۔ [illegible] اس کے ایک محرر سے کچھ سرسری باتیں کرکے پھر باہر نکل آیا۔ دن کے وقت وہ پھر ایک بار آئنڈا کیمبل سے ملا۔ اور جو واقعات پیش آئے تھے وہ من وعن اس کے روبرو بیان کر دیے۔ اس نے وہ رومال اور چٹھی بھی اسے واپس دی۔ اس موقعہ پر لیڈی آئنڈا نے برو ڈی سے التجا کی کہ جس طرح بھی ممکن ہو راڈرک سے میری ملاقات کا انتظام کرو۔ ڈنکن نے اس کا وعدہ تو کر لیا۔ مگر حیران تھا۔ کہ اس کام کو کیونکر ایسے طریق پر انجام دیا جائے جس سے آقا کی نظروں میں اعتبار بھی قائم رہے اور آئنڈا کو بھی بدگمانی نہ ہو۔ اس کے ایک سا بچا

دو دن بعد اس نے ایک ایسی تجویز سوچی۔ جو ہر طرح اس کے مفید مطلب تھی۔

اس جگہ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس بے اصول بدمعاش نے روپیہ کی گم شدگی کا شک اپنی ذات سے ہٹانے کے لئے راڈرک کے دل میں ایک اور شخص کے خلاف شبہات پیدا کر دیے تھے جو آوارہ مزاج ہونے کے باوجود اتنا دیانت دار ضرور تھا کہ اس قسم کی چوری کا مرتکب نہ ہوسکتا تھا۔ یہ شخص جس کے خلاف اس نے راڈرک کے دل میں شکوک پیدا کئے۔ آرتھر کانل تھا۔ ناظرین کو معلوم ہے کہ ڈنکن بروڈی نے ساری کارروائی اس ہوشیاری سے کی کہ راوڈرک کو براہ راست کانل سے گفتگو کا موقعہ نہیں دیا۔ اسی سلسلہ میں اس کے دل میں آئیڈا کیمبل اور راوڈرک کی ملاقات کی تجویز پیدا ہوئی۔ اس نے دیکھا تھا۔ کہ راڈرک کو سینٹ میری کے گرجا کی روائت سے غیر معمولی دلچسپی ہے۔ پس اس نے سمجھا۔ کہ یہ مقام ان دونو کی ملاقات کے لئے موزوں ہوگا۔ خصوصاً اس لئے کہ میں آئیڈا کے نمودار ہونے پر خوف زدہ ہونے کا بہانہ کرکے بھاگ جاؤنگا۔ اور اُسے راڈرک سے تنہا ملنے کا موقعہ مل جائے گا۔ اس سے ظاہر ہے کہ جو حالات اس نے راڈرک سے اس بارہ میں بیان کئے تھے۔ کہ میں کانل کے پیچھے گیا۔ اور میں نے سنا۔ کہ اس نے ایک اور شخص سے کھنڈروں میں ملنے کا وعدہ کیا ہے۔ وہ سراسر غلط اور فرضی تھے۔ اور اس نے یہ سب کچھ محض اس لئے کیا تھا۔ کہ کسی طرح راڈرک کو ورغلا کر شکستہ حال گرجا میں لایا جا سکے چونکہ راڈرک کو بروڈی کی وفاداری پر کامل اعتماد تھا۔ اس لئے وہ اس کے دھوکے میں آ گیا۔ اس جگہ ہم یہ بھی بیان کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ ڈنکن کو آئیڈا کیمبل کے عشق سے قطعاً ہمدردی نہ تھی۔ اُسے فقط اس روپیہ سے کام تھا۔ جو وہ اس سے حاصل کر سکتا تھا۔ بس اس نے کچھ اس طرح کی پیچیدگیاں پیدا کرنے کا موقعہ تلاش کیا۔ جن کی بدولت وہ اس حسینہ کی مفتونیت کے سلسلہ میں راڈرک کے خلاف مبالغہ آمیز بیانات وادی گلنکو میں بھیج سکتا تھا۔ اس خیال سے کہ آئیڈا کیمبل راڈرک کی منگنی کی خبر سن کر اس کا خیال چھوڑ نہ دے۔ اس عیار شخص نے راڈرک اور ایلین گلن ڈوان کے عشق کے واقعہ کو اس سے محفوظ رکھا۔ اور اس بات کو حالات کی رو پر چھوڑ دیا۔ کہ وہ اس حقیقت سے کب اور کیونکر آگاہ ہوگی۔

جس رات آئیڈا کو سینٹ میری کے گرجا میں راڈرک سے ملنا تھا۔ اس کی شام کو اس سے گفتگو کرتے ہوئے ڈنکن کو معلوم ہوا۔ کہ اس کا بھائی آرگل شائر سے واپس آ گیا ہے اور اپنی منسوبہ مطرس میری راس سے ملنے گیا ہے۔ اس نے سوچا۔ کہ راڈرک کو مزید پیچیدگیوں اور

خطرات میں ڈالنے کا یہ موقعہ خوب ہے۔ پس اس نے ایک شراب خانہ میں جاکر بگڑی ہوئی تحریر میں اس مضمون کا ایک خط لکھا۔ کہ آئیڈا اور راڈرک کے درمیان رات کو فلاں گرجا کے کھنڈروں میں ملاقات ہوئی ہے۔ اور اس کے بعد ایڈم داس کے مکان سے کپتان کی واپسی کا منتظر رہا۔ چنانچہ جس وقت وہ آرہا تھا۔ اس نے چپکے سے وہ رقعہ اس کے ہاتھ میں دیدیا۔

کھنڈروں میں پہنچکر ڈنکن نے تو بہانہ خوف کا اظہار کیا۔ اور راڈرک کو اس بات کا یقین دلانے کی کوشش کی کہ وہ حقیقت میں اس مقام سے بہت ڈرتا ہے۔ یہ کارروائی اس نے اس لئے کی۔ کہ جو واقعہ آگے چل کر پیش آنا تھا۔ اس میں کسی دقت کا سامنا نہ ہو۔ ایک ایسے کم حوصلہ شخص کے لئے جیسا ڈنکن نے اپنے آپ کو ظاہر کیا۔ یہ بات قدرتی سمجھی جاسکتی تھی۔ کہ جس وقت آئیڈا کیمبل نمودار ہوئی۔ تو اس نے اس کے سفید لباس کی وجہ سے اُسے بیٹرس ریڈمنڈ کی روح سمجھا اور بھاگتا ہوا بے ہوش ہوکر گر گیا۔ اس کے بعد اس قابل یادرات کو جو واقعات پیش آئے ناظرین اُن سے اچھی طرح واقف ہیں۔ آئیڈا نے اس جگہ اپنی موجودگی کے متعلق کچھ اس قسم کے عذرات پیش کئے کہ راڈرک کے دل میں ڈنکن کے خلاف جو شبہات پیدا ہوئے تھے رفع ہو گئے۔ اس موقعہ پر آئیڈا کو اول مرتبہ معلوم ہوا۔ کہ راڈرک کو ایک اور عورت سے عشق ہے۔ اور اس کے بعد اس کی اپنے بھائی سے جو گفتگو ہوئی۔ اس سے اس کو مزید یقین ہوگیا۔ کہ برودی کسی نامعلوم وجہ سے جس کو وہ سمجھنے سے قاصر تھی مجھ سے دغا کر رہا ہے۔

انہی ایام میں ڈنکن برودی نے اپنے قاصد کے ہاتھ بعض خطوط لارڈ میکڈانلڈ کے نام روانہ کر دیئے تھے۔ جن میں راڈرک کے خلاف کئی طرح کے جھوٹے الزامات قائم کئے۔ چنانچہ یہ ان خطوں کا نتیجہ تھا۔ کہ والئے گلنکو نے راڈرک کے نام فادر ہیوبرٹ کی معرفت جو خط لکھایا۔ وہ سرد مہری کا لہجہ ہوئے تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے لیڈی ایلین کو اس بات کی تاکید کردی۔ کہ وہ راڈرک کے نام ہرگز خط نہ لکھے۔

تھا رٹین ان غداریوں کو جن کا کچھ حال اسے معلوم ہوچکا تھا۔ مسدود کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھا۔ مگر کوئی عملی صورت نظر نہ آتی تھی۔ اُسے معلوم ہوگیا تھا۔ کہ ایک قاصد ایڈنبرگ سے آیا۔ اور اُسے جلدی ہی واپس بھیجدیا گیا۔ جس سے اس نے اندازہ کیا۔ کہ راڈرک کے دشمن اسے ضرر پہنچانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے بعد ایک روز اس نے چھپ کر لیڈی میکڈانلڈ اور ایلین گلن قان کو قلعہ کے پیچھے گھاٹی پر سیر کرتے دیکھا۔ اس وقت لیڈی میکڈانلڈ اس

سے کچھ کہہ رہی تھی - اور اس حسینہ کی صورت سے فکر و تشویش کا اظہار ہوتا تھا - فی الحقیقت آنسو ملی
کے قطرے اس کی آنکھوں سے رواں تھے - تھارسٹین اس نظارہ کو دیکھ کر بے چین ہو گیا - اُسے
وہ وقت یاد آیا - جب وہ شیطانی زینہ پر اس سے جدا ہوا - تو اس نازنین نے بمنت اُسے ساتھ
چلنے کی التجا کی تھی - اب اُسے مصیبت میں دیکھ کر اسکے دل کو اتنا ہی صدمہ ہوا - جیسا کسی
بھائی کو اپنی بہن یا باپ کو اپنی بیٹی کی تکلیف سے ہوتا ہے - پس اس نے فیصلہ کیا کہ جس قدر جلد
ممکن ہو - اس کے ولدار کی مدد کرنا لازم ہے - مگر اس کے لئے ضروری تھا - کہ وہ ان واقعات
سے خبردار ہو - جو پیش آ رہے تھے - اور یہ بات بس پردہ غیر ممکن تھی - آخر وہ جرأت کر کے اس کمرہ
کی کھڑکی تک جس میں لیڈی ایلین رات کے وقت سویا کرتی تھی - چڑھ گیا - اور آہستہ سے دستک
دی - وہ پہلے تو خوف زدہ ہو گئی - لیکن پھر جب تھارسٹین نے باہر سے آواز دی - کہ ڈرو نہیں
میں تمہارا دوست اور مددگار ہوں - تو اس نے کھڑکی کھولدی - مگر ناظرین اس وقت کی حیرت
کا اندازہ کر سکتے ہیں - جب اس نے چراغ کی روشنی میں تھارسٹین کی صورت پہچانی - قدرتی طور
پر اس کے دل میں خیال آیا - کہ یہ اس دیوقامت بہادر کی روح ہے - اور وہ خوف و اضطراب کی
حالت میں پیچھے ہٹ گئی - فرط حیرت سے لب بند تھے - یہ چیخ کی آواز تک منہ سے نہ نکلی -

تھارسٹین نے مختصر لفظوں میں اس کا اطمینان کرایا - اور اب لارڈ گنن نان کی دختر کو ناقابل
بیان حیرت و تسکین سے یہ بات معلوم ہوئی - کہ دیوہیکل بہادر کی خودکشی کی خبر محض جھوٹ تھی -
مگر اس وقت تفصیلات کی مہلت نہ تھی - چونکہ تھارسٹین کو اس بات کا اندیشہ لگا ہوا تھا - کہ قلعہ
سے کوئی شخص جاتے آتے مجھے دیکھ نہ لے - اس لئے اس نے مختصر لفظوں میں لیڈی ایلین کو بتایا
کہ مجھے قرائن سے معلوم ہوا ہے - کہ ایلین راڈرک کے ساتھ دشمنی کر رہا ہے - اس کے ارادوں کو
بے اثر کرنے کے لئے میں فوراً ایڈنبرگ جا رہا ہوں - جہاں پہنچکر میں دیکھوں گا - کہ راڈرک کی بہترین
امداد کس طرح کی جا سکتی ہے - ایلین نے تھارسٹین کا شکریہ ادا کیا - اور ان الزامات کی تفصیل بیان
کی - جن کا حال مختلف قاصدوں کے ہاتھ ایڈنبرگ سے بھیجا گیا تھا - مثلاً آیڈ ڈکیمبل سے اس کا
ناجائز عشق - زر تاوان کا سرقہ وغیرہ لیڈی ایلین کو یہ معلوم نہ تھا - کہ اس قسم کے الزامی خطوط
کہاں سے آتے ہیں - مگر تھارسٹین کو یقین تھا - کہ یہ ساری شرارت ڈنکن نہ وڈی کی ہے - تاہم
اس نے اس کا ذکر نہیں کیا - وقت تنگ تھا - اور اس میں مفصل گفتگو کی مہلت نہ تھی - ایلین
نے تھارسٹین کے کہنے پر راڈرک کے نام ایک کاغذ پر چند سطور لکھ دیں - اور اس نے رقعہ

لے کر اُسے یقین دلایا۔ کہ اسے بحفاظت راڈرک تک پہنچا دیا جائے گا۔ لیڈی ایلین نے پھر ایک بار اس کا شکریہ ادا کیا۔ اور ضروری اخراجات کے لئے مالی امداد پیش کی۔ وفادار تھارسٹین الوداع کہہ کر کھڑکی سے اُترا، اور تاریکی میں غائب ہوگیا۔

ایک گھوڑا، اور دہقانی وضع کا لباس حاصل کر کے وہ شب و روز سفر کرتا ایڈنبرگ پہنچا اس جگہ اس نے رابرٹ بروس کی سرائے میں قیام کیا۔ اور قصر گلن فان کے نواحات میں چکر کاٹنے لگا۔ رات کے وقت اس نے ولیم فاکنر کو ہوا خوری کے لئے مکان سے باہر نکلتے دیکھا۔ اور اس کے پاس چلا گیا۔ بتدریج اس نے اپنی حقیقت نوجوان خادم پر ظاہر کی۔ پہلے اس نے مصنوعی لہجہ اختیار کیا۔ اور چہرہ کو بھی قدرے چھپائے رکھا۔ کیونکہ وہ اپنی حقیقت کو دفعتاً ظاہر کر کے ولیم فاکنر کو متعجب و مغلوب کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اس کے باوجود جب خادم کو یہ معلوم ہوا کہ دیو قامت تھارسٹین زندہ اور صحیح سلامت ہے۔ تو اُسے سخت حیرت ہوئی۔ تھارسٹین کو اس کا یقین تھا۔ کہ ولیم فاکنر پوری طرح وفادار ہے۔ پس اس نے سارا حال اس پر ظاہر کر دیا مگر چونکہ باہر کھڑے ہو کر مفصل گفتگو کرنا خطرناک تھا۔ اس لئے فاکنر نے کہا کہ جب گھر کے لوگ سو جائیں۔ تو تم نے محل کے اندر آجانا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور تنہائی میں تھارسٹین نے ولیم کو ایلین میکڈانلڈ اور ڈنکن بروڈی کی ساری شرارتوں سے آگاہ کیا۔ پہلے ان کے دل میں یہ تجویز پیدا ہوئی۔ کہ راڈرک کو بھی خبردار کر دیا جائے۔ مگر چونکہ وہ جانتے تھے کہ وہ اپنی باطنی شرافت کے باعث دوسروں کی ایمانداری پر آسانی سے شک کرنے کو آمادہ نہیں ہوتا۔ اور کامل افشائے راز سے پہلے بروڈی کے خلاف ہر قسم کا ثبوت مہیا کرنا ضروری ہے۔ اس لئے آخری فیصلہ یہ ہوا کہ سب کام احتیاط اور رازداری سے کیا جائے۔ مناسب غور و خوض کے بعد ان کے دل میں کسی طرح کا شک و شبہ نہ رہا۔ کہ تاوان کا روپیہ ڈنکن بروڈی نے ہی چرایا ہے۔ اب ان کا مدعا یہ تھا کہ یہ جرم کسی طرح اس پر ثابت کیا جائے۔ تھارسٹین نے لیڈی ایلین کا خط ولیم فاکنر کے حوالے کیا۔ کہ وہ اسے صبح دم راڈرک کو پیش کرے۔ اور ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے یہ انتظام ہوا کہ اگلے روز وہ اس سرائے میں ملیں۔ جہاں تھارسٹین ٹھہرا ہوا تھا۔ کہ آئندہ کارروائی کی نسبت مزید غور و فکر کی جا سکے۔

حسن اتفاق سے اسی رات تھارسٹین کو اس تجویز کا علم ہوگیا۔ جو کپتان کمیل اور اس کے چچازاد بھائی ہیکٹر نے راڈرک کی شادی زبردستی آئندا سے کرنے کے متعلق سوچی تھی۔ ناظرین یقیناً سمجھ

گئے ہونگے کہ وہ شخص تھارسٹین ہی تھا۔ جو دہقانی لباس میں دونوں بھائیوں سے رابرٹ برونس کی سرائے میں ملا۔ اور انہوں نے اس کو روپیہ کا لالچ دے کر اپنے کام میں شریک کرنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کی۔ تھارسٹین کو کپتان کیمبل سے اتنی ہی نفرت تھی جیسی کسی سائن گلنکو کو اس دشمن قوم سے ہوسکتی تھی۔ پس اس نے بڑے ہی جبر و استکراہ سے اس کے ساتھ اچھی طرح پیش آنے اور اس کی شراب پینے پر آمادگی ظاہر کی۔ جو روپیہ کپتان کیمبل نے اُسے بطور معاوضہ پیش کیا تھا۔ اُسے اس نے اپنے پاس رکھا۔ مگر دوسرے ہی دن سرائے کے ایک محتاج شخص کو دیدیا۔

کپتان کیمبل نے جس وقت اپنی تجویز تھارسٹین کے روبرو بیان کی۔ تو کسی کا نام نہیں لیا تھا۔ صرف مبہم طور پر اتنا کہا تھا۔ کہ ہم ایک نوجوان کو ایسی عورت سے شادی کرنے پر مجبور کرنا چاہتے ہیں۔ جو اس پر مفتون ہے۔ اس وقت تک تھارسٹین کو جو حالات معلوم ہوئے تھے ان کی بنا پر اس کے لیے یہ اندازہ کرنا مشکل نہ تھا۔ کہ نوجوان۔ راڈرک اور عورت۔ آئیڈا ہی ہوگی۔ پس اس نے فوراً ایسی کارروائی شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ جس سے اس تجویز کو ناکام رکھا جاسکے۔ ولیم فاکنر حسب وعدہ دوپہر کے وقت سرائے میں حاضر ہوا۔ اور اس موقعہ پر دونوں میں بہت دیر صلاح مشورہ ہوتا رہا۔ کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ جن وجوہ کا ذکر اوپر کیا گیا ہے ان کے باعث یہ مناسب معلوم نہ ہوتا تھا۔ کہ راڈرک کو سب حال فوراً بتا دیا جائے۔ اور اسی لیے افسران انصاف کو کپتان کیمبل کے منصوبہ سے خبردار کرنا بھی نامناسب تھا۔ کیونکہ وہ فوراً اس کی اطلاع راڈرک کو دے دیتے۔ پس بڑی مشکل کا سامنا تھا۔ دونوں اس سوچ میں تھے۔ کہ کونسی تجویز ایسی اختیار کی جائے جس میں راڈرک بھی محفوظ رہے۔ اور اُسے ان کارروائیوں کا علم بھی نہ ہو۔ جو اس کی حفاظت کے لیے عمل میں لائی جارہی تھیں۔ یکایک فاکنر کے دل میں ایک عجیب خیال پیدا ہوا۔ اس نے سوچا۔ کہ کیوں نہ اس موقعہ پر مقدس کنوئیں کی روائت سے فائدہ حاصل کیا جائے۔ اس نے سارا حال تھارسٹین کو سمجھایا۔ مگر تھارسٹین بجائے خود اتنا وہمی تھا۔ کہ فوق الفطرت معاملات کے مقدس دائرہ میں قدم رکھنا گناہ سمجھتا تھا۔ ولیم فاکنر کا یہ خیال نہ تھا۔ آخر جب اس نے تھارسٹین پر یہ بات واضح کی کہ راڈرک کی امداد کی اس کے سوا کوئی صورت نہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی کہا۔ کہ اگر تم نے نہ مانا تو آخری چارہ کار یہی ہوگا۔ کہ سب حال راڈرک کو بتا دیا جائے۔ لیکن اتنا میں کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ اس کے

دل میں ڈنکن بروڈی کی وفاداری پر شبہ پیدا کرنا سخت مشکل ہے نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ بروڈی خبردار ہو جائے گا۔ اور ہم یہ بات کسی طرح ثابت نہ کر سکیں گے۔ کہ تاوان کا روپیہ اسی نے چرایا تھا۔

کوئی اور چارہ کار نہ دیکھ کر آخر تھارسٹین کو فاکنر کے دلائل کے سامنے جھکنا پڑا۔ اور وہ اس تجویز پر رضامند ہو گیا۔ یہ طے کر کے کہ رات کو کسی مناسب موقعہ پر ایک دوسرے سے ملیں گے وہ جدا ہوئے۔ اور اس اثنا میں تھارسٹین نے اس قسم کے پارچات کی خرید کا فرض اپنے ذمہ لیا۔ جو آدھی رات کو انہیں روحوں کی شکل میں نمودار ہونے میں مدد دے سکتے تھے۔ ناظرین کو معلوم ہی ہے۔ کہ رات کو جب ولیم فاکنر تھارسٹین سے دوبارہ ملنے کے لئے قصر گلن فان سے رخصت ہوا۔ تو راڈرک نے اُسے اپنے آگے آگے رابرٹ بروس کی سرائے کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ اور سرائے مذکور میں پہنچ کر اس نے ولیم فاکنر کو یہ پوچھتے سنا کہ کیا سب سامان تیار ہے۔ ظاہر ہے کہ سامان کا اشارہ ان پارچات ہی کی طرف تھا۔ جنہیں تھارسٹین نے اس عرصہ میں مہیا کر لیا تھا۔ اس کے بعد دونوں اس مقام کی طرف گئے۔ جہاں تھارسٹین کا گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ مگر انہیں اس کا مطلق شبہ نہیں ہوا کہ خود راڈرک تھوڑا راستہ ہمارے پیچھے پیچھے چلتا رہا ہے۔ آخر دونو آگے پیچھے ایک ہی گھوڑے پر سوار ہو کر حدود شہر سے باہر نکلے۔ اور جلدی ہی سینٹ میری کے گرجا میں پہنچ گئے۔ انہوں نے گھوڑے کو درختوں کے کنج میں چھپا کر باندھ دیا۔ اور خود کنوئیں میں اتر گئے۔ چونکہ شکستہ دیواروں میں جابجا رخنے پیدا ہو گئے تھے۔ اس لئے اترنے میں دقت نہ ہوئی۔ اور وہ اس وقت تک وہاں چھپے رہے۔ حتے کہ سر ہیکیٹ دا تھسے اور اس کے بدمعاش ساتھی راڈرک کو زیر حراست لئے وہاں لے آئے۔ کپتان کیمبل آئنڈے اور ایک پادری سمیت پہلے سے ضروری تیاریوں کے لئے وہاں موجود تھا یعنی اس وقت جب کہ تھارسٹین اور فاکنر ابھی نہیں پہنچے تھے۔ گھوڑوں سے اترنے پر راڈرک اور ہیکیٹ میں جو مختصر گفتگو ہوئی۔ اس سے راڈرک کے چھپے ہوئے مددگاروں نے معلوم کر لیا۔ کہ ان کی چال کامیاب ہوئی۔ اور راڈرک ان کے دام میں پھنس گیا ہے۔

اس کے بعد جو واقعات پیش آئے۔ ناظرین کو ان کا بخوبی علم ہے۔ تھارسٹین سیاہ اور فاکنر سفید چادریں اوڑھ کر کنوئیں سے باہر نکلے۔ اور انہوں نے ان دو روحوں کا پارٹ بڑی خوبی کے انجام دیا۔ جن کی نمائش کے لئے وہ یہاں آئے تھے۔ اس موقعہ پر بہتر تو یہ ہوتا۔ کہ تھارسٹین زرہ میں ملبوس ہوتا۔ مگر اس کا سامان کرنا چونکہ دشوار تھا۔ اس لئے سیاہ چادر کو ہی کافی سمجھ لیا گیا۔ بہر حال ان کی تجویز کارگر ہوئی۔ سازشی ان کو دیکھ کر مضطرب ہو گئے۔ اور راڈرک کے بچاؤ کی صورت

نکل آئی۔ اس واقعہ کے بعد تھا رسٹین اور فاکنر تیز چلتے ہوئے کھنڈروں کے دوسری جانب چلے گئے اور وہاں اس وقت تک پوشیدہ رہے۔ حتےٰ کہ راڈرک کے دشمن مغلوب۔خوف زدہ اور اپنی ناکامی پر سخت پریشان گھوڑوں پر سوار ہوکر واپس چلے گئے۔

دوسری صبح کو راڈرک اور ولیم فاکنر کے درمیان ڈنکن برو ڈی کی موجودگی میں جو گفتگو ہوئی اس کا ذکر اس سے پیشتر کیا جا چکا ہے۔ قدرتی طور پر جب فاکنر کو اس کا علم ہوا۔ کہ راڈرک نے مجھے دیکھ لیا ہے۔ تو وہ سخت مضطرب ہوگیا۔ اور اب اس نے اور بھی ضروری سمجھا۔ کہ ڈنکن برو کو اس بارہ میں بے خبر رکھا جائے کہ اس کے خلاف کسی طرح کے شبہات پیدا ہو چکے ہیں۔ پس اُس نے اپنے آقا کی ناراضگی اور بدنامی منظور کی۔ لیکن برو ڈی کی موجودگی میں اس کی شیطانی حرکات کا حال ظاہر کرکے اس کو خبردار ہونے کا موقعہ دینا پسند نہ کیا۔ ولیم نے ایک گھنٹہ کی مہلت طلب کی تھی۔ مگر یہ دراصل قصر گلن فان سے رخصت ہونے کا ایک بہانہ تھا۔ اور اس نے فوراً تھا رسٹین کے پاس جاکر اس کو سارے حالات سے خبردار رکھا۔ اور ان میں طے ہوا۔ کہ آئندہ جو کچھ کرنا ہو وہ ہمیں اکھٹے رہ کر کرنا چاہیئے۔ لیکن اس خیال سے کہ کوئی ولیم کی تلاش میں سرائے مذکور میں نہ آجائے۔ اُنہوں نے فیصلہ کیا۔ کہ مضافات شہر میں کسی دوسری قیام گاہ کا انتظام کیا جائے۔

اب ان کا کام فقط یہ تھا۔ کہ ڈنکن برو ڈی کی نقل و حرکت کی نگرانی کرکے کسی طرح یہ معلوم کریں۔ کہ اس نے تاوان کا روپیہ جس کی نسبت انہیں یقین تھا۔ کہ اسی نے چرایا ہے۔ کہاں رکھا ہے۔ ولیم فاکنر نے زنانہ لباس خرید کر ایک جوان عورت کا بھیس بدلا۔ اور اسی مکان میں ایک کمرہ کرایہ پر لے لیا۔ جو قصر گلن فان کے پاس واقع تھا۔ برو ڈی جس وقت محل سے باہر جاتا تو ولیم فاکنر زنانہ بھیس میں اس کے پیچھے ہو لیتا تھا۔ یہ سلسلہ تین چار دن رہا۔ مگر کوئی اطمینان بخش نتیجہ نہ نکلا۔ اور نہ یہی معلوم ہوا کہ روپیہ کہاں رکھا ہوا ہے۔ مگر ایک روز صبح کو جب ولیم فاکنر اپنے کمرہ کی کھڑکی میں کھڑا تھا۔ اس نے ایک سوار کو گھوڑا دوڑاتے ہوئے محل کے قریب پہنچتے دیکھا۔ اور معلوم کیا کہ یہ وہی قاصد ہے۔ جسے انگلستان بھیجا گیا تھا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد برو ڈی باہر نکلا۔ اور غیر معمولی تیزی رفتار سے چلتا ایک طرف کو روانہ ہوا۔ فاکنر بھی اس کے پیچھے ہو لیا۔ ڈنکن ایک مہاجن کی دوکان میں داخل ہوا۔ اور چند منٹ کے بعد باہر نکلکر پھر اُسی تیزی سے قصر گلن فان کی طرف چلا۔ ولیم فاکنر بھی اپنے مکان میں جاکر کھڑکی کے پاس کھڑا ہوگیا تھا۔ چند منٹ کے عرصہ میں راڈرک اور برو ڈی کے گھوڑے تیار ہوئے۔ اور

آخرالذکر نے ضروری سامان فراک سے باندھ لیا۔ اتنے میں راڈرک بھی باہر نکلا۔ اور اسے رخصت ہوتے دیکھنے کے لئے محل کے نوکر جمع ہو گئے۔ اس نے ان میں انعامات تقسیم کئے۔ اور برڈی کے ساتھ روانہ ہوا۔

جب ولیم فاکنر کو یقین ہو گیا کہ سر راڈرک ایڈنبرگ سے رخصت ہو گئے۔ تو اس نے زنانہ بھیس اُتار کر اپنے کپڑے پہن لئے اور سیدھا اسی مہاجن کی دوکان پر گیا جس کے ہاں اس نے ڈنکن برڈی کو جاتے دیکھا تھا۔ اس سے اس نے برڈی کے لین دین کا حال پوچھا۔ مہاجن ایک صاف باطن اور ایماندار شخص تھا۔ اس نے سارا حال صحیح صحیح بیان کر دیا۔ اور بتایا کہ برڈی کا روپیہ میرے پاس جمع ہے۔ قریباً نصف گھنٹہ پہلے وہ میرے پاس آیا۔ اور کہتا تھا کہ میں دفعتاً ایک لمبے سفر پر جانے کو مجبور ہوں۔ مگر ہفتہ دو ہفتہ میں واپس آ کر روپیہ لے لوں گا۔ جب ولیم فاکنر نے روپیہ کی مقدار پوچھی۔ تو وہ زرتاوان کی گم شدہ رقم کے مطابق نکلی۔ اور اس سلسلہ میں یہ بھی تحقیق ہوا کہ جس روز روپیہ گم ہوا تھا۔ قریباً اسی روز اسے مہاجن کے یہاں جمع کیا گیا۔ ولیم فاکنر نے ساہوکار سے کہا۔ کہ اس معاملہ کی تہ میں ایک راز ہے۔ آپ اس روپیہ کو اس وقت تک اپنے پاس رکھئے جتنے کہ مزید اطلاع دی جائے۔ اس نے ایسا کرنے کا وعدہ کیا۔

وہاں سے چلکر ولیم فاکنر قصر گلن فان میں گیا۔ جہاں نوکر اسے دیکھ کر سخت متعجب ہوئے۔ اور چونکہ برڈی نے یہ خبر مشہور کر دی تھی۔ کہ زرتاوان اسی نے چرایا۔ اور اب عدم پتہ ہے۔ اس لئے پہلے ان کا ارادہ ہوا کہ اسے حوالہ انصاف کر دیں۔ مگر ولیم نے ان کو ضروری حالات سے اس حد تک خبردار کر دیا۔ کہ اس کی نسبت ان کے سارے شکوک رفع ہو گئے۔ اور معلوم ہوا کہ اصلی چور کون ہے۔ سارا حال جان کر وہ لوگ شک و تہدید کی بجائے اس سے ہمدردی کا اظہار کرنے لگے۔ ولیم فاکنر اس جگہ اپنا گھوڑا لینے آیا تھا۔ اس پر سوار ہو کر اس نے ساکنان قصر کو الوداع کہی۔ اور رفقا ریٹسن کے پاس سرائے میں جا کر اسے تمام حالات سے خبردار کیا۔ اس پر انہوں نے فیصلہ کیا کہ اب سیدھے آرگل شائر چلنا چاہیئے۔ جیسا ناظرین کو معلوم ہے۔ وہ راڈرک اور ڈنکن برڈی کے وادی ٹانگو میں وارد ہونے کے دو گھنٹے بعد وہاں پہنچ گئے۔

باب - ۵۰

مسرت وشادمانی

عرض اس طرح ڈنکن برودی ۔ تھارسٹین اور ولیم فاکنر کے جداگانہ بیانات سے جنہیں ہم نے بغرض وضاحت سطور بالا میں یکجا کر دیا ہے ۔ اس خوفناک اور عظیم سازش کا حال معلوم ہوا ۔ جو راڈرک سیکنڈ املڈ کے خلاف کی گئی تھی ۔ ان حالات کے روشنی میں آنے سے جب راڈرک کو اپنے والدین کی نظروں میں پھر ایک بار وہی محبت اور اعتماد حاصل ہو گیا جو پہلے تھا ۔ تو اس وقت مبارک سلامت کا وہ شور پیدا ہوا جس کا حال بیان غیر ممکن ہے ۔ ایک طرف ایلن اپنے دلدار کی راستی اور صداقت کی کامیابی پر خوشی سے پھولی نہ سماتی تھی ۔ دوسری طرف فاضل ہمیش اپنی فطری فیاضی کے زیر اثر راڈرک کے خلاف عائد کردہ الزامات کی تردید سے مسرور و مطمئن تھا یہ بیان کرنا غیر ضروری ہوگا کہ اس موقعہ پر تھارسٹین نے حق و انصاف کی حمایت میں جس سرگرمی کا اظہار کیا تھا ۔ اس کے صلہ میں اس کا وہ ایک فعل غداری جس کا وہ حالت جوش میں مرتکب ہوا تھا ۔ فوراً معاف کر دیا گیا ۔ اس کے علاوہ حاضرین نے ولیم فاکنر کا بھی ان خدمات کے لئے جو اس نے اس موقعہ پر سرانجام دی تھیں ۔ کچھ کم شکریہ ادا نہیں کیا ۔

مگر اب ایک ایسا نظارہ پیش آیا جس میں راڈرک کی اعلیٰ صفات ذہنی کا خوب ہی اظہار وہ بار بار اپنے والد سے ایلن کے ساتھ رحم و درگزر کا سلوک کرنے کی سفارش کرتا اور منت کرتا تھا ۔ کہ اس راز کا فاش ہونا بجائے خود اس کے لئے کافی سزا ہے ۔ ڈنکن برودی کے لئے بھی اس نے رحم کی کچھ کم التجا نہیں کی ۔ اس نے کہا کہ اگر اس شخص کو ذلت اور بدنامی کی حالت میں وادی سے نکال دیا جائے ۔ تو یہ اس کے لئے یقیناً باعث عبرت ہوگا ۔

"میرے فیاض دل ۔ نیک نہاد بیٹا" والٹے گلنکو نے راڈرک کی التجاؤں سے متاثر ہو کر کہا ۔ تم نے اتنی تکلیفیں اٹھائی اور ہم سے اس قدر بے انصافیاں ہوئی ہیں ۔ کہ میں کسی بھی حالت میں تمہارا کہنا نظر انداز نہیں کر سکتا ۔ اس لئے ان دو شخصوں کی سزائیں ان کی نوعیت کے مطابق نہیں بلکہ تمہارے درگزر کے اعتبار سے تجویز کرتا ہوں ۔ سب سے پہلے ایلن کے متعلق میں وہی طریق تجویز کرتا ہوں جو اس نے تمہارے لئے پیش کیا تھا ۔ یعنی یہ کہ وہ کچھ مدت کے لئے اپنے آبائی وطن سے دور ایڈنبرگ میں قیام کرے ۔ اور وہاں اپنے طرز عمل سے استغفار و پشیمانی کا ثبوت

ڈنکن ایڈنبرگ میں میں اُسے لارڈ گلن فان کے محل میں رہنے کی اجازت نہ دوں گا۔ نہیں میرا حکم یہ ہے کہ وہ اس جگہ کسی ادنیٰ مکان میں سکونت رکھے اور وہاں اس کے عرصہ قیام کا دارومدار اس بات پر ہو کہ وہ کتنی مدت میں حقیقی ندامت وپشیمانی کا اظہار کرتا ہے۔ رہا یہ غدار پاجی" اور یہ کہتے ہوئے والئے گلنکو نے ڈنکن بوڑھی کی طرف جو خوف زدہ اور رعشہ براندام کھڑا تھا۔ قہر آلود نظر ڈالی "اس کے لئے اگر مجھے تمہارا پاس خاطر نہ ہوتا جسے اس بدذات نے تباہ وبرباد کرنے کی ایسی قابل نفرت کوشش کی ہے۔ تو میں اسی وقت اسے دریائے کونا کے ساحل پر صلیبی درخت کے ساتھ پھانسی پر لٹکوا دیتا۔ لیکن راڈرک۔ تمہارے کہنے پر میں اس کی جان بخشی کرتا ہوں۔ اس کے باوجود میرا حکم ہے" اس نے پھر ایک بار ڈنکن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "کہ اگر آج کے بعد تم پھر کبھی میرے علاقہ میں پھرتے ہوئے دیکھے گئے تو میری طرف سے اس شخص کو جو تمہیں دیکھے گا۔ اختیار ہے کہ وہ اسی وقت تمہیں صلیبی درخت تک لے جا کر وہاں بلاتامل پھانسی پر لٹکا دے۔ پس جاؤ۔ میری نظروں سے دور ہو جاؤ۔ ورنہ شاید میں اپنے غصہ کو ضبط نہ کر سکوں"

یہ حکم پا کر بدنصیب دغاباز جس کی سازشوں کا ثمرہ آج جلاوطنی اور ملک بدری کی صورت میں ملا۔ بھیگی بلی بنا ہوا دعوتی ہال سے نکل گیا۔ وہ اس وقت اپنے آپ کو اتنا محتاج اور مصیبت زدہ محسوس کرتا تھا کہ اگر زمین پھٹ کر ہی اس کو نگل لیتی۔ تو وہ اسے موجب تسکین سمجھتا۔ اس کے چلے جانے پر والئے گلنکو نے فاضل ہمیش سے مخاطب ہو کر کہا "میرے دوست۔ جو سزا میں نے اپنے بیٹے ایلن کے لئے تجویز کی ہے۔ اسے اس کو سنانے کا کام میں تمہارے سپرد کرتا ہوں۔ تم جا کر اسے میری طرف سے کہہ دو دن نکلتے ہی ایک خادم کو ساتھ لے کر یہاں سے چلا جائے۔ میرا خزانچی اسے ضروری اخراجات کے لئے روپیہ مہیا کر دے گا"

ہمیش نے طوعاً وکرہاً پیغام رسانی کے اس ناگوار فرض کو جو اس کے فیاض دل کے لئے سخت رنجدہ تھا پورا کیا۔ ایلن کا اظہار ندامت ابھی سے شروع ہو گیا تھا۔ کیونکہ وہ ڈرتا تھا۔ کہیں والد مجھے عاق نہ کر دیں۔ اور میری جگہ راڈرک اس علاقہ کا آئندہ سردار اور ان کا جانشین مقرر نہ ہو۔ اس لئے کہ والئے گلنکو کو اس قسم کی نامزدگی کا اختیار حاصل تھا۔ فاضل ہمیش نے ہال میں واپس آ کر ایلن کے بدلے ہوئے رویہ کا ذکر کیا۔ مگر لارڈ میکڈونلڈ جواب آخرالذکر کی خصلت کو اچھی طرح سمجھنے لگا تھا۔ یہ خبر سن کر بالکل چپ رہا۔

اس کے بعد سب اہلکاروں کو ہال میں طلب کیا گیا۔ اور لارڈ میکڈانلڈ نے تفصیلات میں داخل نہ ہوتے ہوئے جو حالات پیش آئے تھے۔ مختصر طور پر ان کے روبرو بیان کر دیئے۔ یعنی اس نے کہا کہ جو الزامات راڈرک پر عائد کئے گئے تھے۔ ان کی پوری تردید ہو چکی ہے۔ اور اس سلسلہ میں ثابت ہوا ہے۔ کہ ایلن نے اس سے اس قسم کا سلوک کیا۔ جو فیاضی اور برادرانہ شفقت سے بعید تھا۔ سارے اہلکاروں نے راڈرک کو سچے دل سے مبارکباد دی۔ اور اس کے بعد یہ جماعت میز کے گرد بیٹھ گئی۔ جہاں راڈرک کی واپسی اور بے گناہی ثابت ہونے کی خوشی میں شراب کے کئی جام نوش کئے گئے۔

اس سے اگلے دن ایلن میکڈانلڈ سویرے ہی ایڈنبرگ کی طرف روانہ ہو گیا۔ اور لارڈ میکڈانلڈ نے اپنی نیک نیتی اور اصلاح کی سرگرمی ثابت کرنے کے لئے یہ کام اس کے سپرد کیا کہ وہ زرتاوان کی وصولی کے متعلق ضروری تدابیر عمل میں لائے۔ روانگی سے پہلے اس نے ایلن سے ملنا منظور نہ کیا۔ بلکہ جو ہدایات وہ اُسے دینا چاہتا تھا وہ فادر ہیوبٹ سے لکھوا کر فاضل ہبش کی معرفت اس کے پاس بھجوا دیں۔ لیڈی میکڈانلڈ نے بھی ایلن کو الوداع نہ کہی۔ مگر ایک شخص تھا جو گھر دم سب کی نظروں سے بچ کر اس بدسرشت [illegible] کے کمرہ میں گیا۔ اور نہ صرف اسے واقعات ماضی کے لئے تہ دل سے معافی دی بلکہ اس ذلت میں جتنے کلمات تسکین اس سے کہے جا سکتے تھے کہے۔ کیا یہ بتانا ضروری ہے کہ وہ فیاض شخص راڈرک تھا؟ ایلن نے اس وقت بھی کائل ریا اور ظاہرداری سے کام لیا۔ اور گو اسے اپنے بھائی سے دلی نفرت تھی۔ اور واقعات پیش آمدہ کی بدولت اس کا شیطانی کینہ پہلے سے تیز ہو چکا تھا۔ تاہم اس نے ظاہر یہی کیا۔ کہ اس برادرانہ [illegible] اس کے دل پر خاص اثر ہوا [illegible] ایلن نے جانا کہ اس وقت راڈرک کی قسمت یاور ہے۔ اس [illegible] اس سے بگاڑ کرنا ٹھیک نہیں۔ کہ ایسا نہ ہو پیچھے اپنے طرز عمل سے [illegible]

خیر جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ ایلن سویرے ہی ایک نوکر ساتھ لے کر ایڈنبرگ کو رخصت ہو گیا۔ اور راڈرک حقیقی غم و اندوہ کی حالت میں اپنے کمرہ کو واپس ہوا۔ اصل یہ ہے کہ اس ذلت و بدنامی کا جو اس کے بھائی کو برداشت کرنی پڑی۔ اسے سخت ہی رنج تھا۔ اس روز لارڈ ڈگلن فام اپنے چند اہلکاروں سمیت قلعہ میکڈانلڈ میں وارد ہوا۔ اور اس وقت راڈرک سے بغلگیر ہو کر جس سے اسے فرزندانہ محبت تھی۔ جو خوشی ہوئی وہ فی الاصل ناقابل

بیان ہے۔ اس کے خلاف کسی طرح کے خیالات کو دل میں جگہ دینے کا اسے سخت ہی افسوس تھا اور اب کہ ان شبہات کی جو اس کے خلاف کئے جاتے تھے۔ تردید ہو گئی۔ تو سب سے بڑھ کر خوشی لارڈ ممدوح کو ہوئی۔

غرض کہ اب وادی گلنکو میں مسرت وشادمانی کا جشن شروع ہوا۔ لارڈ گلن فان قریباً ایک ہفتہ وہاں رہا۔ اور اس عرصہ میں ہر گھر میں شراب کے خم کے خم تقسیم ہوئے۔ گوشت پکے دعوتیں ہوئیں اور پہاڑی ساز کے وجد آور ترانوں سے باشندگان وادی کے دل خوب ہی مسرور ہوئے۔ آخر لارڈ گلن فان کی رخصت کا وقت آیا۔ اور فیصلہ یہ ہوا کہ اسکی بیٹی ایلن بھی اس کے ساتھ ہی رخصت ہو۔ کیونکہ اس کی خواہش یہ تھی۔ کہ شادی کی تیاریاں شروع کر دی جائیں۔ اور ایک ماہ کے عرصہ میں راڈرک اور ایلن اس رشتہ میں منسلک ہو جائیں جسے کوئی دنیاوی طاقت توڑ نہیں سکتی۔ اس نے درخواست کی کہ راڈرک بھی کم از کم ایک ہفتہ کے لئے میرے ساتھ چلے اور اگرچہ لارڈ اور لیڈی میکڈانلڈ اس بیٹے سے۔ جو حالات کے زیر اثر ان کو بے حد عزیز ہو چکا تھا۔ جدا ہونا نہیں چاہتے تھے۔ تاہم انہوں نے لارڈ گلن فان کی درخواست کو نامنظور کرنا بھی مناسب نہ سمجھا۔ چنانچہ لارڈ گلن فان راڈرک۔ لیڈی ایلن ہمیش اور لارڈ گلن فان کے اہلکار سب قلعہ گلن فان کی طرف روانہ ہوئے۔ اور خادم لیم بھی اپنے آقا کے ساتھ ان کے ہمراہ ہو گیا۔

اور اس ایک ہفتہ کی خوشیوں کا جن سے عاشق ومعشوق بہرہ اندوز ہوئے کون اندازہ کر سکتا ہے۔ وہ نواحات قلعہ میں دلفریب قدرتی مناظر کی سیر کرتے ہوئے بہت دور چلے جاتے۔ اور اگر کبھی ان میں عہد ماضی کا ذکر آتا بھی تو محض اس لئے کہ وہ اس کے مقابلہ میں حال کی راحت اور مستقبل کی امیدوں سے اور بھی اچھی طرح بہرہ اندوز ہو سکیں۔ بارہا وہ نیکدل ہمیش کو اپنے ساتھ لے لیا کرتے تھے۔ اور وہ اگرچہ تہ دل سے حسین وجمیل ایلن کا پرستار تھا۔ تاہم اس نوجوان کی بانکی دلفریب صورت کو دیکھ کر جس پر وہ نازنین سوجان سے فدا تھی۔ کبھی اس کے دل میں رنج وحسد کا بعید ترین احساس پیدا نہیں ہوتا تھا۔ آخر ایک ہفتہ کی مہلت پوری ہوئی اور راڈرک اپنی محبوبہ۔ اس کے والد اور رفیق ہمیش سے عارضی طور پر رخصت ہو کر واپس ہوا۔

وادی میں آنے پر اسے معلوم ہوا کہ بھائی کی طرف سے ایک قاصد ایڈنبرگ سے یہ خبر لایا ہے کہ ایلن نے اس مہاجن سے زر تاوان وصول کر لیا ہے جس کے پاس ڈنکن بروڈی نے

اسے جمع کرایا تھا۔ اب یہ روپیہ ایلین کے پاس جمع تھا۔ اور وہ اس کے متعلق والد کی ہدایات
کا منتظر تھا۔ لارڈ میکڈانلڈ نے اس روپیہ سے وہ چیزیں خریدنے کا حکم دیا جن کی اسے ضرورت
تھی۔ اور ایک عشرہ میں کئی لدو گھوڑے کپڑوں، چاندی کے برتنوں، مردانہ اور زنانہ لباس
اور اسلحہ کے بوجھ سے دبے ہوئے سواروں کی حفاظت میں گلنکو آ گئے۔ قلعہ میں کئی طرح
کی اصلاحات کی گئیں۔ کھڑکیوں میں بیش قیمت پردے لٹکوا دیے گئے۔ اور جن لوگوں
کو راڈرک اور ایلین کی شادی میں شریک ہونا تھا ان کے لئے قیمتی لباس تیار ہوئے تھے۔
راڈرک نے تقریب شادی پر ایلین کو مدعو کرنے کی تحریک نہیں کی۔ اس لئے نہیں
کہ اسے اس کی موجودگی سے رنج و خوشی حاصل نہ ہوتی بلکہ اس وجہ سے کہ ایک بار اس
نے ایلین گلن خان سے اپنے عشق کا اظہار کیا تھا۔ اور ایسے حالات میں وہ اس کا دور رہنا
بہتر سمجھتا تھا۔ آخر جب وہ یوم سعید آیا تو ایک بہت بڑی جماعت لارڈ میکڈانلڈ
راڈرک کی سرکردگی میں گھوڑوں پر سوار وادی کے اس سرے پر چلتی نظر آئی جو با
کی سمت میں واقع تھا۔ سب نے قیمتی لباس پہنے ہوئے تھے۔ اور ۲۰ ملکار اور بھا
اور ولیم فاکز ان کے ساتھ تھے۔ موسم دلفریب اور مطلع صاف تھا۔ اور ہر ایک کا دل
مسرت سے معمور۔ تیز رفتار گھوڑوں نے دس میل کا فاصلہ تھوڑی دیر میں طے کر لیا۔ لیڈی
[illegible] ایلین گلن خان کو [illegible] ہو چکی تھی۔ جہاں شادی کی
[illegible]
[illegible]
جشن وطرب [illegible]

مگر ان تفصیلات میں داخل ہونا بے سود ہے۔ ناظرین ایلین گلن خان [illegible]
تصویر بآسانی اپنے ذہن میں قائم کر سکتے ہیں جب وہ عروسی لباس میں ملبوس تھی۔
خوشی اور فخر کا اندازہ کرنا بھی دشوار نہیں ہو سکتا۔ جو راڈرک کو اسے گرجا کی طرف لے
کے وقت ہوا۔ اور قلعہ گلن خان کے کشادہ گرجا کی اس وقت کی آرائش اس عہد
خفیہ انتظام سے کتنی مختلف تھی۔ جو کپتان کیمبل اور سر میکڈانلڈ نے سینٹ میری
کے کھنڈروں میں کیا تھا۔ اور خود ایلین گلن خان کا حسن گلوسوز جس میں دوشیزگی کی
شرکت ہو کر ایک عجیب شان دلآویزی پیدا کر دی تھی۔ اس جلوہ بیباک سے کتنا مختلف

اسٹڈ کیمبل کی خوبصورتی سے ظاہر تھا! سروں پر کامدار شامیانہ - پاؤں میں زردوز مخمل
ی اور مشک وعنبر کی مہک نے ہوا کو رشک گلستان بنا رکھا تھا - اکثر والیان حکومت
ریوں کو ساتھ لائے تھے - فادر ہیوبرٹ بھی موجود تھا - مگر اس تقریب کا اصلی فرض
فان کے پادری کے سپرد تھا - بہرحال نومقدس اور محترم پادری بیش قیمت لباس
حاضر تھے - اور بے شمار خوش پوش خواتین کی موجودگی اس نظارہ کی دلکشی میں
ہی تھی -

یعنی رسم شادی ادا ہوئی - اور والئے گلن فان کی دختر راڈرک میکڈانلڈ کی منکوحہ
ں موقعہ پر حاضرین کے روبرو ایلن کے باپ نے اعلان کیا کہ راڈرک میکڈانلڈ جسے میں
مدی میں قبول کیا ہے میرے بعد آرگل شائر اور ایڈنبرگ ہر دو مقامات میں جائداد
لک ہوگا - اس طرح پر راڈرک کو دوگونہ مبارکباد دی گئی - ایک شادی اور دوسری
ان وراثت کے لئے جو اس شادی کے سلسلہ میں اسے حاصل ہوئی -

یک رسم کے بعد جو دعوت دی گئی - وہ نہایت شاندار تھی اور اس میں قدیم عظمت کی
بو دیتی جس کا شہرہ تاریخ وروایات کی بدولت آجتک قائم ہے - شام کے وقت
ی لباس اتار کر سواری کے کپڑے پہنے - گھوڑے حاضر کئے گئے - اور اس نے
وداع کہی - یہ نظارہ حاضرین اور خود ایلن گلن فان کے لئے بڑا پر درد تھا - لارڈ
اپنی اکلوتی بیٹی کو دعائیں دیتے ہوئے دولہا کے سپرد کیا - وہ اسے اپنے ساتھ
باہر لے گیا - اور اس جگہ اس کو سہارا دے کر اس گھوڑے پر سوار کیا جسے اس
ہی آراستہ کیا گیا تھا - اس مقام پر فاضل ہمیش نے ان کو الوداع کہی اور عروسی
میکڈانلڈ کو ساتھ لئے وادی گلنکو کی طرف روانہ ہوئی - جس وقت حسین جمیل
کے ساتھ قصر گلن فان سے روانہ ہوئی تو اسکی آنکھوں میں آنسو اور لبوں پر
جو اس تقریب پر جمع ہوئے تھے - وہ دولہا دلہن کی روانگی کے بعد بھی جشن مسرت
ہورن وہیں ٹھیر گئے -

رت کسی خاص واقعہ کے بغیر وادی گلنکو میں پہنچ گئی - اور اس جگہ کے سب
جھنڈے لے کر استقبال کے لئے آئے - آخر جب سورج غروب ہوا - اور وادی
نے تسلط قائم کر لیا - تو گھاٹیوں میں اور بلندیوں پر بے شمار الاؤ جلائے گئے -

جن کے شعلے آسمان تک پہنچتے تھے۔ لارڈ میکڈانلڈ نے دل کھول کر خیرات کی۔ اور ہر ایک باشندہ وادی کو اتنا سامان مہیا کیا جس سے وہ اس تقریب سعید پر عیش و نشاط میں پوری طرح حصہ لے سکتا تھا۔

باب ۔ ۵۹

سفر

جس نوکر کو ایلن میکڈانلڈ نے ایڈنبرگ جاتے ہوئے ساتھ لیا۔ وہ لکھنا پڑھنا جانتا تھا۔ اس لئے کہ وادی گلنکو کے جن اشخاص نے فادر ہیوبرٹ کے اوقات فرصت میں نوشت و خواند کا سلسلہ جاری رکھا۔ ان میں سے ایک وہ بھی تھا۔ اس سے ایلن کو یہ سہولت ہوئی۔ کہ وہ حسب ضرورت اس کی وساطت سے اپنے والد سے خط و کتابت کر سکتا تھا۔ چنانچہ وقتاً فوقتاً وہ ایڈنبرگ سے وادی گلنکو میں اس قسم کی خبریں جو اُسے شہزادہ آرینج کے انگلستان پر حملہ آور ہونے کی تیاریوں کی نسبت ملتی تھیں۔ باپ کے نام بھیج دیا کرتا تھا۔

ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ کہ ایلن کو اس بات کا بہت اندیشہ تھا۔ کہ ایسا نہ ہو۔ والد کی گلنکو کی گدی میری بجائے راڈرک کو مل جائے۔ اس فکر کو اس وقت اور بھی تقویت [illegible] اس نے سنا۔ کہ گلن فان کی ریاست اور آمدنی کا وارث [illegible] قرار دیا گیا۔ [illegible] ذات۔ [illegible] ایسے بھی لوگ ہیں۔ جو نیکی [illegible] ماننے کے لئے کبھی تیار نہیں [illegible] وہ اس کے اثر سے بالاتر ثابت ہوئے [illegible] یہی وجہ تھی۔ کہ گو راڈرک نے بارہا اپنی بے غرضی اور طبعی فیاضی کا ثبوت دیا۔ لیکن ایلن کو ہمیشہ اس سے بدگمانی ہی رہی۔

اس کی وہ سازشیں جو اس نے راڈرک کے خلاف سوچی تھیں۔ جس طرح ناکام [illegible] کا حال ناظرین کو معلوم ہے۔ اُلٹا اُن کا اثر یہ ہوا۔ کہ جسے ایلن تباہ و برباد کرنا چاہتا تھا۔ اس نے اور زیادہ عزت و رفعت حاصل کی۔ اور خود ایلن اسی نسبت سے اپنے وا[illegible]

تھا میں خصوصاً اور باشندگان گلنکو میں عموماً ذلیل و خوار ہو گیا۔ پس اب اس کی طرف سے اس بات کی پوری کوشش شروع ہوئی کہ والدالد اور ساکنان وادی کے روبرو پھر ایک بار اپنی صفائی پیش کی جائے۔ لیکن جس طریق پر اس نے سابقہ خطاؤں کی تلافی شروع کی۔ اس کا اثر مفید ہونے کی بجائے اُلٹا مضر ثابت ہونے والا تھا۔ کیونکہ اس کی حکمت عملی ذاتی اغراض اور شخصی مفاد سے وابستہ تھی۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ اس نے ایڈنبرگ جاتے ہی تاوان کا روپیہ اس مہاجن سے واپس لے لیا جس کے پاس ڈنکن بروڈی نے جمع کرایا تھا۔ اور اس کے بعد جن مختلف اشیا کی خرید کا حکم اُسے دیا گیا تھا۔ ان کی بھی اس نے فوراً تعمیل کی۔ یہ سب چیزیں جلدی ہی آرگل شائر میں بھیجی گئیں۔ اور جتنا روپیہ اس طرح صرف ہوا۔ اس کا حساب بھی کوڑی پیسہ تک اس کے ساتھ ہی روانہ کر دیا گیا۔ جو رقم بچ رہی وہ اس نے نقد ارسال کی۔ اس کے بعد وہ اس بارہ میں معلومات حاصل کرنے کے درپے ہوا۔ کہ ولندیزی حملہ کی تیاریاں کس حد تک مکمل ہو چکی ہیں۔ چنانچہ کم و بیش روزانہ وہ بندرگاہ لیتھ میں جاتا۔ کہ ہالینڈ سے آنے والے جہازوں کی سواریوں سے اس بارہ میں ضروری حالات معلوم کر سکے۔ جو خبریں اس طرح پر اُسے حاصل ہوتی تھیں۔ انہیں وہ گاہ بگاہ [illegible] سے لکھوا کر لارڈ میکڈانلڈ کے پاس بھیج دیتا تھا۔ غرض یہ باتیں تھیں جن سے مکار [illegible] والدالد کا اعتماد حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

[illegible] ایک اور بات بھی اس کے پیش نظر تھی۔ وہ جانتا تھا کہ برطانیہ میں عنقریب [illegible] ہوتی ہے۔ اور وہ وقت دور نہیں۔ جب انگلستان اور سکاٹ لینڈ دونو [illegible] شہزادہ ولیم کے حامیوں میں لڑائی شروع ہو جائے گی۔ ایلین سوچتا تھا [illegible] سے امتیاز حاصل [illegible] موقعہ ہے۔ ناظرین جانتے ہیں کہ وہ بڑا بہادر تھا۔ لیکن اس کی بہادری راڈرک [illegible] شجاعت سے مختلف تھی۔ اس لئے کہ راڈرک کی بہادری [illegible] پر مبنی تھی۔ اور ایلین کی وحشیانہ طاقت پر۔ اس کی بہادری اس قسم کی تھی۔ جو دشمن کی جان لینا جانتی ہے۔ مگر اپنی جان کی بھی پروا نہیں کرتی۔ لیکن جو کچھ بھی ہو۔ ایلین کی آرزو یہ تھی۔ کہ کسی طرح پھر ایک بار شہرت حاصل کر کے راڈرک کو نیچا دکھایا جائے۔ وہ تدریج والدالد کا اعتماد حاصل کر رہا تھا۔ اور اُسے امید تھی [illegible] کی مدد سے میں وہ ہردلعزیزی بھی حاصل کر لوں گا۔ جو اُسے پیشتر باشندگان گلنکو میں تھی۔ اُسے کامل یقین تھا۔ کہ اگر میں اپنی اس کوشش میں کامیاب ہو گیا۔ تو پھر مناسب وقت پر میر گلنکو کی مسند پر بیٹھنا ایک طے شدہ

امر ہے۔

شہزادہ ولیم آف آرینج کی بیان کردہ تیاریوں کی نسبت تحقیقات کے دوران میں ایلن کی اکثر ایسے امراء و عمائد سے ملاقات ہوئی۔ جو جیکبائٹ فریق یا صاف لفظوں میں حامیان شاہ جیمز سے تعلق رکھتے۔ اور اکثر حالتوں میں اُن کے رہبر تھے۔ ان تک رسائی حاصل کرنا بہت مشکل نہ تھا۔ اس لئے کہ ایک تو وہ لارڈ گلن فنان کے دوست تھے۔ کیونکہ یہ وہی لوگ تھے جن سے راڈرک اپنے زمانہ قیام ایڈنبرگ میں ملا کرتا تھا۔ دوسرے میکڈانلڈ والئے گلنکو کے خلف اکبر و وارث کی حیثیت میں ایلن کی ذات بجائے خود اہمیت سے خالی نہ تھی۔ اور گو اُسے شہری امرا کی صحبت کے آداب بہت کم معلوم تھے۔ تاہم کیتھلاک جماعت کے رہبر اس کا بڑے تپاک سے استقبال کرتے۔ اور خلوص و محبت سے پیش آتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ قلعہ ایڈنبرگ کے محافظ ڈیوک آف گارڈن۔ ارل آف بالکراس۔ وائیکونٹ ڈنڈی، مارکوئیس آف اتھول اور بشپ آف ایڈنبرگ ان سب سے اس کی ملاقات ہو گئی۔ چند ہفتوں کے عرصہ میں ہر شخص کو یقینی طور پر معلوم ہو گیا۔ کہ پرنس ولیم کی طرف سے حملہ ضرور ہو گا۔ جس کے بعد شاہ جیمز کے حامیوں نے اپنے استحکام کی تیاریاں شروع کر دیں۔ اس سلسلہ میں ڈیوک آف گارڈن نے سر ایلن میکڈانلڈ کو اپنی قلعہ نشین فوج میں کپتان کا عہدہ پیش کیا۔ ایلن کو اپنی شہرت کے لئے یہ موقعہ بہت اچھا نظر آیا۔ اور اس نے فوراً ایک قاصد کو باپ کی خدمت میں بھیجکر اس سے مشورہ طلب کیا۔ وہ جانتا تھا کہ لارڈ میکڈانلڈ کا جواب یقینی طور پر اثبات میں ہو گا۔ بہرحال اس نے اس ذریعے سے باپ کو خوش کرنے کا اچھا موقعہ تلاش کیا۔ چنانچہ جیسا کہ اس کا خیال تھا۔ لارڈ میکڈانلڈ نے اس کے حسب منشا جواب بھیجا۔ اور جس خط میں یہ اجازت درج تھی۔ اس کی تحریر ایلن کو اتنی نرم معلوم ہوئی۔ کہ اس نے سمجھا۔ والد کا غصہ رفتہ رفتہ فرو ہوتا جا رہا ہے۔

غرض اس طرح پر ایلن میکڈانلڈ نے ڈیوک آف گارڈن کی فوج میں کپتان کا عہدہ حاصل کرکے قلعہ کے ایک حصہ میں سکونت اختیار کر لی۔ اسی طرح وقت گذرتا گیا حتے کہ ستمبر کا مہینہ شروع ہوا۔ اور اسی وقت شاہ جیمز کے حامیوں نے سربرآوردہ سرداروں کا ایک جلسہ ایڈنبرگ میں منعقد کیا۔ جس میں اس بات کا فیصلہ ہوا۔ کہ ان پہاڑی والیان ریاست کے نام جو مذکور کے حامی ہیں۔ ایک گشتی چٹھی بھیجی جائے۔ جس میں اس بات کی ... شاہ جیمز کے دربار ... میں مراسلت یا قاصد بھیجکر ...

قدرتی طور پر ایک چھٹی لارڈ میکڈانلڈ والئے گلن اور ایک اور لارڈ گلن فان کے نام بھی بھیجی گئی۔ خط پاتے ہی آخرالذکر والئے میکڈانلڈ سے مشورہ کرنے کو گھوڑے پر سوار ہو کر گلن کی طرف روانہ ہوا۔ اور دونوں میں یہ بات طے پائی۔ کہ ایک قاصد کو بادشاہ کی خدمت میں بھیجکر اس بات کا یقین دلایا جائے۔ کہ ہم پورے وفادار اور تہ دل سے آپ کے حامی ہیں۔ پہلے خیال ہوا۔ کہ یہ کام فاضل ہمیش کے سپرد کیا جائے۔ لیکن غور سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ قاصد سرداروں کا قریبی رشتہ دار ہونا چاہیئے۔ پس آخری فیصلہ یہ ہوا۔ کہ اس کام کی انجام دہی راڈرک کے ذمہ ڈالی جائے۔

راڈرک کا روزِ اول سے یہ حال تھا۔ کہ باپ کی طرف سے جو حکم صادر ہو۔ وہ اس کی تعمیل کے لئے بسر و چشم حاضر رہتا تھا۔ اور ہمیشہ فرض کو آرام پر فوقیت دیتا تھا۔ چنانچہ اس نے اس کام کی انجام دہی کو اپنے ذمے لیا۔ مگر جب اس نے اس کا ذکر اپنی حسین دلہن سے کیا۔ تو اس نے بہ منت استدعا کی۔ کہ مجھے بھی اپنے ساتھ ہی لے چلئے۔ اتفاق سے اس کارروائی کو لارڈ میکڈانلڈ یا لارڈ گلن فان ان دونوں میں سے کسی نے ناپسند نہیں کیا۔ کیونکہ دونوں اپنی وفاداری کے زعم میں اس قدر پھولے ہوئے تھے۔ کہ اُنہوں نے سمجھا۔ اگر راڈرک نے اپنی دلہن کو دربار میں پیش کیا۔ تو اس سے ملکہ اور بھی خوش ہونگی۔ ایلین نے ساتھ چلنے کی جو درخواست کی تھی۔ اس کی فوری منظوری سے راڈرک کو بہت خوشی ہوئی۔ اور اب روانگی کی تیاریاں فوراً شروع کردی گئیں۔

سفر میں راڈرک کے ساتھ اس کا خادم ولیم فاکز اور ایلین کے ہمراہ اس کی اپنی خادمہ فلورا نامی تھی۔ وہ ایک بڑی نیک نہاد صاف باطن جوان عورت تھی۔ غرض اس طرح ستمبر ۱۶۸۸ء کے پہلے ہفتہ کے آخری ایام میں مسافروں کی یہ مختصر جماعت خویش و اقارب کو الوداع کہہ کر ڈنڈی کی طرف روانہ ہوئی۔ کیونکہ یہ قریب ترین بندرگاہ تھی۔ جہاں لنڈن جانے والا جہاز یقینی طور پر مل سکتا تھا۔ گلنکو سے لیتھ کا فاصلہ قریباً ایک سو میل اور ڈنڈی تک صاف ۸۰ میل تھا۔ پس جب کبھی عجلت کی ضرورت اور زنانہ سواریوں کی آسائش ملحوظ ہو۔ تو اس فرق کو پیش نظر رکھا جا سکتا تھا۔ چنانچہ یہ جماعت گھوڑوں پر سوار ہو کر ضروری سامان اور نقدی ساتھ لئے روانہ ہوئی ... گلن سے ہو کر سرائے کنگس ہوس کی راہ سے سیدھا ڈنڈی کی طرف جاتا تھا۔ پہلا ... کنگس ہوس میں کیا۔ جہاں مارگرٹ مارین لیڈی ایلین میکڈانلڈ سے بڑے ... سے ملکر بھی بہت خوشی ہوئی۔ کیونکہ یہ اسی کی سفارش کا نتیجہ

تھا۔ کہ کونٹ ڈی ہیلیڈر اور رابنڈ ریولیسل کے فرار پر ساکنان گلنگ نے اس سے اور اس کے بڈھے رشتہ داروں سے کوئی بدسلوکی نہ کی تھی۔

جس وقت سر راڈرک اور حسین و جمیل ایلین بالاخانہ میں بیٹھے ہوئے کھانا کھا رہے تھے خادم اور فلورا نچلی منزل میں دسترخوان پر بیٹھے ہوئے تھے۔ مارگرٹ ارین سے باتیں کرتے ہوئے فلورا نے اتنا کہا۔ کہ ہم انگلستان کے صدر مقام کی طرف جا رہے ہیں۔ لیکن یہ نہیں بتایا کہ وہاں کام کیا ہے جس کی وجہ ممکن ہے یہ ہو۔ کہ وہ خود اس بارہ میں پوری واقفیت نہ رکھتی تھی۔

جس وقت مارگرٹ اور فلورا باتیں کر رہی تھیں۔ ایک مسافر سرائے کے دروازہ پہ گھوڑے سے اترا۔ اس نے میدانی وضع کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اور صورت سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ وہ قاصد یا پیغام بر ہے۔ گھوڑے سے اترتے ہی اس نے سرائے کے ایک خادم لڑکے کی طرف باگ پھینک دی۔ اور خود اس کمرہ میں داخل ہوا۔ جہاں فلورا اور ولیم فاکنر بیٹھے ہوئے کھانا کھا رہے تھے۔ بڈھے ارین نے آگے بڑھ کر کہا۔ "جو حکم ہو حاضر کروں۔"

"پہلے مجھے ایک جام کسی چیز کا پینے کے لئے دو۔" شخص مذکور نے کہا۔ "کیونکہ دن گرم ہے اور میں دور سے سفر کرتا ہوا آیا ہوں۔" پھر جب اس کی تعمیل ہو چکی۔ تو اس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ "کیا میں اس جوان عورت سے جس کا نام مارگرٹ ارین ہے۔ تھوڑی دیر کے لئے گفتگو کر سکتا ہوں؟"

سرائے دار نے قاصد کی طرف حیرت و استعجاب کی نظر سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "وہ میری پوتی ہے۔۔ مگر لیجیو وہ خود ہی آ گئی۔ تمہیں جو کچھ دریافت کرنا ہو۔ اس سے کر سکتے ہو۔"

مارگرٹ سخت اضطراب کی حالت میں قاصد کی طرف بڑھی۔ اس وقت اس کے چہرہ پر حیرت کا اثر اتنا غالب نہ تھا۔ جتنا اس کے دادا کا خیال تھا۔ جس کی وجہ ممکن ہے یہ ہو۔ کہ وہ سمجھ گئی تھی۔ بات کیا ہے۔ بہرحال اس کی طرف دیکھ کر قاصد نے کہا۔ "اگر آپ اجازت دیں تو میں علیحدگی میں کچھ عرض کیا چاہتا ہوں۔"

"واہ! ایک اجنبی سے علیحدگی کیا معنے؟" بڈھے ارین نے خفا ہو کر کہا۔ "یہ بہت بری بات ہے۔ کم از کم میں اس درخواست کو ناپسند کرتا ہوں۔"

لیکن مارگرٹ نے اپنے دادا کی طرف ایسی نظر سے دیکھا جس میں ملامت کی جھلک تھی۔ پھر وہ قاصد سے متوجہ ہو کر کہنے لگی "کوئی ایسا کمرہ تو خالی نہیں۔ جہاں ہم علیحدگی میں گفتگو کر سکیں بہرحال تم تھوڑی دیر کے لئے باہر آجاؤ۔ وہیں باتیں ہو جائیں گی۔"

بڈھا مارین اپنی پوتی کی اس حرکت سے ناخوش تھا۔ اور فاکز اور رفلور اس وجہ سے حیرت زدہ کہ مارگرٹ نے قاصد کی درخواست اس آسانی سے منظور کر لی۔ گویا وہ پہلے ہی سمجھتی تھی۔ کہ اُسے کیا کہنا ہے۔ خیر وہ دونو باہر نکل کر سرائے کے پہلو میں کھڑکیوں سے دور چلے گئے۔ اور اس وقت مارگرٹ نے قاصد کی طرف استفہامی نظر سے دیکھا۔

وہ کہنے لگا "میں صرف آپ سے ملنے کی خاطر لیتھ سے یہاں تک آیا ہوں۔ ایک ولندیزی جہاز کے کپتان نے جسے وارد ہوئے تین دن گذرے ہیں۔ مجھے پیغام دیا تھا۔۔۔"

"اور وہ پیغام کیا ہے؟" حسین دوشیزہ نے جس کے چہرہ کی رنگت دل کی حرکت کے ساتھ تبدیل ہو رہی تھی۔ دریافت کیا۔

"وہ اس لفافہ میں بند ہے" یہ کہتے ہوئے قاصد نے ایک بٹوہ اور ایک لفافہ پیش کیا۔ جس پر مہریں لگی ہوئی تھیں۔

بٹوہ میں بظاہر بہت سے طلائی سکے تھے۔ اور لفافہ پر مارگرٹ مارین سرائے کنگس ہوس آرگل شائر کا پتہ درج تھا۔

"کیا آپ اسے پڑھ سکتی ہیں؟" قاصد نے دریافت کیا "نہیں تو میں پڑھ کر سنا دوں۔"

"نہیں اس کی ضرورت نہیں" مارگرٹ نے جلدی سے کہا "اگرچہ میں اس کے لئے تمہارا شکریہ ادا کرتی ہوں۔"

یہ کہتے ہوئے اس نے لفافہ چاک کیا۔ اور یہ بات کہ وہ نہ صرف رقعہ کو پڑھ سکتی بلکہ مضمون کو خوب سمجھتی تھی۔ اس کے چہرہ کی رنگت سے ظاہر ہو گئی۔ اس کے رخساروں پر پہلے بشاشت نمودار ہوئی۔ پھر اس کے بعد فوراً ہی افسردگی کی جھلک پیدا ہو گئی۔ اور وہ کہنے لگی "ہاں مگر اس کا انتظام کیونکر ہو سکتا ہے؟"

"کیا میں کسی طرح آپ کی خدمت کر سکتا ہوں؟" قاصد نے ادب سے دریافت کیا۔ پھر کہنے لگا "مجھے اس کام کا معاوضہ اتنی فیاضی سے دیا گیا ہے کہ میں نہیں چاہتا ادائے فرض میں کسی طرح کوتاہی کروں۔"

میں پھر تمہارا شکریہ ادا کرتی ہوں" مارگرٹ نے جواب دیا۔ "مگر میری رائے میں ایسا کوئی کام نہیں۔ جو تم میرے لئے کر سکتے ہو... مگر ٹھیرو۔ میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا ہے... میں سمجھنے لگی ہوں..."

اس نے رقعہ جیب میں ڈال لیا۔ اور بٹوہ بھی وہیں رکھ لیا۔ اس کے بعد وہ سرائے کی طرف چلی۔ قاصد اس کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ سرائے میں جا کر اس نے اس کے سامنے خوراک کی بہت چیزیں رکھیں۔ اور پوری طرح خاطر مدارات کرنے کے بعد ایک عقبی کمرہ میں جا کر جہاں اس کا دادا اور دادی بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے دروازہ بند کر لیا۔ ہم یہ بیان کرنا نہیں چاہتے کہ اس موقعہ پر تینوں میں کیا گفتگو ہوئی۔ مختصر یہ کہ اس نے اُن کے سامنے ایک ایسی داستان بیان کی جس کے سلسلہ میں اس کے رخساروں پر کئی بار حیا کی سُرخی پیدا ہوئی۔ اگرچہ یہ غیر معصومانہ تھی۔ کیونکہ اس کے بیان میں کوئی بات ایسی نہ تھی۔ جو باعث شرم ہوتی۔ ہم یہ بات لکھ دینا چاہتے ہیں۔ کہ جو کام اس کے پیش نظر تھا۔ اس کے لئے ان دونوں سے اجازت حاصل کرنے کی خاطر اُسے منت سماجت بھی کرنی پڑی۔ مگر آخر کار انہوں نے اسے وہ اجازت جس کی وہ خواستگار تھی۔ بڑے تامل کے ساتھ دے دی۔ آخر جب کام کا یہ حصہ طے ہو گیا۔ تو ان دونوں سے اظہار شکر گذاری کے طور پر بغلگیر ہوئی۔ اس نے رقعہ اور بٹوہ پیش کیا۔ اور اس نقد کا کچھ حصہ ان کے پاس چھوڑنے کے لئے بھی آمادہ ہوئی۔ مگر وہ اس کی یہ درخواست ماننے کو تیار نہ تھے۔ بلکہ انہوں نے اپنے پاس سے کچھ روپیہ اس کی ضروریات کے لئے پیش کیا۔ مارگرٹ نے اس کے لینے سے انکار کر دیا۔ اور ایک بار پھر ان سے بغلگیر ہو کر کمرہ سے رخصت ہوئی۔

اس کے بعد وہ تیز چلتی ہوئی اس بالاخانہ میں گئی۔ جہاں راڈرک اور ایلین کھانے سے فارغ ہو کر اس بارہ میں گفتگو کر رہے تھے۔ کہ اب گھوڑے تیار کرانے چاہئیں۔ جس وقت وہ کمرہ میں داخل ہوئی۔ تو اس کے چہرہ پر امید و بیم اور یقین و تشویش کے مشترکہ آثار نمودار تھے۔ دروازہ کو احتیاط سے بند کر کے وہ ایلین کے قدموں میں دو زانو ہو گئی۔ اور بولی "محترمہ خاتون میں آپ سے ایک درخواست کرنے کے لئے حاضر ہوئی ہوں۔ یقین ہے کہ آپ میری التجا کو رد نہ کریں گی"

"مارگرٹ جو کچھ کہنا ہو۔ کہہ دو" ایلین نے کہا۔ "مجھے یقین ہے تم کوئی ایسی درخواست نہ کرو گی۔ جسے منظور کرنا میرے لئے غیر ممکن ہو۔ مگر دیکھو۔ اس طرح دو زانو نہ بیٹھو..."

"نہیں بانو۔ میں اس وقت تک اسی حالت میں بیٹھی رہوں گی جب تک کہ آپ میری التجا منظور کریں" مارگرٹ نے زوردار لہجہ میں کہا۔

"تو کہو وہ التجا کیا ہے۔" ایلن نے جواب دیا۔ اور اس نے اس کے چہرہ کی طرف ایسی نظر سے دیکھا جس سے حوصلہ افزائی ہوتی تھی۔

مارگرٹ بولی۔ "مجھے آپ کی خادمہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ انگلستان کے صدر مقام کو جا رہی ہیں۔ میری آرزو آپ کے ساتھ چلنے کی ہے . . ."

"مارگرٹ!" ایلن نے حیرت زدہ ہو کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی راڈرک کے منہ سے بھی کلمات تعجب نکلے۔ پھر وہ کہنے لگی۔ "یقیناً تم یہ الفاظ سنجیدگی سے نہیں کہہ رہی ہو۔ اگرچہ تمہاری صورت الفاظ اور انداز سے یہی ثابت ہوتا ہے۔"

"بانو میں بالکل سچ عرض کر رہی ہوں" مارگرٹ نے جواب دیا۔ "اور اگر آپ میری درخواست کو شرف قبول بخشیں۔ تو میں اس سفر پر روانہ ہونے اور ہر قسم کی صعوبتیں برداشت کرنے کو تیار ہوں مجھے معلوم نہیں۔ لندن یہاں سے کتنی دور ہے۔ ہاں اتنا جانتی ہوں۔ کہ فاصلہ بہت ہے۔ مگر مجھے اس کی پروا نہیں۔ کیونکہ اگر وہ دنیا کے دوسرے سرے پر بھی واقع ہو۔ تو میں وہاں جانے کے لئے تیار ہوں۔"

"کیا کچھ ایسا ہی ضروری کام ہے؟" ایلن نے اور زیادہ متعجب ہو کر مارگرٹ سے جو اب تک دوزانو بیٹھی ہوئی تھی۔ دریافت کیا۔

"جی ہاں ایک نہایت ضروری معاملہ درپیش ہے۔ ایک قاصد ابھی میرے نام خط لایا ہے . . . مگر نہیں میں آپ کو تفصیلات سے پریشان کرنا نہیں چاہتی" اس نے فوراً ہی رک کر کہا۔ "اگر آپ میری درخواست منظور کریں۔ اور از راہ عنایت کسی طرح کے سوالات نہ پوچھیں۔ تو میں آپ کی عنایت کی حد ممنون احسان رہونگی۔"

"لیکن تم نے اب تک یہ بیان نہیں کیا۔ کہ ہم تم سے اس بارہ میں کیا رعایت کر سکتے ہیں" ایلن نے جواب دیا۔ "کیا تمہاری خواہش ہمارے ساتھ لندن جانے کی ہے؟"

"ہاں یہی میری آرزو ہے" مارگرٹ نے جواب دیا۔ "اور میں یہ عرض کر دینا چاہتی ہوں۔ کہ میں آپ کی عنایت سے بے جا فائدہ اٹھانا نہیں چاہتی۔ میرے پاس اخراجات کے لئے کافی روپیہ ہے . . ."

"نہیں مارگرٹ اگر تم ہمارے ساتھ چلوگی۔ تو ہم تمہیں اپنے محدود سرمایہ کو خرچ کرنے کا، نہیں دینگے" فیاض دل ایلین نے کہا۔

"معزز خاتون میں آپ کی تہ دل سے احسان مند ہوں۔ کہ آپ مجھ سے ایسا عنایت آمیز سلوک رہی ہیں۔ لیکن میں اس صورت میں ہرگز ساتھ چلنے کو تیار نہیں ہوں۔ کہ آپ میرے اخراجات بوجھ ناحق اپنے اوپر لیں۔ آپ کی اجازت کے لئے میں پھر ایک بار شکریہ ادا کرتی ہوں۔ بہ مجھے ڈر ہے۔ کہ سر راڈرک کو میرے ساتھ چلنے پر کسی طرح کا اعتراض نہ ہو۔" یہ کہتے ہوئے اس ڈرتے ڈرتے راڈرک کی طرف دیکھا۔

"نہیں مارگرٹ مجھے کسی طرح کا اعتراض نہیں۔" اس نے جواب دیا "لیکن اخراجات کے معا میں تم بے جا اصرار نہ کرو۔ بلکہ جس طرح لیڈی ایلین چاہتی ہیں انہیں کرنے دو۔ لیکن ایک اور سوا یہ بھی ہے۔ کہ کیا تم نے اپنے رشتہ داروں سے اجازت حاصل کرلی ہے؟"

"جی ہاں کرلی" مارگرٹ نے جواب دیا "آپ تصدیق کرنا چاہیں تو میرے دادا سے براہ راست کر سکتے ہیں۔"

"اس صورت میں" ایلین نے اپنے شوہر کی طرف استفہامی نظر سے دیکھتے ہوئے کہا "ہماری طرف سے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔"

"مہربان خاتون میں آپ کا ہزار بار شکریہ ادا کرتی ہوں" مارگرٹ نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اسے بوسہ دیتے ہوئے کہا۔ اور اس کے بعد فرش زمین سے اٹھ کر اس نے مؤدبانہ لہجہ میں کہا "سر راڈرک میکڈانلڈ آپ کی بھی میں کچھ کم شکرگذار نہیں ہوں۔ میں بہت جلد آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہو جاؤں گی۔ اور آپ کو دیر تک انتظار نہ کرنا پڑے گا۔"

لیڈی ایلین کی طرف مسرت و شکرگذاری کی نظر سے دیکھ کر مارگرٹ مارین کمرہ سے باہر نکلی اور سرائے کے جس حصہ میں رہا کرتی تھی۔ وہاں جاکر سفری لباس پہنا۔ اس کے بعد ضروری سامان کی چیزیں ساتھ لیں۔ اس کے دادا نے اپنے اصطبل سے ایک گھوڑا ڈنڈی تک کے سفر کے لئے مہیا کر دیا۔ اور اپنے دونوں رشتہ داروں کو محبت سے الوداع کہہ کر وہ سر راڈرک لیڈی ایلین میکڈانلڈ ولیم فاکنر اور فلورا کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئی۔

باب - ۱۰

لندن سترہویں صدی میں

جس زمانہ کا حال ہم لکھ رہے ہیں۔ اس وقت لندن کی آبادی پانچ لاکھ سے زیادہ نہ تھی۔ لیکن اس حالت میں بھی وہ ہالینڈ کے صدر مقام ایمسٹرڈم کے سوا جو دولت عظمت اور تجارت ان سب باتوں میں اس پر فوقیت رکھتا تھا۔ وہ یورپ بھر میں سب سے مشہور صدر مقام تھا۔ اس عظیم آتشزدگی کے بعد جس نے شاہ چارلس ثانی کے زمانہ میں حصہ شہر کے اندر خوفناک تباہی پھیلائی تھی۔ نہایت مختصر عرصہ میں بے شمار نئی عمارتیں تیار ہو چکی تھیں۔ اور چونکہ اس زمانہ میں نہ ایسے تجربہ کار صناع موجود تھے۔ اور نہ مصالحہ کی بہم رسانی کے لئے موجودہ سہولتیں حاصل تھیں۔ اس لئے یہ ترقی اور بھی حیرت خیز تھی۔ جہاں پر آگ کے شعلوں نے جلی ہوئی اینٹوں اور مردہ خاک کے سوا کوئی چیز نہ چھوڑی تھی۔ وہاں بہت جلد بارونق بازار آباد ہو گئے۔ اور ایسی پختہ مضبوط اور شاندار عمارتیں تیار ہوئیں۔ جن کی پیشتر کوئی نظیر نہ ملتی تھی۔ آگ لگنے سے پہلے لندن کی عمارتیں زیادہ تر لکڑی اور گچ سے بنتی تھیں۔ اور تھوڑی بہت اینٹیں جن سے اس تیاری میں کام لیتے تھے۔ وہ مٹی کے ان ٹکڑوں سے بہتر نہ ہوتی تھیں۔ جنہیں دھوپ میں رکھ کر سکھا لیا گیا ہو۔ دوکانوں کی جگہ بھدے اور خراب چبوترے سکونتی مکانوں کے سامنے بنے ہوئے تھے۔ اور انہی پر دوکاندار سودا سلف فروخت کرتے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ بازار اس قدر تنگ تھے۔ کہ دو سوار بمشکل پہلو بہ پہلو چل سکتے تھے۔ اور چونکہ اس زمانہ میں گاڑی کا سفر ایک ایسی نعمت خیال کیا جاتا تھا۔ جس سے صرف امرا ہی فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ اسلئے بازاروں میں گاڑیوں کی آمد و رفت کا انتظام غیر ضروری سمجھا جاتا تھا۔ لیکن جب شہر ایک بار آگ کی نذر ہو چکا تو نئی عمارتیں بالکل نئے پیمانہ پر تیار ہوئیں۔ اس قسم کے بازار آباد ہوئے۔ جن میں دو رویہ عمدہ پختہ اینٹوں کے مکانات بنے ہوئے تھے۔ اور چبوتروں کی جگہ لوگوں نے جابجا باقاعدہ دوکانیں اور گودام کھول دیئے۔

اس کے باوجود بازار بدستور تنگ رہے۔ کیونکہ نئی عمارتیں انہیں مکانوں کے آثار پر تیار ہوئی تھیں۔ جو جا بجا آگ میں جل چکے تھے۔ مالدار لوگوں نے بہت سا روپیہ صرف کر کے شاندار محلات تعمیر کرائے۔ لیکن تنگ کوچوں اور تاریک گلیوں میں ان میں سے بہت کم اپنی شان عظمت

ظاہر کر سکتے تھے۔ ان عمارات میں سے بعض آج تک موجود ہیں۔ اور ان میں کاروباری لوگ تجارت کرتے۔ یا وکیل بیٹھتے ہیں۔ اگر یہ بہتر نواحات میں ہوتیں، تو بڑی شاندار نظر آتیں۔ بہر حال اپنی نقص کے باوجود وہ فراخ کشادہ اور خوشنما تھیں۔ لکڑی کے فرش۔ کٹے ہوئے پتھر کی کارنسیں پچی کاری کئے ہوئے آتش دان۔ خوشنما محرابیں۔ چوبی تختوں کی دیواریں۔ غرض اس زمانہ کے معیار صناعی کے بموجب وہ سب چیزیں جو دولت کی افراط سے تیار کی جا سکتی ہیں۔ ان میں تھیں اور ان کے مکینوں کو حصہ شہر پر بہت فخر تھا۔ اس زمانہ میں لارڈ میئر کو عہد حال کی نسبت بہت زیادہ شان وشوکت دکھانے کا موقعہ ملتا تھا۔ وہ بھاری اور مضبوط گاڑی جس میں وہ آج کل خاص موقعوں پر سوار ہوکر بازاروں سے گذرتا ہے۔ تب موجود نہ ہوتی تھی۔ اس لئے لارڈ میئر اور اس کے عملہ کے لوگ گھوڑوں پر سوار ہوکر نکلتے تھے۔ اور یہ جلوس اتنا شاندار ہوتا تھا کہ اسکی شوکت شاہی سواری کی عظمت سے کم نہ سمجھی جاتی تھی۔

یہ وہ زمانہ تھا۔ جب شہر میں دریا پر صرف ایک پل بنا ہوا تھا جسے لندن برج کہتے تھے اس پل کی محرابیں تنگ نشیب اور ناہموار تھیں۔ اور ان کے نیچے سے دریا کا پانی اس زور سے بہتا تھا۔ کہ جوار بھاٹے کے موقعوں پر کوئی ناخدا اپنی کشتی کو اس پل کے نیچے گذارنے کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ اس کے باوجود پل سے لے کر برج تک زمانہ حال کی طرح جہازوں کے مستول ہی مستول نظر آتے تھے۔ پل پر بھدی وضع کے مکانات بنے ہوئے تھے۔ جن کی چھتیں بیسیوں انسانی سروں سے سجی ہوئی تھیں۔ جو سردی گرمی ہر موسم میں سڑتے اور عفونت پھیلاتے رہا کرتے تھے۔ اور ان کی موجودگی اس شہر کے لئے باعث ندامت تھی۔ اس کے باوجود اپنی عمارتوں سے اکثر مالدار شہری اور دوکاندار بڑے فخر واطمینان کے ساتھ ان جہازوں کا نظارہ کیا کرتے تھے۔ جو دریائے ٹیمز پر برج تک پھیلے ہوئے تھے۔ اور سمجھتے تھے کہ صدر مقام برطانیہ نے وہ تجارتی عظمت حاصل کی ہے۔ جسے کوئی دوسرا شہر آسانی سے نہیں پا سکتا۔

سلسلہ داستان جاری رکھنے سے پہلے اس زمانہ کے لندن کی حدود اربعہ کا ذکر بھی بیجا نہ ہوگا۔ مشرق کی طرف برج سے پرے کوئی گھاٹ گودام یا گودی جن کا سلسلہ اس وقت بلیک وال تک پھیلا ہوا ہے۔ موجود نہ تھی۔ جہاں آج کل شیڈول کی گنجان آبادی نظر آتی ہے۔ وہاں اس زمانہ میں جہاں تک نگاہ کام کرتی تھی۔ کھیت اور دلدلی مقامات دکھائی دیتے تھے۔ اسی طرح جہاں آج کل وائٹ چیپل اور سٹپنے آباد ہیں۔ وہاں ہر طرف ویرانہ تھا۔ فنس بری اور ٹاور ہیلٹس

کی جگہ بھی غیر آباد تھی۔ شمال کی طرف اسلنگٹن ایک چھوٹا سا خوشنما گاؤں تھا۔ مگر اس سڑک پر جو شہر سے نکل کر اس کی طرف جاتی تھی۔ رہزن اکثر مسافروں کو لوٹ لیا کرتے تھے۔ماربون کے علاقہ میں کھیتوں کے سوا کچھ نہیں تھا۔ اور مغرب کی طرف چلسی ایک چھوٹا سا گاؤں تھا جس میں صرف آٹھ سو آدمی آباد تھے۔ رات کے وقت چوروں اور لٹیروں کے خوف سے وہاں جانا اتنا ہی دشوار تھا۔ جیسا اسلنگٹن میں۔

اس زمانہ میں شہر کا فیشنبل حصہ لنکنز ان فیلڈس اور اس کے نواحات میں تھا۔ جنوب مغرب کی طرف امرا کے مکانات تھے۔ جن میں سے کئی ایک آج تک موجود ہیں۔ اور ان میں وکیلوں اور بعض دوسرے پیشہ ور لوگوں کے دفاتر ہیں۔ ان مکانوں کی ڈیوڑھیوں۔ فراخ زینوں اور بلند کمروں سے اکثر حالتوں میں اس بات کا اندازہ ہوتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں جب عہد حال کی آسائش کا معیار مختلف تھا۔ عوام کے خیالات کیا ہوتے تھے۔ جہاں آجکل کاونٹ گارڈن کی روشیں ہیں۔ وہاں بھی امرا کے محلات تھے۔ اس زمانہ میں بلومسبری سکوئر کا نام سوتھمپٹن سکوئر تھا اور سوہو سکوئر کا کنگس سکوئر۔ اسی طرح جہاں آجکل مونٹیگ سٹریٹ واقع ہے۔ وہاں مونٹیگ سکوئر ہوتا تھا۔ جس میں اکثر مالدار اور فیشنبل لوگوں کے مکانات واقع تھے۔ جہاں آکسفورڈ سٹریٹ ہے وہاں دونوں طرف خوشنما تجارتی دوکانیں آباد ہیں۔ وہاں ایک سڑک تھی۔ جس کے دو رویہ کھیت جابجا اور درخت تھے۔ جہاں ریجنٹ سٹریٹ اور اس کے نواحی علاقے آباد ہیں۔ یہاں لوگ اکثر شکار کھیلنے آیا کرتے تھے۔ جہاں گریٹ مالبرو سٹریٹ آباد ہے۔ وہ مقام آبادی سے بہت دور ایک میدان کی حیثیت رکھتا تھا۔ جس میں ایک بہت بڑا گڑھا کھودا گیا تھا۔ اور جب چارلس ثانی کے عہد میں پلیگ پھیلی۔ تو مرنے والوں کی لاشیں اس میں لاکر ڈال دیتے تھے۔ چنانچہ ہزارہا لاشیں اس میں بھر دی گئی تھیں۔ ۔۔۔ اگرچہ ان لاشوں پر مٹی کی بہت موٹی تہ جمادی گئی۔ تاہم عوام میں یہ خیال مشہور تھا۔ کہ ان کا تعفن اور چھوت اتنی زبردست ہے کہ کسی کو اس طرف سیر و شکار کے لئے آنے کی جرات نہ ہوتی تھی۔ جس مقام پر کانڈوٹ سٹریٹ اور ہینوور سکوئر کی عمارات واقع ہیں۔ وہاں ایک فراخ مرغزار تھی۔ جس میں پانی کا ایک چشمہ بنا ہوا تھا۔ اور اس چشمہ سے جو نالی نکالی گئی تھی۔ اس کے نام پہ موجودہ بازار کا نام رکھا گیا ہے۔ سینٹ جیمز سکوئر اور جرمن سٹریٹ اس فراخ میدان میں بہت مدت بعد بنے۔ جس کا نام اس وقت سینٹ جیمز فیلڈس مشہور تھا۔ سینٹ مارٹن کا گرجا بالکل علیحدگی میں بنا ہوا تھا۔ اور پکاڈلی کے بارونق بازار کے شمال میں دن ماہ

سے زیادہ مکانات نہ تھے۔

دریائے ٹیمز کے جنوب میں بہت کم عمارتیں تھیں۔ اور وہ بھی ایک دوسرے سے فاصلہ پر۔ جس جگہ آج کل بارونق بازار گلیاں اور کوچے آباد ہیں۔ وہاں ہر طرف دلدلی مقامات تھے۔

سطور بالا میں جو تفصیل بیان کی گئی ہے۔ وہ اس وقت تک مکمل نہ سمجھی جائے گی۔ جب تک سترہویں صدی کے لوگوں کی معاشرت کا بھی کچھ ذکر نہ کر دیا جائے۔ موجودہ زمانہ کی طرح تب بھی کاونٹ گارڈن میں منڈی لگتی تھی۔ لیکن مال فروخت کرنے والے اپنی چیزوں کو بھدی وضع کی دوکانوں یا چوبی تختوں پر یا ٹوکروں میں رکھ کر بیچا کرتے تھے۔ اور ان کو گرد وغبار سے محفوظ رکھنے کا کوئی انتظام نہ ہوتا تھا۔ چونکہ اس جگہ کا فرش پختہ نہ تھا۔ اور نہ صفائی کا انتظام ہی معقول تھا۔ اس کیچڑ میں ملی ہوئی سبزی کے ڈھیر ہر طرف نظر آتے تھے۔ جن سے نہایت متعفن اور زہریلی ہوا خارج ہوتی تھی۔ اس منڈی میں نہایت ادنے طبقہ کے لوگ جمع ہوتے تھے۔ اور ہر طرف گالی گلوچ اور فحش کلامی کا زور رہتا تھا۔ سینٹ جیمز سکوائر میں زمانہ حال کی طرح نہ درخت تھے۔ نہ اس کے چاروں طرف حفاظت کے لئے خار چین اور لوگ عام طور پر اس میں کوئلوں کی راکھ اور کوڑا کرکٹ پھینکا کرتے تھے۔ گویا ایک طرف کاونٹ گارڈن میں امرا کے محلات کی کھڑکیوں کے نیچے نہایت شرمناک نظارے دکھائی دیتے تھے۔ اور دوسری جانب سینٹ جیمز سکوائر کی آبادی میں غلاظت ونجاست کا ایک خوفناک ڈھیر جمع ہوتا رہتا تھا۔ لنکنز ان فیلڈس کی حالت بھی اس سے بہتر نہ تھی۔ شام کے وقت اس جگہ غریب طبقہ کے بے کار۔ کاہل، و عیاش لوگوں کا ایک میلہ سا لگا کرتا تھا۔ جس میں عورتیں حیا سوز طریقوں پر ناچتی تھیں۔ مداریوں کے تماشے اور کتوں اور سانڈوں کی لڑائی ہوتی تھی۔ پہلوانی کے کرتب دکھائے جاتے تھے۔ اور ایسی ہی کئی اور ادنے تفریحات کا انتظام تھا۔ اس زمانہ میں لندن کے بازاروں میں لیمپ جلانے کا طریقہ ابھی ابھی شروع ہوا تھا۔ ہر دسویں گھر کے سامنے ایک لمپ لگا ہوا تھا۔ لیکن چونکہ غروب آفتاب کے بعد گلیوں بازاروں میں اچکے۔ بدمعاش۔ چور اور عیاش لوگ کثرت سے جمع ہوتے تھے۔ اس لئے وہ معدود پہرہ دار جن سے پولیس کا کام لیا جاتا تھا۔ کچھ انتظام نہ کر سکتے تھے۔ شاذونادر کوئی رات ایسی گذرتی تھی۔ کہ ان لمپوں کو اس مطلب کے لئے نہ بجھا دیا گیا ہو۔ کہ یہ لوگ ہر قسم کی مکروہ حرکات کھلے بندوں کر سکیں۔ یہی وجہ تھی۔ کہ آئے دن چوریاں اور قتل کی وارداتیں ہوتی رہتی تھیں۔ اس زمانہ کے فیشنبل گنڈے ایک عام شرارت یہ کرتے تھے۔ کہ کوئی شخص

پالکی پر سوار جارہا ہوتو یہ اُسے گرا کر نوکر کے ہاتھ میں لی ہوئی مشعل کو بجھا دیتے تھے ۔ ایسے موقعوں پر چوروں کا داؤ خوب لگتا تھا ۔ جو کچھ ہاتھ آتا ۔ وہ اسے لے اُڑتے تھے ۔ مختصر یہ کہ اس زمانہ میں لندن کے بازار رات کے وقت اس سے بہت زیادہ خطرناک ہوتے تھے جتنی زمانہ حال میں کوئی ویران سڑک بھی نہیں ہوسکتی ۔

اس زمانہ میں ابھی مکانوں پر نمبر لکھنے کا طریقہ رائج نہ ہوا تھا ۔ البتہ دوکانوں کے سامنے سائن بورڈ ضرور ہوتے تھے ۔ گو ان پر بھی زمانہ حال کی طرح دوکاندار کا نام یا اس کے سامان کی تفصیل درج نہ ہوتی تھی ۔ یہ اس لئے کہ اُس زمانہ میں عوام لکھنا پڑھنا نہ جانتے تھے بس سائن بورڈوں پر صرف مختلف قسم کی علامتیں بنا دی جاتی تھیں جن سے خاص خاص دوکانوں کو پہچانا جاسکتا تھا ۔ مثلاً کسی پر بکری کے بچہ کی تصویر ہوتی تھی ۔ کسی پر ریچھ کی ۔ کسی پر شیر ببر اور کسی پر سؤر کی ۔ اسی طرح بعض پر بلوط کے درخت اور اسی قسم کی اور چیزوں کی تصویریں بنی ہوئی ہوتی تھیں شوخ رنگوں اور بھدے نمونوں کے یہ سائن بورڈ بازار میں ہر طرف دکھائی دیتے تھے ۔

غرض شہر لندن کی یہ حالت تھی ۔ کہ وہ جہاز جس میں سر راڈرک لیڈی ایلین ۔ ولیم فاکنر ۔ فلورا اور مارگرٹ ماریسن سوار تھے ۔ ڈنڈی سے چل کر دریائے ٹیمز میں وارد ہوا ۔ جہاز کا سفر مختصر اور خوشگوار ثابت ہوا تھا ۔ اور اس دوران میں مارگرٹ نے اس کام کا مطلق ذکر نہیں کیا تھا جس کی خاطر وہ کوہستان سکاٹ لینڈ سے چل کر صدر مقام میں آئی تھی ۔ اس کے ساتھیوں نے بھی یہ مناسب نہ سمجھا ۔ کہ اس سے اس بارہ میں سوالات پوچھیں ۔ لیکن آخر جس وقت یہ لوگ جہاز سے خشکی پر اُترنے لگے ۔ تو ایلین نے مارگرٹ سے دریافت کیا ۔ "کہ کیا اپنے اس جگہ کے زمانہ قیام میں تم ہماری حفاظت ہی میں رہنا منظور کروگی ؟ اگر ایسا ہو تو ہمیں کسی طرح کا اعتراض نہیں بلکہ دلی خوشی ہوگی ۔" مارگرٹ نے اس کے لئے شکریہ ادا کیا ۔ اور کہا کہ "میں ابھی ایک دو روز آپ ہی کے پاس ٹھیروں گی ۔" چنانچہ جہاز سے اتر کر یہ لوگ چیرنگ کراس کے قریب ایک سرائے میں جس کا نام ہنگرفورڈ آرمز مشہور تھا ۔ قیام پذیر ہوئے ۔ یہ وہی سرائے تھی ۔ جس نے مدتوں بعد ہنگرفورڈ قہوہ خانہ کے نام سے شہرت حاصل کی ۔

لندن میں وارد ہونے کے دوسرے دن دوپہر کے قریب راڈرک بیش قیمت لباس پہن کر وزیر اعظم ارل آف سنڈرلینڈ کی ملاقات کے لئے روانہ ہوا ۔ ولیم فاکنر بھی اس کے ساتھ تھا ۔ اور اس نے بھی اچھے کپڑے پہنے ہوئے تھے ۔ اُسے اپنے آقا کے ساتھ چل کر دلی فخر محسوس ہوتا تھا ۔ سنڈرلینڈ

کا مکان سینٹ جیمز سکوئر میں واقع تھا جس وقت یہ دونو وہاں پہنچے۔ تو دروازہ کھلا تھا اور فراخ ڈیوڑھی میں بے شمار وردی پوش خادم جمع تھے۔ لیکن ہر قسم کے سوالات کا جواب صرف ایک شخص دیتا تھا۔ جو اچھا عہدہ دار معلوم ہوتا تھا۔ اور جس نے سادہ کپڑے پہنے ہوئے تھے اس کا کام یہ تھا کہ جتنے بھی ملاقاتی آئیں۔ ان سب کو ان کی حیثیت اور کام کی اہمیت کے مطابق تقسیم کر کے مختلف کمروں میں بٹھا دے جس زمانہ کا ہم ذکر کر رہے ہیں۔ اس وقت وزیر اعظم کے مکان پر کئی بے فکرے جمع رہتے تھے۔ مثلاً شاعر اور مصنف اس کی سرپرستی حاصل کرنے کے لیے۔ ناٹک لکھنے والے اپنے مسودات دکھانے کو کئی لوگ مختلف شکایات کے خلاف اور بعض حصول عنایات کے لئے عرضیاں لے کر اسی طرح کئی تجارت پیشہ لوگ وزیر اعظم کی سرپرستی حاصل کرنے کی خاطر نئے نئے مال کے نمونے لے کر اس کے مکان پر حاضر ہوتے تھے۔ بارہا ایسا ہوتا کہ ایک شخص ہفتوں۔ بلکہ مہینوں روزمرہ وزیر اعظم کے مکان پر حاضر ہوتا۔ اور اس کی فرصت کے انتظار میں صبح سے شام تک وقت ضائع کر کے بے نیل ومرام واپس چلا جاتا۔ کیونکہ حقیقت میں یا ظاہرداری کے لئے اس زمانہ میں وزیر اعظم کو بہت کم فرصت ہوتی تھی۔ ڈیوڑھی میں ملاقاتی عورتوں کے لئے ایک جدا کمرہ تھا جس میں دوکانداروں کی بیویاں اپنے شوہروں کے مال کے نمونے لے کر۔ افسروں کی بیوائیں بعض خاص مطالبات پیش کرنے کے لیے اور کئی لیڈیاں وزیر اعظم کی سرپرستی حاصل کرنے کی غرض سے جمع رہتی تھیں۔ ایک تیسرا کمرہ ان عزت دار اور صاحب حیثیت لوگوں کے لئے مخصوص تھا جن سے وزیر اعظم حقیقت میں ملنا چاہتا ہو چنانچہ جس وقت راڈرک میکڈانلڈ نے اپنا نام بتایا۔ تو اسے اسی کمرہ میں پہنچا دیا گیا۔ اور ولیم فالکنر ایک اور کوٹھری میں جہاں ایسے معززین کے نوکر جمع رہتے تھے جا بیٹھا۔

راڈرک کو بہت دیر انتظار نہیں کرنا پڑا۔ کیونکہ اگرچہ کئی ملاقاتی اس سے پہلے کے آئے ہوئے تھے۔ تاہم ملاقات کا شرف سب سے اول راڈرک ہی کو حاصل ہوا۔ وزیر اعظم کا نوکر اسے کئی خوشنما کمروں سے گذار کر جنہیں بڑے اہتمام سے سجایا ہوا تھا محل کے ایک خاص حصہ میں لے گیا۔ جہاں ارل آف سنڈرلینڈ ایک سکرٹری کے پیچھے کھڑا تھا۔ اور وہ سکرٹری ایک میز کے پاس بیٹھا ہوا کچھ لکھ رہا تھا۔ میز پر سرخ رنگ کا کپڑا بچھا ہوا اور چاروں طرف بے شمار کاغذات پھیلے ہوئے تھے۔

وزیر اعظم کی عمر چالیس سال کے قریب تھی۔ قد لمبا۔ صورت شاندار اور بدن تیر کی طرح

سیدھا بیٹھا تھا۔ اس نے سیاہ مخمل کا تنگ سوٹ جس میں رپہلی گوٹ کا حاشیہ لگا ہوا تھا پہن رکھا تھا۔ اور وہ اس کے بدن پر خوب سجتا تھا چہرہ مہیب اور نگاہ سے غور و فکر کے علاوہ سرد مہری اور سکوت کا اظہار ہوتا تھا۔ آنکھیں اپنے اندر ایک خوفناک جھلک رکھتی تھیں۔ اور بالائی ہونٹ کا خم تکبر کا مظہر تھا۔ طریق آداب میں امرا کے موروثی اخلاق کے ساتھ ایک خاص ضابطہ پسندی شامل تھی۔ جس کا تعلق اس کے سرکاری عہدہ سے سمجھا جاسکتا ہے۔ لیکن اس کی صورت دیکھ کر کوئی شخص دلی خیالات کا صحیح اندازہ نہ کرسکتا تھا۔ تاہم یہ حالت عام نہ تھی۔ کیونکہ ارل آف سنڈر لینڈ بوقت ضرورت اتنا ہی خلیق اور ملنسار ثابت ہوسکتا تھا۔ جتنا عام حالات میں متکبر اور مغرور۔ چنانچہ سر راڈرک میکڈانلڈ سے وہ بڑے اخلاق سے پیش آیا۔ اور تھوڑی دیر تک اس کی طرف گہری دلچسپی کی نظر سے دیکھتا رہا۔ اس کے بعد اسے ایک کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرکے کہنے لگا "میں ابھی آپ سے مخاطب ہوتا ہوں۔" اور وہ پھر اپنے سکرٹری کو کچھ ہدایات دینے میں مصروف ہوگیا۔

کہنے لگا "دیکھو سر ایڈورڈ پونسبی پورٹسمتھ کی بندرگاہ کے عہدہ کمشنر کے لئے ایک ہزار پونڈ پیش کرتا ہے۔ میری رائے میں یہ عہدہ اس کو دے دیا جائے۔ کیونکہ اس کے حریف سر ولیم ڈوڈلے نے اس سے دو سو پونڈ کم پیش کئے تھے۔ قدرتی طور پر یہ آسامی اسی کو دینی چاہیئے جو زیادہ روپیہ صرف کرسکتا ہے۔" اور یہ کہتے ہوئے وزیر اعظم کے لبوں پر ہلکا تبسم نمودار ہوا جس کے بعد وہ کہنے لگا۔ "اچھا اس سے آگے ؟"

سکرٹری نے پاس رکھا ہوا ایک کاغذ اٹھا کر کہا "سنائی لارڈ گارٹر کا ایک اعزاز خالی ہے . . ."

"جس کے لئے کئی آدمی امیدوار ہیں" ارل آف سنڈر لینڈ نے کہا۔ "لارڈ پرسٹن اس اعزاز کے لئے بہ منت استدعا کر رہا ہے۔ اور چونکہ وہ وزیر وزارت ہے۔ اس لئے حق افضل اسی کا سمجھا جاتا ہے۔ لیکن مارکوئیس آف آرمنڈ تین ہزار پونڈ پیش کرتا ہے۔ اس لئے لکھ لو۔ کہ یہ اعزاز اسی کو دیا جائے۔"

اس طرح ارل آف سنڈر لینڈ راڈرک کی موجودگی میں اپنے سکرٹری کو اس قسم کی ہدایات دیتا رہا۔ جن سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ وہ کتنا بے اصول حریص اور زر پرست ہے۔ یہ حالت دیکھ کر راڈرک کے دل کو سخت صدمہ ہوا۔ کیونکہ یہ حرص انسانی کی انتہا تھی۔ کہ اس نے ایسی بدلتوں کو

ایک مرد غیر سے چھپانے کی بھی پروانہ کی۔ لیکن سنڈرلینڈ عادتاً سرکاری عہدوں اعلٰے آسامیوں اور بلند اعزازات کی اس فروخت میں جس کی مثال راڈرک نے دیکھی رازداری سے کام نہ لیتا تھا وہ اُلٹا اپنی حرص کو ایک خوبی سمجھتا۔ اور اس قسم کی کارروائیاں اس خیال سے علانیہ کرتا تھا۔ کہ لوگ جانیں۔ یہ سب کچھ اُس کے جائز اختیارات میں داخل ہے۔

بڑے سکون و اطمینان کے ساتھ راڈرک کی طرف متوجہ ہو کر اُس نے کہا۔ "آپ میک آئین اعظم والئے گلن کے فرزند ہیں؟" اور اس کے بعد جب راڈرک نے طریق اثبات میں سر کو حرکت دی۔ اور ادب کی راہ سے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ تو ارل نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "یہ کہنا بے جا تعریف میں داخل نہ سمجھا جائے گا۔ کہ حال ہی کوہستان سکاٹ لینڈ کے جتنے بہادروں کا صدر مقام میں آنا ہوا ان سب میں آپ کو خاص امتیاز حاصل ہے۔ مسٹر راڈرک دربار شاہی میں آپ کی آمد مبارک ہو۔ مجھے آپ کو ملک معظم اور ملکہ کے روبرو پیش کر کے خاص مسرت حاصل ہو گی۔"

"مائی لارڈ" راڈرک نے جواب دیا "میں بادشاہ سلامت کو والد کی وفاداری اور اطاعت گذاری کا یقین دلانے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ نیز یہ عرض کرنے کے لئے کہ لارڈ میکڈانلڈ والئے گلن کو سکاٹ لینڈ کے کوہی والیان ریاست میں جس قدر بھی اختیارات حاصل ہیں وہ سب ملک معظم کی خدمت گذاری میں صرف کئے جائیں گے۔"

ارل آف سنڈرلینڈ تھوڑی دیر چپ چاپ اس طرح اس کی طرف دیکھتا رہا۔ گویا اپنی تیز نگاہ سے اس کے خیالات و خصائل کا اندازہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ پھر دفعتاً اُسے ایک کھڑکی کے پاس لے جا کر جہاں ان کی باتیں سکرٹری کے کانوں تک نہ پہنچ سکتی تھیں۔ اس نے آواز دبا کر کہا۔ "مسٹر راڈرک میں درخواست کرتا ہوں۔ سچ سچ کہئے۔ کوہستان میں بادشاہ سلامت کی نسبت عام خیالات کیا ہیں؟"

"مائی لارڈ جہاں تک مجھے معلوم ہے" راڈرک نے جواب دیا۔ "کثیر التعداد پہاڑی قبائل شاہ جیمس کے وفادار و اطاعت گذار ہیں۔ لیکن میدانی علاقہ کے لوگ چونکہ بڑی حد تک پریسبیٹیرین خیال کے ہیں۔ اس لئے اندیشہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک شہزادہ آرینج کا حامی و مددگار ہو گا۔"

"اوہ!" وزیر اعظم نے مختصر طور پر کہا۔ اور اس کے چہرہ کا انداز اس قسم کا تھا کہ راڈرک کے لئے یہ معلوم کرنا قطعاً غیر ممکن ہو گیا۔ کہ میرے بیان کا اثر اطمینان بخش ہوا ہے۔ یا مایوسی خیز ہے

تھوڑی دیر رُک کر ارل نے کہا "اچھا تو آپ کو اس کا پورا یقین ہے کہ کوہی علاقے عام طور پر شاہ جیمز کے معاون و مددگار رہوں گے؟ یہ میں اس لئے دریافت کرتا ہوں۔ کہ مجھے بتایا گیا ہے ارل آف بریڈل بین۔ سر رونالڈ میک گریگر والے گلنز جی۔ خاندان کیمبل والے ایرڈس اور کیمج اور دی اثر روسا خفیہ طور پر پرنس ولیم کے حامی ہیں۔"

"بے شک اس بارہ میں آپ کی معلومات بالکل صحیح ہیں۔" راڈرک نے جواب دیا۔

"اور آپ کی رائے میں" ارل نے پھر ایک بار راڈرک کے چہرہ پر نظر جما کر پوچھا "اگر سکاٹ لینڈ کے ان دو فریقوں۔ یعنی کوہستان کے رہنے والوں اور میدانی قبائل میں کشاکشی شروع ہوئی۔ تو اول الذکر آخر الذکر پر غالب آئیں گے؟"

"اس کا مجھے پختہ یقین ہے۔" راڈرک نے کہا۔

"بہرحال آپ لوگ۔ یعنی آپ کے والد اور ان کے متوسلین بادشاہ کی حمایت کریں گے؟" ارل نے دریافت کیا۔

"میں یہی بات ملک معظم سے عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔"

"مگر یہ ٹھیک ہے۔ کہ حال ہی آرگل شائر میں قبیلہ میکڈانلڈ اور کیمبل میں جنگ ہوئی تھی"

وزیر اعظم نے پوچھا۔ "اور اس میں آپ کے والد نے ارل آف بریڈل بین اور سر کالن والے ایڈس سے رقم کثیر بطور تاوان حاصل کی؟"

"جی ہاں ٹھیک ہے۔" راڈرک نے جواب دیا۔ "مگر اس معاملہ میں پہل خود بریڈل بین کی تھی"

"اور والے گلنکو نے اس سے زبردستی تاوان حاصل کیا۔" سنڈرلینڈ نے اس انداز سے کہا گویا اپنے دل سے باتیں کر رہا ہو۔ "لیکن خیر" اس نے جلدی ہی رُک کر کہا "میرے دربار جانے کا وقت ہو گیا ہے۔ چلئے میں آپ کو ساتھ ہی لے چلتا ہوں۔"

یہ کہکر لارڈ سنڈرلینڈ اس جگہ سے جہاں وہ کھڑکی کے پاس کھڑا تھا۔ ہٹا اور اپنے سکرٹری کو اشارہ کیا۔ جس نے میز پر رکھی ہوئی چاندی کی گھنٹی بجائی۔ آواز سن کر ایک خادم حاضر ہوا

"مائیکل گاڑی تیار ہے؟" سنڈرلینڈ نے دریافت کیا۔

"مائی لارڈ تیار ہے۔" خادم نے ادب سے جھک کر عرض کیا "حضور ابھی تشریف لے جائیں گے؟"

ارل نے طریق اثبات میں سر کو حرکت دی۔ اور اس کے بعد سکرٹری کو چند ہدایات دے کر

راڈرک کو ساتھ لئے باہر نکلا۔ خادم مائیکل نے ارل کے دستانے اور درباری ٹوپی پیش کی۔ اور راڈرک نے دیکھا۔ اس کے دستانوں پر قیمتی گوٹ کا حاشیہ لگا ہوا تھا۔

"سر راڈرک میکڈانلڈ آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟" وزیر اعظم نے دریافت کیا۔ اور جس وقت راڈرک نے اس کا جواب اثبات میں دیا۔ تو وہ مائیکل سے کہنے لگا "سر راڈرک میکڈانلڈ کے نوکر سے کہہ دو۔ وہ بھی گاڑی کے ساتھ چلے۔"

جس وقت راڈرک ارل آف سنڈرلینڈ کے ہمراہ محل سے باہر نکلا۔ تو اس نے دیکھا۔ کہ باہر میں ایک شاندار بند گاڑی تیار کھڑی ہے۔ اس گاڑی میں چھ آدمی اندر اور تین باہر کی نشست پر بیٹھ سکتے تھے۔ اور پچھلی طرف پائدان پر بھی چھ سات نوکروں کے کھڑے ہونے کی جگہ تھی۔ گاڑی خوشنما اور رنگ روغن سے آراستہ تھی۔ اور اس کے آگے چھ نہایت خوشنما سفید گھوڑے جن پر قیمتی جھول پڑی ہوئی تھی۔ جتے ہوئے تھے۔ جس وقت ارل باہر نکلا۔ تو وہ بے شمار وردی پوش خادم جو ڈیوڑھی میں جمع تھے۔ گاڑی تک دو رویہ قطار بنا کر کھڑے ہو گئے۔

سب سے پہلے سنڈرلینڈ سوار ہوا اس کے بعد راڈرک۔ پھر جب دروازہ بند کر دیا گیا۔ تو چھ خادم جن میں ولیم فاکنر بھی شامل تھا۔ پائدان پر کھڑے ہو گئے۔ دو کوچبان کے ساتھ بیٹھ گئے اور چھ آدمیوں میں سے تین گاڑی کے ایک طرف اور تین دوسری طرف ساتھ ساتھ دوڑنے لگے اس سج دھج سے وزیر اعظم کی سواری دربار شاہی کو روانہ ہوئی۔

باب - ۱۹

جیمز ثانی کا دربار

شاہ جیمز ثانی قصر وائٹ ہال میں تشریف فرما تھے۔ جسے ان کے پیشرو۔ رنگیلے شاہ چارلس نے خاص اہتمام سے آراستہ کرایا تھا۔ غلام گردش میں بے شمار خادم ہر وقت جمع رہتے تھے چنانچہ جس وقت ارل آف سنڈرلینڈ کی سواری دروازہ پر رکی۔ تو ان لوگوں نے دروازہ سے شاندار زینہ تک فوراً ایک دو رویہ قطار بنالی۔ جس کے اندر سے وزیر اعظم سر راڈرک میکڈانلڈ کو ساتھ لئے بڑے تزک و حتشام سے گذرا۔ اور ہر شخص نے اسے دیکھ کر ادب سے

سر جھکایا۔ سنگ مرمر کے زینہ میں ہر چھٹے تختہ پر دو بندوقچی ہتھیار کندھے پر رکھے اس طرح بے حرکت کھڑے تھے۔ گویا بے جان بُت ہوں۔ مگر جس وقت وزیر اعظم اُن کے پاس سے گذرتا۔ تو وہ فوجی طریق پر سلام کرتے تھے۔

زینہ کی چوٹی پر دو نوکروں نے جن کی وردی خاص طور پر خوشنما تھی۔ از خود بند ہونے والے دروازہ کو اندر کی طرف کھولا۔ اور راڈرک ارل کے پیچھے پیچھے ایک دالان میں داخل ہوا۔ جس کے فرش پر اتنا دبیز تر کی قالین بچھا ہوا تھا۔ کہ برف کی طرح پاؤں کھبے جاتے تھے۔ دیواروں پر دلکش تصاویر آویزاں تھیں اور ہر طرف بے شمار بت اور گلدان رکھے ہوئے تھے۔ اس جگہ پانچ چھ درباری خادم یا دوسرے لفظوں میں نوجوان امیرزادے بیش قیمت لباس پہنے ہوئے حاضر تھے۔ وزیر اعظم کو دیکھ کر وہ سروقد تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اور ہر ایک نے ارل کو ادب سے جھک کر سلام کیا۔ لیکن یہ سلام ارل کی ذات کو نہیں۔ بلکہ اس کے عہدہ اور اختیارات کو تھا۔ کیونکہ اگر سنڈرلینڈ کسی ناگہانی انقلاب کے باعث کل ہی اس عہدہ سے برخاست ہو جاتا۔ تو یہ نوجوان اتنا ہی ادب و احترام اس کے جانشین کا کرتے اور اس کی کسی کو پروا تک نہ ہوتی۔

اس دالان کے سرے پر ایک اور از خود۔ بند ہونے والا دروازہ تھا۔ اس سے گذر سر سنڈرلینڈ نے فرشی سلام کیا۔ راڈرک نے بھی اس کی تقلید کی۔ مگر اس کے سلام میں ذلت کی جگہ خودداری اور وقار شامل تھا۔ اب یہ دونو بادشاہ اور ملکہ کے حضور میں کھڑے تھے

کمرہ بہت فراخ اور شاندار تھا۔ چھت کی پچی کاری حسن افروز اور دیواروں پر لگے ہوئے بلوطی تختے زیبائش کے اس اعلیٰ معیار کا پتہ دیتے تھے۔ جسے شاہ جیمز کے پیش رو نے مدنظر رکھا تھا۔ پھر ان تختوں پر جابجا وحید العصر مصوروں کی بنی ہوئی نادر تصاویر آویزاں تھیں ان کے علاوہ سنگ تراشی اور برنجی کام کے بہترین نمونے بھی موجود تھے۔ جگہ جگہ خوشنما مخمل اور آبنوس کے بُت رکھے ہوئے تھے۔ چینی اور کانچ کے گلدانوں میں کئی طرح کے پھول مہک پھیلا رہے تھے۔ بیشمار قیمتی جھاڑ چھت سے آویزاں تھے۔ اور قد آدم آئینوں کی وہ کثرت تھی۔ کہ ایک کمرہ کے سیکڑوں عکس نظر آتے تھے۔

کمرہ کے سرے پر ایک مسند تھی جس پر چڑھنے کے لئے دو پائدان اور اس کے تین طرف چاندی کی چھ چوبیں گڑی ہوئی تھیں۔ اُن کے اندر سے قرمزی ریشم کی ایک موٹی سی رسی گذرتی

تھی مسند پر سنہری حاشیہ کی ارغوانی مخمل بچھی ہوئی اور چھت پر بھی اسی مخمل کا شاہانہ تھا جس
کی زردوزی کمال فن کا نمونہ تھی۔ اس کے وسط میں انگلستان کا شاہی نشان بنا ہوا تھا۔ اور
نیچے مسند پر دو فراخ کرسیاں یا تخت مخمل اور طلا سے منڈھے ہوئے رکھے تھے کرسیوں میں سے
ہر ایک پر سونے کا ایک مکمل تاج تھا جس میں بیش قیمت جواہرات جڑے ہوئے تھے۔ اور
ایک پر بادشاہ اور دوسری پر ملکہ انگلستان بیٹھی تھیں۔ ان کے بالکل پاس مگر کسی قدر پیچھے
ہٹ کر درباری کھڑے تھے۔ یعنی ملکہ کے پاس چھ امیرزادیاں اور بادشاہ کے پہلو میں چھ امرار
حاضر تھے۔

بادشاہ متوسط القامت اور اس کا بدن مضبوط تھا۔ لیکن اعضا گو غیر موزوں نہ تھے تاہم
چال بھدی اور بیڈول تھی۔ رنگت صبیح مگر چہرہ پر سیتلا کے داغ تھے۔ نگاہ سے بادی النظر
میں غور و فکر کا اظہار ہوتا تھا۔ لیکن نظر جما کر دیکھا جائے۔ تو اس میں ہیبت خیز اثر موجود تھا۔
جو شخص قریب ہو کر دیکھے وہ بآسانی معلوم کر سکتا تھا۔ کہ بادشاہ کے لبوں اور آنکھوں سے غیر
معمولی مستقل مزاجی۔ ضد بلکہ اس سے بھی زیادہ بے رحمی کا اثر نمودار ہے۔

لیکن ملکہ کی حالت اس سے مختلف تھی۔ اس کی عمر ۲۵ سال یعنی اپنے شوہر سے پورے
بیس سال کم تھی۔ میری الینور ابیٹرس ڈیوک آف مڈینا کی دختر، ورشاہ جیمز کی دوسری بیوی تھی
اس کا حسن مشہور عالم تھا۔ اور چہرہ کی صباحت پر پر زاغ کے سے سیاہ بال بڑے خوشنما معلوم
ہوتے تھے۔ رخسار بے رنگ تھے۔ فی الحقیقت اس کے سارے بدن کی رنگت سنگ مرمر کی طرح
تھی۔ لیکن نہ ایسی کہ بے جان لاش کی طرح ناپسندیدہ ہو۔ کیونکہ اسکی شفاف جلد کے نیچے گرم خون کی گردش
نامعلوم سرخی پیدا کر رہی تھی۔ آنکھیں سیاہ اور چمکدار تھیں جس سے چہرہ کی کشش دوبالا ہوتی
تھی۔ بھویں محرابی۔ ہونٹ عنابی کسی قدر کھلے ہوئے اور ان کے اندر موتیوں کی دو نہایت شفاف
لڑیاں نظر آتی تھیں۔ خط و خال بے عیب اور انداز سے شاہانہ وقار اور زنانہ نزاکت کا اشتراک
ظاہر تھا۔

جس وقت ارل آف سنڈرلینڈ اور رادرک میکڈانلڈ کمرہ میں داخل ہوئے تو اس مسند
کے قریب جس پر بادشاہ اور ملکہ بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک چھوٹا سا دروازہ کسی طرح کی آواز پیدا
کئے بغیر کھلا۔ اور ایک شخص راہبانہ لباس میں داخل ہوا۔ اسکی رنگت ملیح اور چہرہ خوفناک
تھا۔ اگرچہ اس پر فہم و ذہانت کا اثر ظاہر تھا۔ یہ بادشاہ کا منہ لگا پادری خادر پیٹر تھا۔ فی الحقیقت

شاہ جیمز پر اسے اتنا اقتدار حاصل تھا۔ اور دربار میں اس کے اختیارات اس قدر لامحدود تھے کہ جب وہ نمودار ہوا تو ان امرا میں سے ایک نے جو بادشاہ کے پاس کھڑے تھے۔ فوراً آگے بڑھ کر اس ریشمی رسّی کو جو تخت شاہی کے گرد تنی ہوئی تھی۔ اپنے ہاتھ سے کھولا۔ اور اسے اندر داخل کیا۔ فادر پیٹر نے سر کو ذرا سا خم دے کر بادشاہ اور ملکہ کو سلام کیا۔ اور منہ سے دعا کہی۔ اس کے بعد وہ بھی بادشاہ کے دائیں طرف مصاحبوں سے آگے بڑھ کر کھڑا ہو گیا۔

وزیر اعظم اور راڈرک میکڈانلڈ کو داخل ہوتے دیکھ کر شاہ جیمز نے کہا۔ "ایلو و فادر سنڈرلینڈ آ گیا۔ لیکن مقدس باپ" اس نے دفعتاً فادر پیٹر کی طرف متوجہ ہو کر فقرہ بدلتے ہوئے کہا۔ "کیا بات ہے کہ وزیر اعظم کا ذکر آنے پر آپ نے ہماری طرف ملامت آمیز نظر سے دیکھا؟"

"عالی جاہ میں نے ارادتاً کوئی حرکت اس قسم کی نہیں کی۔" پادری نے آواز دبا کر عرض کیا

"بہت اچھا۔" بادشاہ نے کہا۔ "سنڈرلینڈ کے ساتھ ایک نوجوان ہے جس کا لباس مجھے بہت پسند ہے۔ اس لئے کہ سکاٹ لینڈ کی کوہی سرزمین کے رہنے والوں میں اس خاندان کے لئے جس کا میں ایک ناقابل نمائندہ ہوں۔ گہری عقیدت ہے۔"

"حضور سے بڑھ کر قابل نمائندہ اور کون ہو سکتا ہے۔" درباریوں نے یک زبان ہو کر ادب سے دبی آواز میں کہا۔

"بے شک" فادر پیٹر نے بلند آواز میں کہا۔ "کیونکہ حضور نے سارے ملک میں کفار کو نیچا دکھا کر پھر دین حق کی اشاعت کی ہے۔"

جیمز نے پادری کے الفاظ پر اظہار اطمینان کیا۔ اور اب سنڈرلینڈ اور میکڈانلڈ اس مقام تک پہنچ گئے۔ جہاں ریشمی رسی کی حد فاصل تھی۔ اس جگہ ارل اور راڈرک نے پھر کورنش کی۔ درباریوں میں سے ایک نے رسّی کھول کر وزیر اعظم کو اندر داخل کیا مگر راڈرک باہر ہی کھڑا رہا۔

"بھلا تم نے کبھی ایسا شکیل جوان دیکھا ہے؟" ملکہ نے اپنی سہیلیوں میں سے ایک سے آواز دبا کر پوچھا۔ "آج تک میں یہی سنتی تھی۔ کہ کوہستان سکاٹ لینڈ کے رہنے والے وحشی اور بدنما ہوتے ہیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیان غلط تھا۔"

"بیگم صاحب عام خیال وہی ہے جو آپ نے پہلے فرمایا۔" اس خاتون نے جس سے ملکہ مخاطب ہوئی تھی۔ جواب دیا "لیکن آپ جانئے۔ ہر بات میں مستثنیات ضرور ہوتے ہیں۔ انہی کی ایک خوشگوار مثال یہ ہے۔"

میری آف مڈینا اور اس کی سہیلی میں یہ باتیں ہو رہی تھیں۔ کہ ارل آف سنڈرلینڈ نے بادشاہ کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ اور آہستہ سے عرض کیا۔ کہ یہ نوجوان والئے گلنکو کا بیٹا ہے"

یہ سن کر بادشاہ کے چہرہ پر خوشی کی چمک پیدا ہو گئی۔ اور وہ کہنے لگا:" نوجوان خوش آمدید میری معتمد رعایا میں لارڈ آف گلنکو کو خاص وجاہت حاصل ہے۔ اور اس کے بیٹے کی آمد پر میں تہ دل سے خوش ہوں۔ ساؤ آرگل شائر کا کیا حال ہے؟"

راڈرک نے اپنی آمد کا مدعا جو وہ پہلے ارل آف سنڈرلینڈ سے کہہ چکا تھا۔ بیان کیا۔ اس کے بعد بادشاہ نے سکاٹ لینڈ کی عام حالت کی نسبت سوالات پوچھے۔ لیکن جس وقت راڈرک نے جو پُر اصاف گو اور صاف باطن تھا۔ بادشاہ کو بھی وہی جوابات دیئے۔ جو وہ اس سے پہلے وزیر اعظم کو دے چکا تھا۔ تو فادر پیٹر نے جھلا کر اسے روک دیا۔

پھر پیٹر کر راڈرک کی طرف خشمگین نظروں سے دیکھتے ہوئے وہ کہنے لگا:" نوجوان بات کو تولو پھر اس کے بعد منہ سے کہو۔ کیا تم بادشاہ سلامت سے یہ کہنا چاہتے ہو۔ کہ پہاڑی قبائل تو ان کے حامی اور مددگار ہیں۔ لیکن میدانی آبادی جس میں کفار کا اثر غالب ہے قابل اعتماد نہیں؟"

"مقدس باپ میں اس سے بڑھ کر کچھ اور بھی عرض کرنا چاہتا ہوں۔" راڈرک نے وقار سے جواب دیا۔" میں یہ کہتا ہوں۔ کہ میدانی لوگ ایک اور شخص کے حامی ہیں . . ."

" بس، بس! اس قسم کے الفاظ تمہیں ہرگز نہ کہنے چاہئیں۔" پادری نے اپنے سر کو ملامت دھمکی کے انداز سے حرکت دیتے ہوئے کہا۔"تمہیں معلوم نہیں۔ کہ بادشاہ سلامت کی رعایا کے کسی حصہ کی وفاداری پر شک کرنا غداری ہے۔ مانا کہ سکاٹ لینڈ کے پرسبیٹیرین لوگ کافر مرتد ہیں۔ تاہم جسے خدا نے ان کا بادشاہ بنایا ہے۔ اس کی وفاداری سے وہ بھی منحرف نہیں ہو سکتے۔"

" خیر آپ کو اختیار ہے۔ جو رائے جی چاہے قائم کریں۔" راڈرک نے جواب دیا" لیکن مجھ سے اگر کوئی سوال پوچھے۔ تو میں اس کا جواب وہی دونگا۔ جو صحیح ہو۔"

" شاباش!" بادشاہ نے جو فادر پیٹر کی تقریر میں چپ چاپ افسردہ صورت بنائے رہا تھا۔ کہا۔

" لیکن حضور" پادری نے مؤدبانہ لہجہ میں کہنا شروع کیا۔" مسٹر راڈرک میکڈانلڈ جو کچھ کہہ رہا

وہ محض اس کا گمان ہے۔ اس ایک معاملے کے خلاف میرے پاس کئی اور موجود ہیں۔۔"

اس کے باوجود" ملکہ نے جو اپنے شوہر سے تو نہیں۔ مگر فادر پیٹر سے بہت ڈرتی تھی۔ کہا۔ "اس کے باوجود کیا یہ بہتر نہ ہوگا۔ کہ ان تمام راؤں پر اچھی طرح غور کیا جائے کہ ایسا نہ ہو۔ ہم غلط فہمی میں مبتلا ہو کر اپنے آپ کو بے جا طور پر محفوظ سمجھتے رہیں۔ مقدس باپ اس بات کو آپ بھی پیش نظر رکھئے۔ کہ پچھلے ہفتے سے آپ نے یہ تسلیم کرنا شروع کر دیا ہے۔ کہ ممکن ہے۔ اس دوسرے ملک کی تیاریوں کی افواہ کی بھی کچھ حقیقت ہو۔" یہ کہتے ہوئے ملکہ کے خوبصورت چہرہ پر افسردگی کی جھلک پیدا ہو گئی۔

"مجھے یقین ہے" فادر پیٹر نے ملکہ کی طرف سختی کی نظر سے دیکھتے ہوئے کہا کہ آپ کوئی ایسی بات نہ فرمائیں گی جس سے ملک معظم کے ان انتظامات میں تبدیلی واقع ہو۔ جو انہوں نے دین حق کی اشاعت کے لئے اختیار کئے ہیں۔"

"مقدس باپ آپکے شبہات رنجیدہ ہیں۔" ملکہ نے جس کے چہرہ پر عزم و استقلال کی جھلک نمودار تھی۔ کہا۔ "میں ہرگز ایسی تبدیلی کی آرزومند نہیں جس سے کیتھولک مذہب کو خطرہ ہو۔ میں جو کچھ کہنا چاہتی ہوں۔ وہ محض اسقدر ہے کہ جس قدر افواہیں ہم تک پہنچتی ہیں۔ وہ ہمارے حق میں ہوں یا خلاف۔ بہرحال ان پر غور و خوض کرنا لازم ہے۔"

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔" بادشاہ نے کہا۔ "ہمیں سب حالات جاننا اور ان سے اپنے طور پر نتیجے اخذ کرنا چاہیئے۔ کیوں سنڈرلینڈ تمہاری کیا رائے ہے؟"

"جہاں پناہ میری ناچیز رائے فادر پیٹر کے خیالات سے ملتی ہے۔" ارل نے جواب دیا۔ یعنی یہ کہ بہت سے بے بنیاد اندیشے لوگوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور ان کی بنا پر یہ سراسر نامناسب ہوگا۔ کہ ترقی کی راہ جو اس وقت تک حضور نے اختیار کی ہے۔ اس میں رک کر مراجعانہ حکمت عملی اختیار کی جائے۔"

ہرچند کہ ارل آف سنڈرلینڈ نے یہ الفاظ فادر پیٹر کی منشا کے مطابق کہے تھے۔ پھر بھی پادری نے اس کی طرف ایک عجیب نظر سے دیکھا جس میں سختی کے ساتھ اطمینان کی جھلک بھی شامل تھی۔ مگر حاضرین میں سے راڈرک کے سوا اور کسی نے اس نظر کو نہیں دیکھا۔ اور اسے اس بات پر سخت حیرت ہوئی۔ کہ اس کا مطلب کیا ہو سکتا ہے۔

"نہیں" بادشاہ نے زوردار لفظوں میں کہا۔ "اب مراجعانہ حکمت عملی اختیار کرنے کا سوال خارج

از بحث ہے۔" پھر وہ راوڈرک کی طرف دیکھ کر کہنے لگا" بہادر نوجوان اگرچہ اپنی وفاداری کی وجہ کے باعث تم نے بعض ایسے اندیشوں کو اپنے دل میں جگہ دی ہے۔ جن کی میرے خیال میں کوئی اہمیت نہیں۔ تاہم میں اس یقین کے لئے تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جو تم مجھے اپنے باپ کی وفاداری کی نسبت دلانے آئے ہو۔ مگر کیا تم لندن میں تنہا ہو؟"

"حضور میرے ساتھ میری بیوی ہے۔" راوڈرک نے جواب دیا۔

"آہ! کیا اس چھوٹی عمر میں تمہاری شادی بھی ہو چکی ہے! ... مگر کیا وہ عورت جس سے تمہاری شادی ہوئی خوبصورت ہے؟ مجھے یقین ہے وہ خوبصورت ہوگی۔ کیونکہ ایسے شکیل نوجوان کی بیوی کا حسین ہونا لازمی ہے۔"

"جہاں پناہ چند ہفتے ہوئے میری شادی لارڈ گلن فان کی دختر لیڈی ایلن سے ہوئی تھی..."

"لارڈ گلن فان کی دختر سے!" بادشاہ نے چونک کر کہا" وہ جو ہمارا معتمد رئیس ہے۔ اور کیا تم نے نہیں کہا تھا۔ کہ تم اپنے والد کے علاوہ اس کی طرف سے بھی وفاداری کا یقین دلانے آئے ہو؟"

راوڈرک نے اثبات کے طور پر سر کو حرکت دی۔

"اس صورت میں" بادشاہ نے کہا "تمہیں ضرور لیڈی میکڈانلڈ کو ہمارے دربار میں لانا چاہیئے۔"

"مجھے سر راوڈرک کی دلہن سے مل کر بہت خوشی ہوگی۔" ملکہ نے کہا۔

"کیا صدر مقام لندن میں تمہارا قیام طویل ہوگا؟" بادشاہ نے پوچھا۔

"ولی نعمت میرا قیام حضور کے احکام پر مبنی ہے" راوڈرک نے جواب دیا۔ "وادی گلنکو سے روانہ ہونے سے پہلے والد نے مجھے یہی حکم دیا تھا۔"

"بس تو جو شخص اظہار وفاداری کے لئے آیا ہو۔ اس کا بہترین خیر مقدم ہمارا فرض ہے" بادشاہ نے کہا۔ "اور ہماری خوشی یہ ہے۔ کہ تم لیڈی ایلن اور اپنے باقی عملہ سمیت ہمارے محلات میں رہو۔ کل اپنا اسباب اٹھوا لانا۔ تمہارے رہنے کی جگہ تیار کر دی جائے گی ..."

"لیکن جہاں پناہ" فادر پیٹر نے جو کسی وجہ سے اس انتظام کو ناپسند کرتا تھا۔ قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "کیا عجب سر راوڈرک کو جلدی اپنے وطن کو واپس جانا ہو۔ اس کا یہ کہنا۔ کہ میرا قیام حضور کی احکام سے وابستہ ہے۔ محض ایک رسمی بیان ہو سکتا ہے۔"

"نہیں مقدس باپ یہ غیر ممکن ہے۔" بادشاہ نے جواب دیا۔ "یہ نوجوان اور اسکی بیوی جو ابھی کوہستان سکاٹ لینڈ سے آئے ہیں۔ انہیں یقیناً صدر مقام اور بادشاہی کو جس سے انہیں گہری عقیدت ہے۔ اچھی طرح دیکھنے کا شوق ہوگا۔ علاوہ بریں گلن فان لوڈ رکلک کی اولاد کی مہمان نوازی خود ان کی عزت افزائی میں داخل ہے۔ اس لئے میں جو حکم صادر کر چکا ہوں۔ اسی کے مطابق عمل کیا جائے۔"

یہ کہکر بادشاہ اپنی جگہ سے اُٹھا۔ اور ملکہ کو ہاتھ کا سہارا دے کر مسند سے اُتر آیا جتنے درباری جمع تھے۔ سب نے جُھک کر سلام کیا۔ ریشم کی رسی ایک طرف سے کھولدی گئی۔ اور بادشاہ اور ملکہ اسی چھوٹے دروازہ کی راہ سے رخصت ہوئے۔ جس سے فادر پیٹر داخل ہوا تھا۔

"آئیے سر راڈرک" ارل آف سنڈرلینڈ نے نوجوان کے پاس آکر کہا۔ "مکان پر چلیں"۔

"اجازت ہو تو میں بھی ساتھ جانا چاہتا ہوں" فادر پیٹر نے کہا۔ "مجھے آپ سے ایک ضروری کام ہے۔"

ارل نے اس کی طرف استفہامی نظر سے دیکھا۔ لیکن جلدی ہی کہنے لگا۔ "بہت اچھا۔ جیسے آپ کا ارادہ ہو۔"

اس کے بعد وزیر اعظم۔ فادر پیٹر اور راڈرک یہ تینوں محل سے باہر نکلے۔ اور اس شاندار گاڑی میں سوار ہو گئے۔ جس میں ارل اور راڈرک یہاں آئے تھے۔

باب ۔ ۱۲

وزیر اعظم کا کمرہ

گاڑی میں سوار ہونے کے بعد تھوڑی دیر تینوں چُپ رہے۔ راہب کی صورت سے سنجیدگی ظاہر ہوتی تھی۔ ارل کسی گہری فکر میں تھا۔ اور راڈرک اس حکم پر غور کر رہا تھا۔ جو بادشاہ نے اُسے قصر وائٹ ہال میں قیام پذیر ہونے کے متعلق دیا تھا۔

"نوجوان" آخرکار فادر پیٹر نے راڈرک سے مخاطب ہو کر کہا۔ "آئیندہ کے لئے تمہیں یہ جان لینا چاہیئے کہ بادشاہ سلامت کے روبرو کس طریقہ پر گفتگو کی جاتی ہے۔"

"سنئے صاحب" راڈرک نے جواب دیا۔ "میں آپ کے مقدس پیشہ کی عزت کرتا ہوں لیکن اس کے

باوجود کہہ سکتا ہوں کہ میرے نزدیک صحیح طریق تکلم ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ کہ جو سوالات پوچھے جائیں۔ ان کا جواب بالکل راست ہو۔"

"مگر اس کی بہرحال اجازت نہیں دی جا سکتی۔ کہ کوئی اپنے خیالات کو اس انداز سے بیان کرے۔ گویا وہ ناقابل تشریح ہو" پادری نے کہا۔ "بادشاہ اور ملکہ ایک ایسی راہ پر چل رہے ہیں۔ جو صحیح ہے محض فرضی خطروں کی بنا پر انہیں اس راہ سے منحرف کرنا کیونکر درست ہو سکتا ہے"

"کیا میں یہ سمجھوں" راڈرک نے کسی قدر جوش میں آکر کہا۔ "کہ آپ بادشاہ کو ملکی حالات کی نسبت کسی غلط فہمی میں مبتلا رکھنا مناسب سمجھتے ہیں؟"

"لڑکے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں۔ کہ بادشاہ اور ملکہ کو تمہارے جیسے دہشت پھیلانے والوں کے اثر میں آنے سے روکا جائے"۔ فادر پیٹر نے سختی کے لہجہ میں جواب دیا۔

"حالانکہ میرا خیال یہ ہے۔" راڈرک نے جواب اس کی سرشت کو ایک حد تک سمجھنے لگا تھا کہا۔ "کہ آپ نے جو مشورے اب تک دیے ہیں۔ وہ بہترین نہیں۔ کیونکہ ملکہ کی زبانی معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے ان خبروں کو صرف پچھلے ہفتہ سے قابل یقین سمجھنا شروع کیا ہے۔ جو کئی ہفتوں سے مشہور ہیں۔ میرا اشارہ پرنس آف آریج کی تیاریوں کی طرف ہے۔"

"لارڈ سنڈرلینڈ اس بارہ میں تمہارا اطمینان کرا سکتے ہیں"۔ فادر پیٹر نے ارل کی طرف گہری نظر سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "کہ یہ خبریں ہمیں صرف گذشتہ چند یوم کے عرصہ میں ملی ہیں۔ اس سے پہلے یہی مشہور تھا۔ کہ پرنس ولیم کی تیاریاں فرانس کے خلاف ہیں۔"

"یہ غیر ممکن ہے۔" راڈرک نے بدستور جوش کے ساتھ کہا۔ "یہ غیر ممکن ہے کہ لارڈ سنڈرلینڈ ملک کے وزیر اعظم ہوتے ہوئے واقعات حال سے استنے بے خبر ہوں۔"

"مائی لارڈ آپ نے سنا۔ یہ شخص کیا کہہ رہا ہے۔" راہب نے وزیر اعظم سے کہا۔ اور اس نے اس کے چہرہ کی طرف نظر غور سے دیکھنا شروع کیا۔

"میں ہر قسم کی خبروں کو سنتا اور سمجھتا ہوں"۔ وزیر اعظم نے غیر معمولی سکون کے ساتھ بیان کیا۔ اور اس کے بعد اخلاق کے لہجہ میں گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہنے لگا۔ "مسٹر راڈرک یہ صحیح ہے۔ کہ وزیر اعظم ہونے کے باوجود مجھے بہت عرصہ تک شہزادہ مذکور کی تیاریوں کے حقیقی مدعا کی نسبت غلط فہمی میں رکھا گیا۔ اور زیادہ قابل ذکر بات یہ ہے"۔ اس نے راہب کی طرف پرمعنی نظر سے دیکھتے اور اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "کہ آپ کی حالت بھی مختلف نہیں۔"

گاڑی سینٹ جیمز سکوئر میں وزیر اعظم کے مکان پر پہنچ گئی تھی۔ اس جگہ تمبوں اترے اور سنڈر لینڈ نے یہ کہتے ہوئے سر راڈرک کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا "مجھے یقین ہے آپ ایک منٹ کے لئے میری مہمانی قبول فرمائیں گے۔"

مگر میرا وقت بہت قیمتی ہے۔" فادر پیٹر نے سختی کے لہجہ میں کہا۔

صاحب میں آپ کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتا ہوں" راڈرک نے وزیر اعظم سے کہا شاہ سلامت نے جو حکم دیا ہے۔ اس کی تعمیل بھی فرض ہے۔ پس لازم ہے کہ فوراً اپنی جائے قیام پر جاکر لیڈی ایلین کو خبر دوں۔ کہ ہمیں کل قصر شاہی میں چلنا ہے۔"

ارل نے زیادہ اصرار نہ کیا۔ اور راڈرک کا ہاتھ بڑی محبت سے دبا کر کہنے لگا "بہت اچھا میں پھر کسی موقعہ پر آپ کو تکلیف دوں گا۔"

راڈرک نے اس کا مناسب لفظوں میں جواب دیا۔ اور اس کے بعد فادر پیٹر کو سلام کیا اس نے اس کا جواب کچھ ایسی سرد مہری سے دیا۔ کہ راڈرک کے دل میں اس کے خلاف جو برے خیالات پیدا ہوئے تھے۔ ان میں اس سے اور اضافہ ہو گیا۔ سرائے ہنگر فورڈ آرمز کی طرف جاتے ہوئے جہاں وہ ٹھہرا ہوا تھا۔ اسے خیال آیا۔ کہ بادشاہ کے مشیر یا تو غایت درجہ ناعاقبت اندیش یا خفیہ غدار ہیں اور انہوں نے یا تو اپنی افسوسناک بے خبری سے یا عیارانہ طریق پر غلط فہمیاں پیدا کر کے شاہ جیمز اور اس کی ملکہ کو خطرات پیش آمدہ سے بے فکر بنا رکھا ہے۔

سرائے میں پہنچکر راڈرک نے ایلین سے بادشاہ اور ملکہ کی ملاقات کا حال بیان کیا۔ اس حسینہ کو یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی۔ کہ راڈرک کا دربار شاہی میں ایسے اچھے طریق پر خیر مقدم کیا گیا۔ دونو کی خواہش یہ تھی۔ کہ اپنے زمانہ قیام لندن میں اس سرائے میں ہی ٹھیرتے۔ جہاں ان کو ہر طرح کی آسائش حاصل تھی۔ مگر بادشاہ کے حکم کی تعمیل بھی لازم تھی۔ علاوہ بریں انہوں نے سمجھا کہ ہم اکٹھے رہیں تو کسی قسم کا خوف کی بات نہیں۔ پس کھانا کھا کر وہ سیر کرتے ہوئے بازار سٹرینڈ کی طرف گئے۔ کہ اس قسم کا سامان خرید لیں۔ جو دربار میں حاضر ہونے کے لئے ضروری تھا۔

جس زمانہ کا ہم ذکر کر رہے ہیں۔ اسی سڑک پر شہر تک مکانات کی دو رویہ قطار بن چکی تھی۔ چنانچہ دونو پیدل چلتے ہوئے ٹمپل بار تک گئے۔ لیکن جب انہوں نے دس بارہ انسانی سروں کو سلاخوں پر ٹنگا ہوا دیکھا۔ تو خوف زدہ ہو کر ہٹ آئے۔ اہل لندن چونکہ ان نظاروں کے عادی ہو چکے تھے۔ اس لئے انہیں ان کی پروا نہ تھی۔ لیکن کسی اجنبی کے دل میں جو ملک کے دور افتادہ حصہ

سے آیا ہو۔ اس نظارہ کو دیکھ کر نفرت و خوف کا احساس پیدا ہونا قدرتی تھا۔

سٹرینڈ میں واپس جاتے ہوئے راڈرک اور اس کی بیوی نے کچھ چیزیں

اس کے بعد سرائے میں واپس ہوئے۔ وہاں پہنچکر راڈرک کو ارل آف سنڈرلینڈ کا لکھا ہوا خط ملا۔ جس میں رات کے آٹھ بجے ملاقات کی خواہش کی گئی تھی۔ چنانچہ وقت مقررہ سے تھوڑی دیر پہلے وہ ایک مشعل بردار کو ساتھ لے کر اپنے وفادار خادم ولیم فاکز سمیت وزیر اعظم کے محل کی طرف روانہ ہوا۔ رستہ صرف پانچ منٹ کا تھا۔ لیکن ستمبر کے مہینہ میں آفتاب نسبتاً جلد غروب ہو جاتا ہے۔ اور جیسا کہ پیشتر بیان کیا گیا۔ اس زمانہ میں رات کی تاریکی میں لندن کے بازار بڑے غیر محفوظ سمجھے جاتے تھے۔ ارل آف سنڈرلینڈ کے مکان پر وزیر اعظم کا خادم خاص راڈرک میکڈانلڈ کو ارل کے نجی کمرہ کی طرف لے چلا۔ یہ کمرہ وہ نہیں تھا۔ جہاں صبح کی ملاقات ہوئی تھی بلکہ ایک لمبی غلام گردش کے سرے پر واقع تھا۔ جس میں چاندی کے بہت سے فانوس چھت سے لٹکتے اور ضیا ریزی کر رہے تھے جس وقت راڈرک خادم کے ساتھ اس حصہ مکان سے گذر رہا تھا یکایک ایک طرف کا دروازہ کھلا۔ اور ایک شخص نے باہر نکلنے کے لئے قدم رکھا۔ لیکن راڈرک کی صورت دیکھتے ہی وہ پیچھے ہٹ گیا۔ اور جھٹ اندر سے دروازہ بند کر لیا۔ لیکن اس تھوڑی سی دیر میں ہی راڈرک کو معلوم ہو گیا۔ کہ یہ شخص کونٹ ڈی ہیلڈر کا خادم اینڈریلیلی تھا!

وزیر اعظم انگلستان کے محل میں کونٹ ڈی ہیلڈر کے خادم کی صورت دیکھ کر راڈرک کو اتنی حیرت اور اضطراب ہوا کہ وہ چلتے چلتے رک کر کھڑا ہو گیا۔ لیکن جلد ہی اوسان بحال کر کے وہ اس خادم کے ساتھ جو اسے وزیر اعظم کے پاس لے جا رہا تھا چلنے لگا۔ گیلری کے سرے پر نوکر نے ایک دروازہ کھولا۔ اندر ایک چھوٹے سے کمرہ میں وزیر اعظم ارل آف سنڈرلینڈ بیٹھا تھا۔

یہ کمرہ سر بسر مشرقی پیمانہ پر آراستہ تھا۔ دیواروں کے ساتھ بے شمار کوچ جن پر نرم گدے بچھے ہوئے تھے موجود تھے۔ اور کمرہ کے وسط میں رکھے ہوئے لیمپ کی روشنی گلابی رنگ کے بلوری گلوب کے اندر بے شمار قد آدم آئینوں میں منعکس ہو رہی تھی۔ کمرہ کے وسط میں ایک میز پر نادرات اکل و شرب مثلاً اعلےٰ درجہ کے لذیذ میوے شراب کیک اور مٹھائی رکھی ہوئی تھی۔ دن بھر کی محنت سے تھکا ہوا ارل آف سنڈرلینڈ ایک کھلا ریشمی جبہ پہنے ایک

نا۔ اور چہرہ کی سُرخی سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ اس نے دُختِ رز کے استعمال میں
ہیں لیا۔

سر راڈرک تشریف رکھیئے" اس نے نوجوان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر دوستانہ گرمجوشی سے دباتے ہوئے کہا "میں آپ سے آدھ گھنٹہ کے لئے خلوت میں گفتگو کرنا چاہتا تھا۔ مگر پہلے اپنے لئے کسی شراب کا جام بھر لیجئے۔ آپ کے سامنے کئی بوتلیں موجود ہیں۔ جو پسند ہو شوق کیجئے۔ یہ دیکھئے۔ برگنڈی کی انگوری ہے۔ اور اس کے پاس وہ چیز ہے جسے پی کر جان فالسٹاف بھی مسرور ہو جائے۔ اس سر بمہر بوتل میں ایپرنے کی شامپین بند ہے۔ آپ چاہیں تو اس کا کاگ اڑا سکتے ہیں۔ یہ ٹوکے ہے۔ اور اس لمبی گردن کی صراحی میں جانس برگ کے انگوروں کی خالص ترین ہاک رکھی ہے۔ اپورٹو اور قبرس کی مے بھی حاضر ہے۔ جو پسند ہو استعمال کیجئے۔"

"مائی لارڈ میں اس ذرہ نوازی کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں" راڈرک وزیر اعظم کے پاس ہی ایک کوچ پر بیٹھ کر کہنے لگا۔ کیونکہ اس کمرہ میں سادی کرسی ایک بھی موجود نہ تھی "لیکن معاف کیجئے۔ میں شراب کا بہت کم عادی ہوں۔ محض اس لئے کہ آپ مجھے بدمزاج نہ سمجھیں یا یہ نہ خیال کریں۔ کہ میں آپ کی مہمان نوازی سے بہرہ اندوز نہیں ہوتا۔ میں ان میں سے ایک کا جو سب سے کمزور ہو۔ صرف ایک جام پینے کے لئے حاضر ہوں۔"

"اچھا تو اس کو نوش کیجئے" ارل نے ہاک کی بوتل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ پھر جب راڈرک نے اپنے لئے ایک جام پُر کر لیا۔ تو وزیر اعظم نے اپنا گلاس مُنہ سے لگاتے ہوئے کہا "میں سچے دل سے آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔"

راڈرک نے موزوں الفاظ میں جواب دیا۔ اور اس کے بعد کہنے لگا۔ "مائی لارڈ آپ کے محل میں ایک چھوٹا سا واقعہ دیکھ کر مجھے سخت پریشانی لاحق ہے۔ میں چونکہ صاف گو آدمی ہوں۔ اس لئے اُسے بیان کرنے سے پہلے التجا کرتا ہوں۔ کہ جو کچھ میں عرض کرنے لگا ہوں۔ اُسے کسی بُری نیت سے منسوب نہ کیجئے۔ . . ."

"مگر وہ کیا واقعہ ہے؟" ارل نے راڈرک کی طرف حیرت کی نظر سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مائی لارڈ" راڈرک نے جواب دیا "جس وقت میں گیلری کی راہ سے اس کمرہ کو آرہا تھا تو دفعتاً ایک دروازہ کھلا اور میں نے ایک آدمی کو دیکھا . . ."

"آہ!" سنڈر لینڈ نے چونک کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی شراب کا سارا نشہ ہرن ہو گیا

اس وقت اس کے چہرہ کی رنگت لاش کی طرح زرد نظر آتی تھی " آپ نے ایک آدمی کو دیکھا ۔ ۔ ۔ مگر بہت اغلب ہے کہ دیکھا ہو " اس نے اپنے اضطراب پر غالب آنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا ۔ " اس میں کوئی غیر معمولی بات نہیں ۔ کیا وہ دروازہ اس کمرہ سے قریباً بیس قدم دائیں جانب واقع ہے ؟ "

" جی ہاں وہی " راڈرک نے جواب دیا ۔ اور اب اس کے دل میں ارل کے چہرہ کی فوری تبدیلی اور اس کے غیر معمولی اضطراب کے باعث کئی طرح کے شبہات پیدا ہو گئے تھے ۔

" اس آدمی میں کوئی خصوصیت تھی کیا ؟ " سنڈرلینڈ نے جس کی آنکھوں میں بے چینی کی جھلک پائی جاتی تھی ۔ دریافت کیا ۔

" مائی لارڈ یہ آدمی شہزادہ آرینج کا حامی ہے پھر کیا اس کا آپ کے محل میں ہونا حیرت خیز نہیں ؟ " یہ کہتے ہوئے راڈرک کے چہرہ نے سنجیدگی کی صورت اختیار کر لی ۔

" نہیں یہ غیر ممکن ہے " سنڈرلینڈ نے لاپروائی سے کہا ۔ جو اگر مصنوعی بھی تھی ۔ تو ایسی مکمل ضرور تھی کہ راڈرک اس سے مضطرب ہو گیا " یہ شخص دراصل میرا پرانا جاسوس ہے مگر یہ اس کی بے وقوفی ہے کہ وہ آپ کی نظروں میں آیا ۔ اور اس لئے اس کا ذکر سن کر مجھے عارضی بے چینی ہوئی تھی ۔ غالباً آپ اینڈریو لیسلی کا ذکر کرتے ہیں ؟ "

" ہاں اسی کا " راڈرک نے اور زیادہ متعجب ہو کر کہا " کیا یہ شخص آپ کا جاسوس ہے ؟ "

" ہاں " ارل نے بڑے اطمینان کے ساتھ شراب کو ایک ایک گھونٹ پیتے ہوئے کہا " یہ وہی شخص ہے جسے ایک دوبار آپ نے وادی گلنکو میں دیکھا تھا ۔ اور جس کی جان ایک موقعہ پر آپ نے بڑی فیاضی سے اس کے آقا سمیت بچائی تھی ۔ "

" تو کیا یہ شخص آپ کے جاسوس کی حیثیت میں وادی گلنکو میں وارد ہوا تھا ؟ " راڈرک نے غصہ اور نخوت کے لہجہ میں دریافت کیا ۔

" بالکل نہیں " ارل نے بظاہر راڈرک کے بدلے ہوئے رویہ پر توجہ نہ دیتے ہوئے کہا " وہ حال ہی میں میری ملازمت میں داخل ہوا ہے ۔ مگر سر راڈرک چونکہ آپ کی تشریف آوری دوستانہ ہے ۔ اور آپ نے اس شخص کی صورت محض اتفاقیہ طور پر دیکھی ہے ۔ اس لئے مجھے کامل یقین ہے کہ آپ اس واقعہ کی نسبت بالکل خاموش رہیں گے ۔ کیونکہ اگر اس شخص کی حیثیت ظاہر ہو گئی ۔ تو آئندہ اس سے کوئی مفید خدمت حاصل نہ کی جا سکے گی ۔ "

" جتنا زیادہ میں فطرت انسانی کو نظر غور سے دیکھتا ہوں " راڈرک نے دو نیچی آواز میں اپنے

سے کہا۔ گویا وہ اپنے دل سے باتیں کر رہا ہو۔ "اتنا ہی زیادہ مجھے اس کے دو رُخہ ہونے پر حیرت ہوتی ہے۔ یا یوں کہنا چاہیئے۔ کہ اتنی ہی کم حیرت ہوتی ہے۔ میں سمجھتا تھا یہ شخص اینڈ ربولیلی اپنے آقا کی نسبت بہت زیادہ دیانتدار ہے۔ اور تھانگو میں رہ کر اس نے اگر کسی معاملہ میں دو رُخی برتی۔ تو اس لیئے کہ وہ نوکر تھا اور نوکر کو اپنے آقا کا حکم ہر حال میں ماننا پڑتا ہے لیکن اب آپ کا جاسوس بننے سے صاف ظاہر ہو گیا۔ کہ وہ انتہا درجہ کا ذلیل آدمی ہے کہ پچھلے دنوں جس کا اتنا سچا خدمتگذار تھا۔ اب اسی کے خلاف کام کر رہا ہے۔"

"مسٹر راڈرک یہ چھوٹی چھوٹی راز کی باتیں ہیں۔ جن کا تعلق فقط میری ذات سے ہے۔ اس لیئے ان کی نسبت میں آپ کو پوری واقفیت مہیا نہیں کر سکتا۔" سنڈرلینڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔ پھر وہ دروازہ کی طرف دیکھ کر کہنے لگا۔ "مہربانی سے اس شخص کا نام پھر نہ لیجیئے۔ کیونکہ اراکین سلطنت کے مکانوں میں واقعی دیواروں کے کان ہوتے ہیں۔ جو راز منہ پر آجائے وہ قائم نہیں رہ سکتا۔"

"اینڈ ربولیلی آپ کا جاسوس!" راڈرک نے اور زیادہ حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا لیکن پھر جب اُسے ڈنکن برڈی کی غداری یاد آئی۔ جو اس نے خود اس کے ساتھ کی تھی۔ تو اس نے سمجھا کہ فطرت انسانی سے کوئی چیز بعید نہیں ہو سکتی۔

"خیر اب ہمیں اس معاملہ کو چھوڑ کر اس مضمون پر گفتگو کرنی چاہیئے۔ جس کے لیئے میں نے آپ کو تکلیف دی ہے۔" سنڈرلینڈ نے کہا۔ "کل سے آپ قصر شاہی میں فروکش ہونگے۔ ضرور ہے کہ وہاں رہتے ہوئے بادشاہ سلامت سے پھر آپ کی اس مضمون پر گفتگو ہو۔ جس پر آج صبح ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ ملکہ بھی لیڈی ایلین سے سکاٹ لینڈ کی عام رائے کے متعلق سوالات پوچھیں گی۔ اس موقعہ پر کیا آپ اس شخص کی نصیحت پر عمل کرنا پسند کریں گے۔ جو درباری آداب کو آپ سے بہتر سمجھتا ہے؟ اگر ایسا ہو تو میرے عزیز راڈرک" وزیر اعظم نے زیادہ بے تکلفی اختیار کرتے ہوئے کہا۔ "ہمیشہ یاد رکھنا۔ کہ راست بیانی شاہانِ وقت کے لیئے سخت ہی رنج دہ ہوتی ہے ۔ ۔ ۔ دیکھو جو کچھ میں کہہ رہا ہوں۔ اس سے تمہاری راست گوئی میں خلل ڈالنا مطلوب نہیں اور میں یہ بھی نہیں چاہتا۔ کہ تم صداقت کو چھوڑ کر دروغ بیانی کو اپنا معمول بناؤ۔ نہیں میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ وہ اسی قدر ہے کہ مصلحت وقت کے لحاظ سے اگر راستی کو اس کی پوری عریانی میں پیش نہ کیا جائے۔ تو بادشاہوں کو زیادہ مرغوب ہوتی ہے۔ سچ جانو۔ صداقت ایک ننگی تصویر

ہے۔ افسانہ اور شاعری میں اس کی بہت تعریف کی گئی ہے۔ مگر عملی دنیا میں ہم شعر یا افسانہ نگار کے اصولوں پر نہیں چل سکتے۔ اس لیئے سچائی کو جہاں تک ممکن ہو مصلحت کا لباس پہنا کر پیش کرنا چاہیئے۔ چنانچہ بادشاہ سلامت کے روبرو جس وقت آپ کو کوئی بات عرض کرنی ہو تو اس نکتہ کو ضرور پیش نظر رکھئے۔ بلکہ میں چاہتا ہوں۔ کہ آپ کی خلیق و حسین بیوی بھی اس اصول پر کاربند ہو۔ اور ملکہ سے گفتگو کرتے ہوئے یہی رویہ اختیار کرے۔ اس میں فریقین کی بہتری ہے۔"

"مائی لارڈ آغاز بیان میں آپ نے مجھے قطع کلام سے روک دیا تھا۔" راڈرک نے پُر وقار لہجہ میں کہا۔ "اور میں نے اخلاق کا تقاضا یہی سمجھا۔ کہ اپنے غصہ کو ضبط کر کے . . ."

"غصہ!" ارل نے بے چین ہو کر کہا۔

"ہاں مائی لارڈ غصہ۔ اس تعلیم ریا پر جس کی بدولت آپ مجھے دروغ کی راہ پر چلانا چاہتے ہیں۔ مگر یقین جانئے ان لبوں نے آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اور نہ بولیں گے۔ رہا لیڈی ایلین کا معاملہ۔ وہ اتنی معصوم اور پاکباز ہے۔ کہ گلاب کے پھول اپنی خوشبو کی جگہ زہریلی ہوا پھیلانا شروع کر دیں۔ تو کر سکتے ہیں۔ مگر اس کے منہ سے کلمہ دروغ نکلے۔ یہ غیر ممکن ہے نہیں مائی لارڈ اگر بادشاہ اور ملکہ ہم سے کوئی سوال پوچھیں گے۔ تو ہمارے منہ سے راستی کے سوا کوئی کلمہ نہ نکلیگا۔ جو حقیقت حال ہوگی۔ اسی کو ہم بلا مبالغہ سچ سچ عرض کر دینگے۔"

"مسٹر راڈرک معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے میرا مطلب نہیں سمجھا۔" ارل آف سنڈرلینڈ نے اب پھر بے تکلفی چھوڑ کر اخلاق کا لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔ "تشریف رکھئے . . . تشریف رکھئے۔" کیونکہ راڈرک جوش کی حالت ہی ٹوپی ہاتھ میں لیکر اس طرح کھڑا ہو گیا تھا۔ گویا رخصت ہوا چاہتا ہے۔ "میں نے جو نصیحت کی وہ محض دوستانہ مشورہ کے پیرایہ میں تھی۔ فی الحقیقت میں آپ کو درباری آداب و رسوم سے خبردار کرنا چاہتا تھا۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ جو لوگ شاہان وقت کے پاس رہتے ہیں۔ انہیں کئی طرح کی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے . . ."

"ہاں مگر اس صورت میں نہیں۔ کہ وہ راہ صراط اختیار کریں" راڈرک نے جواب تک کھڑا ہوا تھا کہا۔

"خیر مجھے یقین ہے کہ ایک دو ہفتہ دربار میں رہنے کے بعد آپ کی یہ رائے قائم نہ رہیگی" ارل آف سنڈرلینڈ نے کہا "میں جانتا ہوں آپ ایک باعزت نوجوان ہیں۔ اس لئے آپ کے

روبرو بعض اسرار کی بے نقابی خلاف مصلحت نہ ہوگی۔ بلکہ اس سے یہ فائدہ ہوگا۔ کہ آپ بادشاہ اور ملکہ کی عادات خاص سے پوری طرح واقف ہوجائیں گے۔ سنئے پہلے میں بادشاہ کی نسبت عرض کرتا ہوں۔ وہ اپنے بیان کی تردید کبھی گوارا نہیں کرتے۔ اگر وہ ایک بار کہہ دیں۔ کہ یہ بات اس طرح ہے۔ تو پھر اس کے خلاف کسی دوسرے کی رائے انہیں سخت ہی کڑوی معلوم ہوتی ہے۔ میں یہاں تک کہتا ہوں کہ اگر وہ اس بات کا اعلان کردیں کہ سورج کا رنگ سیاہ ہے۔ تو کسی کی مجال نہیں۔ کہ وہ اس کے خلاف کوئی لفظ زبان سے کہہ سکے۔ گذشتہ چند دن سے پہلے وہ اس بارہ میں ایک لفظ بھی سننے کو تیار نہ تھے۔ کہ سلطنت کو خطرہ کا سامنا ہے۔ بلکہ اگر کوئی ایسی رائے ظاہر کرنے کی جرات کرتا۔ تو وہ اُسے باغی وغدار قرار دے کر قابل تعزیر سمجھتے۔ اب آپ ہی سوچیے۔ کہ ایسی عادات کا مقابلہ کتنا دشوار ہے۔ وہ اپنے اختیارات کو اتنا مقدس اور قابل احترام سمجھتے ہیں۔ کہ جو مشیر ان کے کان میں کلمہ احتیاط کہنے کی جرأت کرے۔ اس کی نسبت انہیں پختہ یقین ہوجاتا ہے۔ کہ وہ میرے اختیارات پر شک کرتا ہے۔ رہا ملکہ ہیری کا معاملہ۔ آپ نے دربار میں اُن کو بڑا حلیم اور خلیق دیکھا تھا۔ مگر کیا انہیں اس صورت میں دیکھنے کے بعد آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ بعض حالتوں میں اُن کا غصہ اس زور سے بھڑکتا ہے۔ کہ وہ آتش مجسم نظر آنے لگتی ہیں۔ اس وقت ان کا سنگ مرمر کا ایسا سپید چہرہ اتنا سرخ ہوجاتا ہے۔ گویا ان کے قلب سے بہنے والے لاوا کی کھولتی ہوئی ندی اپنا تیز عکس اُن کے چہرہ پر ڈالتی ہو۔ کیا آپ خیال کرسکتے ہیں۔ کہ ملکہ کی وہ آنکھیں جو اتنی ملائم اور حلیم نظر آتی تھیں۔ اُن کے اندر دوزخ کی سی آگ پیدا ہوسکتی ہے؟ سرراڈرک یقین جانیے حلم واخلاق کی وہ مورت جسے آپ نے دربار میں دیکھا تھا۔ غصہ کے وقت اس طرح قہر مجسم بنتی ہے۔ کہ اپنے بیش قیمت جواہرات اور لباس تک کو بھی پاؤں میں روندنے سے دریغ نہیں کرتی۔ یہ حقیقت حال ہے۔ جو میں نے ایک دوست کی حیثیت میں آپ سے عرض کیا۔ اب آپ کو اختیار ہے کہ مجھے کسی نظر سے دیکھیں۔ میں بہرحال آپ کو دوست ہی سمجھونگا"

یہ الفاظ کہتے ہوئے ارل آف سنڈرلینڈ جو صوفہ پر لیٹا ہوا تھا۔ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس وقت اس کی نگاہ اور انداز سے سنجیدگی اور الفاظ سے صداقت کا اظہار ہوتا تھا۔ راڈرک حیران تھا کہ مجھے کیا رائے قائم کرنی چاہیئے۔ وہ اس یقین کو بھی نظرانداز نہ کرسکتا تھا۔ کہ ذرا دیر پہلے ارل مجھے اپنی ریاکاری سے بہکانا چاہتا تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ خیال بھی دل میں

پیدا ہوتا تھا۔ کہ ممکن ہے وہ سب کچھ میری بہتری کے لئے ہی کہہ رہا ہو۔ پھر خیال آتا۔ کہ ارل آف سنڈرلینڈ جیسے شخص کو جو انگلستان کا ذی اختیار۔ وزیر اعظم اور قوم کی قسمت کا مختار حقیقی ہے کیا پڑی ہے کہ وہ مجھ سے دوستی کا اظہار کرتا ہے۔ غرض اس وقت راڈرک سخت ہی کشمکش و پیچ کی حالت میں تھا۔

اُسے پریشان دیکھ کر ارل نے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے کہا "ممکن ہے ذرا دیر پہلے آپ کو میرے الفاظ جو درباری آداب اور سفارتی تعلقات کے باعث ایک خاص رنگ اختیار کر چکے ہیں۔ ناگوار گذرے ہوں۔ اور آپ کی فطرت کو جو اب تک شباب کی ناتجربہ کارانہ راستی کا خاصہ رکھتی ہے۔ تلخ معلوم ہوئے ہوں۔ بہرحال اس بات کو پیش نظر رکھئے کہ میں نے جو کچھ کہا۔ وہ محض ایک بے غرض دوست کی حیثیت میں تھا۔ اور اب سر راڈرک میں آپ کو صرف ایک چھوٹی سی نصیحت اور کرنا چاہتا ہوں۔ جو یہ ہے کہ فادر پیٹر سے خبردار رہئے۔"

"کیا وہ ابھی سے میرا دشمن بن گیا ہے؟" راڈرک نے کہا۔ "میں سمجھتا تھا۔ کہ بادشاہ اور ملکہ سے میری ملاقات کے بعد وہ ناخوش ہے۔ علاوہ بریں دربار میں اور آپ کی گاڑی کے اندر اس نے مجھ سے ایسے دلآزار طریق پر گفتگو کی تھی۔ کہ میں نے اس کو محض اس لئے برداشت کیا۔ کہ اس کا متکلم ایک محترم راہب ہے۔"

"جو کچھ بھی ہو۔ سر راڈرک وہ آپ کو ناپسند کرتا ہے"۔ ارل نے پُر اسرار لہجہ میں اس شخص کے انداز سے کہا۔ جو راز کی بات کہہ رہا ہو۔ "اور اس بات کو یاد رکھئے۔ کہ دربار میں اس کا رسوخ بڑا زبردست ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا۔ ملکہ بھی اس کے روبرو کس نرمی اور ملائمت سی باتیں کرتی تھیں۔ لیکن خیر میں اس سے زیادہ کہنا نہیں چاہتا۔ کہ حالات آپ کو دربار شاہی کے پُر پیچ رستوں میں ڈال رہے ہیں۔ محتاط رہیئے۔ اور جو نصیحت میں نے کی ہے۔ اس پر عمل کیجئے پھر فادر پیٹر کتنی بھی کوشش کرے۔ آپ کو ضعف نہیں پہنچا سکتا۔ شب بخیر۔"

اتنا کہہ کر ارل آف سنڈرلینڈ نے راڈرک کی طرف جو ان تمام باتوں کو سُن کر حیرت زدہ کھڑا ہوا تھا۔ اور نہیں جانتا تھا کہ اُسے وزیر اعظم کی نسبت کیا رائے قائم کرنی چاہیئے۔ ہاتھ بڑھایا۔ اس نے الوداعی سلام کیا۔ اور وزیر اعظم کے مکلف کمرہ سے رخصت ہوا۔

واپس جاتے وقت اس نے پھر اس دروازے کی طرف دیکھا جس میں اس نے اینڈریو سلی کو پہچانا تھا۔ مگر اب وہ بند تھا۔ غلام گردش کے سرے پر وہی نوکر جو اُسے ساتھ لایا تھا اس کی

واپسی کا منتظر کھڑا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ زینہ سے اُتر کر وہ ڈیوڑھی میں داخل ہوا۔ جہاں ولیم فاکز بیٹھا تھا۔ دونو محل سے باہر نکلے۔ تو وہی مشعل بردار لڑکا جس کے ساتھ وہ یہاں آئے تھے۔ انتظار میں تھا۔ اس کے ساتھ وہ دونو سرائے ہنگر فورڈ آرمز کو واپس ہوئے۔

باب ۔ ۶۳

ملکہ میری

دوسری صبح کو مارگرٹ مارلین سرراڈرک اور لیڈی ایلین میکڈانلڈ سے جدا ہونے سے پہلے اُن سے ملی۔ اس نے بہترین لباس جس کا کچھ حصہ اس نے ایک روز پہلے خریدا پہنا ہوا تہا۔ اور گو وہ اپنی خوشی کو دبانے کی بہت کوشش کرتی تہی۔ تاہم آثار مسرت اس کے خوشنما چہرہ پر صاف طور سے نظر آتے تھے۔

"اچھا مارگرٹ کیا اب تم جدا ہوتی ہو؟" لیڈی ایلین نے مشفقانہ لہجہ میں پوچھا "میرے خیال میں تم سے یہ دریافت کرنا غیر ضروری ہوگا۔ کہ تمہارا لندن آنا حسب امید ثابت ہوا یا نہیں کیونکہ میں دیکھتی ہوں تمہارے چہرہ پر آثار فکر ظاہر نہیں ہیں۔ نیک لڑکی یقین جانو کہ میں تمہارے دلی راز کو جاننے کی آرزومند نہیں۔ بہرحال مجھے اس کی بہت خوشی ہے۔ کہ تم ہر طرح مسرور ہو۔"

"مہربان خاتون۔ میں آپ کا دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔" مارگرٹ نے جواب دیا۔ اور ایلین کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اس نے اُسے لبوں سے لگا لیا۔ اس کے ساتھ ہی خوشی اور شکر گذاری کے آنسو اس کی آنکھوں سے بہنے لگے۔

ایلین نے پوچھا "کیا تم پھر ملوگی۔ یا اب لندن سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو رہی ہو؟"

"معزز خاتون سردست میں اس بارہ میں کچھ عرض نہیں کر سکتی۔" مارگرٹ نے جواب دیا۔ اس کے بعد تھوڑی دیر رُک کر اس نے اس حالت میں کہ چہرہ پر شرم کی سرخی پھیلی ہوئی تھی۔ جواب دیا۔ "آپ نے مجھ پر جو بے شمار عنایات کی ہیں۔ ان کے بعد یہ انتہائی ناشکر گذاری میں داخل ہوگا۔ کہ میں آپ کو اپنے لندن آنے کے مدعا سے بے خبر رکھوں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ میری شادی ہونے والی ہے . . ."

"آہ!" ایلین نے شوخی سے مسکراتے ہوئے کہا "میں پہلے ہی سمجھتی تھی تم کسی عشقیہ پیام پر آئی ہو"

"میرا اپنا یہی خیال تھا" راڈرک نے کہا۔ "بہرحال مارگرٹ ہم تہ دل سے تمہاری خوشحالی کو
کرتے ہیں۔"

مارگرٹ نے شرماتے ہوئے پھر ایک بار راڈرک اور ایلین کا شکریہ ادا کیا۔ اور اس کے بعد
ان سے رخصت ہوئی۔

اس کے چلے جانے پر راڈرک نے ایلین سے پوچھا کہ کیا محل شاہی میں جانے کی تیاریاں مکمل
ہو چکی ہیں؟ جس کا اس نے اثبات میں جواب دیا۔ وہ باتیں کر ہی رہے تھے۔ کہ قصر شاہی کا ایک خا
حاضر ہوا۔ اور کہنے لگا کہ ملک معظم کے حکم سے ایک شاہی گاڑی آپ کو اور آپ کی بیگم نیز باقی
کو جو آپ کے ساتھ ہیں۔ وائٹ ہال میں چلنے کے لئے آگئی ہے جب سرائے دار کو اس کا علم ہو
تو اس نے اور اس کے نوکروں نے راڈرک اور ایلین کی بے حد تعظیم شروع کی۔ سناسب تیاری
بعد وہ سرائے ہنگر فورڈ آرمز سے رخصت ہو کر گاڑی میں سوار ہوئے۔ قصر وائٹ ہال
ان کے لئے متعدد کمرے تیار تھے۔ ان میں انہوں نے سکونت اختیار کی۔

سہ پہر کو ملکہ کی خادماؤں میں سے ایک نے لیڈی ایلین کو اطلاع دی۔ کہ ملکہ معظمہ
گھنٹے کے عرصہ میں آپ سے ملنے کی آرزومند ہیں۔ اس پر ایلین نے بیش قیمت لباس پہنا
میں وہ بڑی ہی خوبصورت نظر آتی تھی۔ اگرچہ یہ امر کبھی قابل ذکر ہے۔ کہ راڈرک کی دلہن
حسن خداداد کو دوچند کرنے کے لئے کسی خارجی زیبائش کی ہرگز ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ اس کی خو
ہر لحاظ سے مکمل تھی۔ راڈرک نے جب اپنی حسین بیوی کی طرف دیکھا۔ تو اُسے یہ محسوس کر کے
اندازخوشی ہوئی۔ کہ وہ ہمیشہ کے لئے میری اپنی ہو چکی ہے۔

ایلین تبدیل لباس سے فارغ ہوئی۔ تو ایک خادمہ اُسے ملکہ کے حضور میں لے جانے کے
آئی۔ وہ اُسے کئی غلام گردشوں اور شاندار طریق پہ آراستہ کمروں کی راہ سے اس جگہ لے گ
جہاں ملکہ میری آف مڈینا اپنی چار سہیلیوں سے محو گفتگو تھی۔ کمرہ اگرچہ مختصر اور علیحدہ تھا تاہم
بڑے اہتمام اور سلیقہ سے سجایا گیا تھا۔ تصویریں مجسمے۔ بُت آئینے۔ جھاڑ۔ فانوس مخملی ا
طلائی سامان بیش قیمت پردے اور چھت کی پچی کاری غرض سب چیزیں خوشنما تھیں۔
اس وقت ایک قیمتی لباس پہنے ہوئے تھے۔ ان خواتین کے ساتھ جو اس کے گرد حلقہ زن تھی
خوش ہو ہو کر باتیں کر رہی تھی۔

جس وقت ایلین کو پیش کیا گیا۔ تو اس نے اس اخلاق کے ساتھ جسے درباری زبان

شاہانہ فیاضی قرار دیا جاتا ہے۔ ہاتھ بڑھایا۔ اور ایلین نے اُسے اپنے لبوں سے لگالیا۔ ملکہ تھوڑی دیر اس کی طرف نظر غور سے دیکھتی رہی۔ اس کے بعد کہنے لگی "تمہیں اپنے دربار میں خوش آمدید کہتے ہوئے میں بلا مبالغہ کہہ سکتی ہوں۔ کہ ان محلات میں تمہارے ایسی حسین عورت کی مہمانی کی راحت ہمیں بہت کم حاصل ہوئی ہے۔"

لیڈی ایلین فطرتاً تعریفی کلمات ناپسند کرتی تھی۔ وہ ان الفاظ کو سُن کر شرما گئی۔ اور اس کے چہرہ پر علامات اضطراب نمودار ہوئیں۔ جب سہیلیوں نے دیکھا۔ کہ وہ ملکہ کی منظور نظر ہے۔ تو وہ بھی اس سے بڑے اخلاق سے پیش آئیں۔ اور اس سے اپنی دوستی کا اظہار کیا۔ ایلین اس وقار اور خود ضبطی سے کام لیکر جو خاندانی رفعت کی دلیل ہوتی ہے۔ جلدی ہی اپنے اضطراب پر غالب ہوئی اور ان تعریفی کلمات کے لئے جو اس سے کہے گئے تھے۔ سب کا شکریہ ادا کیا۔

"میری عزیز لیڈی ایلین" آخرکار ملکہ نے کہا" کیا سکاٹ لینڈ کی نسبت تمہارے خیالات بھی وہی ہیں۔ جو کل تمہارے شوہر نے دربار میں ظاہر کئے تھے؟ اور کیا تمہاری رائے میں اگر بادشاہ سلامت کا داماد یعنی وہ غدار شخص جو تاجروں اور دوکانداروں کی گنوار قوم سے تعلق رکھتا ہے۔ ان کے خلاف حملہ کی جرأت کرے گا۔ تو وہ گمراہ اور مرتد لوگ یعنی سکاٹ لینڈ کے فرقہ پرسبیٹیرین کے عامی اُسی کی حمایت کریں گے؟"

عین اس وقت فادر پیٹر کسی اطلاع کے بغیر دبے پاؤں ایک دروازہ کی راہ سے جو اس مقام کے بالمقابل جہاں ایلین کھڑی تھی۔ مخملی پردہ کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ باہر نکلا۔ اور کہنے لگا "بھلا لیڈی ایلین اس مضمون پر کیا رائے ظاہر کرسکتی ہیں؟"

اس سے پہلے ڈون راڈرک کی فادر پیٹر سے گاڑی میں اور ارل آف سنڈرلینڈ کے ساتھ اس کے مکان پر جو باتیں ہوئی تھیں۔ ان کا ایلین کو پوری طرح علم ہوچکا تھا۔ اور وہ اس بات کا مصمم ارادہ رکھتی تھی۔ کہ ملکہ کے روبرو میں بھی پوری صاف بیانی سے کام لوں گی۔ پس ان زور دار اشاروں کی پروا نہ کرتے ہوئے۔ جو راہب مذکور نے کئے۔ نہ اس کے چہرہ کے بدلے ہوئے تیور سے خوف زدہ ہوکر۔ اس نے انہی خیالات کی تائید شروع کی۔ جو اس کے شوہر نے اس سے پیشتر ظاہر کئے تھے۔ اور اس اثنا میں فادر پیٹر ملکہ میری کے پیچھے کھڑا ایلین کی طرف دیکھ کر جو شیریں آواز اور مستقل لہجہ میں بیان کررہی تھی۔ کہ سکاٹ لینڈ میں پرنس ولیم کی حمایت کیلئے ایک زبردست جماعت تیار ہوچکی ہے۔ غصہ اور جوش سے کانپ رہا تھا مگر بے بس تھا۔

ایلن کی باتیں سن کر ملکہ جس کی رنگت پہلے ہی سنگ مرمر کی طرح زرد تھی۔ کاغذ کی طرح سپید ہو گئی۔ اور اس کی آنکھوں میں اس طرح کی چمک پیدا ہوئی۔ جیسے تاریک بادلوں میں بجلی کی۔ لیکن آخر جب یہ تقریر ختم ہوئی۔ تو میری آف مڈینا کا رنگ فرط غضب سے سرخ ہو گیا۔ اور وہ عارضی طور پر اس راہب کی موجودگی کو بھی نظر انداز کر کے جو اس کے پس پشت کھڑا تھا۔ بڑے جوش سے کہنے لگی "کیا وجہ ہے۔ کہ ان لوگوں میں سے کسی نے جو ہر وقت میرے پاس رہتے۔ اور ہمارا نمک کھاتے ہیں۔ اس بارہ میں ایک لفظ تک مجھ سے نہیں کہا؟ اس پہاڑی خاتون نے جو کچھ بیان کیا۔ وہ بالکل صحیح ہے۔ اور اس کے متعلق مجھے ذرا بھی شک نہیں۔ لیکن تم" اس نے بڑھتے ہوئے جوش کے ساتھ اپنی لرزہ بر اندام سہیلیوں پر عتاب نازل کرتے ہوئے کہا "تم سب دھوکہ باز اور غدار ہو۔ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ تم دشمن سے ملی ہوئی نہیں ہو۔ ورنہ کیا وجہ تھی۔ کہ تم نے مجھے غلط فہمی میں مبتلا رکھا؟ اب خاموش کس لئے ہو۔ میرے سوال کا جواب دو۔ اور بتاؤ کہ میں تمہاری نسبت کیا رائے قائم کروں؟" یہ کہتے ہوئے اس نے جوش سے اپنا پاؤں فرش پر مارا۔

تھوڑی دیر خاموشی رہی۔ اس کے بعد راہب کی سخت آواز سنائی دی "بیٹی یہ طریق عمل ناپسندیدہ۔ عیسائیت کے خلاف اور بادشاہوں کی شان سے بعید ہے۔"

ملکہ میری یہ الفاظ سن کر چونک گئی۔ بدن کانپا۔ چہرہ کی رنگت پھیکی پڑ گئی۔ آنکھوں کی چمک بھی جاتی رہی۔ اور وہ بے حد مرعوب و مغلوب نظر آنے لگی۔ راہب کی طرف مڑ کر اس نے دبی زبان سے کہا "مقدس باپ میں آپ سے معافی چاہتی ہوں۔ بے شک میری غلطی تھی۔ کہ میں نے اس قدر غصہ کا اظہار کیا۔"

"عالی شان ملکہ۔ اپنے عتاب کو ان لوگوں کے لئے محفوظ رکھئے جن پر عنقریب اسے نازل ہونا ہے۔" فادر بیڈ نے پر اسرار لفظوں میں کہا۔

"محترم باپ میں آپ کا مطلب نہیں سمجھی" میری نے جلدی سے کہا "ضرور آپ کے دل میں کوئی خاص بات ہے۔ مگر آپ کے الفاظ مبہم ہیں۔ اس لئے میں اصرار کرتی ہوں۔ کہ آپ کو جو کچھ کہنا ہو۔ وہ صاف صاف کہئیے۔ اور مجھے کشمکش و پیچ کی حالت میں نہ رکھئے۔"

"بانو۔ آپ کو سارا حال بہت جلد معلوم ہو جائے گا۔" راہب نے کہا۔ اور اس کے بعد ایلن کی طرف مڑ کر اس نے ایسے مصالحانہ لہجہ اور مشفقانہ انداز سے جو اس کے چند منٹ پہلے

کے خوفناک رویہ سے بالکل مختلف تھا۔ کہا۔" اس میں کچھ بھی شک نہیں۔ کہ اس خاتون نے پوری صاف بیانی سے کام لیا ہے۔ مگر خیر۔ میں ایک اور مضمون پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ تھوڑا عرصہ پیشتر ہمیں ارگل شائر سے بعض خبریں موصول ہوئی تھیں۔ جن کا تعلق ایک شخص کونٹ ڈی ہیلڈر اور اس کے خادم اینڈریولیسلی سے تھا۔ اگر میں غلطی نہیں کرتا۔ تو یہ لوگ وادی گلنکو میں گئے تھے کیا اس موقعہ پر آپ وہیں تھیں؟" اس نے لیڈی ایلین سے پوچھا۔

اس نازنین نے اس کا جواب اثبات میں دیا۔ کیونکہ اس کے شوہر نے کہہ دیا تھا۔ کہ تم سے کسی معاملہ پر کوئی سوال پوچھا جائے۔ اس کا بلا تامل صحیح جواب دینا۔

"اچھا تو کیا آپ بتائیں گی" فادر پیٹر نے بدستور لیڈی ایلین سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا "کہ یہ حلیہ اسی شخص کا ہے۔ جس کا نام اینڈریولیسلی تھا؟"

یہ کہتے ہوئے فادر پیٹر نے ایک کاغذ نکال کر اس کا مضمون پڑھا۔ جسے سن کر لیڈی ایلین نے تسلیم کیا۔ کہ بے شک یہ حلیہ کونٹ ڈی ہیلڈر کے خادم سے ملتا ہے۔

"بہت اچھا" پادری نے اطمینان کے پُراسرار انداز سے کہا "میرا خیال تھا۔ کہ میں غلطی پر نہیں ہوں۔ لیڈی ایلین میکڈانلڈ میں آپ کی صاف گوئی کا مداح ہوں۔ اور اب آپ کی موجودگی میں مجھے اس اہم خبر کے اظہار میں تامل نہیں جسے میں صرف ملکہ معظمہ کے کانوں تک پہنچانا چاہتا تھا۔"

"مقدس باپ کہیے۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں" ملکہ نے عصبی جوش سے کانپتے ہوئے کہا کیونکہ اس وقت وہ سخت تشویش کی حالت میں تھی۔

"سنیئے" ناہب نے اپنے چہرہ پر سنجیدگی کے آثار پیدا کرتے ہوئے بھاری آواز میں کہا۔ "کچھ عرصہ سے میرے دل میں اس شخص کی وفاداری پر شک پیدا ہو چکا ہے۔ جو اپنے عہدہ کی عظمت کی وجہ سے کسی طرح کی خرابیاں پیدا کر سکتا ہے ۔ ۔ ۔"

"اور وہ شخص ۔ ۔ ۔ ؟" ملکہ نے جلدی سے دریافت کیا۔

"وہ شخص" ناہب نے ملکہ کے آخری الفاظ کو دہراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے بعد تھوڑی دیر چپ رہ کر جس سے میری آف سٹینیا کی پریشانی حد انتہا تک پہنچ گئی۔ اس نے کہا۔ "وہ شخص ارل آف سنڈرلینڈ ہے!"

ایک زوردار کلمہ حیرت۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ ایک دبی ہوئی چیخ ملکہ کے منہ سے نکلی

اور اس کی سہیلیوں نے بھی حیرت۔ پریشانی اور بے یقینی کا اظہار کیا۔ لیکن جو حالات لیڈی ایلن نے اپنے شوہر سے سُنے تھے۔ اُن کے بعد اسے اس واقعہ پر بہت کم حیرت ہوئی۔

"میں ابھی بادشاہ کے پاس جاتی ہوں۔" میری آف مڈیلا نے اس خبر کے صدمہ سے بحال ہونے کے بعد کہا۔ "وہ وقت یقیناً دور نہیں۔ کہ غدار سنڈرلینڈ کا سر ٹیمپل بار کی چوٹی پر لٹکتا ہوا نظر آئے گا"

"بیٹی۔ میں پھر کہتا ہوں۔ اس طرح جوش میں آنے کی ضرورت نہیں۔ صبر و سکون قائم رکھو۔ کیونکہ ہمیں اس معاملہ کو جوش میں آکر بگاڑنے کی کوشش نہ کرنی چاہیئے۔" راہب نے کہا۔

"لیکن محترم باپ۔ آپ کے پاس اس کا ثبوت کیا ہے۔ کہ ارل آف سنڈرلینڈ ہم سے واقعی غداری کر رہا ہے؟" ملکہ نے جواب تک بڑے جوش کی حالت میں تھی پوچھا۔ کیا آپ کے پاس اس بارہ میں کوئی شہادت موجود ہے؟"

"نہیں۔ مگر اس کا زندہ ثبوت آج رات شاہی گارد کے حوالہ کر دیا جائے گا" فادر پیٹر نے عزم مصمم کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"زندہ ثبوت!" ملکہ نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا۔

"ہاں وہی اینڈریو لیسلی جس کا ذکر میں نے لیڈی ایلن سے کیا ہے۔" راہب نے جواب دیا۔

"اس صورت میں آخر کار ان دغا باز سیاحوں میں سے جو وادی گلنکو میں گئے تھے۔ کم از کم ایک اپنے کیفر کردار کو پہنچ جائے گا" لیڈی ایلن نے کہا۔ مگر فوراً ہی اس کو دلی افسوس بھی ہوا۔ کیونکہ وہ کسی انسان کو سزائے موت دیا جانا گوارا نہ کر سکتی تھی۔

"اینڈریو لیسلی!" ملکہ نے کہا۔ "کیا وہ سنڈرلینڈ کے مکان پر ہے؟"

"جی ہاں وہیں ہے۔" راہب نے جواب دیا۔ "میرے اپنے جاسوس ارل کے مکان پر حاضر ہیں۔ اور کئی دن سے میرے دل میں یہ شبہ پیدا ہو چکا ہے۔ کہ یہ وزیر اعظم دو رخی چل رہا ہے۔ مگر اس بارہ میں یقینی طور پر سارا حال چند ہی روز پہلے معلوم ہوا ہے۔ مجھے خبر دی گئی تھی۔ کہ شہزادہ ولیم کا ایک قاصد بڑے پر اسرار طریق پر ارل آف سنڈرلینڈ کے مکان پر آیا ہوا ہے۔ اس کا حلیہ مجھے آج صبح معلوم ہوا۔ اور جب میں نے اس حلیہ کا مقابلہ اس شخص کی صورت سے کیا جس کے متعلق سکاٹ لینڈ سے پچھلے دنوں خبریں آئی تھیں۔ تو دونوں کو مطابق پایا۔ اسی وجہ سے میں نے لیڈی ایلن سے سوال پوچھا تھا"

"یہ ناقابل برداشت ہے!" ملکہ نے کہا۔ "اور لازم ہے کہ اسی وقت پہرہ داروں کو بھیجکر

اس شخص اینڈر یولیسلی کو گرفتار کیا جائے۔ اور اس کا سر رات سے پہلے ٹمپل بار پر لٹکا دیا جائے"۔
ملکہ نے یہ الفاظ بڑے جوش کے ساتھ کہے۔ انہیں سن کر لیڈی ایلین کے بدن پر اس نظارہ کی یاد نے عرق سرد پیدا کر دیا جسے ایک روز پہلے وہ اپنے شوہر کی میت دیکھ کر خوف زدہ ہوگئی تھی اُسے اس بات کا افسوس ہوا کہ میں نے راہب کے سوالوں کا جواب کس لئے دیا۔ کیونکہ وہ اس یقین کو دل سے دور نہ کر سکتی تھی۔ کہ بدنصیب لیسلی کی شناخت میں مدد دے کر بڑی حد تک میں ہی اس کی سزا کا ذریعہ بنی ہوں۔

"عالی شان ملکہ میں پھر آپ سے صبر کی درخواست کرتا ہوں"۔ راہب نے میری کی پُرجوش تقریر کے جواب میں کہا۔ "جو کچھ میں عرض کرتا ہوں اُسے غور سے سنئے۔ آپ کو معلوم ہے میں ہر کام بڑی احتیاط سے کرتا ہوں۔ کل میں ایک بہانہ سے اس وقت ارل کے ساتھ ہو لیا تھا جس وقت وہ دربار سے اپنے مکان پر گیا۔ میرا حقیقی مدعا یہ معلوم کرنا تھا۔ کہ اگر شاہی گارد کے آدمی کسی وقت اس کے مکان پر جائیں تو اُن کی مزاحمت کے لئے کوئی تیاری تو نہیں کی گئی ہے۔ اور میں نے دیکھا کہ مکان کے ہر حصہ میں بہت سے آدمی متعین تھے۔ جو یقیناً ایک محافظانہ کارروائی ہے۔ اپنی آنکھوں سے یہ حالت دیکھ کر اس واقعیت کی جو مجھے خفیہ طور پر اپنے جاسوسوں کی معرفت حاصل ہوئی تھی۔ تصدیق ہوگئی۔ سنڈرلینڈ بڑا محتاط اور ہوشیار آدمی ہے۔ اور اب تک اس کی خفیہ شرارتوں کی نسبت اگر کوئی ثبوت مجھے مل سکا ہے۔ تو وہ اس کے مکان پر اینڈریو لیسلی کی پُراسرار موجودگی ہی ہے۔ پس اگر یہ ثبوت بھی ہاتھ سے جاتا رہا۔ تو ہمارے پاس کوئی اور نہ ہوگا۔ اور آپ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ ارل کے خلاف اس کے جرم کا ثبوت مہیا کرنے کے بغیر کسی طرح کے الزامات عاید کرنا کیسی ناعاقبت اندیشانہ بلکہ یوں کہنا چاہئے۔ کہ عملی طور پر غیر ممکن کارروائی ہے۔ اس کی جماعت کثیر اور مضبوط ہے۔ اور ایک ایسے موقعہ پر جبکہ بدسرشت لوگ ہر قسم کی سیاسی تبدیلیوں کو دربار کی جماعت کی خفیہ چالوں سے منسوب کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم پوری احتیاط سے قدم اُٹھائیں۔ اس لئے محترم ملکہ سنڈرلینڈ کے خلاف ہمیں ایسا وار کرنا چاہئے۔ جس میں کامیابی کی پوری امید ہو۔ اگر شاہی محافظوں کی کوئی جماعت دن کے وقت اس کے مکان پر گئی۔ تو عجب نہیں شور و غل پیدا ہونے سے یہ شخص اینڈریو لیسلی فرار ہو جائے یا ممکن ہے وہ اس وقت مکان ہی پر موجود نہ ہو۔ پس ہمیں اپنی کارروائی کو رات کے وقت تک ملتوی رکھنا چاہئے۔ اس وقت یقینی طور پر لیسلی وہیں ہوگا۔ اور وزیر اعظم کے مکان پر

کامیابی سے حملہ کیا جا سکیگا۔ میرا اپنا مشورہ یہی ہے۔ جو میں نے عرض کیا۔ آگے حضور مختار ہیں۔"

"مگر میری آرزو یہ تھی۔ کہ جو کچھ بھی ہونا ہے۔ وہ فوراً ہو۔" ملکہ میری نے کہا۔ پھر اس کے بعد فادر پیپیرڈ کی سکڑتی ہوئی بھوؤں کو دیکھ کر وہ دوبارہ حلیمانہ انداز سے کہنے لگی "لیکن خیر جس طرح آپ بہتر سمجھتے ہیں۔ اسی طرح کیجئے۔"

اتنا کہہ کر وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اور لیڈی ایلین بھی وہاں سے رخصت ہوئی۔ اپنے سکونتی کمرہ میں، راڈرک سے ملکر اس نے واقعات پیش آمدہ کی ساری تفصیل بیان کی اور راڈرک کو بتایا کس طرح سنڈرلینڈ کو خاندان سٹوارٹ کے خلاف غداری کا مرتکب سمجھا جاتا ہے۔

مگر وہ کہنے لگا "کیا عجب وزیر اعظم کے متعلق یہ خیال محض کسی غلط فہمی کی وجہ سے ہو۔ ممکن ہے جیسا اُس نے مجھ سے کہا تھا۔ اینڈ ریولیسلی پرنس آف آرینج کے حالات معلوم کرنے کے لئے وزیر اعظم ہی کا جاسوس ہو۔ اور ہالینڈ کے شہزادہ کا اپنا آدمی نہ ہو۔"

"پیارے راڈرک" ایلین نے افسردگی کے لہجہ میں کہا۔ "اگر یہ ثابت ہو گیا۔ کہ یہ شخص اینڈریو لیسلی بادشاہ کا غدار ہے۔ اور اس کے لئے سزائے موت تجویز کی گئی۔ تو اس کی صورت ہر وقت میری نظروں میں رہے گی۔ کیونکہ میں سمجھونگی۔ میں ہی اس بدنصیب کی موت کا ذریعہ بنی ہوں۔ یہ سوچ کر میرے دل کو سخت ہی صدمہ ہوتا ہے۔ اور جب مجھے وہ خوفناک نظارہ دکھائی دیتا ہے۔ جسے ٹمپل بار میں دیکھ کر کل ہمیں سخت ہیبت ہوئی تھی۔ اور میں سوچتی ہوں کہ بہت جلد اینڈریو کا سر بھی اُنہیں میں رکھ دیا جائے گا۔ . . ."

"ایلین کچھ شک نہیں۔ کہ واقعہ بڑا ہولناک ہے۔" راڈرک نے اپنی بیوی کو جس کی لمبی پلکوں پر آنسوؤں کے قطرے نمودار تھے۔ سینہ سے لگاتے ہوئے کہا۔ "مگر۔ . . چپ! کوئی آرہا ہے"

اس وقت کسی نے اُن کے کمرہ کے دروازہ پر ہلکی سی دستک دی۔ راڈرک نے اندر آنے کے لئے کہا۔ اور مارگرٹ داخل ہوئی۔ اس کے چہرہ پر خوشی کی وہی علامات موجود تھیں جو صبح کے وقت سرائے میں راڈرک اور لیڈی ایلین سے ملنے کے وقت تھیں۔ لیکن ان کے سامنے آکر اس کے رخساروں پر شرم و اضطراب کی علامات پیدا ہو گئیں۔

کہنے لگی "میرے محسن آپ کو مجھے اس قدر جلد واپس آتا دیکھ حیرت ہوئی ہوگی۔ مگر کل میں صدر مقام سے رخصت ہو جاؤنگی۔ اور میں نے پسند نہ کیا۔ کہ آپ کو پھر ایک بار الوداع کہنے اور ان عنایات کا شکریہ ادا کرنے کے بغیر چلی جاؤں۔ جو آپ نے مختلف اوقات میں مجھ سے کی ہیں"

"مارگرٹ کیا تم کل رخصت ہو جاؤ گی؟" ایلین نے پوچھا۔ "کیا تم اپنے دلہا کے ساتھ جا رہی ہو؟"
"ہاں یا نو" مارگرٹ نے جس کی واقعی شادی ہو چکی تھی۔ جواب دیا۔ "آج میری شادی اس شخص سے ہو گئی۔ جس کے ساتھ مجھے مختصر باہمی واقفیت کے باوجود دلی محبت ہے۔ اور جس نے مجھ سے دائمی وفاداری کا اقرار کیا ہے۔ میں آپ سے یہ بات چھپانا نہیں چاہتی۔ کہ جس وقت آپ اور سر راڈرک سرائے کنگس ہوس میں مقیم تھے۔ تو ایک قاصد میرے نام خط لایا۔ جس میں لکھا تھا کہ مجھے بلا تاخیر لنڈن کو روانہ ہونا چاہیئے۔ جہاں وہ شخص جس سے مجھے دلی محبت ہے۔ مجھ سے شادی کرنے کو تیار ہے۔ اس نے میرے اخراجات کے لئے روپیہ بھی بھیجا تھا مگر آپ نے فیاضی سے مجھے اس کو صرف کرنے کا موقعہ نہیں دیا۔ اس نے اپنے وعدہ کو پورا کیا ہے۔ اور آج دوپہر کو ایک امیر کے محل میں میری شادی اس شخص کے ساتھ ہو چکی ہے جس سے مجھے سچی محبت ہے۔ کل ہم دونو ایک غیر ملک کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ . . ."
"آہ!" سر راڈرک نے جس کے دل میں یکایک ایک عجیب شبہ پیدا ہو گیا تھا۔ کہا۔ کیونکہ اب ایک لمحہ میں اُسے یاد آ گیا۔ کہ کس طرح مارگرٹ مارلین نے کونٹ ڈی ہیلڈر اور اینڈر یولیلی کو سرائے کنگس ہوس سے فرار ہونے میں مدد دی تھی۔ اور کس بے خوفی اور فاتحانہ انداز سے اس نے اس جرم کا اقرار کیا تھا۔ پھر اس کے بعد ایک قاصد کا خفیہ اور ضروری پیغام لے کر اس کے پاس جانا اور اس کا اسی وقت لنڈن پہنچنا۔ جبکہ اینڈر یولیلی بھی وہیں تھا۔ اس کا یہ کہنا کہ میری شادی ایک امیر کے محل میں ہوئی ہے۔ اور کل ہم ایک غیر ملک کو جا رہے ہیں اس کے علاوہ اس کا اپنے شوہر کا نام چھپانا ان سب باتوں نے ایک لمحہ میں راڈرک کے دل میں اس شبہ کی تصدیق کر دی۔ کہ مارگرٹ مارلین کا شوہر اینڈر یولیلی کے سوا کوئی اور نہیں ہو سکتا۔

پس جس وقت اس کے منہ سے کلمہ حیرت نکلا۔ تو ایلین نے اس کی طرف تعجب اور مارگرٹ نے فکر و تشویش کی نظر سے دیکھنا شروع کیا۔ کیونکہ اس کے دل میں بھی خیال پیدا ہو گیا کہ کسی نہ کسی طرح وہ میرے راز سے واقف ہو گیا ہے۔
راڈرک بڑے جوش کی حالت میں کہنے لگا۔ "جلدی بتاؤ۔ اور مجھے اس راز سے واقف کرنے میں کسی خوف کو دل میں جگہ نہ دو۔ کہ کیا تمہاری شادی اینڈر یولیلی سے ہوئی ہے؟"

"ہاں مسٹر راڈرک" مارگرٹ نے التجائی انداز سے کہا۔ "وہی میرا شوہر ہے۔ مگر دیکھئے خدا کے لئے۔۔۔"

"میں پھر کہتا ہوں ڈرو نہیں۔" راڈرک نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "خواہ کچھ ہو جائے میں اسے ضرر نہیں پہنچاؤں گا۔"

"پیارے راڈرک"۔ ایلین نے اپنے شوہر کا بازو پکڑ کر التجا کے لہجہ میں کہا۔ "دیکھو ایسا نہ ہو یہ غریب لڑکی ہمیشہ کے لئے مصیبت کا شکار ہو جائے۔"

"نہیں۔ نہیں۔ یہ حالت بڑی خوفناک ہوگی" راڈرک نے کہا۔

"اس کے علاوہ جب میں سوچتی ہوں۔ کہ میں نے اس کی شناخت میں مدد دی۔۔۔"

"پیاری تم فکر نہ کرو۔ اُسے ضرور بچایا جائیگا۔"

"آہ! ان باتوں کا کیا مطلب ہے۔" مارگرٹ نے حالت تشویش میں دونو ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔ اور اس کے چہرہ کی رنگت لاش کی طرح زرد ہوگئی۔

"ان کا مطلب یہ ہے۔" راڈرک نے جلدی سے کہا۔ "کہ دربار شاہی میں یہ بات معلوم ہو چکی ہے۔ کہ اینڈریو لیسلی ارل آف سنڈرلینڈ کے مکان پر ٹھیرا ہوا ہے۔۔۔ مارگرٹ تم اس طرح نہ دیکھو۔ نہ مجھ سے ڈرو۔ کیونکہ میں نے اس کا راز فاش نہیں کیا۔۔۔"

"اوہ! میں آپ سے معافی کی خواستگار ہوں۔ کہ میں نے ایک لمحہ کے لئے بے جا شبہات کو دل میں جگہ دی" اس حسینہ نے کہا۔ "مگر میرے شوہر نے بیان کیا تھا۔ کہ میں نے کل رات انہیں دیکھا۔"

"ہاں لیکن میں نے ارل کے سوا جو پہلے ہی اس حقیقت سے واقف تھا۔ کسی سے اس کا ذکر نہیں کیا۔ ارل کے سوا یہ واقعہ صرف لیڈی ایلین کو معلوم ہے۔ اور وہ کسی سے اس کا ذکر کر ہی نہیں سکتی۔ مارگرٹ مجھے یہ سوچ کر بہت خوشی ہوتی ہے۔ کہ میں نے دوراندیشی کی راہ سے اس واقعہ کی نسبت خاموشی برقرار رکھی۔ اور ایلین کو بھی چپ رہنے کی تاکید کر دی۔ کیونکہ ہم اس جگہ کے سیاسی اسرار میں اُلجھنا نہیں چاہتے تھے۔۔۔ نہیں مارمیں لیسلی کے ارل آف سنڈرلینڈ کے مکان پر موجود ہونے کا علم کسی اور ہی ذریعہ سے ہوا ہے۔"

"اچھا تو مجھے اجازت دیجئے۔ کہ میں اُسے خبردار کر دوں۔ تاکہ وہ وقت پر فرار ہو جائے" مارگرٹ نے جو راڈرک کی باتوں کو فکر و اضطراب کے ساتھ سنتی رہی تھی۔ کہا۔

"جلدی کی ضرورت نہیں"۔ راڈرک کہنے لگا۔ "کیونکہ رات سے پہلے کوئی کارروائی نہ

اور اس وقت تم اپنے شوہر سے بہت دور جا سکتی ہو۔"

مارگرٹ نے راڈرک اور ایلین کے قدموں میں دو زانو ہو کر موثر الفاظ میں اُن کا شکریہ ادا کیا اور اُن کے ہاتھوں کو پے در پے بوسے دیئے۔

"بس مارگرٹ اب تم جاؤ!" لیڈی ایلین نے جس پر اس واقعہ کا بہت اثر ہوا تھا۔ کہا "خدا کرے کہ ہماری بہترین خواہشات تمہارے حق میں بر آئیں۔"

"الوداع معزز خاتون ... الوداع فیاض دل سر راڈرک میکڈانلڈ۔ خدا آپ دونو کو ہمیشہ سرسبز و خوشحال رکھے۔"

اتنا کہہ کر مارگرٹ ڈیبلی تیز چلتی کمرہ سے رخصت ہوئی۔ اور اس کے چلے جانے پر کمرہ کا دروازہ بند ہوا۔ فوراً راڈرک اور ایلین نے ایک دوسرے کی طرف اس انداز سے دیکھا۔ گویا اس کا نخیر پر ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے۔

باب ۶۴

فادر پیٹر کا جاسوس

رات کے گیارہ بجے تھے۔ کہ ایک شخص جس نے اپنا چہرہ کھلے لبادہ میں چھپا رکھا تھا۔ چیرنگ کراس کی سمت سے آتا ہوا قصر وائٹ ہال کی طرف ہو لیا۔ محل کے ایک طرف چھوٹے دروازہ کے سامنے رک کر اس نے ایک تار کھینچا۔ جس سے اندر گھنٹی بجنے لگی۔ چند منٹ کے عرصہ میں دروازہ کھلا۔ اور ایک نوکر نے جو سیاہ مخملی وردی پہنے ہوئے تھا۔ اور جس پر گوٹ یا حاشیہ موجود نہ تھا۔ اس شخص کو محل کے اندر داخل کیا۔ دونوں میں کسی طرح کی گفتگو نہیں ہوئی۔ کیونکہ معلوم ہوتا تھا۔ وہ ایک دوسرے کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ ایک تنگ اور روشن زینہ پر چڑھ کر جس پر چٹائی بچھی ہوئی تھی۔ لبادہ پوش ملاقاتی ایک کمرہ میں داخل ہوا۔ جس میں سادہ آسائشی سامان موجود تھا۔ اور جس کے روبرو عا کرنے کے ایک ڈسک پر جس پر کئی مذہبی کتابیں پڑی تھیں۔ نقرئی لیمپ چھت سے لٹک رہا تھا۔ کمرہ کے وسط میں ایک میز پر بہت سی چٹھیاں۔ دستاویزات اور رسالہ نوشت رکھا تھا۔ اور میز کے پاس فادر پیٹر بیٹھا تھا۔

آنے والے نے لبادہ اُتار دیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ وہ ارل آف سنڈرلینڈ کے خادموں میں

سے ایک ہے۔

"کیوں مائیکل کیا خبر لائے ہو؟" پادری نے دریافت کیا۔

"مقدس باپ جس شخص کے متعلق آپ نے حکم دیا تھا۔ کہ اس کی پوری نگرانی کی جائے اور جو اگرچہ اپنے زمانہ قیام میں بہت چھپ چھپ کر رہا۔ تاہم اس کا حلیہ میں نے پوری تفصیل سے عرض کر دیا تھا۔۔۔"

"ہاں اُسے کیا ہوا؟" راہب نے بے چینی سے پوچھا۔ "وہ اب تک وہیں موجود ہے؟"

"نہیں" مائیکل نے جواب دیا۔

"نہیں!" راہب نے چونک کر کہا۔ "کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو۔ کہ وہ رخصت ہو گیا؟"

"جی ہاں چلا گیا۔ اور میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ واپس آئے گا یا نہیں۔ ہاں اتنا ضرور کہہ سکتا ہوں۔ کہ وہ جس احتیاط اور رازداری سے وزیر اعظم کے مکان میں وارد ہوا تھا۔ اسی اخفا کے ساتھ رخصت ہو گیا ہے۔"

"یہ خبر بہت نامبارک ہے۔" فادر پیٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ "یہی ایک ثبوت تھا جس سے قابل نفرت سنڈرلینڈ کو زوال میں لایا جا سکتا تھا۔ اور اب وہ بھی ہاتھ سے نکل گیا۔ مگر کیا تمہیں اس کا پختہ یقین ہے۔" اس نے پھر ایک بار نوکر سے مخاطب ہو کر کہا۔ "اس نے محض جگہ تبدیل تو نہیں کی؟ وہ اسی محل میں ایک جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ تو نہیں چھپ گیا؟"

"نہیں مقدس باپ اس کا مجھے پختہ یقین ہے۔ کہ اب وہ میرے آقا کے مکان پر نہیں رہا۔ مگر آج ایک نہایت عجیب واقعہ ظہور میں آیا۔ جو قابل ذکر معلوم ہوتا ہے۔ آپ کو معلوم ہے۔ کہ وزیر اعظم کے مکان میں جائے عبادت عقبی حصہ میں واقع ہے۔ اور ایک لمبے سقف رستہ سے گذر کر وہاں تک جاتے ہیں۔"

"ہاں میں جانتا ہوں۔ بارہا میرا وہاں جانا ہوا ہے۔ آگے کہو۔"

"آج دوپہر سے تھوڑی دیر پہلے کا ذکر ہے۔" مائیکل نے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "میں اس رستے سے گذر رہا تھا۔ کہ کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی ارل آف سنڈرلینڈ کی آواز یہ کہتی سنی گئی۔ خاموش اور محتاط رہنا۔ اور جلدی کرنا۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ تو مجھے اس شخص کی صورت نظر آئی جس کا ہم ذکر کر رہے ہیں میرے

گیا۔ اور ایک ایسی جگہ چھپ کر کھڑا ہو گیا۔ جہاں مجھے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ مگر میں سارے حالات سے خبردار ہو سکتا تھا۔ آپ کو یاد ہو گا شاہ چارلس ثانی کا ایک بہت بڑا برنجی بُت اس رستہ کے ایک جانب طاق میں رکھا ہوا ہے۔ میں اس کے پیچھے ہو گیا۔ اور وہاں چھپا ہی تھا۔ کہ آنے والوں کی جماعت اس مقام کے پاس سے گذری۔ ان میں ایک تو ارل آف سنڈرلینڈ تھا۔ دوسرا ایک سیاہ پوش شخص جس نے کسی مرتد پادری کا لباس پہن رکھا تھا۔ ایک اس کے گھر کی مہتمم عورت اور ایک وہ قاصد جو ہالینڈ سے آیا تھا۔ . . ."

"تم اسے اینڈریو لیسلی کہو۔" فادر پیٹر نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "مجھے یقینی طور پر معلوم ہو گیا ہے۔ کہ یہی اس کا نام ہے۔ اچھا آگے چلو۔ ان کے ساتھ اور کون تھا؟"

"ایک جوان اور خوبصورت عورت۔ اس نے بھی سکاٹ لینڈ کی وضع کا ہی لباس پہنا ہوا تھا۔ بس یہ لوگ تھے جو گرجا میں داخل ہوئے۔ . ."

"یعنی سنڈرلینڈ کے مکان کے اس حصہ میں۔" راہب نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "جہاں مشہور ہے۔ کہ وہ قدیم مذہب پر چلنے کا ڈھونگ کرتے ہوئے مرتدوں کے طریق پر نماز پڑھتا ہے۔ مگر آگے کہو۔ میں نے قطع کلام کرنے میں غلطی کی۔ یہ بیان کرو کہ اس کے بعد کیا ہوا؟"

"یہ جماعت جس میں سب پانچ آدمی تھے۔" مائیکل نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا "قریباً پاؤ گھنٹہ معبد میں رہی۔ میں اس اثنا میں بدستور چھپا رہا۔ کیونکہ ڈرتا تھا کہ ایسا نہ ہو میں باہر نکلوں تو یہ لوگ بھی واپس آ جائیں۔ جس صورت میں مجھے وہاں دیکھ کر ارل کے دل میں کئی طرح کے شبہات پیدا ہونا یقینی تھا۔ خیر قریباً پاؤ گھنٹہ کے بعد یہ جماعت گرجا سے واپس ہوئی۔ اور جب اس مقام کے پاس سے گذری۔ جہاں میں چھپا ہوا تھا۔ تو میں نے دیکھا کہ وہ جوان عورت محبت سے اس شخص کے بازو کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔ جس کے متعلق آپ نے حکم دیا ہے۔ کہ میں اس کا ذکر اینڈریو لیسلی کے نام سے کروں۔"

"تو کیا وہاں رسم شادی ادا ہوئی تھی؟" فادر پیٹر نے متعجب ہو کر کہا۔ "بظاہر ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ اینڈریو لیسلی چونکہ ولندیز کا ملازم ہے۔ اس لئے یقیناً مرتد ہے۔ پس تمہارا یہ گمان صحیح ہے۔ کہ اس جماعت کے ساتھ ایک مرتد پادری بھی تھا۔ کچھ شک نہیں کہ رسم شادی ہی ادا ہوئی ہے۔ یقیناً ایسا ہو گا۔ مگر آگے کہو۔ پھر کیا ہوا؟"

"اس کے سوا کچھ نہیں۔" مائیکل نے جواب دیا۔ "کہ میں نے نگرانی کرتے ہوئے معلوم کیا

کہ وہ لڑکی جس نے سکاٹ لینڈ والوں کی طرز کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کے چند گھنٹے بعد محل کے ایک بغلی دروازہ کی راہ سے باہر گئی۔ لیکن مجھے معلوم نہیں کہ کہاں۔ میرا چونکہ مکان پر رہنا ضروری تھا۔ اس لیے میں اس کا پیچھا نہ کر سکا۔ آپ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اگر میں اس کے پیچھے جاتا۔ تو کئی شبہات پیدا ہوتے۔ خیر اس سے قریبًا گھنٹہ بھر بعد وہ واپس آئی۔ اور میں چھپ کر دیکھتا رہا۔ کہ وہ کہاں جاتی ہے۔ میری نظروں کے سامنے وہ اس کمرہ میں داخل ہوئی۔ جہاں اینڈریو لیسلی ٹھیرا ہوا تھا۔ میں نے بدستور نگرانی جاری رکھی۔ تھوڑی دیر بعد ارل بھی اسی کمرہ میں داخل ہوا۔ اور قریبًا دس منٹ وہاں ٹھیرا۔ اتنے میں تاریکی پھیل گئی تھی۔ اس لئے گیلری میں ہر طرف لیمپ جلا دیئے گئے۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ارل کمرہ سے باہر نکلا۔ اور پھر اینڈریو لیسلی یا کم از کم اسی قد و قامت کا ایک شخص جس کا بدن کھلے لبادہ میں لپٹا ہوا تھا۔ اس جوان عورت کو ساتھ لئے باہر آیا۔ وہ میری نظروں کے سامنے زینہ کی راہ سے نیچے اتر گئے۔ اور اس کے بعد معلوم نہیں کہاں گئے۔ بہرحال میں نے اس کے بعد انہیں نہیں دیکھا۔ اس وقت سے وہ کمرہ کھلا ہوا ہے۔ اور جس طرح اس شخص کی آمد سے پہلے دستور تھا۔ اب بھی جو چاہے اس میں جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ چونکہ ساری عمارت میں اب کوئی کمرہ خاص احتیاط سے بند نہیں کیا جاتا۔ اس لئے میرا قیاس یہی ہے۔ کہ اینڈریو لیسلی اس وقت کے بعد کہ میں نے اُسے رخصت ہوتے دیکھا۔ واپس نہیں آیا۔"

فادر پیٹر تھوڑی دیر حالت اضطراب میں کچھ سوچتا رہا۔ اس کے بعد اس نے میز پر رکھی ہوئی چاندی کی گھنٹی بجائی۔ جس کی آواز سُن کر اس کا اپنا خادم جس نے سیاہ مخمل کا سادہ سُوٹ پہنا ہوا تھا۔ حاضر ہوا۔ اس سے مخاطب ہو کر اس نے کہا "فی الفور اسی وقت فوج کے کپتان کے پاس جاؤ۔ اور کہہ دو۔ کہ میں نے جو احکام دیے تھے۔ اُن کو منسوخ سمجھا جائے۔"

خادم نے ادب سے سر جھکایا۔ اور رخصت ہو گیا۔ اس کے چلے جانے پر فادر پیٹر بدستور تھوڑی دیر گہری فکر میں رہا۔ پھر کہنے لگا۔

"بالکل صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ شخص اینڈریو لیسلی وزیر اعظم کے محل سے رخصت ہو چکا اور اس کی روانگی میں ایسے حزم و احتیاط سے کام لیا گیا ہے۔ کہ تعاقب میں بھی کامیاب ہونے کی امید نہیں۔ اس لئے سمجھو کہ سردست سنڈرلینڈ میرے ہاتھ سے نکل گیا۔ اس نے پھر ایک بار مجھ پر کامیابی حاصل کی۔ کیونکہ اب میرے پاس ایک بھی ثبوت ایسا موجود نہیں۔

جس سے میں اس کا جرم ثابت کرسکوں۔ مگر یقین جانو کہ یہ کامیابی عارضی ہے۔ وہ کسی گہری سازش میں الجھا ہوا ہے۔ اور گذشتہ کامیابیوں سے حوصلہ پاکر ضرور آئندہ بھی اپنی شرارتوں کو جاری رکھیگا۔ مائیکل اگر تمہیں بہترین انعامات جو کبھی اس دنیا میں مل سکتے ہیں۔ حاصل کرنے کی خواہش ہو۔ تو نگرانی کا سلسلہ بدستور جاری رکھنا۔ اور میں یقین دلاتا ہوں کہ معاوضہ تمہاری امیدوں سے ہرگز کم نہ ہوگا۔"

یہ کہتے ہوئے فادر پیٹر نے میز کی دراز کھول کر ایک تھیلی نکالی جس میں بہت سے طلائی سکے بند تھے۔ ان میں سے بارہ اس نے مائیکل کو دیئے۔ جنہیں وصول کرکے اس نے پھر ایک بار لبادہ پہن لیا۔ اور رخصت ہوا۔

اس کے چلے جانے پر فادر پیٹر اپنے دل سے مخاطب ہوکر کہنے لگا۔ "سنڈرلینڈ پھر ایک بار بچ گیا۔ مگر جو سازشیں وہ کررہا ہے۔ ان کے دام میں وہ اس طرح الجھا ہوا ہے۔ کہ انجام کار اس کا بچ نکلنا قطعاً غیر ممکن ہے۔ وہ سمجھتا ہے خاندان سٹوارٹ کا عہد حکومت قریب ہے۔ اور اس لئے وہ اس نمائندہ فسق وفجور سے تعلقات پیدا کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ اس کے گذشتہ طرز عمل سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس کے دل میں بادشاہ کے لئے جسے اس پر کامل اعتماد ہے۔ ذرا بھی احساس شکر گذاری نہیں۔ جو شخص اسے دولت وعزت دے۔ وہ اسی کا ہو رہنے کو تیار ہے۔ صرف ایک پہلو سے اس کی حکمت عملی میری اپنی تجاویز کے مطابق رہی ہے۔ یعنی یہ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ منحوس خبروں کو بادشاہ کے کانوں تک نہ پہنچنے دیا جائے تاکہ اس نے دین حق کی اشاعت کے لئے۔ جو کار عظیم اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ اس میں روک پیدا نہ ہو۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ اس معاملہ میں بھی وہ کس لئے میرا ہمخیال بنا۔ ظاہر ہے کہ بادشاہ کو غلط فہمی میں مبتلا رکھنے کے لئے تاکہ اس اثنا میں وہ اس فاسق ولندیزی سے اپنی سازشوں کا سلسلہ جاری رکھ سکے۔ اور انجام کار اس حملہ میں جو اس کے پیش نظر ہے۔ کامیابی ہو۔ لیکن میرا نقطہ خیال اس سے مختلف ہے۔ میں نے آجتک محض اس بات کو مدنظر رکھا ہے۔ کہ بادشاہ ایسی خبروں سے خوف زدہ ہوکر ان تدابیر سے دست بردار نہ ہو جائے۔ جو اس نے اس مذہب کی اشاعت کے لئے اختیار کی ہوئی ہیں۔ جس سے میرا تعلق ہے۔ سنڈرلینڈ نے بادشاہ کو اس لئے حفاظت کا یقین دلایا ہے۔ کہ وہ اس کے زوال پذیر ہونے کا خواہشمند ہے۔ میں نے اس لئے کہ میں اس کے صحیح راہ پر چلنے کا خواستگار ہوں۔ لیکن کیا ولیم سکھ[illegible]

کی کامیابی کا ذرا بھی امکان ہے ؟ یقیناً نہیں۔ اور اگر ہو تو پھر میری حکمت عملی کا انجام کیا ہوگا ؟ پس لازم ہے کہ میں بھی انسدادی تدابیر کا مشورہ دوں۔ مگر اس کے ساتھ جہاں تک ممکن ہو۔ ایسی خبروں کو بادشاہ کے کانوں تک پہنچنے سے بدستور روکے رکھوں جن سے اس کے خوف زدہ ہونے کا احتمال ہو۔"

فادر پیٹر کے خیالات کا سلسلہ یہاں تک پہنچا تھا۔ کہ اس کا خادم کسی قدر تیز چلتا ہوا کمرہ میں داخل ہوا۔

اس سے مخاطب ہو کر اس نے دریافت کیا "میرے احکام کی تعمیل ہوئی ؟"

"جی ہاں ہو گئی۔" اینتھنی نے جواب دیا "سنڈر لینڈ کے مکان پر جو مہم جانیوالی تھی اُسے روک دیا گیا۔ لیکن ملکہ معظمہ نے درخواست کی ہے۔ کہ آپ فوراً شہزادہ ویلز کے کمرہ میں ان سے ملیں"

"وہاں!" فادر پیٹر نے متعجب ہو کر کہا۔

"جی ہاں وہیں۔ شہزادہ کو تشنج ہے۔ اور ملکہ سخت پریشانی کی حالت میں ہیں۔"

"میں ابھی جاتا ہوں" فادر پیٹر نے کہا۔ مگر رخصت ہونے سے پہلے اس نے بعض ضروری کاغذات کو جنہیں وہ میز پر رکھے ہوئے پڑھ رہا تھا۔ دراز میں بند اور مقفل کر دیا۔

اس کے بعد وہ ایک لمبی غلام گردش سے گذر کر محل کے دوسرے حصہ کی طرف چلا۔ ایک دالان سے گذرنے کے بعد جس میں ملکہ کی چند سہیلیاں اور دو تین خادمائیں جمع تھیں۔ وہ محل کے اس حصہ میں وارد ہوا۔ جہاں شیر خوار شہزادہ اس کی انا اور خادمائیں رہتی تھیں۔ شہزادہ کی عمر صرف تین ماہ کی تھی۔ وہ پیدائشی مریض تھا۔ اور تشنج کا دورہ اُسے بارہا ہوتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ دو شاہی طبیب ہر وقت محل میں حاضر رہتے تھے۔ بادشاہ اور ملکہ کو اپنے اکلوتے بچہ کی سلامتی کا بہت خیال تھا۔ کیونکہ ان کے خاندان کا سلسلہ جاری رہنے کا انحصار اسی ننھی ہستی پر تھا۔ اصل یہ ہے کہ دربار شاہی کے وہ دغاباز اہلکار جو باطن میں بدخواہ مگر ظاہر میں بادشاہ کے پورے وفادار تھے۔ محض اس شہزادہ کی ہستی ناچیز کی بنا پر شاہ جیمز کو حفاظت کے غلط خیال میں مبتلا رکھنے میں کامیاب ہوئے تھے۔ کیونکہ اُن کی طرف سے یہ دلیل پیش کی جاتی تھی۔ کہ ولیم سکنڈ لینڈ کا چڑھائی کرنا اس لئے غیر ممکن ہے۔ کہ عزل کی صورت میں شہزادہ کو طبیب ہیجنسی والے حکومت منتہیٰ کیا جا سکتا ہے۔ اس قسم کے مختلف دلائل ان غدارش

کی طرف سے اکثر پیش ہوتے رہتے تھے۔ جو مختلف وجوہ سے بادشاہ اور ملکہ کو غلط فہمی میں مبتلا رکھنا ضروری سمجھتے تھے۔ ان میں سے بعض ذاتی اغراض کے لئے ایسا کرتے تھے۔ بعض لاعلمی کی وجہ سے اور بعض اس لئے بھی کہ وہ سمجھتے تھے۔ عام رعایا شاہ جیمز کی پوری وفادار ہے۔ چنانچہ ان کی طرف سے بادشاہ سے ہمیشہ یہی کہا جاتا تھا۔ کہ اول تو کسی غیر ملکی حملہ کا احتمال نہیں اور اگر ہو۔ تو اس کا نتیجہ عملی طور پر کچھ نہیں ہو سکتا۔ بہرحال جیسا کہ ناظرین نے دیکھ لیا۔ جیمز اور میری اب رفتہ رفتہ صحیح حالات کو سمجھنے لگے تھے۔ اگرچہ اب بھی وہ اپنے شیر خوار بچہ کو اپنی حکومت کا سلسلہ جاری رہنے کا یقینی ذریعہ تصور کرتے تھے۔ *

مگر ہمیں سلسلہ داستان جاری رکھنا چاہیئے۔ دالان سے گذر کر فادر پیٹر ایک شاندار اور آراستہ کمرہ میں داخل ہوا۔ جہاں ایک مسند پر رکھی ہوئی صوفہ پہ جو قرمزی مخمل سے منڈھی ہوئی تھی کمسن شہزادہ لیٹا ہوا تھا۔ ملکہ اس کے سرہانے بیٹھی بحالت فکران تدابیر کا اثر دیکھ رہی تھی۔ جو اطبائے شاہی نے بچہ کی تکلیف کو کم کرنے کے لئے اختیار کی تھیں۔ اس کی کرسی کے پیچھے خود بادشاہ کھڑا ہوا تھا۔ اور اس کے چہرہ سے بھی سخت پریشانی کا اظہار ہوتا تھا۔ دو کھلایاں۔ شہزادہ کے کمروں کی مہتمم عورت نیز ملکہ کی سہیلیوں میں سے دو خواتین پاس حاضر تھیں۔

صوفہ کے قریب پہنچکر فادر پیٹر نے جیسا کہ اس کا معمول تھا۔ بادشاہ اور ملکہ کو جھک کر سلام کیا۔ اور اس کے بعد دوزانو ہو کر بلند آواز میں دعا کرنے لگا۔ حسن اتفاق سے ڈاکٹروں کی دی ہوئی دوا کا اثر بھی ظاہر ہونے لگا تھا۔ چنانچہ تھوڑی دیر میں شہزادہ کا تشنج کم ہوا۔ حالت بہتر ہوگئی۔ اور چند منٹ کے عرصہ میں ڈاکٹروں کے بیان سے وہ فکر و تشویش جو بادشاہ اور ملکہ کو محسوس ہو رہی تھی۔ رفع ہوگئی۔ اس اثنا میں فادر پیٹر کی دعا کا سلسلہ بدستور جاری تھا۔ جس سے بادشاہ اور ملکہ کو یقین ہوگیا۔ کہ بچہ کو دوا کے باعث نہیں بلکہ دعا کی وجہ سے صحت ہوئی ہے۔

"مقدس باپ" شاہ جیمز نے فادر پیٹر کو جو اب دعا ختم کر کے سیدھا کھڑا ہوگیا تھا۔ ایک طرف بلاتے ہوئے کہا۔ "میں کس منہ سے آپ کا شکریہ ادا کروں۔ یہ آپ ہی کی دعا کا اثر ہے کہ بچہ نے دوبارہ زندگی حاصل کی ہے۔ اس کے لئے ایک باپ اور بادشاہ کا دلی شکریہ قبول کیجیئے۔ اور اس کے بعد یہ بتا یئے کہ کیا وہ ہم سنڈرلینڈ کے مکان کی طرف روانہ ہوگئی؟"

"نہیں حضور۔" فادر پیٹر نے جواب دیا۔ کیونکہ جو اطلاع مجھے اب موصول ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اینڈریو لیسلی دفعتاً عدم پتہ ہو چکا ہے۔"

"عدم پتہ!" ملکہ نے جو اس وقت اس مقام کے قریب پہنچ گئی تھی۔ جہاں بادشاہ اور پادری گفتگو کر رہے تھے۔ کہا۔ "مگر یہ کیونکر ہوا؟" اور یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں کا وہ اضطراب جو بچہ کی خرابی صحت سے نمودار تھا۔ انتہائی جوش کی حالت میں بدل گیا۔

"بانو جو کچھ میں عرض کر رہا ہوں وہ صحیح ہے۔" فادر پیٹر نے کہا۔ "لیکن اس کا مجھے علم نہیں کہ کیا لیسلی کے فرار کا باعث کوئی اس قسم کی خفیہ اطلاع تھی۔ جو اُسے عین وقت پر دی گئی۔"

"اس کے باوجود سنڈرلینڈ کو ضرور گرفتار کر لینا چاہیئے۔" ملکہ نے باصرار کہا۔

"بیگم صاحب معاف کیجیئے میری یہ رائے نہیں۔" پادری نے کہا۔ "ہمارے پاس وزیر اعظم کے خلاف کوئی ثبوت موجود نہیں۔ اور سنڈرلینڈ کا اثر و اقتدار اتنا غالب ہے کہ اُسے بلا ثبوت گرفتار کرنا خطرہ سے خالی نہ ہوگا۔"

"تو کیا آپ کا منشا یہ ہے۔" بادشاہ نے کہا۔ "کہ میں ایک ایسے شخص کو اپنا مشیر بنائے رکھوں۔ جو صریحاً غدار ہے۔ میں اس دغاباز سے امور سلطنت میں مشورہ لیتا رہوں۔ اور جب آئے تو اس سے خوش ہو کر ملوں۔ حالانکہ میں جانتا ہوں وہ میری تباہی کے لئے کوشش کر رہا ہے۔"

"سردست حضور کو یہ سب کچھ کرنا ہی ہوگا۔" فادر پیٹر نے کہا۔ اور اس کے بعد اس نے اپنے بیان کی تائید میں بعض اور دلائل پیش کئے۔ جن کا ذکر ناظرین کے لئے دلچسپی کا موجب نہیں ہو سکتا۔

"خیر جیسے آپ کی مرضی ہو۔" آخر کار بادشاہ نے کہا۔ اور اس کے بعد صوفہ کی طرف دیکھ کر جہاں شہزادہ لیٹا ہوا تھا۔ اس نے کہا۔ "خدا کرے کہ وہ خوفناک آفت جس کا خطرہ درپیش تھا ٹل جائے۔"

"کچھ شک نہیں کہ یہ آفت نہایت خوفناک ہوگی۔" فادر پیٹر نے کہا جس سے اس کا اشارہ بچہ کی موت کے امکان کی طرف تھا۔

"تب کہ بپتسمہ میں صرف دس دن باقی ہیں۔" ملکہ کہنے لگی۔

"ہاں اس ماہ کی ۲۳ تاریخ کو ہمارے فرزند عزیز کے متعلق یہ رسم ادا کی جائے گی۔"

"جس موقعہ پر" فادر پیٹر نے موثر لہجہ میں کہنا شروع کیا۔ تقدس مآب پاپائے روم نے اپنی عدم حاضری میں شہزادہ موصوف کا دھرم پتا بننا منظور کیا ہے۔"

"اس کے لئے میں بدل آپ کی ممنون احسان ہوں۔ کیونکہ یہ آپ ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔" ملکہ نے فادر پیٹر کی طرف شکر گذاری کی نظر سے دیکھتے ہوئے کہا۔

اس کے بعد یہ مشورہ جو کمرہ کے علیحدہ حصہ میں دبے لفظوں میں ہو رہا تھا ختم ہوا۔ بادشاہ اور ملکہ رات بھر کے لئے اپنے کمرہ میں چلے گئے۔ اور فادر پیٹر اپنی نشست گاہ میں واپس ہوا۔

کئی دن گذر گئے۔ اور کوئی نیا قابل ذکر واقعہ ظہور میں نہ آیا۔ وزیر اعظم ارل آف سنڈرلینڈ حسب معمول بادشاہ اور ملکہ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ لیکن گو ان کی طرف سے پوری ظاہرداری سے کام لیا جاتا۔ تاہم وزیر اعظم کے پاس یہ معلوم کرنے کے خفیہ ذرائع تھے۔ کہ میری نسبت بادشاہ کے دل میں شبہات پیدا ہو چکے ہیں۔ فادر پیٹر جہاں تک ممکن ہوتا۔ اس سے پرے ہی رہتا۔ اگرچہ پھر بھی یہ ظاہر نہ ہونے دیتا تھا۔ کہ وہ عمداً ایسا کرتا ہے۔ ان ایام میں راڈرک بھی وزیر اعظم سے نہیں ملا۔ فی الحقیقت سنڈرلینڈ کچھ تو سرکاری معاملات، اور کچھ اپنی خفیہ سازشوں میں اتنا منہمک اور مصروف رہا۔ کہ اسے راڈرک سے ملنے کی فرصت ہی نہیں ہوئی۔ گو جیسا کہ ناظرین سمجھ سکتے ہیں۔ اس کے دل میں راڈرک کی نسبت بعض خاص تجاویز تھیں جنہیں اس نے نظرانداز نہیں کیا تھا۔

محل میں قیام پذیر ہونے کے بعد راڈرک اور ایلین کی زندگی امید سے زیادہ پرسکون ثابت ہوئی۔ انہیں ان کے کمرہ میں ہی کھانا پہنچا دیا جاتا تھا۔ اور نوکر [illegible] اور اہلکار سب بڑے ادب واحترام سے پیش آتے تھے۔ کیونکہ شاہ جیمز کی دلی خواہش یہ تھی۔ کہ چند ہفتوں کا عرصہ جو وہ قصر شاہی میں بسر کریں۔ ان کے لئے ہر طرح باعث آرام ثابت ہو۔ تاکہ جب وہ سکاٹ لینڈ میں واپس جائیں۔ تو ان کے منہ سے بادشاہ اور ملکہ کی تعریف ہی نکلے۔ جو کچھ بھی ہو۔ یہ خاص عنایت تھی۔ کہ راڈرک اور ایلین کو شاہی محل میں رہتے ہوئے گھر کی سی آسائش مہیا کی جاتی تھی جس سے وہ اپنا وقت اپنی خواہش کے مطابق بڑے اطمینان کے ساتھ بسر کر سکتے تھے۔ تین چار موقعوں پر رات کو انہیں بادشاہ اور ملکہ نے طلب کیا۔ اور ایک بار انہیں شیر خوار شہزادہ بھی دکھایا گیا۔ ایک اور موقعہ پر لیڈی ایلین کو محل کے اس حصہ میں آنے کی بھی اجازت دی گئی۔ جو شہزادہ کے لئے مخصوص تھا۔ اور چونکہ یہ خاص رعایت انہی لوگوں کو دی جاتی تھی جن پر بادشاہ اور

ملکہ بہت مہربان ہوں۔ اس لئے راڈرک اور ایلین بجا طور سے اپنی خوش قسمتی پر نازاں تھے۔ پھر بھی اصل یہ ہے کہ وہ سب سے زیادہ اسی صورت میں خوش رہتے تھے۔ کہ جب ایک دوسرے کی صحبت میں ہوں۔

اسی طرح وقت گذرتا گیا۔ حتےٰ کہ وہ یوم سعید جب شہزادہ کو بپتسمہ دیا جانا تھا۔ قریب آ گیا اس موقعہ پر ۱۰ ستمبر کی رات کو ارل آف سنڈرلینڈ کی طرف سے راڈرک کے نام ایک خط موصول ہوا جس میں اُسے وزیر اعظم کے مکان واقع سینٹ جیمز سکوئر میں مدعو کیا گیا تھا۔

باب - ۶۵

شہزادہ ولی عہد کا راز

آٹھ اور نو بجے کے درمیان راڈرک اپنے خادم ولیم فاکنر کو ساتھ لئے سابق کی طرح ایک مشتعل پرواز لڑکے کے پیچھے ارل آف سنڈرلینڈ کے مکان کو روانہ ہوا جیسا کہ ناظرین سمجھ سکتے ہیں وہ اب تک وزیر اعظم کی نسبت کوئی خاص رائے قائم نہیں کر سکا تھا کبھی وہ سوچتا تھا۔ کہ ممکن ہے اینڈریو لیسلی ارل ہی کا جاسوس ہو۔ جس صورت میں صاف ظاہر تھا۔ کہ وزیر اعظم شاہ جیمز کا غدار نہیں۔ بلکہ وہ اپنے طور پر اس کی بہتری کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی قرین قیاس تھا۔ کہ لیسلی اب تک کونٹ ڈی ہیلیڈر کا وفادار خادم اور شہزادہ آریج کا حامی ہو جس حالت میں سنڈرلینڈ کی غداری صاف طور پر ثابت تھی۔ بہر حال بہت غور و خوض کر کے بھی راڈرک اب تک یہ فیصلہ نہیں کر سکا تھا۔ کہ ان دو صورتوں میں سے کس کو قرین قیاس سمجھنا چاہیئے۔ گمان غالب یہی تھا۔ کہ سنڈرلینڈ اپنے بادشاہ کا غدار ہے۔ کیونکہ اُسے یاد تھا۔ کہ جب اس نے اول مرتبہ اس سے اینڈریو لیسلی کی موجودگی کا ذکر کیا۔ تو وزیر اعظم کے چہرہ پر اضطراب و پریشانی کی علامات نمودار ہو گئی تھیں۔ ایسے حالات میں کیا عجب کہ سنڈرلینڈ کا یہ بیان کہ لیسلی میرا اپنا جاسوس ہے صرف ایک بناوٹ ہو۔ اور اس نے یہ بات محض راڈرک کے شبہات کو ٹالنے کی غرض سے کہدی ہو۔ مگر راڈرک کی عادت تھی۔ کہ وہ کسی معاملہ کی نسبت جلدی میں یا کامل ثبوت حاصل کرنے کے بغیر کوئی رائے قائم نہ کرتا تھا۔ پس جس وقت اُسے وزیر اعظم کا رقعہ ملا تو وہ بلا تامل اس کی ملاقات کے لئے آمادہ ہو گیا۔ خصوصاً اس لئے کہ اس زمانہ میں

وزیر اعظم کے اختیارات اتنے وسیع تھے۔ کہ اس کا دعوتی خط احکام شاہی سے کم حیثیت نہ رکھتا تھا۔

جب راڈرک سنڈرلینڈ ہوس میں گیا۔ تو سابق کی طرح ایک خادم نے اس کو اسی مکلف کمرہ میں پہنچا دیا جس میں ایک بار پہلے اس کی وزیر اعظم سے ملاقات ہوئی تھی۔ چنانچہ اندر داخل ہوا۔ تو کیا دیکھتا ہے۔ کہ ارل ایک آرام دہ صوفہ پر اطمینان سے لیٹا ہوا ہے۔ اور کمرہ کے وسط میں کئی طرح کی نادر شرابیں۔ پھل اور کیک اور نعمتیں حاضر ہیں۔

"میرے عزیز دوست" ارل نے بڑے اخلاق سے راڈرک کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔ "آپ نے سمجھا ہوگا امور سلطنت کے انہماک میں میں نے آپ کو بالکل ہی بھلا دیا۔ مگر حقیقت حال یہ نہیں۔ فی الحقیقت میں کچھ عرصہ سے بعض اہم ملکی معاملات میں اتنا مصروف رہا ہوں کہ آپ کی ملاقات کے لئے فرصت نہیں پا سکا۔ بہرحال سب سے پہلے میں اس لئے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس شخص کی نسبت جس کا نام لینا ضروری نہیں۔ مگر جسے آپ اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ یعنی وہ جسے آپ نے میرے مکان میں پہنچایا تھا۔ قابل قدر سکوت سے کام لیا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ آپ نے اپنی بیگم لیڈی ایلن کی شرکت سے ایک قابل تعریف فعل سرانجام دیا۔ یعنی شخص مذکور کی بیوی کو بروقت اطلاع دیدی۔ اس سے ثابت ہوگیا۔ کہ وہ خطرہ آپ کے منہ سے نکلی ہوئی کسی بات سے پیش نہیں آیا تھا۔ بہرحال میرے لئے اس کا اندازہ کرنا مشکل نہیں۔ کہ اس خطرہ کا اصلی ماخذ کیا تھا۔ میں نے پہلے ہی آپ سے کہا تھا۔ کہ فادر پیٹر سے محتاط رہنا لازم ہے۔ اور اب میں صاف طور پر آپ کے روبرو اس کا اعتراف کرتا ہوں۔ کہ وہ میرا سلمہ دشمن ہے۔ مجھے معلوم ہے۔ کہ میرے بہت سے نوکروں میں کوئی شخص ضرور ملا لیا ہے۔ جو میری نسبت ہر قسم کی اطلاع اُسے دے آتا ہے [illegible] نے یہ معلوم کرنے کی بہت کوشش کی ہے۔ کہ وہ شخص کون ہے۔ مگر اب تک معلوم نہیں کر [illegible]۔ لیکن سر راڈرک آپ کھڑے کیوں ہیں؟ میرے دوست تشریف رکھئے۔ کئی طرح کی شراب حاضر ہے۔ جو پسند ہو اس کا شغل کیجئے۔"

ارل نے یہ گفتگو اس انداز سے کی تھی۔ کہ معلوم ہوتا تھا۔ وہ اس شخص کو جس کی عداوت سے وہ پوری طرح واقف ہے۔ بالکل حقیر سمجھتا ہے۔ مگر راڈرک کو اس پر سخت تعجب ہوا۔ کہ فادر پیٹر جیسے ذی اثر شخص کو اپنا دشمن جانتے ہوئے وزیر اعظم کے دل میں ایسا سکون کیونکر قائم رہ سکتا ہے۔ شراب کا ایک اور جام پُر کرکے سنڈرلینڈ پھر اپنی صوفہ کے نرم گدوں پر پیچھے کی طرف جھک گیا۔ اور اُسے لبوں سے ایک گھونٹ پیتے ہوئے کہنے لگا۔ "مجھے اس بارہ میں کامل یقین ہو چکا ہے

کہ بادشاہ اور ملکہ سمجھتے ہیں ، میں ان سے غداری کر رہا ہوں - یہ بات مجھ سے پوشیدہ نہیں ۔ کہ گو ظاہر میں وہ بڑے تپاک سے پیش آتے ہیں ۔ مگر باطن میں مجھے اپنا دشمن ہی سمجھتے ہیں ۔ لیکن مجھے ان کی رائے کی اسی طرح کچھ پروا نہیں جیسے فادر پیٹر کی نفرت کی ۔ سر راڈرک سچ جانئے سلطنت کی اصلی باگ میرے ہی ہاتھ میں ہے ۔ اور میں اُسے چھوڑ دوں تو یہ گھوڑا آج ہی بگڑ سکتا ہے ۔ ملک کی سب سے زبردست جماعت میری مددگار ہے ۔ کیونکہ ایک طرف کیتھولک فریق یہ محسوس کرتا ہے کہ اس نے جو فوائد حاصل کئے ۔ وہ میری ہی کوشش کا نتیجہ ہیں ۔ اور دوسری جانب پراٹسٹنٹ بھی اس حقیقت سے ناآشنا نہیں ۔ کہ اگر میری ذات شامل حال نہ ہوتی ۔ تو نہ معلوم شاہی حمایتیں کونسی انتہائی صورت اختیار کرتیں ۔ پس ملک کی موجودہ حالت میں میری ہستی کو خاص اہمیت حاصل ہے ۔ اور اس لحاظ سے کوئی میری نسبت کچھ بھی خیال رکھتا ہو ۔ بہرحال میں اپنے آپ کو ہر طرح محفوظ اور مصئون سمجھتا ہوں ۔"

وہ گفتگو کرتے ہوئے رُک گیا ۔ اور حسب معمول شراب پیتے ہوئے کنکھیوں سے راڈرک کے چہرہ کی طرف دیکھتا رہا ۔ گویا یہ معلوم کرنا چاہتا تھا ۔ کہ میرے الفاظ کا اس پر کیا اثر ہوا ہے ۔ مگر راڈرک کی سنجیدگی میں ذرا فرق نہیں آیا ۔ اس کے چہرہ سے اس کے دلی خیالات کا اندازہ کرنا سخت مشکل تھا ۔ گو باطن میں وہ اس بات کو سمجھنے سے قاصر تھا ۔ کہ ارل کس لئے مجھ سے اس بے تکلفانہ پیرایہ میں گفتگو کر رہا ہے ۔

دوبارہ [illegible] سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے سنڈرلینڈ نے کہا "خیر اگر فادر پیٹر کا ایک جاسوس میرے [illegible] مجھے بھی اس کا اطمینان حاصل ہے ۔ کہ میرے اپنے جاسوس دربار شاہی میں موجود ہیں . . ."

مائی لارڈ ۔ میں التجا کرتا ہوں ۔ کہ اس ذکر کو جانے دیجئے " راڈرک نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "میں ان دنوں بادشاہ سلامت کا نمک خوار ہوں ۔ اور گو مجھے غیبت سے سخت نفرت ہے تاہم اگر آپ کی طرف سے انکشافات کا سلسلہ اسی طرح جاری رہا ۔ تو میں نہیں کہہ سکتا ۔ کہ میں ان واقعات کو بادشاہ کے گوش گذار کرنے کا فرض انجام دینے میں تامل کروں گا ۔"

"پیارے راڈرک" ۔ ارل نے بے تکلفی کی راہ سے کہا ۔ "مجھے کامل یقین ہے ۔ کہ تم اس طرح کی کوئی حرکت نہ کرو گے ۔ بھلا یہ کیونکر ممکن ہے ۔ کہ وہ شخص جس نے محض اپنی طبعی فیاضی کے باعث ایک نوجوان عورت کو بروقت خبردار کر کے اس کے شوہر کی جان بچائی ۔ وہی اس شخص کی راز دارانہ

گفتگو کو جو اس کا سچا دوست ہے۔ کبھی ظاہر کر دیگا۔"

"مائی لارڈ میں اس بات کو واضح کر دینا چاہتا ہوں۔" راڈرک نے استقلال کے لہجہ میں کہا کہ میں نے وہ اطلاع جس کا آپ ذکر کرتے ہیں۔ محض اس جوان عورت کی حالت پر رحم کھا کر دی تھی۔ ورنہ مجھے اس مرد سے ذرا بھی ہمدردی نہیں جس کی جان اس ذریعہ سے بچی۔ فی الحقیقت میں اپنے دل میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ اینڈریو لیسلی کو گرفتاری سے بچا کر میں نے بادشاہ کا ایک فرض خاص انجام دینے میں سخت کوتاہی کی۔ لیکن یہ بھی مجھ سے برداشت نہ ہوتا تھا۔ کہ ایک نیک نہاد جوان عورت اپنی شادی کے دن ہی انتہائی مصیبت میں مبتلا ہو۔ اور میں چپ چاپ کھڑا دیکھا کروں"

"مگر میں نے آپ سے کب کہا تھا۔ کہ اینڈریو لیسلی بادشاہ کا غدار ہے؟" سنڈرلینڈ نے راڈرک کے چہرہ کی طرف نظر غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "بہرحال ٹھہریئے۔ میں اصل مطلب کی طرف آرہا ہوں۔ درحقیقت میں نے آج رات آپ کو محض ان سرسری باتوں کے لیے تکلیف نہیں دی۔ میں نے آپ کو اس لئے بلایا ہے۔ کہ مجھے چند خاص معاملات پر گفتگو کرنا تھا۔ کیا آپ کو کسی ایسے غیر معمولی اہمیت کے واقعہ کا علم ہے۔ جو گذشتہ دو تین گھنٹہ کے عرصہ میں محل شاہی میں ظہور پذیر ہوا ہے؟"

"نہیں مائی لارڈ" راڈرک نے وزیر اعظم کی طرف نظر حیرت سے دیکھتے ہوئے جواب دیا مجھے اتنا معلوم ہے۔ کہ آج صبح شہزادہ ویلز کو تشنج کا دورہ ہوا تھا۔ مگر جب سے میں قصر شاہی میں آیا ہوں تین چار بار اسی طرح ہو چکا ہے۔ اور ہر بار قابل اطبا کی کوشش سے مرض رفع ہو جاتا ہے۔"

"ہوں!" ارل نے چہرہ کو ایک خاص طرح کی صورت دیتے ہوئے کہا۔ اور [illegible] دو تین گھونٹ شراب کے اور پی کر وہ کہنے لگا۔ "مسٹر راڈرک یہ وقت ایسا ہے۔ جب آپ جیسے ہونہار وان اپنے لئے روشن مستقبل تیار کر لیتے ہیں۔ آپ والئے گلنکو کے فرزند اور لارڈ گلن فان کے وارث ہیں۔ اس لئے کوہستان سکاٹ لینڈ میں آپ کا اثر غالب ہے۔ ان دو امر نے آپ صدر مقام میں بھیجا ہے۔ اور آپ محل شاہی میں فروکش ہیں۔ جہاں رہ کر آپ کو بادشاہ اور ملکہ ون سے واقف ہونے کا موقعہ حاصل ہے۔ اس لئے وادی گلنکو میں واپس جا کر آپ ان کی خبر دے سکیں گے۔ جس سے یا تو آپ کے والد اور خسر اور ان کے معاونوں کے دلوں شاہ جیمز کی وفاداری کو اور بھی تقویت حاصل ہو۔ یا ان پر ثابت ہو جائے۔ کہ بادشاہ اتنا

کم مایہ ہے۔ کہ اس کی حمایت کرنا بے جا اور لا حاصل ہے۔ . . ٹھیریئے میری بات سنیئے۔ اور قطع کلام کی کوشش نہ کیجئے۔ آپ کی حالت اس وقت بے حد ذمہ داری کی ہے۔ وہ وقت دور نہیں۔ جب خاندان سٹوارٹ پر ایک زبردست وار ہوگا۔ آپ جانتے ہیں۔ وہ وار کس طرف سے ہونے والا ہے۔ کیونکہ ولندیزی تیاریاں کسی سے مخفی نہیں۔ پس جو کچھ آپ کلنکو میں واپس جاکر کہیں گے۔ اس کے مطابق ہی آپ کے والد اور متعلقہ قبائل جن پر اُن کا اثر ہے عمل کریں گے اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ آپ کی زبان سے نکلا ہوا ایک لفظ یا تو اُنہیں ایک ایسی حکومت کا مقلد بنا دے گا۔ جس کی حمایت سے کچھ بھی فائدہ حاصل نہیں۔ یا اس فریق کی امداد پر آمادہ کرنے کا باعث ہوگا جس کی کامیابی ہر طرح یقینی ہے۔ اگر وہ علانیہ اس آخری معاملہ سے ہمدردی ظاہر نہیں کر سکتے۔ تو اُنہیں کم از کم اظہار خصومت سے باز رہنا چاہیئے۔ تاکہ یہ تحریک سکاٹ لینڈ میں بھی اُسی طرح تقویت حاصل کر جائے۔ جیسے اس نے انگلستان میں حاصل کی ہے۔"

"اُف آپ اسی ملک کے وزیر اعظم ہو کر صاف لفظوں میں یہ کہہ رہے ہیں کہ ولندیزی اپنے وار میں کامیاب ہونگے۔" راوڈرک نے غصہ کے لہجہ میں کہا۔ "مائی لارڈ آخر کیا وجہ ہے۔ کہ نہ آپ اپنی فوجیں جمع کرتے ہیں۔ اور نہ جہاز۔ نہ آپ کی طرف سے کسی قسم کی حفاظتی تدابیر عمل میں لائی جاتی ہیں؟"

"اس لئے کہ نہ بری فوجیں قابل اعتماد ہیں۔ اور نہ بحری" سنڈرلینڈ نے پُرسکون لہجہ میں جواب دیا۔ "فی الحقیقت وہ دونو غدر کی سی حالت میں ہیں۔ اگر میں آج اس قسم کے احکام صادر کروں۔ جن کو [illegible] سلطنت سے بے خبری کی وجہ سے مشورہ دے رہے ہیں۔ تو کوئی اُن کی تعمیل نہ کرے گا۔ اور وزیر اعظم کی حیثیت میں اس کا سارا الزام میرے سر پر ڈالا جائے گا۔ . . میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس موقعہ پر کیا کہنا چاہتے ہیں۔ آپ کا منشا یہ ہے۔ کہ مجھے اپنا عہدہ کسی اور کے لئے خالی کر دینا چاہیئے۔ مگر کیا۔ میں نے اس گفتگو کے آغاز ہی میں آپ سے یہ بات نہیں کہہ دی تھی۔ کہ میری ہستی موجودہ حالات سے خاص طور پر وابستہ ہے؟ اگر میں آج امور سلطنت سے دستکش ہو جاؤں۔ تو کل ہی سارے اجزا کا منتشر ہو جانا یقینی ہے۔ پس موجودہ حالات میں ایک ہی طریقہ قابل عمل ہے۔ اور وہ یہ کہ معاملات جو صورت بھی اختیار کر رہے ہیں۔ اُسے ظہور میں آنے دیا جائے۔"

"اگر یہی بات ہے۔ تو معاف کیجئے میں اس گفتگو کو زیادہ عرصہ نہیں سُن سکتا۔" اور یہ کہتے

ہوئے راڈرک اپنی جگہ سے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"مگر نہیں آپ کا فرض ہے۔ کہ تصویر کے ہر پہلو کو دیکھیں۔" ارل نے باصرار کہا۔ "کیا آپ اس لئے انگلستان میں نہیں آئے کہ لندن کے صحیح حالات معلوم کریں؟ ایک دیانت دار نوجوان کی حیثیت میں آپ کی پوری کوشش یہ ہونی چاہیئے۔ کہ معاملہ کے ہر پہلو کو سوچیں۔ کیا یہ دُور اندیشی ہے۔ کیا یہ مصلحت بینی ہے کہ آپ بعض خاص خیالات وتعصبات کے تابع ہو کر واقعات سے آنکھیں بند کئے گلنکو میں واپس جائیں۔ اور اپنے والد بخسر اور ان کے متعلقین کو وہ حالات سنائیں۔ جو سراسر غلط ہوں۔ اور انہیں ایک ایسے معاملہ کا مددگار بنانے کی کوشش کریں۔ جو یقیناً ان کی تباہی کا موجب ثابت ہوگا؟ نہیں سر راڈرک میں آپ کو اتنا نادان نہیں سمجھتا۔"

راڈرک جو اس بحث سے تنگ آگیا تھا۔ اب گفتگو ختم کرنے کی غرض سے کہنے لگا۔ "سینے صاحب ان باتوں کا مجھ پر کچھ اثر نہ ہوگا۔ ہاں اگر آپ کسی طرح یہ ثابت کر سکتے ہوں کہ شاہ جیمز کی حمایت کرنا انصاف و دیانت کے خلاف ہے۔ تو میں آپ کے استدلال کو غور اور توجہ سے سنونگا۔ اور اس صورت میں یہ بھی ممکن ہے۔ کہ آپ میرے خیالات میں تبدیلی پیدا کر سکیں"

"بہت اچھا۔ یوں ہی" ارل نے جواب دیا۔ اور اس کے بعد بیش قیمت ہیروں سے مرصع گھڑی میں وقت دیکھ کر کہنے لگا۔ "ہاں میری رائے میں اب موقعہ ہے۔ مگر ہمیں تنہا جانا چاہیئے آپ کے ساتھ آپ کا خادم بھی ہے۔ تو اُسے ہماری واپسی تک یہیں انتظار کرنا ہوگا"

"ہاں وہ انتظار کریگا۔ مگر چلنے سے پہلے میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آپ مجھے کہاں لے جانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ میں پھر آپ سے عرض کر دوں کہ سیا[illegible]ستوں کے خطرناک اور پُر پیچ جھگڑوں میں اُلجھنے کی مجھے قطعاً خواہش نہیں ہے۔"

"اور نہ اس کی ضرورت ہے۔" سنڈرلینڈ نے کہا۔ "بلکہ میں ایک دوست کی حیثیت میں آپ کو یہی مشورہ دونگا۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ ان سے بچیئے۔ لیکن آپ نے مجھ سے ایک ثبوت طلب کیا تھا۔ اور میں اُسے مہیا کرنے کو تیار ہوں۔ یقین ہے اب آپ اپنی بات سے پیچھے نہ ہٹیں گے۔"

"نہیں مائی لارڈ" راڈرک نے فخر و استقلال کے ساتھ جواب دیا۔ "قومی آن ہرگز اس کی اجازت نہیں دیتی۔ کہ منہ سے نکلی ہوئی بات کے خلاف عمل کیا جائے۔ اگر ہمیں چلنا ہی ہے۔ تو چلئے میں حاضر ہوں۔"

ارل آف سنڈر لینڈ راڈرک کو ساتھ لئے ایک اور کمرہ میں داخل ہوا۔ جس کا دروازہ گیلری میں ایک طرف کھلتا تھا۔ یہ جگہ کمرہ لباس کا کام دیتی تھی۔ اندر بے شمار الماریوں میں جن میں سے بعض کے دروازے کسی قدر کھلے ہوئے تھے۔ مختلف اوقات و مدارج کے بے شمار لباس موجود تھے۔ اور ان کے علاوہ دیوار میں لگی ہوئی کھونٹیوں پر لاتعداد کوٹ لبادے چغے لٹک رہے تھے۔

ارل نے ایک لبادہ اپنے بدن پر لپیٹ لیا۔ اور راڈرک سے بھی ایسا کرنے کی درخواست کی۔ پھر اپنے سر پر سے [illegible] کی جھکی ہوئی ٹوپی رکھتے ہوئے اس نے راڈرک سے کہا۔ کہ آپ بھی اپنی پہاڑی ٹوپی کی جگہ اس قسم کی ہیٹ پہن لیجئے۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ اور جب یہ تیاریاں مکمل ہو گئیں۔ تو ارل آف سنڈر لینڈ ایک زینہ کی راہ سے اتر کر اس دروازہ کے قریب پہنچا جو مکان کے پچھلی طرف واقع تھا۔ وہاں سے دونوں باہر نکلے۔ اور ایک بھی لفظ کہنے کے بغیر قصر وائٹ ہال کی طرف ہو لئے۔ آگے آگے ارل اور اس کے پیچھے راڈرک چل رہا تھا۔

قصر شاہی کے اس چھوٹے سے دروازہ پر پہنچ کر جس کا ذکر اس سے پہلے باب میں ہو چکا اور جس کی راہ سے ناظرین نے مائکل کو داخل ہوتے دیکھا تھا۔ ارل آف سنڈر لینڈ نے گھنٹی بجائی جس کی آواز سن کر فادر پیٹر کا خادم انتھنی سنجیدہ صورت بنائے سیاہ مخملی لباس پہنے حاضر ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اس نے ارل کو اس تبدیل شدہ لباس میں بھی فوراً پہچان لیا۔ کیونکہ ایک بھی لفظ زبان سے کہنے کے بغیر وہ وزیر اعظم اور راڈرک کو محل کے اندر لے گیا۔ لیکن اس زینہ پر چڑھنے کی بجائے جو فادر پیٹر کے کمرہ کی طرف جاتا تھا۔ وہ سنڈر لینڈ اور راڈرک کو ساتھ لئے ایک مسقف رستہ سے گزر کر ایسی غلام گردش میں داخل ہوا جس میں آگے چل کر ایک اور زینہ آتا تھا۔

اس جگہ پہنچ کر انتھنی نے کہا "میں التجا کرتا ہوں۔ کہ یہاں چند منٹ انتظار کیجئے۔"

"بہت اچھا۔ مگر دیکھو۔ جلدی کرنا۔" سنڈر لینڈ نے جواب دیا۔

خادم زینہ کی راہ سے اوپر چڑھ گیا۔ اور وزیر اعظم نے اس دروازہ کو جس کی راہ سے وہ اس جگہ داخل ہوئے تھے۔ اس خیال سے بند کر دیا۔ کہ بے خبری میں کوئی غیر اندر نہ آ جائے۔

"مائی لارڈ۔" راڈرک نے آواز دبا کر کہا "معاف کیجئے۔ مجھے یہ کارروائی بہت ناپسند ہے جب قصر شاہی میں میں ایک مہمان کی حیثیت میں فروکش ہوں۔ اس میں خفیہ طور پر داخل ہونا

مجھے ناگوار گذرا ہے۔ میں عرض نہیں کر سکتا۔ کہ اس وقت تک کیسے خاموش رہا۔۔۔"

"اوہ! ارل آف سنڈرلینڈ نے لاپروائی سے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ دوست ایسے باطل خیالات کو دل میں جگہ نہ دیجئے۔ عنقریب آپ ایک ایسی چیز دیکھنے والے ہیں جو باعتبار اہمیت ان سے بالاتر ہے۔" پھر وہ یک لخت کہنے لگا۔ "کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا۔ کہ اگر فادر پیٹر کے جاسوس میری حرکات کی نگرانی کرتے ہیں۔ تو میں نے بھی اس کی چار دیواری میں اپنے آدمی متعین کر رکھے ہیں۔ اور عنقریب آپ دیکھیں گے۔ کہ یہی ایک شخص مجھ سے ملا ہوا نہیں ہے۔ مگر میں پھر تاکید کرتا ہوں اپنے چہرہ کو لبادہ اور ٹوپی کی مدد سے اچھی طرح چھپائے رکھئے۔ کیونکہ یہ غیر ضروری ہے۔ کہ کوئی یہاں آپ کو پہچانے۔ یہ شخص ہنٹنگٹن اور وہ لوگ جنہیں ہم عنقریب دیکھیں گے۔ مجھے پہچانتے ہیں۔ اور میری رائے میں اتنا ہی کافی ہے۔ اس کی ضرورت نہیں۔ کہ وہ آپ کو بھی جانیں۔"

"لیکن مائی لارڈ میں چاہتا ہوں۔۔۔"

"بس اب اعتراضات رہنے دیجئے۔ کیونکہ واپس جانے کا وقت نہیں ہے۔ علاوہ بریں مجھے یقین ہے۔ کہ تھوڑی دیر میں آپ میرا شکریہ ادا کریں گے۔ کہ میں آپ کو یہاں لایا۔"

اتنے میں پوشیدہ صورت ہنٹنگٹن پھر زینہ کی راہ سے نیچے اتر آیا۔ اس زینہ پر اندر غلام گردش میں لگی ہوئی ہانڈیوں کے لیمپوں کی روشنی تھی۔ نوکر نے سنڈرلینڈ اور راڈرک کو۔ اوپر چلنے کا اشارہ کیا اور کسی ناقابل بیان کشش کے زیر اثر راڈرک۔ وزیر اعظم کے ساتھ ساتھ خادم کے پیچھے زینہ پر چڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر میں وہ اس مقام پر پہنچ گئے۔ جہاں یہ زینہ ایک بند دروازہ پر ختم ہو جاتا تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ کوئی خفیہ زینہ ہے۔ اس موقعہ پر راڈرک کے دل میں پھر ایک بار احساس تاسف پیدا ہوا۔ کہ میں نے اس معاملہ میں حصہ لینا کیوں منظور کیا۔ مگر اسے زیادہ غور وخوض کی مہلت نہیں ملی۔ کیونکہ جس وقت وہ اس مقام پر پہنچے۔ تو ہنٹنگٹن نے تین بار دروازہ پر دستک دی جسے فوراً ایک متوسط العمر عورت نے جو خوشنما لباس پہنے ہوئے تھی۔ کھول دیا۔ راڈرک نے پہچانا۔ کہ یہ شہزادہ ولی عہد کے کمرہ کی مہتمم عورت ہے۔ اس نے ارل آف سنڈرلینڈ کی طرف جو زینہ کے نیچے دروازہ بند کرنے کے بعد منہ چھپانے کی احتیاط کو نظر انداز کر چکا تھا۔ پر معنی انداز سے دیکھا۔ اور پھر راڈرک پر ایک تیز تجسس نظر ڈالی جس نے بدستور اپنے بدن کو لبادہ کے اندر چھپایا ہوا تھا۔ کہ صرف آنکھوں کا حصہ کھلا تھا۔

"یہ شخص میرا دوست ہے۔ اور اس پر پوری طرح اعتماد کیا جا سکتا ہے۔" ارل نے کہا

لفظوں میں اس عورت سے کہا جس کے بعد وہ ان کے آگے تیز چلتی ہوئی دالان کی راہ سے ایک فراخ کمرہ میں داخل ہوئی۔ جو مطلا لکڑی کی دیوار میں ایسے طریق پر بنا ہوا تھا۔ کہ ہر شخص اس کی موجودگی سے بے خبر ہو۔ وہ باوجود بڑی کوشش کے اسے معلوم نہ کر سکتا تھا۔

جس کمرہ میں راڈرک اب داخل ہوا۔ اس کا سارا سامان بیش قیمت تھا۔ ایک شہ نشین پر جہاں قرمزی رنگ کا کپڑا بچھا ہوا تھا۔ ایک پلنگڑی رکھی تھی۔ ایک خوشنما جھاڑ چھت سے معلق کمرہ میں ضیا ریزی کر رہا تھا جس کی روشنی دیواروں پر لگے ہوئے قد آدم آئینوں اور سامان کے رنگ وروغن پر منعکس ہو کر اور بھی تیزی اختیار کر لیتی تھی۔ پلنگڑی کے گرد پردے لٹک رہے تھے۔ اور پاس ہی دو عورتیں جن کی نسبت راڈرک نے معلوم کیا۔ کہ شہزادہ ویلیز کی کھلائیاں ہیں بیٹھی تھیں۔ ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ اس سے پہلے ایک موقعہ پر لیڈی ایلین اس کمرہ میں داخل ہوئی تھی۔ اس نے اپنے شوہر سے اس کی جو کیفیت بیان کی۔ اس کی بنا پر راڈرک کو یہ معلوم کرنے میں دقت پیدا نہ ہوئی کہ یہ شہزادہ ولی عہد ہی کا کمرہ ہے۔

مہتمم عورت دبے پاؤں چلتی ہوئی پلنگڑی کے پاس گئی۔ دونوں کھلائیاں بدستور بے حرکت بیٹھی رہیں۔ اور اگرچہ انہوں نے ارل اور راڈرک . . خصوصاً آخرالذکر کی طرف نظر غور سے دیکھا۔ تاہم ان کی صورتوں سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ وہ اس آمد کے لئے تیار نہ تھیں۔ راڈرک نے اب تک اپنا چہرہ چھپایا ہوا تھا۔ اور اس لئے کوئی اسے پہچان نہ سکتا تھا۔

اتنے میں مہتمم عورت نے پلنگڑی کے گرد لٹکتے ہوئے بھاری اور شاندار پردوں کو ایک طرف ہٹایا۔ اور کہنے لگی "دیکھئے"۔

اس نظارہ کو دیکھ کر جو پردوں کے اندر دکھائی دیا۔ راڈرک اپنی جگہ پر بت بے جان کی طرح بے حرکت کھڑا رہ گیا۔ کیونکہ پلنگڑی پر ایک معصوم بچہ کی لاش پڑی تھی! اور گو موت نے اس پر اپنا اثر قائم کر دیا تھا۔ تاہم خط وخال سے اب بھی یہ معلوم کرنا دشوار نہ تھا۔ کہ یہ شہزادہ ولی عہد کی لاش ہے!

"اور آگے آیئے۔" ارل آف سنڈرلینڈ نے دبی آواز میں راڈرک سے کہا۔ "پھر آپ کو اس واقعہ کا پورا یقین ہو جائے گا۔"

راڈرک نیم بے خبری کی سی حالت میں کسی ناقابل مغلوب رجحان کے زیر اثر آگے بڑھا اور پلنگ کے بالکل پاس پہنچ گیا۔ پھر اس نے لاش کے اوپر جھک کر دیکھا۔ اور اگر کوئی شک تھا

شبہ اب تک اس کے دل میں باقی تھا۔ کہ یہ لاش کس کی ہے۔ تو اب وہ بالکل ہی رفع ہو گیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر مردہ بچہ کے رخسار کو چھوا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ بدن جو دیکھنے میں سنگ مرمر کی طرح سپید ہے۔ چھونے میں اس کی طرح سرد بھی ہے۔ راڈرک نے جھٹ اپنا ہاتھ پیچھے ہٹا لیا اور اس کے سینہ سے بے اختیار ایک آہ سرد نکلی۔ یہ آہ اس بیچارے بچہ کے لیے تھی۔ جو قبل از وقت دنیا سے رخصت ہو گیا۔ اور ان والدین کے لیے بھی تھی جن وہ ہمیشہ آہ و بکا کے لئے چھوڑ گیا۔

"بس آجائیے" ارل آف سنڈرلینڈ نے جو پاس کھڑا تھا۔ راڈرک سے کہا "بہت دیر ٹھہرنا خطرناک ہے۔"

یہ اشارہ پاتے ہی مبہم عورت نے پردوں کو چھوڑ دیا۔ اور موت کا نظارہ اس طرح غائب ہو گیا۔ جیسے ناٹک میں پردہ گرنے سے کوئی خوفناک منظر پنہاں ہو جاتا ہے عجیب و متوحش خیالات کو دل میں لئے ہوئے راڈرک ارل کے پیچھے اس کمرہ سے رخصت ہوا۔ اور دونو اسی خفیہ دروازہ کی راہ سے اس دالان میں داخل ہوئے۔ جہاں خادم پیشہ کا غدار رفادار اینتھنی ان کی واپسی کا منتظر تھا۔ پھر چپ چاپ اس کے پیچھے زینہ کی راہ سے نیچے اترے۔ غلام گردش میں پہنچکر خادم نے بند دروازہ اپنے ہاتھ سے کھول دیا۔ پھر آگے چلتے ہوئے باہر کا دروازہ بھی کھولا۔ یہاں ارل آف سنڈرلینڈ نے ایک بھاری بٹوا نکالا جس کے اندر طلائی سکے نمایاں طور پر کھنکھنا رہے تھے۔ اینتھنی کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ اس نے جھک کر سلام کیا۔ جو ادائے شکریہ کی علامت تھی۔ مگر زبان سے ایک لفظ بھی نہیں کہا۔

قصر شاہی سے چل کر راڈرک اور وزیر اعظم دونو چپ چاپ سینٹ جیمز سکوئر والے مکان کی طرف ہو لیے۔ لیکن رستہ طے کرتے ہوئے راڈرک کے دل میں ہزاروں عجیب و غریب خیالات پیدا ہو رہے تھے۔ وہ حیران تھا۔ کہ مجھے کیوں ایسے پُراسرار طریق پر شہزادہ کی لاش دیکھنے کے لئے قصر شاہی میں پہنچایا گیا؟ کیا ان لوگوں کا ارادہ اس موت کو پوشیدہ رکھنے کا ہے؟ اور اگر ایسا ہے۔ تو بادشاہ اور ملکہ کا طرز عمل کیا ہوگا۔ وہ ارل آف سنڈرلینڈ سے کئی سوالات پوچھنے کے لئے بے چین تھا۔ مگر بازاروں میں چلتے ہوئے جہاں روشنی کا نہایت ناکافی انتظام ہونے کے باعث یہ کہنا مشکل تھا۔ کہ کس مقام پر کوئی شخص چھپا ہو ہوگا۔ اس نے اس قسم کے اہم معاملہ پر سر راہ گفتگو کرنے کی جرأت نہ کی۔ علاوہ بریں سنڈرلینڈ

اس تیزی سے چل رہا تھا۔ کہ اس سے یہ ذکر چھیڑنا عملی طور پر غیر ممکن تھا۔ صاف ظاہر تھا۔ کہ وہ ہر قسم کے بیانات کو مکان میں پہنچنے کے وقت تک ملتوی رکھنا پسند کرتا ہے۔ بہر حال جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ قصر واٹ ہال سے لے کر اس مکان تک کا فاصلہ جس میں وزیر اعظم رہتا تھا خاموشی میں ہی طے کیا گیا۔

مکان پر پہنچ کر دو نو عقبی دروازہ کی راہ سے اندر داخل ہوئے۔ اور زینہ پر چڑھ کر کمرہ لباس میں پہنچے۔ جہاں انہوں نے اپنی ٹوپیاں اور لبادے اتار کر رکھ دیئے۔ اس کے بعد وہ پھر وزیر اعظم کے مکلف کمرہ میں داخل ہوئے۔ اور وہاں ارل نے ایک صوفہ پر بیٹھ کر برگنڈی کا جام پر کر کے ایک ہی بار ختم کر دیا۔

اتنے میں راڈرک نے کہا۔ "مائی لارڈ اب میں آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آپ مجھ کس غرض سے ایسے پر اسرار طریق پر محل شاہی میں لے گئے تھے؟"

"آپ کو معلوم ہے وہ لاش جو آپ نے دیکھی کس کی تھی؟" ارل نے راڈرک کے چہرہ پر متجسسانہ نظر ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"شہزادہ ویلز کی۔" راڈرک نے جواب دیا۔

"کامل یقین ہے کہ خط و خال سب اسی کے تھے؟" وزیر اعظم نے دریافت کیا۔

راڈرک نے کہا۔ "میرے نزدیک اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔"

"اور اس کا بھی آپ کو یقین ہے کہ بچہ مردہ تھا؟"

راڈرک نے سنجیدگی کے لہجہ میں جواب دیا۔ "خدا کا اپنا ہاتھ ہی اس سرد مٹی میں دوبارہ جان ڈالے تو ڈال سکتا ہے۔"

"ہوں!" ارل نے مختصر طور پر کہا۔ پھر ذرا رک کر کہنے لگا۔ "آپ میرے نوجوان دوست میں آپ کو بطور نصیحت چند الفاظ کہنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ آج رات کے واقعہ کا ذکر ہرگز ہرگز کسی متنفس سے نہ کیجئے! ہاں مگر لیڈی ایلین کو میں اس شرط سے مستثنےٰ کرتا ہوں اس لئے کہ آپ کو ایک وفادار شوہر کی حیثیت میں اس سے اتنی محبت ہے۔ کہ آپ کوئی بات اس سے چھپا کر رکھنا پسند نہ کریں گے۔ مگر اس پر بھی یہ بات واضح کر دیجئے۔ جو میں آپ سے عرض کر رہا ہوں یعنی یہ کہ وہ راز جس سے آپ خبردار ہوئے ہیں۔ اس کے اور آپ کے سینہ میں بالکل اس طرح محفوظ رہنا چاہیئے جیسے کوئی لاش قبر میں۔ اپنی سلامتی نیز لیڈی ایلین کی بہتری کے لئے ایسا کرنا

آپ کا فرض بھی ہے۔ کیونکہ دیکھیئے اگر اس بارہ میں آ... ن کے منہ سے ایک بھی لفظ ایسا نکلا جس سے کسی کو معلوم ہو گیا۔ کہ آپ اس راز سے ... یا۔ یا آپ میں سے کسی کے چہرہ سے اس کا اظہار ہوا۔ تو یقین جانئے پھر آپ کی خیر نہیں ... یں بتا دوں کہ اس صورت میں کیا ہوگا ؟ ہاں میری رائے میں یہ واضح کر ہی دینا چاہئے۔ سنئے۔ بالفرض آپ نے اضطراب یا ناعاقبت اندیشی سے اس راز کو کسی پر ظاہر کر دیا۔ تو اسی وقت آپ کو قصر شاہی میں زیر حراست کر لیا جائے گا آدھی رات کے وقت ایک کشتی محل کے گھاٹ پر آ کر آپ کو اور لیڈی ایلین کو سوار کر کے دریائے ٹیمز کی راہ سے برج کے اس پھاٹک پر پہنچ جائے گی جس کی راہ سے غداروں کو اندر داخل کیا جاتا ہے۔ اور وہاں آپ مہتمم برج کے سپرد کر دیئے جائیں گے۔ ایک تنگ و تاریک کوٹھری آپ کا مسکن ہوگی جس کا دروازہ اس طرح بند کیا جائے گا۔ کہ پھر وہ شاید ہفتوں۔ مہینوں یا سالہا سال تک نہ کھلے۔ اور جب کھلے۔ تو اس میں شکیل راڈرک اور حسین لیڈی ایلین کی بجائے دو خوفناک استخوانی پنجر موجود ہوں۔"

ان کے الفاظ بڑے ہیبت ناک تھے۔ اور اس کے بیان کی اہمیت اس کے انداز سے ظاہر تھی۔ فرط خوف سے راڈرک کی رگوں میں خون سرد ہو گیا۔ اگرچہ یہ خوف اپنی ذات کی نسبت اس قدر نہ تھا۔ جتنا اس نازنین کے لئے جس سے اس کی خالص ترین محبت وابستہ تھی جسے وہ کسی حال میں ضرر پہنچتے دیکھنا گوارا نہ کر سکتا تھا۔ وزیر اعظم نے محسوس کیا۔ کہ میرے الفاظ کا اس کے دل پر کیا اثر ہوا ہے۔ اس لئے راڈرک سے یہ دریافت کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ کہ کیا وہ اس راز کو محفوظ رکھے گا ؟

وقفہ طویل کے بعد آخر راڈرک نے دریافت کیا " کیا میں یہ سمجھوں کہ شہزادہ کی موت کو پردہ راز میں رکھا جائے گا ؟"

" شہزادہ کا انتقال آج صبح ہوا تھا " وزیر اعظم سنڈرلینڈ نے جواب دیا۔ اور اسی وقت محل شاہی کے مکینوں کو ان کے سوا جو محرم راز تھے۔ یقین دلا دیا گیا۔ کہ شہزادہ بدستور سابق مرض تشنج سے صحتیاب ہو گیا ہے۔ اور کسی طرح کا خطرہ باقی نہیں رہا۔ لیکن میرے لئے سر دست اس سے زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کل تک بعض خاص باتیں ظاہر ہوں گی۔ اور وہ جس وقت آپکے کانوں تک پہنچیں گی۔ تو آپ اور لیڈی ایلین مجبور ہوں گے۔ کہ نگاہ سے یا الفاظ کے ذریعہ اس راز کو ظاہر نہ ہونے دیں۔ مگر دیکھئے۔ میں پھر عرض کرتا ہوں۔ اس راز کا اخفا صرف موجودہ حالات کے

لئے ضروری ہے۔ کل رات میں پھر آپ سے ملونگا۔ اور اس مضمون پر جسے ہم نے آج شروع
کیا ہے۔ کچھ اور بھی عرض کر سکوں گا۔ پس اب تشریف لے جائیے۔ الوداع!"

"لیکن مائی لارڈ" راڈرک نے کہا "جب سے میں صدر مقام میں وارد ہوا ہوں۔ میں یہاں
کی سیاسی پیچیدگیوں سے اتنا خوف زدہ ہو گیا ہوں۔ کہ میرا ارادہ ہے کل بادشاہ سے رخصت
کی اجازت حاصل کروں۔ اور فوراً اپنے وطن کو واپس چلا جاؤں۔"

"نہیں سر راڈرک۔ کم از کم پرسوں تک آپ یہیں ٹھیریئے۔ اس صورت میں آپ معلوم
کر سکیں گے۔ کہ آپ کو واپس جا کر کیا پیغام دینا چاہیئے۔"

اس کے بعد راڈرک ارل آف سنڈرلینڈ کے کمرہ … ۱۔ اور زینہ کی راہ
سے اتر کر ڈیوڑھی میں پہنچا۔ جہاں اس کا خادم منتظر تھا … ساتھ لے
کر مشعل بردار لڑکے کے پیچھے قصر وائٹ ہال کی طرف … ے کمرہ کی تنہائی
میں اس نے لیڈی ایلین کو سارے واقعات سے خبر … وشن کر اس حسینہ
کو محض اس خیال سے غائت درجہ خوف و اضطرا … شوہر ایسے اسرار سے
خبردار ہو چکے ہیں جن کی اہمیت اس بات … ش ہو گئے۔ تو ہمیں
سخت مشکلات کا سامنا ہوگا۔ اس کے … ان اسرار کو پوری طرح
سمجھنے سے قاصر تھے۔ ایلین اس خیال سے … نے والے خطرہ کا پیش خیمہ
ہے۔ مگر راڈرک نے اسے تسلی دی … دے یقین دلایا۔ کہ اگر ہم ان
سازشوں سے جو ہمارے گرد ہو … پھر ہمارے لئے کسی طرح کا خطرہ
نہیں ہے۔

۱۶-۱

اصطباغ

اگلے روز ۲۳ ستمبر ۱۶۸۸ء کو … ما جس کے لئے شہزادہ کے اصطباغ کی تیاریاں
عمل میں لائی گئی تھیں۔ اس روز وائٹ ہال کے گرجا میں بیش قیمت کپڑوں کی نمائش کی گئی اور
اس طرف جانے کے بیشمار رستے تھے۔ ان سب پر پہرہ دار بٹھا دیئے گئیں۔ علاوہ بریں ایک

عظیم الشان دعوت کی تیاری کی گئی۔ غرض قصر شاہی میں اس روز ہر طرف ایک عجیب چہل پہل نظر آتی تھی۔

یوم مذکور کی صبح کو راڈرک کو سب سے پہلے ولیم فاکنز کی زبانی ان تیاریوں کا علم ہوا۔ اور اس موقعہ پر اگر وہ ضبط کامل سے کام نہ لیتا۔ تو عجب نہیں کہ اس کے اضطراب سے خادم کو شک گذرتا۔ کہ ضرور میرے آقا کے دل میں کوئی خاص بات الجھن پیدا کر رہی ہے۔ ولیم فاکنز سے جدا ہو کر وہ اس کمرہ میں گیا۔ جہاں ایلین مسند نازپر بیٹھی ہوئی تبدیلی لباس کی تیاریاں کر رہی تھی۔ اور اسے بھی ان خبروں سے آگاہ کیا۔ کیونکہ قدرتی طور پر وہ سمجھتا تھا کہ اگر یہ خبریں اسے اپنی خادمہ فلورا کی زبانی یا کسی اور ذریعہ سے معلوم ہوئیں۔ تو اس کی طرف سے انتہائی تعجب کا اظہار یقینی ہے۔ پس فلورا کو اشارہ سے رخصت کر کے راڈرک نے ایلین کو ان تیاریوں سے آگاہ کیا۔ اور اسے یہ خبر سن کر اتنی حیرت ہوئی۔ کہ اس کے چہرہ کی رنگت زرد ہو گئی۔ اور وہ بہت دیر چپ چاپ اپنے شوہر کی طرف دیکھتی رہی۔

"پیاری ایلین" آخرکار راڈرک نے کہا۔ "جہاں تک ممکن ہو اپنے سکون میں خلل نہ آنے دو۔ کیونکہ تم اچھی طرح جانتی ہو۔ ہم ایک نہایت مشکل پارٹ ادا کرنے کے لئے مجبور ہیں۔"

"مگر راڈرک ان اسرار کا مطلب کیا ہے؟" اس نازنین نے جس کی طاقت گویائی اب بحال ہو گئی تھی کہا۔ "یہ مضحکہ خیز تیاریاں کیا معنی رکھتی ہیں۔ اور ان کے سلسلہ میں کونسی خوفناک کارروائی عمل میں آنے والی ہے؟"

"ایلین اب میں اس معاملہ کو ایک حد تک سمجھ گیا ہوں۔" اس کے شوہر نے سنجیدہ مگر دبی ہوئی آواز میں کہا۔ "اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ یہ لوگ فرضی بچہ کو قوم کے روبرو شہزادہ ولیعہد کی حیثیت میں پیش کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔"

"مگر پیارے راڈرک یہ کارروائی کتنی خوفناک ہے۔" ایلین نے ایسا محسوس کرتے ہوئے کہا۔ گویا وہ خود کسی جرم میں شریک ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ سر سے پاؤں تک کانپ گئی۔

"بے شک جو کچھ ہو رہا ہے وہ نہایت شرمناک اور معیوب ہے۔ مگر ہم کیا کر سکتے ہیں؟" راڈرک نے کہا۔ "بہرحال یہ ظاہر ہے کہ جب ارل آف سنڈرلینڈ ایسے ہولناک اسرار سے واقف ہو۔ تو اس کے لئے اپنے آپ کو ہر طرح محفوظ و مصئون سمجھنا قدرتی ہے۔ ایلین مجھے تو بالکل

ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ہوا بھی جس میں کہ سانس لے رہے ہیں۔ گناہ و شر انگیزی سے پر ہے۔ اس محل کی فضا بھی جرم و ریا کے اثر سے خالی نہیں۔"

"یہی میرا خیال ہے۔" ایلن نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ "کاش کہ ہم زمین گلنکو جہاں ایسی سازشیں خواب و خیال میں بھی پیدا نہیں ہو سکتیں یہاں نہ آتے۔ مگر راڈرک اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ دیکھو خدا کے لیے اپنے آپ کو کسی خطرہ میں نہ ڈالنا۔"

"نہیں پیاری۔ تمہاری خاطر میں کوئی ایسی کارروائی نہ کروں گا جو خطرناک ہو۔" اس کے شوہر نے جواب دیا۔ "ہاں اتنا میں ضرور کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ اگر تمہاری سلامتی کا خیال نہ ہوتا۔ یعنی اگر میں اب تک دنیا میں یکہ و تنہا ہوتا تو اس قسم کی شرمناک اور مضحکہ خیز کارروائی ہرگز عمل میں نہ آنے دیتا۔ ایسا کرتے ہوئے میں ہر قسم کے خوف و خطر کا بڑی دلیری سے مقابلہ کرتا اور ان بدمعاشوں کو جو ایسی سیاہ کاریاں کر رہے ہیں سب کے روبرو کامل عریانی میں پیش کر کے ان کی بدنامی کو ذریعہ عبرت بناتا۔ فی الحقیقت میں بادشاہ یا ملکہ تک کو آبادی کی نفرین کا مستوجب بنانے سے ہرگز تامل نہ کرتا۔"

"راڈرک۔ پیارے راڈرک۔" ایلن نے التجائی انداز سے دونو ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔ "میں درخواست کرتی ہوں۔ جوش میں نہ آؤ۔ اب تمہیں سکون کی تلقین کرنا میرا فرض ہے۔ تمہارا جوش بڑھ رہا ہے۔ میں دیکھتی ہوں کہ تمہارے چہرہ پر غصہ کے آثار نمودار ہیں۔ تمہاری آنکھیں بھی قہر آلود ہیں۔۔۔"

"جان سے پیاری ایلن ڈرو نہیں۔" راڈرک نے کہا۔ "میں سکون کو ہاتھ سے نہیں دونگا۔ اگرچہ ایسا کرنا میرے لیے سخت ہی تکلیف کا باعث ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ اس غصہ کو جو میرے سینہ میں اُبل رہا ہے۔ ضبط کرنا میرے لئے عملی طور پر غیر ممکن ہے۔ تاہم میں اسے ضبط کروں گا۔ مگر ایلن سوچو تو سہی کہ ہم کیسی خوفناک معلومات حاصل کر کے اپنے وطن کو واپس جائیں گے۔ کیونکہ جب ایک بار ہم اس شہر غدار سے رخصت ہو گئے۔ جہاں انسان کے بدترین جذبات مجلسی زندگی کی سطح پر واضح طور سے نمودار ہیں۔ جب ہم اس محل سے روانہ ہو گئے۔ جس کے در و دیوار سے گناہ و سازش کی بو آ رہی ہے۔ اور جس کی فضا بھی جرم و ریا سے لدی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں لب بستہ رہنے پر مجبور نہ کر سکے گی۔ کم از کم میں اپنے اور تمہارے والد کو ضرور ان سارے حالات سے آگاہ کر دوں گا۔"

"مگر راڈرک میں چاہتی ہوں۔ تم سچے دل سے اس بات کا وعدہ کرو۔" ایلین نے التجائی انداز سے کہا۔ کہ جب تک ہم اس مکان میں ہیں۔ تم نے جوش یا ناعاقبت اندیشی کی راہ سے کوئی بات ایسی نہ کرنا جس سے تمہارے لئے کسی خطرہ کی صورت ہو . . ."

"میں اس کا وعدہ کرتا ہوں۔" راڈرک نے اس حسینہ کو محبت سے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔ "پیاری ایلین تمہاری سلامتی اور راحت کے مقابلہ میں مجھے بادشاہ اور بیگم۔ راہبوں اور وزرا کی سازشوں کی کچھ بھی پروا نہیں ہے۔"

"راڈرک میری راحت کا دارومدار تمہاری اپنی سلامتی پر ہے۔" ایلین نے محبت سے بغلگیر ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں مگر ایک بات ہے۔" راڈرک نے کہا۔ "اور اس کی نسبت ہمیں پورے غور و خوض سے کام لینا چاہیئے۔ بالفرض ہمیں رسم اصطباغ پر مدعو نہ کیا گیا۔ تو جلسہ دعوت میں ہماری شرکت لازمی ہے۔ مگر میں ان دو تو تقریبوں میں شامل ہونا نہیں چاہتا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ تم بھی اس بات کو پسند نہ کروگی۔ کہ میں ایسی جابرانہ اور خلاف مذہب کارروائی میں حصہ لوں۔ پھر اب ایسے موقعہ پر ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟"

"ہاں یہ سوال بے شک قابل غور ہے" ایلین نے پریشانی کی حالت میں تسلیم کیا۔

دونو کچھ دیر تک آپس میں نظر غور سے دیکھا کئے۔ گویا زبان حال سے ایک دوسرے کا مشورہ چاہتے تھے۔ مگر کوئی نہیں جانتا تھا۔ کہ اسے کیا کہنا چاہیئے۔ ایلین کا چہرہ یوں تو پہلے ہی زرد ہو گیا تھا۔ مگر اب جو راڈرک نے غور سے دیکھا۔ تو وہ اور بھی سپید نظر آیا مگر وہ اس حالت سے خوف زدہ نہیں ہوا۔ کیونکہ وہ اچھی طرح سمجھتا تھا۔ کہ اس موقعہ پر اس کا پریشان ہونا قدرتی ہے۔ دنیا میں کونسا نیک باطن شخص ایسا ہے۔ جو اپنے سامنے ایسی کارروائیاں ہوتے دیکھے۔ اور مضطرب نہ ہو۔ مگر دفعتاً وہ اس کے دیکھتے دیکھتے لڑکھڑا گئی۔ اور اس کے چہرہ کی زردی لاش کی سپیدی میں بدل گئی۔ یہ حالت دیکھ کر راڈرک کے منہ سے بے اختیار ایک ہلکی سی چیخ نکلی۔ اور اس نے عین اس وقت اسے اپنے بازوؤں پر سنبھال لیا۔ جب وہ فرش زمین پر گرا چاہتی تھی۔ ایلین کو رک رک کر سانس آتی تھی۔ راڈرک نے اسے ایک صوفہ پر لٹا دیا تھا۔ کہ وہ بیہوش ہوگئی۔ پہلے راڈرک نے سمجھا۔ کہ وہ مر گئی ہے۔ اور ایک ہلکی دو . . . چیخ مار کر جس سے درد ذہنیت کا اظہار ہوتا تھا۔ اس کے زرد زرد

سپید رخساروں کو پے در پے بوسے دینے لگا۔ مگر عین اس وقت فلورا کمرہ میں داخل ہوئی۔ اور اپنی بیگم کو اس حالت میں دیکھ کر اس نے قابل تعریف سکون کے ساتھ اس کی بحالی کے لئے کوشش شروع کی۔ راڈرک اب تک اضطراب و پریشانی کی حالت میں تھا۔ مگر جب ایلین کے لبوں نے حرکت کی۔ اس کے پپوٹے بھی متحرک نظر آئے۔ اور معلوم ہوا۔ کہ وہ بتدریج ہوش میں آ رہی ہے۔ تو اس نے بہ وقت اپنے اضطراب کو رفع کیا۔

لیڈی ایلین کے ہوش میں آنے پر راڈرک نے فلورا کو حکم دیا۔ کہ تم جا کر ولیم فاکز سے کہو وہ اطبائے شاہی میں سے جو ہر وقت محل میں حاضر رہتے تھے۔ ایک کو لے آئے۔ اور گو ایسا کرتے ہوئے اس کے دل میں اس خیال سے نفرت پیدا ہوئی۔ کہ یہ ڈاکٹر بھی ضرور اس شرمناک ریا میں شامل ہے۔ جو ایک فرضی بچہ کو قوم کے سامنے شہزادہ کی حیثیت میں پیش کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ تاہم اپنی جان سے پیاری ایلین کی سلامتی کا خیال احساس نفرت پر غالب رہا۔ اور اس نے مجبوراً ان ڈاکٹروں میں سے ایک کو طلب کیا۔ تھوڑی دیر میں وہ فلورا کے ساتھ وہاں آ گیا۔ اور اس کی کوششوں سے ایلین پوری طرح بحال ہو گئی۔ مگر ڈاکٹر نے نبض دیکھ کر کہا۔ کہ اسے بخار ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ اس کے کپڑے اتار کر پلنگ پر آرام کے لئے لٹا دیا جائے۔ اس نے اس عارضی علالت کی وجہ دریافت نہیں کی۔ بلکہ خود اسے کسی سبب خاص سے منسوب کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ راڈرک کو تفصیلات میں داخل ہونے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی۔ مختصر یہ کہ ڈاکٹر نے کچھ دوا تجویز کر دی۔ اور اس بات کا وعدہ کر کے رخصت ہوا۔ کہ میں دن میں پھر کسی وقت آ کر مریضہ کی حالت دیکھوں گا۔

اب فلورا نے بیان کیا۔ کہ جس وقت میں کمرہ میں داخل ہوئی۔ اور بیگم صاحب بیہوش پڑی تھیں۔ تو اس وقت میں دراصل ملکہ کی سہیلیوں میں سے ایک کی طرف سے بیگم صاحب کے نام پیغام لے کر آئی تھی۔ اس کے تھوڑی دیر بعد معلوم ہوا کہ ولیم فاکز بھی ایک ایسا ہی پیغام اہلکاران شاہی میں سے ایک کی طرف سے سر راڈرک میکڈانلڈ کے نام لایا ہے۔ ہر دو پیغامات کا مطلب یہ تھا۔ کہ بادشاہ اور ملکہ نے حکم دیا ہے۔ کہ سر راڈرک اور لیڈی ایلین شہزادہ کی رسم اصطباغ پر جو دوپہر کو ادا ہوئی تھی۔ نیز اس دعوت میں جس کا وقت شام کے پانچ بجے مقرر تھا حاضر ہو جائیں۔ لیڈی ایلین کی بیماری اگرچہ ایک پہلو سے قابل رنج تھی۔ تاہم دوسرے [illegible] سے وہ خدائی رحمت ثابت ہوئی۔ کہ دعوت شاہی کی عدم تعمیل کا بہانہ پیدا ہو گیا۔ [illegible]

کی وجہ سے اب نہ ایلین اور نہ راڈرک کے لئے اس رسم میں شریک ہونا لازم رہا ۔ جو ایسے شرمناک فریب و ریا پر مبنی تھی ۔ لطف یہ کہ ان کی عدم شرکت سے کسی کے دل میں یہ شبہ پیدا ہونا بھی غیر ممکن تھا ۔ کہ وہ اصلی راز سے واقف ہیں ۔ راڈرک اور ایلین کی شادی ہوئے چونکہ زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا ۔ اس لئے آخر الذکر کی بیماری میں اس کا موجود ہونا ضروری تھا ۔ چنانچہ راڈرک نے لارڈ چیمبرلین کے نام ایک معذرتی خط لکھ دیا ۔ جس کے گھنٹہ بھر بعد جواب آیا ۔ کہ بادشاہ اور ملکہ کو لیڈی ایلین کی بیماری پر سخت فکر ہے اور انہوں نے اطبائے شاہی کو حکم دیا ہے ۔ کہ وہ پوری توجہ سے ان کا علاج کریں ۔

رسم اصطباغ دوپہر کو قصر وائٹ ہال کے گرجا میں ادا ہوئی ۔ اس جگہ معبد سے تھوڑے فاصلہ پر ایک ریشمی رسی اس حد فاصل کا کام دیتی تھی جس کے ایک طرف دربار کے اہلکار ، امیر زادیاں اور باقی مہمان جمع تھے ۔ اور دوسری طرف وہ متعدد اصحاب جنہیں اس حد کے اندر بیٹھنے کا حق حاصل تھا ۔ چونکہ فرضی بچہ کو مخملی لبادہ میں بڑی احتیاط کے ساتھ لپیٹا ہوا تھا ۔ اس لئے ان لوگوں کو جو فاصلہ پر تھے ۔ اس کی صورت دیکھ کر اس کا اندازہ کرنے کا موقعہ ہی نہیں مل سکا ۔ یہ بچہ اصلی شہزادہ نہیں ہے ۔ پاپائے روم کا سفیر شاندار کلیسائی لباس پہنے بچہ کا دھرم پتا بننے کو موجود تھا ۔ اور اصلی رسم وہ ایسے لاٹ پادریوں نے ادا کی جنہوں نے حقیقی شہزادہ ویلز کی صورت کبھی دیکھی ہی نہ تھی ۔ فادر پیٹر بھی ان کی امداد کے لئے حاضر تھا ارل آف سنڈرلینڈ ۔ لارڈ پرسٹن ۔ لارڈ چانسلر جیفریز اور باقی امراء وغیرہ اس تقریب پر جمع تھے ۔ مگر ان میں سے ارل آف سنڈرلینڈ کے سوا کوئی اس خوفناک راز سے آگاہ نہ تھا ۔ کہ یہ بچہ جس پر رسم ادا ہوئی بادشاہ کا فرزند حقیقی نہیں ہے ۔ اور ارل کی صورت سے بھی اس کا مطلق گمان نہ ہوتا تھا ۔ کہ وہ اس عظیم دھوکہ سے کچھ واقفیت رکھتا ہے جس کا علم ہونے پر سلطنت کے ہر حصہ میں آگ سی بھڑک جانے کا احتمال تھا ۔

شام کو جلسہ دعوت منعقد ہوا ۔ محل کے دعوتی ہال میں روشنی کا انتظام نہایت مکمل تھا اور میز پر نقرئی ظروف میں صدہا قسم کے الوان نعمت جمع کئے گئے تھے ۔ جنہیں حاضرین نے جن کی تعداد ۰۰۰ ۵ کے قریب تھی ۔ شکم سیر ہو کر کھایا ۔ اس تقریب پر بینڈ باجہ کا انتظام کر دیا گیا تھا ۔ جس کے دلفریب نغموں نے مہمانوں کو اور بھی مسرور کیا ۔

اس اثنا میں راڈرک بدستور لیڈی ایلین کے پاس بیٹھا اس کی تیمارداری کر رہا تھا اگرچہ

اس نازنین کی حالت اب خطرناک نہ تھی۔ اور فی الاصل وہ اتنی صحتیاب ہو چکی تھی۔ کہ اگر ڈاکٹروں کے احکام امتناعی کا خیال نہ ہوتا۔ تو صوفہ سے اُٹھ کر چل پھر بھی سکتی تھی۔ ہر وقت وہ اپنے شوہر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے کر لبوں سے لگاتے ہوئے اُسے مبارکباد دے رہی تھی۔ کہ میری عارضی بیماری کی وجہ سے ہمیں ایک سخت مشکل سے نجات حاصل ہو گئی۔ فلورا کی عارضی عدم موجودگی میں جب دونوں اس انداز سے آواز دبا کر گفتگو کر رہے تھے گویا انہیں خوف تھا۔ کہ کمرہ کی دیوار بھی کان نہ رکھتی ہو۔ انہوں نے اس بات کا عہد مصمم کر لیا۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو۔ بادشاہ سے اجازت حاصل کر کے ہمیں اپنے وطن کو واپس چلے جانا چاہیئے۔

رات کے قریباً دس بجے تھے۔ کہ فلورا جو کچھ عرصہ کمرہ سے باہر رہی تھی۔ یہ اطلاع لے کر واپس ہوئی۔ کہ ارل آف سنڈرلینڈ لیڈی ایلین کی مزاج پرسی کے لئے تشریف لائے ہیں۔ تقاضائے اخلاق سے راڈرک کو مجبوراً اس نشستگاہ میں جانا پڑا۔ جہاں ارل اس کا منتظر تھا۔ وزیر اعظم نے اس وقت شام کا لباس پہنا ہوا تھا۔ جو اس کے بدن پر خوب سجتا تھا۔ اور گو وہ دعوتی ہال سے سیدھا اس طرف کو آ رہا تھا۔ تاہم شراب کا سرور اس کے چہرہ پر قطعاً ظاہر نہ تھا۔ کیونکہ اصل یہ ہے۔ وہ ایسی تقریبوں پر بہت ہی کم پیتا تھا۔ البتہ اپنے پرتکلف کمرہ میں دن بھر کے تفکرات اور تکان رفع کرنے کے لئے دختر رز کی صحبت سے خاطر خواہ فیضیاب ہوتا تھا۔ اس کے باوجود وہ پھر بھی اتنا محتاط اور خبردار رہتا۔ کہ نشہ کی حالت میں بھی کبھی اسقاط یا نگاہ سے کسی ایسے راز کو ظاہر نہ ہونے دیتا تھا۔ جو اس کے سینہ میں موجود رہتا۔

راڈرک کو کمرہ میں داخل ہوتے دیکھ کر اس نے کہا "میں دعوتی مجلس سے سیدھا آپ ہی کی طرف آ رہا ہوں۔ اور یہ معلوم کرنے کو حاضر ہوا ہوں کہ خلیق و شریف لیڈی ایلین کی حالت اب خطرناک تو نہیں ہے؟" یہ الفاظ کہتے ہوئے اس نے دلی محبت کے اظہار میں راڈرک کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بزور دبایا۔

"میں آپ کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کرتا ہوں" راڈرک نے جواب دیا "اور یہ مجھے عرض کرتے دلی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ کہ لیڈی ایلین کی صحت اب ہر طرح خاطر خواہ ہے۔"

"مجھے یہ جان کر بہت اطمینان ہوا" سنڈرلینڈ نے کہا۔ اور اس کے بعد کمرہ میں اس

طرح ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے گویا وہ اس کا اطمینان کرنا چاہتا تھا۔ کہ کوئی تیسرا تو موجود نہیں ہے۔ اس نے آواز کو پُراسرار طریق پر دبا کر کہا "لیکن دوست لیڈی ایلین کی طرف سے یہ اظہار علالت خوب رہا۔ آج کے مراسم میں عدم شرکت کا ذریعہ اس کے سوا ہو بھی کیا سکتا تھا سر راڈرک میں آپ کی دوراندیشی کا قائل ہوں۔ معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے میرے مشوروں سے خوب فائدہ حاصل کیا ہے۔"

راڈرک کے چہرہ پر غصہ کی سُرخی پھیل گئی۔ کہنے لگا۔ "لارڈ سنڈرلینڈ یہ آپ کیا کہتے ہیں۔ بخدا لیڈی ایلین کی بیماری ہرگز فرضی نہ تھی۔ وہ حقیقت میں بیمار ہو گئی تھیں۔۔۔"

"اس صورت میں یہ کہنا چاہیئے" ارل نے اس بے تکلفی سے کام لیتے ہوئے کہا جسے وہ بسہولت اختیار کر لیتا تھا" کہ بیماری صحیح وقت پر نمودار ہوئی۔ لیکن جو کچھ بھی ہو۔ یہ معلوم کرنا باعث امتنان ہے۔ کہ آپ کی بیگم اب رو باصلاح ہیں۔" یہ الفاظ اس نے ایسے لہجہ میں کہے جس میں طنز کی ہلکی سی جھلک نمودار تھی۔ "ہاں مگر" اس نے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "کونٹس آف سنڈرلینڈ نے جلسہ دعوت میں خواتین سے جدا ہوتے ہوئے مجھ سے کہا تھا کہ میں لیڈی ایلین سے ملنے جا رہی ہوں۔ وہ چند ہفتوں سے دیہات میں اپنے رشتہ داروں پاس تھیں۔ اور کل ہی لندن واپس آئی ہیں۔ ورنہ یقیناً اس سے پہلے حاضر خدمت ہوتیں۔"

راڈرک نے موزوں الفاظ میں اس عزت افزائی کا شکریہ ادا کیا۔ مگر اس کا لہجہ سرد مہری کا اثر لئے ہوئے تھا۔ کیونکہ ارل نے اپنی گفتگو میں طنز کا جو اثر داخل کیا۔ اسے محسوس کرکے اسے سخت ہی رنج ہوا تھا۔

"اور اب میرے عزیز دوست" وزیر اعظم نے کہا۔ "اب آپ یہ فرمایئے۔ کہ آج کی رسوم کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ مگر دیکھئے اونچی آواز میں گفتگو نہ کیجئے گا۔" اور یہ کہتے ہوئے اس نے پھر اندازِ تشویش سے کمرہ میں چاروں طرف دیکھا۔

"مائی لارڈ میری رائے اس کے سوا کیا ہو سکتی ہے۔" راڈرک نے جواب دیا۔ "کہ قوم کو ایک خوفناک دھوکا دیا گیا۔ اور خدا کی نظروں میں ایک انتہا درجہ لا مذہبی کارروائی کی گئی ہے۔ اُف! جب مجھے اس جُرم کا خیال آتا ہے۔ تو جوشِ غضب سے خون کھول جاتا ہے۔ خصوصاً اس لئے کہ حالات سے مجبور ہو کر میں اس راز کو اپنے سینہ میں چھپائے رکھنے کا پابند ہوں۔ لیکن مائی لارڈ کل آپ مجھ سے تحریر کہہ رہے تھے۔ کہ میری پشت پر ایک زوردار سیاسی جماعت ہے۔ اور میرے

سوا کوئی اس سلطنت کا وزیر اعظم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اب میں پوچھتا ہوں۔ کہ اگر آپ واقعی ایسے مضبوط مقام پر کھڑے ہیں۔ جیسا آپ کا بیان تھا۔ اور اس جگہ سے ہر قسم کی آفات کا بخوبی مقابلہ کر سکتے ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اب اپنی نظروں کے سامنے ایسا خوفناک دھوکا اور اتنی رنجیدہ مضحکہ ہوتے دیکھتے ہیں۔ اور خاموش ہیں۔"

"میرے نوجوان دوست" سنڈر لینڈ نے سنجیدگی کے لہجہ میں کہا "اب وقت آگیا ہے۔ کہ مجھے تم سے ایک اہم معاملہ پر کھلی کھلی باتیں کر لینی چاہئیں۔ کیا تم اب تک نہیں سمجھتے کہ میں نے کس لئے تمہیں ان ہولناک واقعات سے جو اس محل میں ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ خبردار رہنے کا موقعہ دیا ہے کیا تم نے اب تک معلوم نہیں کیا۔ کہ میں کس لئے گذشتہ کل رات یہ دکھانے لے گیا تھا کہ شہزادہ ویلز اب بقید حیات نہیں ہے؟ اگر واقعی اب تک یہ باتیں تم پر واضح نہیں ہوئیں تو سنو میں اب بتاتا ہوں۔ کہ ان کی اصلی وجہ یہ تھی۔ کہ میں اس ذریعہ سے تمہیں اس بادشاہ اور ملکہ کی حقیقت سے خبردار کرنا چاہتا تھا۔ جو اس تخت کو اب بھی اپنے وجود سے ناپاک کر رہے ہیں۔ ساری باتیں جاننے کے بعد کیا پھر بھی تمہیں یہ سن کر حیرت ہوگی۔ کہ میں ہرگز ہرگز ان کا حامی نہیں ہوں۔ اور یہ کہ میں"

"مائی لارڈ" راڈرک نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "یہ الفاظ جو آپ کہہ رہے ہیں۔ غدارانہ ہیں سخت حیرت ہے کہ آپ انہیں محل شاہی کی چار دیواری میں منہ سے نکالنے کی جرأت کرتے ہیں۔"

"ممکن ہے۔ تمہارا خیال یہی ہو اور یقیناً ایسا ہوگا" سنڈر لینڈ نے پُرسکون لہجہ میں تسلیم کیا "لیکن اگر یہ سب کچھ غداری ہے۔ تو یاد رکھو کہ یہ ایسی غداری ہے جس کا راز تم کسی پر ظاہر کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ تمہارا دربار شاہی کے اسرار سے واقف ہونا ہی تمہیں میرے قابو میں لانے کے لئے کافی ذریعہ ہے۔"

"مائی لارڈ" راڈرک نے چونک کر کہا۔ اور اس کے بعد اپنی تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے جبکہ اس کے چہرہ پر غصہ کی سرخی پھیلی ہوئی تھی۔ وہ کہنے لگا۔ "یہ الفاظ مجھ سے! کیا آپ نہیں جانتے۔ کہ آپ کا تخاطب کس سے ہے؟ شاید آپ بھول گئے۔ کہ آپ میک آئین والے گلن کے بیٹے سے گفتگو کر رہے ہیں۔۔۔"

"نہیں راڈرک میں ان میں سے کسی بات کو نہیں بھولا" ارل آف سنڈر لینڈ نے سکون برقرار رکھتے ہوئے کہا "لیکن میں چاہتا ہوں تم بھی اپنی اصلی حیثیت کو نہ بھولو۔ اور اس مطلب کے لئے

بہتر ہو۔ کہ ان چند الفاظ کو جو میں دوستانہ پیرایہ میں کہنا چاہتا ہوں۔ غور سے سُنو۔ کیونکہ
پھر میں ثابت کرسکوں گا۔ کہ میرا اور تمہارا اسناد کس درجہ ایک دوسرے سے وابستہ ہے۔
تم اب تک اصل حقیقت نہیں سمجھے۔ سچ جانو تم اب میرے قابو میں ہو۔ اور میں ثابت
کرتا ہوں کہ کس طرح۔ دیکھو اگر میں بادشاہ سے کہہ دوں کہ میں اور راڈرک اس کے راز سے
واقف ہیں۔ تو تمہارے خیال میں بادشاہ کا طرزِ عمل کیا ہوگا؟ یہ کہ مجھے اور زیادہ عزت۔
اور وسیع اختیارات۔ پہلے سے بڑھ کر دولت اور بلند تر خطابات دیئے جائیں گے۔ مگر تمہیں
اور لیڈی ایلن کو؟ . . . جانتے ہو تم دونوں سے کیا سلوک ہوگا؟ یہ کہ تمہیں برج میں داخل کرکے
وہ سزا عمل میں لائی جائے گی جس کا حال میں نے کل رات تم سے بیان کیا تھا۔ یقین جانو۔ کہ
بادشاہ کا طریق عمل یہی ہوگا۔ کیونکہ مجھے وہ دفعتاً پوری طرح کچلنے کی جرأت نہیں کرسکتا۔ لیکن تم
اپنی دلہن سمیت یکایک غائب ہو جاؤ۔ تو کسے پڑی ہے۔ کہ تمہاری نسبت تحقیقات کرتا پھرے؟
فی الحقیقت اس شہرِ غدار میں کسی کو تمہارے عدم پتہ ہونے کا علم تک نہ ہوگا۔ اور نہ کوئی تمہارا
سراغ لگانے کی پروا کرے گا۔"

راڈرک نے محسوس کیا۔ کہ جو کچھ یہ شخص کہہ رہا۔ اس کی صداقت میں کلام نہیں۔ اور اب
اول مرتبہ اسے معلوم ہوا کہ مکار اور دروغگو ارل نے مجھے اپنی چالوں سے کیسی مصیبت میں پھنسا
لیا ہے۔ یہ جان کر کہ میرے ساتھ ایلن بھی کس قدر عظیم خطرہ میں مبتلا ہے۔ اس کے سینہ میں
ناقابل بیان درد اذیت پیدا ہوا جس کا اثر اس کے چہرہ پر بھی ظاہر ہونے لگا۔ مگر یہ اثر
جلدی ہی غائب ہوگیا۔ اور اس کے بعد سنجیدہ صورت اختیار کرکے راڈرک نے کہا "مائی لارڈ
میں بلاتاخیر لنڈن سے روانہ ہونے کا ارادہ کرچکا ہوں۔ اس لئے التجا کرتا ہوں۔ کہ جو تجاویز
آپ کے پیش نظر ہوں۔ ان کے سلسلہ میں میری ہستی ناچیز کا زیادہ خیال نہ کیجئے۔"

"لیکن یہ ارادہ میرے مقاصد کے منافی ہے۔" وزیر اعظم نے جواب دیا۔ "سچ جانو۔ کہ
میں نے تم سے پے در پے جو کئی ملاقاتیں کی تھیں۔ وہ بے مطلب نہ تھیں۔ اور نہ میں نے تمہیں
ان سارے معاملات سے کسی خاص مدعا کو پیش نظر رکھے بغیر خبردار کیا تھا۔ کیا میں نے تم پر واضح
نہیں کر دیا۔ کہ اس کا دارومدار فقط تمہاری ذات پر ہے۔ کہ کوہستان سکاٹ لینڈ کے زبردست
قبائل شاہ جیمز کے حامی رہیں۔ یا اپنی غیر جانبداری سے شہزادہ ولیم کے طرفدار ثابت ہوں۔
مجھ سے پوچھو تو میں یہی چاہتا ہوں کہ تمہارے والد نیز لارڈ گلن فان اور ان کے باقی معاون

بوقت ضرورت اپنے آپ کو علانیہ طور پر شہزادہ آرینج کے حامی ظاہر کریں۔ لیکن اگر یہ غیر ممکن ہو تو پھر دوسرا قدم یہ ہے کہ وہ غیر جانب دار رہیں۔ یہی وہ کام ہے جس میں مجھے امداد کی ضرورت ہے۔ انہیں اب تک معلوم نہیں۔ کہ کونسٹوپی ہیلڈر"۔ . . یہ نام لیتے ہوئے سنڈرلینڈ مسکرایا . . ."کس لئے سکاٹ لینڈ کے پہاڑی علاقوں کا دورہ کرتے آیا تھا۔"

"نہیں۔ اب کسی کو اس شخص کا مدعا سمجھنے میں دشواری نہیں"۔ ساڈرک نے جواب دیا۔ "بلاشبہ وہ اس لئے آیا تھا۔ کہ معلوم کرے شہزادہ ولیم کے متعلق کوہی والیان ریاست کے خیالات کیا ہیں۔"

"ہاں اور اس سے بڑھ کر یہ معلوم کرنے کے لئے بھی"۔ ارل نے کہا۔ "کہ ان والیان ریاست میں کتنے ایسے ہیں۔ جنہیں روپیہ کے لالچ یا خطابات کی ترغیب یا اختیارات کی توسیع کے وعدے اپنا حامی بنایا جاسکتا ہے۔ ضرورت اس بات کی تھی۔ کہ حالات سے فائدہ اٹھا کر پورے مکر و فریب سے ان کے دلوں پر اثر ڈالا جائے . . ."

"مائی لارڈ میں پھر التجا کرتا ہوں"۔ راڈرک نے کہا۔ "اس بحث کو ختم کیجئے۔ میں نہیں جانتا مجھے اس معاملہ میں کیا رائے قائم کرنی چاہیئے۔ کیونکہ عجب نہیں آپ مجھے آزما رہے ہوں۔ دو ہفتے گزرے آپ نے کہا تھا۔ کہ اینڈریو لیسلی میرا اپنا جاسوس ہے۔ مگر اب ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ شہزادہ ہالینڈ کا ہی معتمد ہے۔ اور اس لحاظ سے آپ کے ساتھ اس کا کچھ بھی تعلق نہیں معلوم ہوتا ہے وہ ہالینڈ سے ایک قاصد کی حیثیت میں آپ کے پاس آیا تھا . . ."

"سنو راڈرک"۔ وزیر اعظم نے کہا۔ "اس سے پہلے جب میں نے تم سے یہ کہا تھا کہ اینڈریو لیسلی میرا جاسوس ہے تو میرے اور تمہارے درمیان اس قدر بے تکلفی نہ ہوئی تھی۔ کہ میں اسی وقت حقیقت حال ظاہر کرتے ہوئے تم سے کہہ دیتا۔ کہ اینڈریو لیسلی جسے تم نے اتفاقاً میرے مکان پہ دیکھا۔ شہزادہ ولیم کا ہی وفادار خادم ہے۔ رہا یہ شبہ کہ شاید میں یہ سب باتیں محض تمہاری آزمائش کے لئے کر رہا ہوں۔ اس کے متعلق یہ کہ اگر تم ذرا تامل سے غور کرو۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ میرے لئے تمہیں تباہ و برباد کرنے میں کوئی فائدہ متصور نہیں۔ یقیناً تم میرے رقیب نہیں ہو۔ اور یہ میں تم پر پہلے ہی ثابت کر چکا ہوں۔ کہ تم میرا دشمن بننے کی بھی جرأت نہیں کر سکتے۔ البتہ میں تمہیں اپنا دوست بنانا چاہتا ہوں۔ اور اس کے عوض اپنی دوستی پیش کرتا ہوں۔ سنو۔ میں اپنے خیالات کو اختصار کے ساتھ چند لفظوں میں بیان کرتا ہوں"

اور اس کے بعد پہلے سے دبی ہوئی اور گہری آواز میں ارل آف سنڈرلینڈ نے کہا "شاہ جیمز کی طاقت زوال پر ہے۔ چند ہفتوں کے اندر وہ یقیناً تخت و تاج سے محروم ہو جائے گا۔ لیکن جس شخص نے اپنے آپ کو اس کی کامیابی کا جزو لازم بنایا تھا۔ وہ اس کے جانشین کے عہد میں بھی اتنی ہی اہمیت حاصل کرنے پر تلا ہوا ہے۔ یقیناً تم سمجھ گئے ہوگے۔ کہ وہ شخص میرے سوا کوئی اور نہیں۔ میرے ہوتے ہوئے تمہارے لئے کسی طرح کا اندیشہ نہیں۔ بلکہ شہزادہ ولیم کی بہتری میں تمہاری بہتری ہے۔ شب و روز میں اسکی کامیابی کے لئے کوشش کر رہا ہوں۔ اور اس کام میں مجھے تمہاری امداد بھی مطلوب ہے۔ یہ اس طرح کہ یہاں سے سکاٹ لینڈ جاکر تم اپنے والد سے ان تمام واقعات کا ذکر کرو۔ جو تم نے بچشم خود دیکھے ہیں۔ اور اس پر ثابت کرو کہ شاہ جیمز اس قابل نہیں کہ کوئی شریف آدمی اس کی مدد کرے۔ وہ انسان اور خدا دونوں کی نظروں میں ملعون ہے۔ مختصر یہ کہ اپنی کوشش سے تم پہاڑی قبائل کو یا تو شہزادہ کا حامی و مددگار یا کم از کم غیر جانب دار بنا دو۔ کہ شہزادہ ولیم کو سکاٹ لینڈ میں بھی وہی امداد حاصل ہونے کا یقین ہو جو انگلستان میں حاصل ہے اور آئرلینڈ میں کبھی ضرور رہوگی۔ مگر یہ نہ سمجھو کہ میں یہ کام تم سے مفت لینا چاہتا ہوں۔ تمہارے والد کی ریاست اگرچہ اب بھی وسیع ہے۔ مگر وہ ایک بنجر قطعہ زمین سے بڑھ کر حیثیت نہیں رکھتی۔ یقیناً اُسے روپیہ سے کبھی محبت ہے۔ ۔ ۔ دیکھو مجھے کسی کی توہین و تذلیل مقصود نہیں۔ مگر کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے۔ کہ تمہارے والد نے قبیلہ بریڈل بین اور خاندان کیمبل سے زرتاوان کی ایک بڑی مقدار جبراً وصول کی؟ خیر تو میرا وعدہ یہ ہے کہ لارڈ میکڈانلڈ کو کافی مقدار میں روپیہ مہیا کیا جائے گا۔ جس کی مدد سے وہ ان بھدی جھونپڑیوں کی بجائے جو وادی گلنکو میں نظر آتی ہیں۔ خوشنما مکانات تعمیر کرا سکیگا۔ علاوہ بریں اس کے گلوں میں سیکڑوں کی جگہ ہزاروں بھیڑیں ہونگی۔ رہا تمہارا معاملہ۔ اس کے متعلق میں وعدہ کرتا ہوں۔ کہ سر کے اس خطاب کی بجائے جو محض اخلاق کی راہ سے تمہارے لئے مخصوص ہے۔ میں تمہیں سکاٹ لینڈ کے کسی مقام کا لارڈ بنا دونگا۔ اور تمہاری اہمیت کو دوبالا کرنے کے لئے زر و مال کی امداد سے بھی کوتاہی نہ کرونگا۔ جہاں یہ دونوں باتیں موجود ہوں۔ نیز شباب و شجاعت۔ دلیری اور فیاضی کے جوہر ساتھ ہوں۔ پھر دنیا میں کونسا کام ہے جسے ایک رانلڈ میکڈانلڈ سر انجام نہیں دے سکتا؟"

راڈرک نے ارل آف سنڈرلینڈ کو اس طویل تقریر کے دوران میں ایک بار بھی نہیں روکا تھا۔ اگرچہ کئی موقعوں پر وہ بے صبری سے چونکا۔ اور اس نے اضطراب کا بھی اظہار کیا لیکن پھر اس خیال سے چپ چاپ سنتا رہا۔ کہ ارل آف سنڈرلینڈ کے مقصد و منشا کو اچھی طرح معلوم کیا جا سکے۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے کئی بار اپنے غصہ کو ضبط کیا۔ کیونکہ وہ اس صحیح حالت سے پوری طرح واقف ہونا چاہتا تھا جس میں اسے ارل نے اپنی عیاریوں سے لا ڈالا تھا۔ آخر جب وزیر اعظم کی تقریر ختم ہوئی۔ تو راڈرک تھوڑی دیر کچھ سوچتا رہا۔ اس نے محسوس کیا۔ کہ میں واقعی ایک نہایت بے اصول اور کامل عیار شخص کے بس میں آ چکا ہوں۔ اس کی علانیہ مخالفت شروع کرنا دور اندیشی سے بعید ہوگا۔ ایک بار اس کے جی میں آئی کہ سیدھا بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں سارے حالات سے خبردار کر دوں۔ مگر پھر جو اس نے غور کیا تو معلوم ہو گیا۔ کہ ایسا کرنا عملی طور پر غیر ممکن ہے۔ اس لئے کہ اس سلسلہ میں مجھے یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ میں نے مارگریٹ کی معرفت اینڈ ریو لیسلی کو بروقت خبردار کر کے فرار ہونے میں مدد دی پھر مجھے اس راز کی باخبری بھی ظاہر کرنی ہوگی۔ جس کے انکشاف سے خاندان سٹوارٹ کا ٹمٹماتا ہوا چراغ گل ہونا یقینی ہے۔ اور جس کا اثر بادشاہ کے حق میں شہزادہ ولیم کی بری اور بحری فوج کی مشترکہ طاقتوں سے بھی زیادہ موثر ثابت ہوگا۔ اگر میں نے ایسا کیا۔ تو کچھ شک نہیں کہ میرے اور میری بیجان سے عزیز لیڈی ایلین کے لئے برج کے جیلخانہ میں خوفناک سزائے موت تجویز کی جائے گی۔ اسلئے اس نے ایک ہی لمحہ میں پوری طرح محسوس کر لیا۔ کہ بادشاہ سے سارا حال کہنا نہ صرف بے سود بلکہ ضرر رساں ہے۔ پس اس خیال کو جیسے وہ پیدا ہوا تھا۔ دل سے خارج کرنا پڑا۔ جس کے بعد اس نے محسوس کیا کہ میں اب سنڈرلینڈ کے اختیار میں قطعاً بے بس ہوں۔ لیکن جلدی ہی ایک اور خیال اس کے دل میں پیدا ہوا۔ اور اس پر عمل کرنے کا فیصلہ کر کے اس نے کہا۔

"مائی لارڈ آج ہمارے درمیان اس قدر اہم معاملات پر گفتگو ہوئی ہے کہ میں جب تک ان پر اچھی طرح غور نہ کر لوں۔ اپنی طرف سے کوئی جواب عرض نہیں کر سکتا۔ علاوہ بریں اس جگہ اس گفتگو کو طول دینا ویسے بھی خطرناک ہے۔ . ."

"ٹھیک ہے"۔ ارل آف سنڈرلینڈ نے کہا۔ "اس لئے میں تمہیں چوبیس گھنٹہ کی مہلت دیتا ہوں۔ اس عرصہ میں تم میری ہر بات پر اچھی طرح غور کرو۔ اور اپنا آخری فیصلہ کل رات نو بجے

مجھ سے بیان کرو۔ مگر دیکھو سر راڈرک اس وقت تم جس حالت میں ہو۔ اس سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی ہرگز کوشش نہ کرنا۔ ممکن ہے تم یہ سمجھتے ہو۔ کہ میں تمہیں ورغلا کر غدار بنانا چاہتا ہوں۔ مگر یاد رکھو کہ اگر تم نے میرے مشورہ پر عمل نہ کیا۔ تو چند ہفتہ کے عرصہ میں یقیناً تمہیں انگلستان کے نئے تاجدار کی عدالت میں ایک حقیقی غدار کی حیثیت میں پابجولاں حاضر ہونا پڑے گا۔ بس الوداع۔ اب تم جا سکتے ہو۔"

یہ کہہ کر ہاتھ تک ملانے کی پرواہ کرتے ہوئے ارل آف سنڈرلینڈ کمرہ سے رخصت ہو گیا اور راڈرک کو واقعات پیش آمدہ پر فکر و تشویش کی حالت میں چھوڑ گیا۔ ظاہر ہے۔ کہ اس نوجوان کے خیالات اس وقت قابل رشک نہ تھے۔ سنڈرلینڈ کی روانگی کے چند منٹ بعد وہ بھی سخت افسردگی کی حالت میں خوابگاہ کی طرف چلا گیا کہ ایلن سے اس ملاقات کی کیفیت اور جوابی تجاویز بیان کرے۔

باب ۔ ۱۷

فرار

مگر جس وقت وہ اپنے کمرہ میں داخل ہوا۔ تو دیکھا کہ ایک خوش پوش اور حسین عورت لیڈی ایلن کے پلنگ کے پاس بیٹھی ہوئی ہے۔ راڈرک نے فوراً سمجھ لیا۔ کہ یہ وزیر اعظم کی بیوی کونٹس آف سنڈرلینڈ ہے۔ اس خاتون کی عمر ۲۶ سال کے قریب تھی۔ بڑی خوبصورت اور نظر فریب عورت تھی۔ اس کا بانکا حسن اس قسم خاص سے تھا۔ جو ان کی آنکھوں میں خیرگی اور چکا چوند تو پیدا کر دیتا ہے۔ مگر وہ نرم جذبہ عشق جو حقیقی اور پایدار ہوتا ہے۔ ہرگز پیدا نہیں کر سکتا۔ اس کے تمام اطوار درباری مراسم کی طرز پر خلیقانہ تھے۔ مگر نگاہ سے غیر معمولی بے باکی کا اظہار ہوتا تھا۔ جس وقت راڈرک کمرہ میں داخل ہوا۔ تو کونٹس نے اس انداز سے اس کی طرف دیکھا جس سے فی الفور اس کے دل میں آسٹڈ اکیمبل کا نقشہ کھنچ گیا۔

کہنے لگی "سر راڈرک میکڈانلڈ مجھے آپ سے مل کر بہت خوش ہوئی ہے۔ یعنی اتنی ہی جتنی آپ کی نعیتی بیگم سے مل کر ہوئی تھی۔ میں آپ کو مبارکباد دیتی ہوں۔ کہ آپ کی حسین و جمیل دلہن اس سے بہت زیادہ خوبصورت ہے۔ جس کا مجھے خیال تھا میں دعا کرتی ہوں۔ کہ

انہیں جلد تر شفائے کامل حاصل ہو۔"

سر راڈرک نے ازراہ تسلیم سر کو حرکت دی۔ اور بیگم سنڈرلینڈ کے الفاظ کا موزوں طریقہ پر جواب دیا۔

"یہ امر سخت رنج دہ ہے" کونٹس نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ آپ کو لندن آئے اتنے دن ہو گئے۔ لیکن میں شرف نیاز حاصل نہ کر سکی۔ اس لئے کہ میں اب تک دیہات میں تھی۔ ورنہ مجھے لیڈی ایلین سے مل کر دلی خوشی حاصل ہوتی۔"

اس وقت فلورا نے آ کر عرض کیا کہ شاہی طبیب تشریف لا رہے ہیں۔ اور اس کے ایک لمحہ بعد ایک ڈاکٹر کمرہ میں داخل ہوا۔ اس کی آمد پر کونٹس آف سنڈرلینڈ کو مجبوراً وہاں سے اُٹھنا پڑا۔ مگر چلتے وقت اس نے ایلین کا ہاتھ ظاہری گرمجوشی سے دبایا۔ اور پھر ایک بار اس امید ظاہر کی۔ کہ کل تک آپ کو پوری صحت حاصل ہو جائے گی۔ اس کے بعد دروازہ سے نکلتے ہوئے جب وہ راڈرک کے پاس سے گذری جو اخلاق کی راہ سے چپ کھڑے کھڑا تھا۔ تو اس نے اس کے چہرہ کی طرف ویسی ہی جذبات سے پُر نظر سے دیکھا۔ جس سے آیڈا کیمبل اسکی طرف دیکھا کرتی تھی۔ مگر راڈرک نے سرد مہری سے جُھک کر سلام کیا۔ اور کونٹس کے رخصت ہو جانے پر اس پلنگ کے پاس گیا۔ جس پر لیڈی ایلین آرام کرتی تھی اور ڈاکٹر اس کی مزاج پرسی کر رہا تھا۔ راڈرک سے مخاطب ہو کر ڈاکٹر نے بیان کیا۔ کہ بیگم صاحب کا مزاج امید سے بڑھ کر جلد اصلاح حاصل کر رہا ہے۔ بخار بالکل اُتر گیا ہے۔ اور اگر رات کو اچھی طرح نیند آئی۔ تو صبح ان کی طبیعت پوری طرح بحال ہو جائے گی۔"

ڈاکٹر کے چلے جانے پر جب اس کمرہ میں صرف راڈرک اور ایلین رہ گئے۔ تو پہلے اسے تامل ہوا۔ کہ مجھے اس گفتگو کو جو ارل آف سنڈرلینڈ کے ساتھ ہوئی تھی۔ لیڈی ایلین کے روبرو بیان کرنا چاہیے یا نہیں۔ تامل اس لئے کہ ڈاکٹر نے ایلین کی شفایابی کو رات آرام سے گذرنے سے مشروط کیا تھا۔ اور صاف ظاہر تھا کہ ان واقعات کی تفصیل اس کی پریشانی میں اضافہ کرنے کا موجب ہوتی۔ لیکن جب وہ اس فکر میں تھا۔ کہ مجھے اس موقعہ پر کیا کرنا چاہیے ایلین نے اس کی صورت سے اندازہ کر لیا۔ کہ اس کے دل میں کوئی بات ایسی ہے جسے وہ بیان کرنا چاہتا ہے۔ مگر کہہ نہیں سکتا۔ پس وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر کہنے لگی "پیارے راڈرک مجھے کسی معاملہ پر تشویش و پیچ کی حالت میں رکھنے سے بہتر ہو گا۔ کہ تم اس کا سارا حال صاف

صاف بیان کردو۔ کیا ارل آف سنڈرلینڈ نے کوئی بات ایسی کہی ہے۔ جو تمہارے لیئے اضطراب و پریشانی کا موجب ہوئی ہو؟ اس کا احتمال اس لئے ہے کہ کونٹس بھی مجھ سے عجیب پیرایہ میں باتیں کرتی رہی ہے۔ اور اس وقت جب کہ تم اس کے شوہر سے مصروف گفتگو تھے۔ وہ یقیناً کسی خاص مطلب کے بغیر میرے پاس نہ آئی ہوگی"۔

"پیاری ایلن میں سارا حال تم سے کہ دیتا ہوں"۔ اس کے شوہر نے جواب دیا "مگر پہلے مہربانی سے یہ بتاؤ کہ کونٹس میری عدم موجودگی میں تم سے کیا کہتی تھی؟"

ایلن نے کہا۔ اُس نے میرے کمرہ میں آکر پہلے تھوڑی دیر سرسری گفتگو کی۔ لیکن جلدی ہی آداب مزاج پرسی کو چھوڑ کر اس نے کچھ اس قسم کی باتیں کہیں جن سے اسے یہ جتلانا مقصود تھا۔ کہ مجھے اپنے شوہر کے سب راز معلوم ہیں۔ کہتی تھی کوئی سیاسی پیچیدگی جس سے ارل کا تعلق ہو۔ ایسی نہیں کہ میری اس میں شرکت نہ ہو۔ اور جس طرح تمہارا شوہر کوئی بات تم سے چھپا کر نہیں رکھتا۔ اسی طرح ارل بھی مجھ سے سب حال ذرا ذرا کہہ دیتا ہے۔ اس کے بعد دوران گفتگو میں اس نے آج کی دعوت اور رسم اصطباغ کا ذکر کیا اور میرے چہرہ کی طرف نظر غور سے دیکھ کر پوچھنے لگی۔ کیوں بہن اس خوفناک مضحکہ سے کیا تمہیں کچھ کم صدمہ ہوا ہے؟ راڈرک میں بیان نہیں کر سکتی۔ کہ جب اس نے اس ذکر کو چھیڑا۔ تو میرا بدن کس طرح کانپ اُٹھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس نے اس اثر کو جو اس کے الفاظ سے پیدا ہوا تھا۔ دیکھ لیا۔ کیونکہ اس کے بعد فوراً ہی اس نے میرے سامنے بادشاہ اور ملکہ کی مذمت شروع کر دی۔ اور اس سلسلہ میں اس کا بھی ذکر کیا کہ کیا خاندان سٹوارٹ کی حکومت جاری رہنے میں بہتری ہے۔ یا برطانیہ کی راحت واقبال، اور مذہبی آزادی کا تقاضا ہے کہ شہزادہ آرینج اپنی کوششوں میں کامیاب ہوجائے۔ راڈرک اگرچہ میں ریا کے طریقوں سے بالکل بے خبر ہوں۔ پھر بھی یہ معلوم کرنا دشوار نہ تھا۔ کہ کونٹس کس عیاری سے اپنی ظاہری غیر جانبداری کو قائم رکھتے ہوئے ہر بات شہزادہ آرینج کے حق میں ثابت کرنے کی کوشش کر رہی ہے سچ پوچھو تو شروع سے آخر تک جو گفتگو ہوئی۔ وہ اس کی طرف سے ہوئی کیونکہ میں نے خاموشی ہی کو سلامتی کا ذریعہ سمجھا اور اس لئے اس کی باتوں کا بہت کم جواب دیا"۔

"پیاری ایلن تم نے بہت اچھا کیا"۔ راڈرک نے کہا "کچھ شک نہیں کہ کونٹس کو محض اس غرض سے تمہارے پاس بھیجا گیا تھا کہ تمہیں کسی نہ کسی طرح شہزادہ آرینج کا حامی بنایا جائے جب

دوسری جانب اس کا شوہر لالچ یا دھمکی سے جس طرح بھی ممکن ہو مجھے اپنا شریک کار بنانا چاہتا تھا۔"

اس کے بعد اس نے وہ ساری گفتگو جو اس میں اور ارل آف سنڈر لینڈ میں ہوئی تھی بیان کی۔ اور رالین کو یہ جان کر بے حد خوف ہوا کہ اس عیار اور بے اصول امیر نے اس کے شوہر کے گرد کس ہوشیاری سے ایک جال سا بُن لیا ہے۔ مگر پورے استقلال سے کام لیتے ہوئے۔ اپنی زبردست قوت ارادی سے مدد حاصل کر کے اس نے اس حالت کو بڑے سکون کے ساتھ نظر غور سے دیکھا اور چند منٹ کے سکوت کے بعد وہ اس انداز سے گویا اپنے دل سے باتیں کر رہی ہو کہنے لگی "۔ اچھا اب ارل یہ چاہتا ہے۔ کہ تم کل رات اس سے ملو؟"

"ہاں کل رات ۵ بجے" راوڈرک نے کہا "مگر میں نے اس سے اس کا پختہ وعدہ نہیں کیا اصل یہ ہے کہ جب وہ بد باطن شخص اس قسم کی باتیں کہ رہا تھا۔ گویا وہ سمجھتا تھا۔ کہ میرے والد اس کی رشوت کے اثر میں آ سکیں گے اور جب وہ مجھے بھی طرح طرح کے سبز باغ دکھا رہا تھا۔ تو میں نے بشکل اس قدر ضبط سے کام لیا۔ کہ اپنے ہاتھ کو اس کا منہ توڑنے سے روکا۔ خیر جس طرح بھی ہو سکا میں نے ریا سے کام لئے بغیر اپنے غصہ اور جوش کو روکے رکھا۔ مانا کہ ارل آف سنڈرلینڈ بہت چالاک۔ فطرت انسانی سے۔ پوری طرح خبردار اور مکر و فریب میں یکتا ہے تاہم میں کہہ سکتا ہوں کہ میرا صحیح اندازہ کرنے میں اس سے بھی غلطی ہوئی ہے۔ وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں اس کی ترغیب و تہدید سے متاثر ہو جاؤنگا۔ شاید وہ میرے خیالات کا اندازہ میری ذات سے نہیں بلکہ ان چاپلوسوں اور بے اصول خوشامدیوں کے طریقوں سے کرتا ہے۔ جو بڑی تعداد میں اس کے پاس موجود رہتے ہیں۔ مگر اس میں اس سے غلطی ہوئی ہے۔۔ سخت غلطی ہوئی ہے!"

"ہاں پیارے راوڈرک یہ اسکی غلطی تھی کہ اس نے تمہیں ایسا سمجھا" ایلین نے بھی کہا۔ اور اس کے بعد وہ اپنی پلنگڑی پر اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہنے لگی "مگر اب ہمارے لئے فقط ایک ہی راہ عمل ہے۔۔۔ یہ کہ فوراً اس محل سے فرار ہو جائیں!"

"کل رات غروب آفتاب کے بعد ہم ضرور یہاں سے چلدیں گے" راوڈرک نے جواب دیا "اس اثنا میں میں یہ معلوم کروں گا۔ کہ کیا کوئی جہاز سکاٹ لینڈ کو روانہ ہونے والا ہے۔۔۔"

"نہیں راوڈرک۔ اس معاملہ میں تاخیر خطرناک ہے" ایلین قطع کلام کر کے کہنے لگی "آج ہی

رات ہمیں اس محل سے رخصت ہو جانا چاہیئے۔ ورنہ مجھے احتمال ہے کہ سنڈ لینڈ نہیں اپنے مفید مطلب نہ پا کر ضرور کوئی خطرناک کوشش کرے گا۔ جس قدر جلد ہم اس خوفناک مقام سے جہاں ہر طرف شاہی شقاوتیں۔ سیاسی سازشیں مذہبی سیاہ کاریاں اور ہر قسم کی دوسری خرابیاں موجود ہیں۔ نکل جائیں اتنا ہی بہتر ہے۔ اگر تم نے بادشاہ سے رخصت کی اجازت طلب کی۔ تو عجب نہیں وہ دریافت کریں، تمہارے اس قدر جلد رخصت ہونے کی کیا وجہ ہے۔ اس صورت میں تم کیا جواب دے سکو گے؟ پس اگر ہمیں خفیہ طور پر ہی یہاں سے رخصت ہونا ہے۔ تو جس قدر جلد ممکن ہو ایسا کرنا چاہیئے۔ ہمارے پاس روپیہ کی کمی نہیں۔ اور اگر ہمیں گھاٹ پر کوئی جہاز تیار نہ ملا۔ تو ہم بڑی آسانی سے روپیہ کی مدد سے کسی کا انتظام کریں گے۔"

راڈرک ایلین کی اس پُرجوش اور دور اندیشانہ تقریر کو انداز تعریف سے سنتا رہا مشورہ ایسا تھا کہ وہ اسے ماننے پر مجبور ہو گیا۔ مگر ایک خیال رہ رہ کر اسے بے چین کر رہا تھا۔ اور وہ یہ کہ موجودہ حالت میں جب کہ ایلین کو آرام کی ضرورت ہے۔ وہ گرم بستر چھوڑ کر رات کی سرد ہوا کیونکر برداشت کر سکے گی؟

مگر وہ التجائی انداز سے کہنے لگی "پیارے راڈرک۔ تم میری نسبت ذرا بھی فکر نہ کرو ہماری سلامتی فرار ہی میں ہے۔ اور یہ کام دن کی بجائے رات کو بہتر ہو سکتا ہے۔ پس اگر اس کو کل رات پر ملتوی کیا گیا۔ تو پھر تم ارل سے نہ ملنے کا کونسا بہانہ پیدا کر سکو گے؟ یا اگر ملے تو اس کے روبرو حامی بھرنے کے سوا کیا چارہ کار ہوگا؟ راڈرک حالات تقاضا کرتے ہیں کہ ہم آج ہی رات یہاں سے رخصت ہو جائیں۔ سچ جانو میرے لیئے فرار کی سلامتی میں قدرت کی تازہ ہوا اتنی خطرناک نہیں جس قدر اس خوفناک مقام پر رہتے ہوئے فکر و تشویش کی اذیت۔ دریا کی کھلی ہوا کتنی بھی سرد ہو اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتی جس قدر کسی دربار کی جرم آلود فضا علاوہ بریں میں کیا اپنے کوہی وطن کی تیز اور سرد ہواؤں کی اتنی بھی عادی نہیں ہوں کہ اس نسبتاً معتدل ملک کی ماہ ستمبر کی ہوا کا مقابلہ نہ کر سکوں گی؟"

غرض اس قسم کے استدلال سے دلیر ایلین نے اپنے شوہر کو اسی رات بھاگ نکلنے پر رضا مند کر لیا۔ اس کے بعد انہوں نے رخصت کی تیاریاں شروع کیں۔ فلورا کو اس لیئے طلب کیا گیا کہ وہ اپنی بیگم کو لباس پہننے میں مدد دے۔ اور تیاری کا سامان کرے۔ ادھر راڈرک نے ولیم فاکنر کو بھی ایسی ہی اطلاع دے دی۔ انہوں نے نہایت ضروری سامان ایک بلندہ کی صورت

میں باندھ کر الگ رکھ دیا۔ کہ چلتے وقت فلورا اسے اپنے لبادہ کے نیچے چھپا لے گی۔ اور آخر جب رات کے ۱۱ بجے تو انہوں نے فرار سے پہلے اپنے سب کمروں کی بتیاں گل کرا دیں۔

چونکہ ان کمروں تک جانے آنے کے لئے الگ زینہ موجود تھا۔ اور وہاں سے اُتر کر محل کے ایک بغلی دروازہ تک رستہ جاتا تھا۔ اس لئے روانگی کا عمل زیادہ وقت طلب ثابت نہ ہوا۔ مگر اس خیال سے کہ چلتے وقت محل کا کوئی شخص دیکھ کر کسی طرح کا شک نہ کرے انہوں نے احتیاطاً فلورا اور فاکنر کو آگے بھیج دیا۔ اور اس کے ۱۰ منٹ بعد راڈرک اور لیڈی ایلین رخصت ہوئے۔ وہ محل سے ایسے طریق پر باہر نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ کہ کسی نے ان کو نہیں دیکھا۔ اور ایک مقررہ مقام پر خادم اور خادمہ سے جا ملے۔ وہاں سے چاروں وائٹ ہال کے گھاٹ کی طرف روانہ ہوئے۔ جہاں عموماً آدھی رات تک ملاحوں کا ہجوم رہتا تھا۔ اس زمانہ میں چونکہ کرایہ کی گاڑیوں کا رواج نہ تھا۔ اور دریا پر صرف ایک ہی پل بندھا ہوا تھا۔ اس لئے جو لوگ شراب خانوں یا جلسہ ہائے دعوت سے واپس آ رہے ہوں۔ نیز حصہ شہر یا ٹیمز کے دوسری جانب رہنے والے لوگ کشتیوں پر ہی سفر کرتے تھے۔ آج چونکہ دن کے وقت محل شاہی میں رسم اصطباغ پر نیز شام کی دعوت کے لئے بہت سے مہمان آئے ہوئے تھے۔ اس لئے کشتیوں کی تعداد معمول سے زیادہ تھی۔ چاروں جلدی ہی ایک کشتی میں سوار ہوئے اور وہ اس روپہلی چاندنی میں جس کی وجہ سے دریا کا پانی سیماب کی طرح چمک رہا تھا۔ تیز چلنے لگی۔ موسم کے اعتبار سے ہوا غیر معمولی فرحبخش تھی۔ اور چونکہ لیڈی ایلین کو احتیاطاً بہت سے کپڑے پہنا دیئے گئے تھے۔ اس لئے اسے ذرا بھی سردی محسوس نہ ہوئی۔ علاوہ بریں ایک ایسے مقام سے نکل آنے کی وجہ سے جہاں ہر طرف بے شمار خطرات کا سامنا تھا۔ اس کا حوصلہ دوچند ہو گیا تھا۔ پس ڈونگی میں اپنے پیارے راڈرک کے پہلو میں بیٹھی ہوئی وہ آہستہ سے اس کے کان میں کہہ رہی تھی۔ اب میرے دل کو اصلی اطمینان حاصل ہوا ہے۔

دو ملاح اس کشتی کو تیز چلاتے ہوئے تھوڑے عرصہ میں لندن پل کے پاس پہنچ گئے اس وقت جوار کی وجہ سے پانی چڑھاؤ پر تھا۔ اس لئے پل کے نیچے سے گذرنا خطرناک تھا۔ پس یہ لوگ پل کے اس طرف ایک گھاٹ پر اُتر گئے اور ملاحوں کو معقول معاوضہ دے کر اس گودی کی طرف ہو لئے جہاں سے سکاٹ لینڈ کے جہاز روانہ ہوا کرتے تھے۔ وہاں

پہنچ کر انہیں یہ معلوم کرکے بہت خوشی ہوئی کہ ایک جہاز لیتھ جانے کے لئے تیار کھڑا ہے۔ اور عنقریب سمندر کی طرف روانہ ہو جائے گا جس وقت یہ چاروں بندرگاہ میں پہنچے۔ جہاز پر آخری مال لد رہا تھا۔ انہوں نے کپتان کو اپنے ارادہ سے مطلع کیا۔ اور فوراً ان کے لئے جہاز میں جگہ مہیا کر دی گئی۔

اس کے نصف گھنٹہ بعد وہ جہاز جس کا نام بونی لیسی مشہور تھا۔ گھاٹ سے روانہ ہوا۔ سمندر میں پہنچکر اس نے بادبان پھیلا دیے۔ اور چونکہ ہوا موافق اور تیز تھی۔ اس لئے اب اس کی رفتار بھی تیز ہو گئی۔ سکاٹ لینڈ کے جہاز اس زمانہ میں بھی اپنی آسائش کے لئے مشہور تھے۔ چنانچہ جس وقت ایلن اور راڈرک جہاز کی آرام دہ مختصر کوٹھری میں بیٹھ گئے۔ تو وہ خطرہ بھی جو رات کی سرد ہوا کے متعلق لگا ہوا تھا۔ رفع ہو گیا۔

باب ۔ ۱۸

جنگی جہاز

اس کے دوسرے دن جہاز بونی لیسی ۸ اور ۹ بجے کے درمیان ہارج کے بالمقابل کھلے سمندر میں چل رہا تھا۔ ہارج کی بندرگاہ آجکل کی نسبت اس زمانہ میں جس کا حال ہم لکھ رہے ہیں بہت اہمیت رکھتی تھی۔ اور ایک بحری بیڑہ امیر البحر لارڈ ڈارٹ منتھ کے زیر کمان اس جگہ موجود رہتا تھا جس وقت سکاٹ لینڈ جانے والا جہاز ہارج سے ۳ میل کے فاصلہ پر گذر رہا تھا۔ بیڑہ کے لنگر انداز جہاز ایک عجیب دلکش نظارہ پیش کرتے تھے۔ اور راڈرک ایلن فلورا اور ولیم فاکنر نے صحن پر کھڑے ہو کر اس سے خوب ہی لطف حاصل کیا۔

وہ ان جہازوں کی طرف دیکھ رہے تھے۔ کہ معلوم ہوا بیڑہ کا ایک جہاز سمندر کی طرف آنے کی تیاری کر رہا تھا۔ ملاح بادبان پھیلا رہے تھے۔ اور بھاری چرخی کی مدد سے لنگر اٹھانے کی آواز جہاز بونی لیسی کے مسافروں کو صاف سنائی دیتی تھی۔ کپتان کی زبانی راڈرک کو معلوم ہوا کہ یہ ایک جنگی جہاز ہے۔ جس پر ۳۰ توپیں رکھی ہوئی ہیں۔ جلدی ہی اس جہاز نے نمایاں نقل و حرکت شروع کی۔ اس کے بادبان ہوا سے پھول گئے۔ اور اس جھاگ سے جو اس کے چلنے سے پیدا ہو رہے تھے۔ اس کا اندازہ کرنا دشوار تھا۔ کہ وہ

غیر معمولی تیزی رفتار کے ساتھ چلا آرہا ہے۔

اتنے میں ہوا تیز ہوئی اور اب دونو جہازوں میں ایک طرح کی دوڑ شروع ہوگئی۔ اگرچہ جہاز بونی لیسی کی طرف سے یہ دوڑ سراسر بے ارادہ تھی۔ چونکہ دونو جہاز ایک ہی سمت میں چل رہے تھے۔ اور ہوا کی تیزی کا اثر دونو کی روانی پر پڑتا تھا۔ اس لئے بالکل ایسا نظارہ پیدا ہوگیا۔ گویا ان میں سے ایک دوسرے کے تعاقب میں ہو۔ بونی لیسی کے کپتان کو ایک جنگی جہاز کی صبا رفتاری کا مقابلہ کرنے سے لطف حاصل ہوا۔ تو اس نے سارے بادبان پھیلا دیئے۔ اور کہنے لگا ہم ضرور اس جہاز سے آگے نکل جائیں گے۔ معلوم نہیں جنگی جہاز والوں نے اس کارروائی کو مشتبہ سمجھکر یا اس لئے کہ عام حالات میں بھی وہ ضرور ایسا کرتے۔ جہاز بونی لیسی کے کپتان کی تقلید کی۔ اور سارے بادبان پھیلا کر جہاز کو پوری رفتار پر چھوڑ دیا۔ پھر تیار ستہ کسی قدر بدل کر یہ جہاز سیدھا سکاٹ لینڈ جانے والے جہاز کی طرف ہولیا۔ راڈرک نے جب یہ حالت دیکھی تو اس کے دل میں خیال پیدا ہوا کیا اس جہاز کے آدمی میرے پیچھے آرہے ہیں۔ مگر یہ اندیشہ جلدی ہی رفع ہوگیا۔ کیونکہ اس نے سوچا کہ لندن میں اس کا کسی کو علم نہیں کہ میں کس سمت میں روانہ ہوا ہوں۔ جہاز کا کپتان بھی یہ حالت دیکھکر مضطرب نظر آنے لگا۔ کیونکہ اب صاف ظاہر تھا۔ کہ جنگی جہاز اس کے اپنے جہاز تک پہنچنے کی پوری کوشش کر رہا ہے۔ مگر چونکہ اس نے کوئی بات خلاف قانون نہ کی تھی۔ اس لئے اسے کسی طرح کا اندیشہ نہ تھا۔ پس وہ بدستور تیز ہوا کی مدد سے جہاز کو آگے آگے چلاتا گیا۔ اور جنگی جہاز بھی زیادہ وزنی ہونے کے باوجود ویسی ہی سریع رفتاری سے چلتا رہا۔ اس کے باوجود تھوڑی دیر میں معلوم ہوگیا۔ کہ آخرالذکر جہاز بونی لیسی کے قریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ اور آخر جب فاصلہ بالکل کم رہ گیا۔ تو اس کے صحن پر سے ایک کرخت آواز سنائی دی جس میں اگلے جہاز کو ٹھیر جانے کا حکم دیا گیا تھا۔ لیکن سکاٹ لینڈ والے جہاز کا کپتان اس حکم کو ماننے کے لئے تیار نہ تھا۔ اس لئے کہ چوری کا مال لے جانے کا وہ عادی نہ تھا۔ نہ اس کے پاس کوئی چیز قابل اعتراض تھی۔ اس کے سب کاغذات ٹھیک تھے۔ اور وہ اسے سراسر بے جا مداخلت سمجھتا تھا۔ کہ ایک جنگی جہاز بے وجہ ایک تجارتی جہاز کو روکے۔

ادھر جنگی جہاز کے افسروں نے جب یہ دیکھا کہ ان کے زبانی احکام بے اثر ہیں۔ تو انہوں

نے ایک توپ سر کر دی جس کا مطلب یہ تھا کہ اگلا جہاز کو رُک جانے کے لیے اور بھی سختی سے حکم دیا گیا ہے۔ کثیف سفید دھوئیں کی بہت بڑی مقدار جنگی جہاز کی سمت سے آ کر جہاز یونی لیسی پر اس طرح پھیل گئی۔ کہ چند منٹ کے لیئے وہ اس کے اندر نظروں سے بالکل غائب ہو گیا۔ یہ حالت دیکھ کر آخر الذکر کے کپتان نے محسوس کیا۔ کہ جنگی جہاز کے افسر عدول حکمی کی وجہ سے غصہ میں ہیں کیا عجب کہ پہلی بار خالی باروت چلا کر دوسری مرتبہ وہ گولہ چھوڑ دیں۔ پس اس نے جہاز مذکور کے حکم کی اطاعت میں ہی سلامتی سمجھی۔ چنانچہ بادبان ڈھیلے کر دیئے۔ اور پاؤ گھنٹہ کے عرصہ میں یونی لیسی اور جنگی جہاز دونو پہلو بہ پہلو ہو گئے۔

ایلین کے دل میں بھی وہی اندیشے پیدا ہو گئے تھے۔ جو اس سے پہلے اس کے شوہر کے دل میں پیدا ہوئے تھے۔ مگر راڈرک نے یہ کہکر اُسے تسکین دی کہ اس واقعہ کا ہماری ذات سے کچھ تعلق نہیں ہو سکتا۔ اس کے باوجود خاتون موصوف کے اضطراب میں کمی نہ ہوئی۔ اگرچہ اس نے اپنے چہرہ کو جہاں تک ممکن تھا پر اطمینان ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ ولیم اور تھامس کو بھی فکر پیدا ہو گئی تھی خصوصاً اس لیئے کہ انہیں ان حالات خاص کا مطلق علم نہ تھا۔ جن کے باعث ان کے آقا اور بیگم کو اس طرح حالت اضطراب میں محل سے چلے آنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ مگر راڈرک نے جہاں تک ممکن تھا۔ ان کو بھی تسلی دی۔

اس اثنا میں جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ دونو جہاز ایک دوسرے کے پہلو بہ پہلو ہو چکے تھے۔ چنانچہ معاً جنگی جہاز کا کپتان وردی پہنے جہاز کی گذرگاہ پر موجود رہا۔ یہ ایک نوجوان آدمی تھا جس کی عمر ۳۰ سال سے زیادہ نہ تھی۔ دیکھنے میں لاغر اندام اور بادی النظر میں سُست کھا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ مگر غور سے دیکھا جائے تو صاف ظاہر تھا کہ اس لاغری میں بھی اس کا بدن مضبوط اور اعصاب و عضلات میں توانائی ہے۔ چہرہ سے جس پر سردی گرمی کے اثرات نے ملاحت پیدا کر دی تھی ہمت و استقلال کا اظہار ہوتا تھا۔ دونوں جہازوں کے برابر آ کھڑے ہو جانے پر وہ ایک لفٹنٹ اور جہازی نائب کو ساتھ لیکر یونی لیسی پر چڑھ گیا اور تھوڑی دیر تک راڈرک اور اسکی حسین دلہن کی طرف نظر غور سے دیکھتا رہا۔ اس کے بعد اس جہاز کے کپتان سے مخاطب ہو کر اس نے مختصر طور پر مگر اس انداز سے گویا اسے اپنے الفاظ کی صداقت پر کامل یقین تھا۔ کہا "آپ سپین کی طرف جا رہے ہیں؟"

"جی نہیں" اس نے جواب دیا "میرا جہاز لیتھ کی طرف جا رہا ہے۔ دیکھئے یہ میرے

کاغذات ہیں۔"

"کاغذات کی مجھے پروا نہیں۔" جنگی جہاز کے کپتان نے کہا "سمندر میں چلتے ہوئے کسی جہاز کے لئے اپنا رخ بدل لینا اتنا ہی سہل ہے۔ جیسے خشکی پر چلتے ہوئے کسی مسافر کے واسطے۔ بہر حال مجھے معلوم ہے کہ آپ ہیگ کو جا رہے ہیں۔ کیا یہ جہاز ڈنڈی کا بونی لیسی نہیں ہے؟"

"صاحب اس کا نام بلاشبہ بونی لیسی ہے۔" جہاز راں نے جواب دیا "مگر یہ ڈنڈی کا نہیں لیتھ کا ہے۔ ڈنڈی کا بونی لیسی پرسوں لندن سے روانہ ہوا تھا۔"

"مائی لارڈ" لفٹنٹ نے جنگی جہاز کے کپتان سے آواز دبا کر کہا "معلوم ہوتا ہے۔ اس معاملہ میں کچھ غلطی ہوئی ہے۔"

"ممکن ہے ہوئی ہو" اس نے جواب دیا "مگر ہم ابھی اس کے کاغذ دیکھ لیتے ہیں۔ لائیے پیش کیجئے۔"

جہاز راں نے اپنے کاغذات حاضر کئے۔ جنہیں جنگی جہاز کے کپتان نے غور سے دیکھا۔ اور بظاہر مطمئن ہو کر انہیں واپس کر دیا۔ پھر کہنے لگا "بے شک ہم سے غلطی ہوئی جس کا مجھے دلی افسوس ہے۔ کیونکہ اس سے ناحق آپ کو فکر و تکلیف ہوئی۔ لیکن کیا میں دریافت کر سکتا ہوں کہ اس جہاز پر کون کون مسافر سوار ہیں؟"

"مسٹر راڈرک میکڈانلڈ۔ ان کی بیگم اور دو خادم" جہاز بونی لیسی کے کپتان نے بیان کیا۔

"آہ!" جنگی جہاز کے کپتان کے منہ سے بے اختیار نکلا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے لفٹننٹ کی طرف معنی خیز نظر سے دیکھا۔ پھر اس ناول کے ہیرو کی طرف دیکھتے ہوئے ازراہ اخلاق سر کو خم دے کر کہا "مسٹر راڈرک میکڈانلڈ مجھے آپ سے مل کر بہت خوشی ہو۔ بہادروں کے کارنامے بہت جلد عالمگیر شہرت حاصل کر لیتے ہیں۔ اور آج کل شاید ہی آ جو فتوحات حاصل کی تھیں میرے کان ان سے ناآشنا نہیں۔ لیکن شاید یہ بہتر ہوگا کہ آپ کو اپنے نام سے واقف کر دوں۔ جس طرح میں آپکے نام سے خبردار ہوں۔ مجھے لارڈ ٹوم کہتے ہیں۔ اور اس بہادر جنگی جہاز کا نام ان ڈنسیبل ہے۔"

راڈرک نے سر تسلیم خم کیا۔ اور لیڈی ایلین نے بھی اس تعارف کو ایک دلکش سلام کے ساتھ منظور کیا۔

اتنے میں جنگی کپتان نے کہا۔ "مسٹر راڈرک میرا خیال ہے کہ آپ لیتھ جا رہے ہیں؟"

"ہاں مائی لارڈ۔" اس نے جواب دیا "تو ہاں سے ہم اپنے وطن کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔"

"سر راڈرک" لارڈ ڈمبلین نے کہا "میں چند الفاظ آپ سے اور لیڈی ایلین سے جدا ہو کر عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے میرے جہاز پر تشریف لائیے۔ کہ ہم اس جگہ کی نسبت زیادہ بے تکلفی سے گفتگو کر سکیں۔"

"مائی لارڈ جانے سے پہلے میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں وہ ایک درخواست کی حیثیت میں ہے یا حکم کے طور پر؟"

"نہیں وہ محض ایک درخواست کی حیثیت میں ہے۔" لارڈ ڈمبلین نے فوراً جواب دیا۔

"اس صورت میں مجھے آپ کے ساتھ چلنے میں تامل نہیں"۔ راڈرک نے جواب دیا۔ اگرچہ وہ اب تک یہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ آخر وہ کونسا مضمون ہے۔ جس پر یہ شخص علیحدگی میں گفتگو کیا چاہتا ہے۔

اس کے دل میں ایک خفیف سا شبہ پیدا ہو گیا تھا۔ مگر لارڈ ڈمبلین کے جواب کے بعد جو صاف باطنی اور دیانتداری کا مظہر تھا۔ اس نے اس کا خیال نہ کیا۔ لیڈی ایلین بجائے خود اپنے دل میں ایک مبہم خوف محسوس کر رہی تھی۔ لیکن وہ ہر بات میں اپنے شوہر کی منشا کے مطابق عمل کرنے کو تیار رہتی تھی۔ اس لئے اگرچہ اس نے راڈرک کی طرف ایک لمحہ کے لئے نگاہ فکر سے دیکھا۔ تاہم زبانی کچھ نہیں کہا۔ اور اس کے ساتھ جنگی جہاز پر چڑھ گئی۔

غرض چند منٹ کے عرصہ میں سر راڈرک اور لیڈی ایلین میکڈانلڈ جہاز بونی لیسی سے جنگی جہاز نونسیبل کے صحن پر منتقل ہو گئے۔ لارڈ ڈمبلین نے جلدی سے اپنے لفٹنٹ اور نائب کپتان میں کچھ ہدایات دیں۔ اور اس کے بعد خود بھی اپنے جہاز پر واپس آ گیا۔ مگر جس وقت اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ تو اسے یہ معلوم کر کے حیرت ہوئی۔ کہ لارڈ ڈمبلین کا لفٹنٹ ولیم رادرفاور اکو کھلا نہ انداز سے کچھ کہتا اور زور دار اشارے کر رہا ہے۔ اس پر راڈرک نے ڈمبلین کی طرف غصہ اور فکر کی نظر سے دیکھا۔ جس نے فوراً جواب دیا "مسٹر راڈرک اور لیڈی ایلین۔ آپ کو معلوم ہو کہ میں بعض حالات سے مجبور ہوں کہ سر دست آپ کو اس جہاز پر اس جہاز پر رکھوں۔"

"مائی لارڈ۔ یہ نہایت سفیہانہ دھوکہ بازی ہے۔" راڈرک نے طیش میں آ کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی تلوار نیام سے باہر نکل کر بجلی کی طرح چمکی۔ ایلین کے منہ سے بھی خوف

کی دبی ہوئی آواز سنائی دی۔

مگر لارڈ ڈمبلین بڑے اطمینان سے اپنے بازوؤں کو سینہ پر لپیٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا "میرے دوست جوش میں آنے کی ضرورت نہیں۔ ان کی طرف دیکھئے کہ آپ کو معلوم ہو جائے۔ کیا آپ کے لئے مزاحمت کی کوئی صورت باقی ہے؟"

راڈرک اور ہلینا نے جہاز میں ادھر اُدھر دیکھا تو معلوم ہوا کہ دو سو کے قریب فسر اور ملاح کامل طور پر مسلح صرف ایک اشارہ کے منتظر ہیں کہ آگے بڑھ کر بہادر نوجوان کو مغلوب کر لیں

راڈرک نے یہ حالت دیکھ کر نفرت سے منہ پھیر لیا۔ اور کہنے لگا "مائی لارڈ۔ اگر میں اکیلا ہوتا۔ تو اپنی جان پر کھیل کر ہی اس جہاز سے نکل جاتا میں مجھے ایسی شرمناک دھوکہ بازی سے لایا گیا ہے۔ مگر حالت یہ ہے۔۔۔"

وہ اتنا ہی کہہ کر رکا ن دیکھنے لگا جس سے اس کے فقرہ کا آخری حصہ بآسانی سمجھ میں آ جا سے ساتھ ہی اس نے اپنی تیغ آبدار کو نیام میں بند کر لیا۔

"مسٹر راڈرک" لارڈ ڈمبلین نے بدستور پرسکون لہجہ میں کہا۔ "اطمینان فرمائیے کہ آپ کے ساتھ وہی سلوک ہو گا جو کسی عزت دار بہادر کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ میں آپ سے معافی چاہتا ہوں کہ مجھے آپ کو یہاں لانے میں ایک خاص چال سے کام لینا پڑا۔ جسے آپ غصہ کی حالت میں دھوکہ بازی قرار دے رہے ہیں۔ مگر جسے میں اس وجہ سے روا سمجھتا ہوں کہ میں نہیں چاہتا تھا آپ کو اور لیڈی ہلین کو زبردستی یا طاقت سے کام لیکر اس جہاز پر لاؤں۔"

اسی وقت فلورا اور ولیم فاکنر بھی وہیں آ گئے۔ اور چونکہ ضروری سامان کا بلنڈل جسے یہ لندن سے چلتے وقت ساتھ لے آئے تھے۔ اول الذکر کی بغل میں تھا۔ اس لئے واضح ہو گیا کہ جہاز یونہی ان کے بغیر ہی لیتھ کو روانہ ہو جائے گا۔

یہ حالت دیکھ کر راڈرک نے لارڈ ڈمبلین کی طرف نفرت سے دیکھتے ہوئے کہا "اب مائی لارڈ مہربانی سے یہ بیان کیجئے کہ ہم کس کی حراست میں ہیں؟ کیونکہ اس میں کچھ بھی شبہ نہیں ہے کہ ہماری حالت کسی طرح قیدیوں سے بہتر نہیں ہے۔"

"دیکھئے۔ میں پھر عرض کرتا ہوں کہ آپ کی حراست محض ایک طرح کی نظر بندی ہے" جنگی کپتان نے جواب دیا۔ "ڈسنٹ میں آپ سے اور آپ کی بیگم اور متعلقین سے پورے احترام کا سلوک کیا جائے گا"

"پھر بھی مائی لارڈ" راڈرک نے کہا "آپ نے اب تک بیان نہیں کیا۔ کہ ہم کس کے حکم سے نظر بند ہوئے ہیں۔ اور اب ہمیں کہاں جانا ہوگا؟"

"سر راڈرک آپ کی منزل مقصود ہیگ ہے" لارڈ ڈمبلین نے جواب دیا۔ "اور سر دست آپ ذی رتبہ و اقتدار شہزادہ ولیم آف آرینج کے حکم سے نظر بند ہیں"

باب ۔ ۹۵

ہالینڈ

لارڈ ڈمبلین۔ جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہے۔ اس جر ۔۔۔۔ ۔۔ ایک جنگی جہاز کا کپتان تھا۔ جس کی کمان ارل آف ڈارٹ متھ کے سپرد تھی۔ گذشتہ چند ماہ سے اس شخص کی شہزادہ ولیم سے خفیہ خط و کتابت ہو رہی تھی۔ اور یہ پورے طور پر اس کا وفادار تھا۔ چونکہ لارڈ ڈارٹ متھ کے بیڑہ میں اس کا جہاز سب سے تیز رفتار تھا۔ اس لئے بارہا اس کو قابل اعتراض جنگی جہازوں کے تعاقب میں بھیجا جاتا تھا۔ اور اسے اس بات کی عام اجازت تھی۔ کہ جب اسے کسی مشتبہ جہاز کی اطلاع ملے یا وہ کسی ایسے جہاز کو سمندر میں چلتا دیکھے۔ تو بلا تامل اس کے تعاقب میں روانہ ہو جائے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ارل آف ڈارٹ متھ کو اس کا بعید ترین شبہ بھی نہیں تھا۔ کہ اس کا نائب حقیقت میں ولندیزوں کا خیر خواہ ہے۔ بارہا یہ شخص۔ لارڈ ڈمبلین ہالینڈ کے ساحلی قلعوں کے معائنہ کے بہانہ سے اس ملک تک ہو آیا تھا حالانکہ در پردہ اس کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں ہوتا تھا۔ کہ شہزادہ ولیم سے ساز باز جاری رکھی جائے۔ ایسے موقعوں پر واپسی کے وقت وہ کچھ اس قسم کی خبریں لایا کرتا تھا۔ جن سے لارڈ ڈارٹ متھ مطمئن ہو جاتا۔ جہاز ڈونسیبل کے افسران خاص اپنے کماندار کے خفیہ ارادوں سے لاعلم نہ تھے اور ماتحتین اور ملاح بھی ان کی خبر رکھتے تھے۔ مگر باطن میں وہ سب اس بات پر خوش تھے۔ کہ ہم ایک ایسے جانباز کپتان کے ماتحت کام کرتے ہیں۔

اصل یہ ہے کہ لارڈ ڈمبلین کے جہاز ہی کی مدد سے ارل آف سنڈرلینڈ کی خط وکتابت پرنس ولیم سے ہوتی رہی تھی۔ یا زیادہ واضح لفظوں میں یوں کہنا چاہیئے۔ کہ اس خط وکتابت کا اصلی ذریعہ کونٹس آف سنڈرلینڈ یعنی وزیراعظم کی بیوی تھی جو اس کام کو اپنے آشنا ہنری سڈنی کی معرفت جو مشہور و معروف الگرنن کا بھائی تھا۔ کیا کرتی تھی۔ ہنری سڈنی۔ لارڈ ڈمبلین کے جہاز پر انگلستان اور ہالینڈ کے درمیان بارہا سفر کر چکا تھا۔ چنانچہ یہی وہ جہاز تھا۔ جس پر اینڈر یو لیسلی انگلستان آیا اور ہالینڈ کو واپس گیا تھا۔

داستان کا سلسلہ جاری رکھنے سے پہلے چند الفاظ میں ان حالات کی توضیح بھی ضروری معلوم ہوتی ہے جن میں جنگی جہاز انونسیبل نے لیتھ کے جہاز بونی لیسی کا تعاقب کیا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ لارڈ ڈمبلین کو اس بارہ میں خفیہ اطلاع موصول ہوئی تھی۔ کہ ڈنڈی کا جہاز بونی لیسی عنقریب دریائے ٹیمز سے روانہ ہوگا۔ اور ہنری سڈنی جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ اس پر سوار ہوگا۔ چنانچہ اس جہاز کی شکل وصورت کے متعلق ضروری اطلاع جہاز انونسیبل کے کمانڈر کو بھیج دی گئی تھی۔ اور لارڈ ڈمبلین اس وجہ سے جہاز مذکور میں تھا۔ کہ وہ سمجھتا تھا۔ اب وقت آگیا ہے۔ جب مجھے علانیہ بیڑہ سے جدا ہوکر ہالینڈ والوں سے جا ملنا چاہیے۔ پس اس کا ارادہ یہ تھا کہ مذکور کو اپنے جہاز پر منتقل کرکے اسے ہیگ لے جائے۔ مگر اتفاق ایسا جہاز بونی لیسی رات کی تاریکی میں گذر گیا۔ اور انونسیبل کو اس کا پتہ ہی نہ ملا کے وقت لیتھ کا جہاز بونی لیسی سامنے سے گذرا۔ تو اسے ڈنڈی کا اسی نام کا لیا گیا۔ اس لئے کہ شکل وصورت میں دونو قریبًا ایک جیسے تھے۔ جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہے۔ اس جہاز کو دیکھتے ہی انونسیبل نے لنگر اٹھا کر اور بادبان پھیلا کر اس کا تعاقب شروع کردیا تھا۔ اور قریب تر ہوکر دوربین کی مدد سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ جہاز بونی لیسی ہی ہے پس تعاقب جاری رہا۔ اگرچہ لارڈ ڈمبلین کو یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوئی۔ کہ یہ جہاز میرے آگے آگے دوڑا کیوں جاتا ہے۔ آخر اس غلطی کا علم اس وقت ہوا جب لارڈ ڈمبلین بونی لیسی پر سوار ہوا۔ مگر اس کے بعد جب اسے معلوم ہوا کہ راڈرک میکڈانلڈ اس پر موجود ہے تو اس نے دفعتاً محسوس کیا کہ اسے حراست میں لے کر پرنس ولیم کے حوالہ کرنے میں بہت فائدہ ہوگا۔ اس لئے کہ جب راڈرک شہزادہ مذکور کے ہاتھ میں بطور یرغمال پہنچ گیا۔ تو اس کے بعد

واسطے گلنکو اور اس کے معاون قبائل کو ولندیزوں کی حمایت پر مجبور ہونا پڑے گا۔

خیر باڈرک اور اس کے متعلقین کو جنگی جہاز پر لے آنے کے بعد اس کے اور اس کی دلہن کے لئے ایک باآسائش کمرہ مخصوص کر دیا گیا۔ اور ولیم فاکنر اور فلورا کو الگ رہنے کی جگہ مل گئی۔ اس مقام سے جنگی جہاز سیدھا ہیگ کی طرف روانہ ہوا۔ اور دن کے وقت باڈرک سے گفتگو کے دوران میں لارڈ ڈمبلین نے صاف لفظوں میں اعتراف کر لیا کہ میں نے آپ کو اور آپ کی دلہن کو کس لئے حراست میں لیا ہے اس پر باڈرک نے بڑے جوش کا اظہار کیا مگر ڈمبلین ایسا شخص نہ تھا۔ کہ اس پر راڈرک کا غصہ یا دھمکیاں کچھ اثر کرتیں۔ ایک بار پھر اس نے اس کا یقین دلایا۔ کہ آپ کے ساتھ بڑے ادب و احترام کا سلوک ہوگا۔ اور مزید رعایت یہ کی جائے گی۔ کہ اگر آپ یا لیڈی ایلن اپنے والدین کو خط لکھنا چاہیں۔ تو میں آپ کے خطوط کی روانگی کا انتظام کر دوں گا۔ دونوں نے اس رعایت سے فائدہ اٹھانے پر آمادگی ظاہر کی۔ خطوط میں انہوں نے قدرتی طور پر ان واقعات کا بہت کم حال لکھا۔ جو انہیں لندن تھے۔ اور اس راز کا تو ذرا بھی حال نہیں لکھا۔ جو فرضی شہزادہ کی نسبت تھا۔ کیونکہ اندیشہ تھا کوئی غیر اس خط کو کھول کر سارا حال معلوم نہ کر لے کہ راڈرک اور ایلن کے لئے جنہیں بہت جلد اپنے والدین سے ملنے کی۔ یہ غیر معینہ حراست بے حد تکلیف دہ ثابت ہوئی۔ کہاں کوہستان سکاٹ ن۔ کہاں ایک جنگی جہاز کی حراست۔ پھر بھی اس مصیبت میں یہ امر ان کے لئے مان تھا۔ کہ ہمیں ایک دوسرے سے جدا تو نہیں کیا گیا۔ راڈرک نے اس تازہ آفت کو مردانہ وار برداشت کیا۔ بلکہ وہ ایلن کی بھی حوصلہ افزائی کرتا رہا۔ راڈرک کی مثال پر عمل کرنا چونکہ ایلن کے لئے ہر حال میں باعث فخر ہوتا تھا۔ اس لئے وہ بھی جلدی ہی رضی برضا ہو گئی اس اثنا میں جہاز ہوا کے سہارے تیز چلتا گیا۔ اور دوسرے دن شام کو ہالینڈ کے قریب جا پہنچا۔ آدھی رات کے وقت اس نے اس نہر کے پانی میں لنگر ڈال دیا۔ جو ہیگ کے وسطی حصہ میں گذرتی ہے۔

کسی نامعلوم غلطی یا غلط فہمی کے باعث۔ کثیر التعداد جغرافیہ دان اب تک باصرار ہالینڈ کے صدر مقام کا ذکر اسی پیرایہ میں کرتے رہے ہیں۔ گویا وہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہو۔ حالانکہ یہ ایک اچھا خاصہ بارونق اور آباد شہر ہے۔ یعنی اتنا ہی بڑا جیسے ہمارے ملک میں

پارک شائر اور لنکا شائر کے مشہور تجارتی شہر ہیں۔ جس زمانہ کا حال ہم لکھ رہے ہیں اس وقت بھی یہ ایک بارونق بستی تھی۔ جس میں ۳۰ ہزار کے قریب آدمی آباد تھے۔ اور فراخ اور خوشنما مکانات بننے شروع ہو گئے تھے۔ شہر کے گرد پختہ فصیل تو نہ تھی۔ مگر ایک خندق کھدی ہوئی تھی جس سے گذرنے کے لئے کئی عارضی پل بنے ہوئے تھے۔ اس کے فراخ اور کشادہ بازار جن کے اندر جابجا خوشنما نہریں گذرتی تھیں۔ اور ان کے دورویہ شاندار عمارات ایستادہ تھیں۔ اس زمانہ کے لندن کے بہترین حصوں پر کئی پہلوؤں سے فوقیت رکھتے تھے۔ کئی بازاروں میں خوشنما درخت اُگے ہوئے اور عمدہ قسم کے مکانوں کے ساتھ باغات ملحق تھے۔ شہر کے ایک طرف گودی میں بے شمار جہاز لنگر انداز تھے۔ اور دوسری جانب شہزادہ کے محل کے سامنے بلوطوں کا ایک خوشنما جنگل تھا۔ مضافات میں امرا کے رہنے کی کوٹھیاں واقع تھیں۔ ایسی ہی خوشنما اور پُرفضا جیسی زمانہ حال میں شرفا کے انگلستان کی دیہات میں پائی جاتی ہیں۔ اندرون شہر جابجا ترقی و خوشحالی کے آثار نمایاں تھے لیکن اس ترقی کے باوجود ہیگ شہر ایمسٹرڈم سے بہت پیچھے تھا۔ جو ہالینڈ کا تجارتی صدر مقام تھا۔ حالانکہ ہیگ محض سرکاری دارالسلطنت کا درجہ رکھتا تھا۔

جیسا ہم نے بیان کیا ہے۔ جہاز انونسیبل آدھی رات کے وقت ہیگ سے دو میل کے فاصلہ پر لنگر انداز ہوا۔ شہر بجائے خود سمندر سے ایک فرسنگ دور ہے۔ مگر اس کے مصنوعی دریاؤں میں بڑے سے بڑے جہاز آسانی سے جا آسکتے ہیں۔ دن نکلنے کے تھوڑی دیر بعد لارڈ ڈسبلین جنگی جہاز کی ایک کشتی میں سوار ہو کر نہر کے ذریعہ شہر میں داخل ہوا۔ قریباً پانچ گھنٹہ کے بعد واپس آکر اس نے راڈرک اور ایلین کو اطلاع دی۔ کہ دن میں کسی وقت آپ کو بھی شہر کے اندر چلنا ہوگا۔ جہاں آپ کی سکونت کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ سہ پہر کو ۳ اور ۴ بجے کے درمیان سر راڈرک اور لیڈی ایلین میکڈانلڈ۔ ولیم اور زعلو سمیت جنگی جہاز سے اُترے اور لارڈ ڈسبلین کی معیت میں جہاز کی ایک کشتی میں بیٹھ کر شہر کی طرف روانہ ہوئے۔ کشتی چلتے چلتے ایک پختہ گھاٹ پر پہنچکر رُک گئی۔ جہاں ایک سیاہ پوش ولندیزی نے جس کے گلے میں سرکاری عہدہ دار ہونے کا نشان تھا۔ ان کا استقبال کیا۔ وہ ایک عمر رسیدہ شریف صورت آدمی تھا۔ اور انگریزی بڑی روانی سے بول سکتا تھا۔ لارڈ ڈسبلین نے اس کا تعارف کراتے ہوئے کہا آپ شہزادہ ولیم کے اہلکار خاص ہیں۔" پھر اس نے ان

دونوں کو شخص مذکور کے سپرد کر دیا اور کہا "میں اب آپ سے رخصت ہوتا ہوں۔ اور یقین کرتا ہوں کہ آپ میری نسبت کسی بُرے خیال کو دل میں جگہ نہ دیں گے۔"

"مائی لارڈ" راڈرک نے سرد مہری سے کہا "میں اس اخلاق و عنایت کے لئے تو مشکور گذار ہوں۔ جو آپ اثنائے راہ میں ہم سے کرتے رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود مجھے یہ کہنے کے لئے معاف کیجئے۔ کہ جو کارروائی آپ نے ہماری گرفتاری کے بارہ میں کی ہے۔ اُسے میں ناقابل معافی و عفو کا ہی تصور کرتا رہوں گا۔"

"خیر اگر یہی آپ کا خیال ہے" لارڈ مبلین نے نفرت و حقارت کے لہجہ میں کہا۔ "تو میرے لئے کچھ اور کہنا بے سود ہوگا۔"

اتنا کہہ کر اس نے راڈرک کو سرد مہری سے سلام کیا۔ اگرچہ لیڈی ایلین کو اس کا رخصتی سلام پھر بھی مودبانہ تھا۔ اور واپس آکر کشتی میں سوار ہو گیا۔ جو گھاٹ سے چلکر پھر جہاز کے پاس چلی گئی۔

اب راڈرک۔ ایلین اور ان کے خادم و خادمہ یہ چاروں پختہ گھاٹ پر اس ولندیز کے پاس رہ گئے۔ جس کے سپرد لارڈ مبلین نے انہیں کیا تھا۔ اور اس نے ان سے اس مقام تک چلنے کی درخواست کی جو ان کی سکونت کے لئے منتخب کیا گیا تھا۔ راڈرک اور ایلین کی حالت اس وقت عجیب تھی۔ اپنے وطن سے دور۔ ایک غیر ملک میں جہاں طرح طرح کے عجائبات اور نئی چیزیں ان کے پیش نظر ہوتی تھیں۔ وہ اس پابندی کی وجہ سے جو نظر بندی کے ذریعہ ان پر عائد ہوتی تھی۔ ان سے کچھ بھی حظ نہ اٹھا سکتے تھے۔ ولندیزی اہلکار کے ساتھ وہ کئی خوشنما بازاروں سے گزرے۔ اور چونکہ راڈرک اور فاکنر نے سکاٹ لینڈ کا پہاڑی طرز کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس لئے بہت سے بھاری بھرکم ولندیز اور کئی خوبصورت عورتیں انہیں دیکھنے کے لئے رُک جاتی تھیں۔ آخرکار یہ جماعت ایک فراخ اور کشادہ سرائے میں وارد ہوئی۔ جس کے دروازہ کے سامنے درختوں کی قطار اور عقب میں ایک وسیع باغ تھا۔ سرائے دار اور اسکی بیوی انگریزی کی ٹانگ توڑتے ہوئے مہمانوں کے استقبال کو حاضر ہوئے۔ معلوم ہوا کہ شاہی نظربندوں کی سکونت کے لئے یہی جگہ منتخب کی گئی ہے ان کے لئے چند فراخ اور آراستہ کمرے مخصوص کئے گئے۔ اور تھوڑی دیر میں کھانا کھانے کے کمرہ میں بیش قیمت سامان اکل دسترخوان پر چنا گیا جسے ہضم کرنے کے لئے شراب کی کمی

بوتلیں بھی مہیا کی گئیں۔

آخر جب سرائے دار اور اس کی بیوی رخصت ہو گئے تو درباری اولندیز نے راڈرک سے مخاطب ہو کر کہا: "مجھے شہزادہ نامدار کے زیر حکم آپ سے یہ عرض کرنا ہے کہ سروست آپ اپنی کمروں میں سکونت اختیار کیجیے۔ اس جگہ کے مہتمم اور اس کے خدام کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ آپ کی پوری طرح خدمت گذار رہیں۔ ان مبادیات کے بعد مجھے ایک اہم تر معاملہ کی نسبت کچھ عرض کرنا ہے۔ یہ تو غالباً آپ کو معلوم ہی ہوگا کہ کس لئے آپ کو ہالینڈ میں لایا گیا ہے۔ پس اس بارہ میں کسی اخفا یا رازداری کی ضرورت نہیں۔ کہ اس کا دارومدار خود آپ پر ہے کہ یہاں آپ کے قیام کی صورت کیا ہو۔ زیادہ صاف لفظوں میں اگر آپ اس بات کا وعدہ کریں کہ آپ اور لیڈی ایلن اس جگہ سے فرار کی کوشش نہ کریں گے ..."

"بس صاحب بس!" راڈرک نے جوش سے قطع کلام کرتے ہوئے کہا: "میں اس بارہ میں کسی طرح کا وعدہ نہیں کر سکتا۔ ایک باشندہ برطانیہ کے حقوق کو نہایت شرمناک طریق پر سلب کیا گیا ہے ..."

"سر راڈرک یہ سخت کلامی بے سود ہے" شخص مذکور نے کہا: "اس سے آپ کو کچھ فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔"

"میں پوچھتا ہوں۔ کیا آپ کے کونٹ ڈی ہیلڈر آجکل ہیگ ہی میں ہیں؟" راڈرک نے دفعتًہ کسی خیال کے زیر اثر سوال کیا۔ "اگر ہوں تو میں ان سے ملنا چاہتا ہوں۔ دوبار میں نے ان کی جان بچائی تھی۔ اور اگر ان کا مزاج جذبات شکر گذاری سے قطعاً عاری نہیں۔ تو میں یقین کرتا ہوں کہ اس موقعہ پر وہ میری مدد کر کے مجھے اور میرے متعلقین کو اپنے وطن پہنچنے میں ضرور مدد دیں گے!"

راڈرک کے الفاظ سے اس اہلکار کے لبوں پر ایک ہلکا تبسم نمودار ہوا جو صرف ایک لمحہ قائم رہا۔ اس کے بعد وہ کہنے لگا: "کونٹ ڈی ہیلڈر خود ہی آج رات ۸ بجے آپ سے ملیں گے۔ لیکن اس اثنا میں جو بات میں نے عرض کی ہے۔ اس کا تصفیہ لازم ہے۔ سر راڈرک آپ دوراندیش اور سمجھدار ہیں۔ اور اچھی طرح محسوس کر سکتے ہیں۔ کہ آپ کے لئے صرف دو ہی صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ اگر آپ فرار کے خلاف وعدہ نہ کریں۔ تو آپ کو صرف حدود شہر میں پھرنے کی اجازت ہوگی۔ اور خندق کے پار نہ جانے دیا جائے گا۔ دوسری یہ کہ اگر

آپ وہ وعدہ کریں جو میں چاہتا ہوں تو پھر آپ مضافات میں بھی سیر کے لئے جا سکتے ہیں مختصر یہ کہ اس صورت میں آپ کی نقل و حرکت پر کسی طرح کی نگرانی نہ ہوگی۔ اور آپ اس حصہ ملک میں ہر طرح آزاد ہوں گے۔"

"سنئے صاحب۔ اس وقت میں صرف اتنا وعدہ کر سکتا ہوں۔" راڈرک نے جواب دیا کہ دن کے باقی حصہ میں یعنی اس وقت تک کہ کونٹ ڈی ہیلڈر سے ملاقات ہو جائے میں فرار کی کوشش نہ کروں گا"

"بس اتنا ہی کافی ہے" اہلکار نے کہا۔ اور مودبانہ سلام کے بعد رخصت ہوا۔

رات کے ۸ بجے سے کچھ عرصہ پہلے ہی راڈرک اور اس کے متعلقین کے کمروں میں روشنی کا انتظام کر دیا گیا۔ اور وقت معینہ پر ہوٹل کے ایک خادم نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ شہزادہ ذی جاہ کے محل سے ایک شخص آپ سے ملنے آیا ہے۔ راڈرک نے کہا۔ اسے حاضر کرو۔ چنانچہ چند منٹ کے عرصہ میں اینڈ ریولیبلی پیش ہوا۔ اس نے بیش قیمت پارچہ کا سیاہ سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اور جس وقت وہ راڈرک اور ایلین کی طرف بڑھا تو اس کی صورت سے صاف باطنی کا اظہار ہوتا تھا۔

"سر راڈرک میکڈانلڈ اور لیڈی ایلین" اس نے آتے ہی کہا۔ "سب سے پہلے میں اس فیاضی کے لئے دلی شکریہ ادا کرتا ہوں جس سے حال میں آپ نے میرے قیام لندن کے موقعہ پر کام لیا جس وقت میں نے مارگرٹ کو الوداع کہنے کے لئے آپ کے پاس بھیجا۔ تو اس کا خواب میں بھی خیال نہ تھا۔ کہ اس کی ملاقات میرے لئے مژدہ حیات ثابت ہوگی۔ ضرور اس میں کوئی خدائی حکمت تھی کہ اس کے منہ سے بے خبری میں بعض کلمات ایسے نکل گئے جن سے آپ کے دل میں یہ شبہ پیدا ہوا کہ اس کی شادی مجھی سے ہوئی ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو میرا وہاں سے زندہ بچ جانا قطعاً غیر ممکن تھا۔ اس سے پہلے ارگل شائر میں بھی آپ نے مجھ پر اور میرے آقا پر احسان عظیم کیا تھا۔ اور جہاں تک میری ہستی ناچیز کا تعلق ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ اس تازہ واقعہ سے آپ نے مجھے اس قدر گرویدہ احسان کر لیا ہے۔ کہ آپ کی خاطر میں سب کچھ کر گذرنے کو تیار ہوں۔"

"اینڈریو۔ کیا تم کونٹ ڈی ہیلڈر کی طرف سے آتے ہو؟" راڈرک نے دریافت کیا۔

"جی ہاں انہی کی طرف سے" اینڈریو نے جواب دیا۔ "ان کا ارادہ خود آپ سے ملنے کے

لئے آنے کا تھا۔ مگر بعض مصروفیتوں کی وجہ سے قصر شاہی میں رک گئے۔ اور مجھے اس لئے آپ کی خدمت میں روانہ کیا۔ کہ آپ کو اور لیڈی ایلین کو محل میں لے چلوں۔ کہ وہاں آپ کی ملاقات شہزادہ ذی جاہ سے ہو سکے۔"

"مگر کیا شہزادہ ولیم کو ان واقعات کا علم ہے۔ جو کونٹ ڈی ہیلڈر کو اور ہمیں کوہستان سکاٹ لینڈ میں پیش آئے تھے؟" راڈرک نے پوچھا۔

"ان واقعات کا کوئی حصہ ایسا نہیں جس کا حال شہزادہ موصوف کو معلوم نہ ہو" اینڈریو لیسلی نے جواب دیا۔

"اینڈریو" سر راڈرک نے کہا "تمہیں معلوم ہو گا کہ ہم اس جگہ کس حالت میں لائے گئے ہیں۔ ہم اس وقت شہزادہ ولیم کی حراست میں ہیں۔ اور ہمیں بطور یرغمال رکھنا مطلوب ہے مدعا یہ ہے کہ اس ذریعہ سے کوہستان سکاٹ لینڈ کے سربرآوردہ قبائل کو شہزادہ کی دوستی پر مجبور کیا۔ یا کم از کم غیر جانب دار رکھا جائے۔ لیکن اینڈریو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں۔ کہ مجھے کیسی بھی سخت مصیبت کا سامنا ہو۔ اپنی خاطر میں والد اور ان کے معاونوں کو اس راہ سے منحرف کرنے کی ہرگز کوشش نہ کروں گا جسے وہ صحیح سمجھتے ہوں۔"

"سر راڈرک" اینڈریو نے افسردہ صورت بنا کر جواب دیا "خدا گواہ ہے کہ اگر میرے اختیار میں ہوتا تو آپ کو یا لیڈی ایلین کو ایک لمحہ کے لئے بھی حراست میں نہ رہنے دیتا۔ لیکن میں ایک ناچیز خادم ہوں۔ ایک بزرگ تر شخصیت سے میرا تعلق وہی ہے۔ جو ولیم خاکر کا آپ سے۔"

"مجھے معلوم ہے" راڈرک نے کہا "مگر اینڈریو تمہارا آقا ایسا ناشکر گذار بھی تو کیا ہو گا۔ کہ وہ اس موقعہ پر ہماری امداد نہ کرے۔ اس لئے میں شہزادہ ولیم کے سامنے جانے سے پہلے کونٹ سے ملنا ضروری سمجھتا ہوں۔ عجب نہیں وہ میرے ساتھ چلنے اور شہزادہ سے میری سفارش کرنے پر رضامند ہو جائے۔"

"مگر کونٹ ڈی ہیلڈر وہیں موجود ہوں گے" اینڈریو نے کہا "وہ آپ کو محل شاہی میں ہی ملیں گے۔ وہیں آپ ان سے جو کچھ کہنا چاہیں کہہ سکتے ہیں۔"

"اینڈریو میں یہ جاننا چاہتا ہوں۔ کہ تمہارا آقا۔ کونٹ ڈی ہیلڈر کس مزاج کا آدمی ہے؟" راڈرک نے دریافت کیا۔ "یہ میں اس لئے پوچھتا ہوں کہ اکثر پہلوؤں سے اس کی طینت میرے

ایک سربمہر لفافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ کیا عجب اس کے ظاہری سکوت و سکون کے نیچے
عیاشی کا تھوڑا بہت عنصر موجود ہو۔"

سر راڈرک" اینڈریو نے پُراسرار لہجہ میں کہا۔ "اس کا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ
میرے آقا صفات حسنہ سے قطعاً محروم بھی نہیں ہیں۔ خرابی صرف ایک ہے۔ اور وہ
یہ کہ دنیاوی ضروریات کے لئے وہ سب کچھ کر گذرتے ہیں۔ اس لئے ان سے کسی سفارش
کی بہت امید نہ رکھئے۔ اور نہ اس خیال کو دل میں جگہ دیجئے کہ ان کی وساطت سے آپ
کی رہائی عمل میں آسکے گی۔ لیکن وقت گذر رہا ہے۔ اس لئے میں التجا کرتا ہوں کہ آپ
اور لیڈی ایلین چلنے کے لئے تیار ہو جائیں۔"

"مگر ہمارے پاس ایسا لباس بھی تو نہیں ہے جسے پہن کر ہم شہزادہ کے روبرو جاسکیں"
لیڈی ایلین نے کہا۔ "ہمارا خیال تھا کہ پہلے کونٹ ڈی ہیلیڈر سے ملاقات ہوگی ..."

"محترم خاتون اس کا خیال نہ کیجئے" اینڈریو نے عرض کیا۔ "شہزادہ آریج ایسی ظاہرداری
کی بہت پروا نہیں کرتے بس آپ میرے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو جائیے۔ خدام کو ساتھ
لے جانے یا کوئی خاص اہتمام کرنے کی ضرورت نہیں۔"

اس کے بعد راڈرک اور ایلین اینڈریو لیسلی کے ساتھ سرائے سے رخصت ہوئے
وہ انہیں لیکر کئی بازاروں سے گذرا جن میں برطانیہ کے صدر مقام کی نسبت روشنی کا بہتر
انتظام تھا۔ قریباً پاؤ گھنٹہ کے عرصہ میں یہ لوگ محل میں پہنچ گئے۔ عمارت فراخ۔ کشادہ
مگر بالکل سادہ طرز کی تھی۔ درحقیقت اسکی اہمیت محض اس کی وسعت کے باعث تھی ورنہ
آراستگی کے اعتبار سے وہ ہیگ کے کئی مالدار شرفا کے مکانات سے کم حیثیت رکھتی تھی دروازہ
پر دو پہرہ دار کھڑے تھے۔ اینڈریو لیسلی راڈرک اور لیڈی ایلین کو ساتھ لئے اس کی
ڈیوڑھی میں داخل ہوا جو اگرچہ اتنی ہی فراخ تھی جیسے لندن کے قصر شاہی کی۔ تاہم ویسی
آراستہ نہ تھی۔ نہ اس میں اتنے نوکر جمع تھے۔ آگے چل کر ایک فراخ زینہ آتا تھا جس پر
کوئی سپاہی متعین نہ تھا۔ اس پر چڑھ کر یہ لوگ ایک دالان میں داخل ہوئے۔ جہاں
صرف تین چار وردی پوش نوکر حاضر تھے۔ مجموعی طور پر وائٹ ہال کے قصر شاہی کے
مقابلہ میں ولندیزی شہزادہ کا محل بہت سادہ اور ہر قسم کے تکلفات سے عاری تھا
دالان سے گذر کر یہ دونو اینڈریو لیسلی کے پیچھے پیچھے ایک فراخ کمرہ میں داخل ہوئے

جہاں از خود بند ہونے والے دروازوں کے پاس دو شخص سیاہ لباس پہنے طلائی زنجیر لٹکائے کھڑے تھے۔ کمرہ میں روشنی خوب تھی۔ یہاں رک کر لیبلی نے ان شخصوں میں سے ایک سے دبی زبان میں کچھ کہا۔ راڈرک اور ایلین نے دیکھا کہ اس کمرہ میں فلیمنڈرز کے بہترین مصوروں کی تیار کردہ نقاشی آویزاں تھیں۔

"سر راڈرک اور لیڈی ایلین" آخر کار اینڈر یو لیبلی نے اس مقام پر واپس آ کر جہاں وہ دو نوکر کھڑے تھے کہا۔ "اب آپ شہزادہ والا تبار کے حضور میں باریاب ہونے والے ہیں"

از خود بند ہونے والے دروازے آہستہ آہستہ کھلے۔ اور لیبلی ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ جس کے بعد راڈرک اور لیڈی ایلین ایک کشادہ اور روشن کمرہ میں داخل ہوئے۔ جو نسبتاً زیادہ آراستہ نہ تھا۔ اگرچہ نمائش یا بھڑک کا اس میں بھی نشان نہ تھا۔ ایک مسند جس تک پہنچنے کے لئے تین پائدان تھے۔ ملبوس کے گرد شاہ جیمز کے دربار کی طرح کوئی ریشمی ڈور موجود نہ تھی۔ ایک شخص سادہ لباس پہنے کھڑا تھا۔ سر پر سیاہ ٹوپی۔ گلے میں سیاہ کوٹ جس کے کناروں اور آستینوں پر گوٹ لگی ہوئی تھی۔ بٹ بر جس۔ اس کے نیچے لمبی جرابیں اور پاؤں میں آدھے بوٹ جن پر بڑے بڑے بکل لگے ہوئے تھے۔ اس کے دونو جانب پانچ چھ اہلکار کھڑے تھے۔ جن میں سے ہر ایک کا لباس اس کے اپنے لباس سے زیادہ خوشنما اور بھڑکیلا تھا۔ مسند پر تخت کی قسم سے کوئی چیز نہ تھی۔ صرف ایک بھاری اور مضبوط کرسی بلوط کی بنی ہوئی رکھی تھی جس سے بظاہر وہ راڈرک اور ایلین کو آتے دیکھ کر اٹھا تھا اس کی نشست قرمزی مخمل سے منڈھی ہوئی تھی۔

لیکن یہ شخص جس کی طرف راڈرک لیڈی ایلین کو ساتھ لئے بڑھا۔ کون تھا؟ یقیناً اس میں کسی طرح کی غلطی غیر ممکن تھی۔ یہ کونٹ ڈی ہیلڈر کے سوا کوئی دوسرا نہ تھا۔ پس سوال پیدا ہوا کہ خود شہزادہ آرینج کہاں ہے؟ وہ مغرور و متکبر جنگجو جس نے طاقت ور فرانس کو نیچا دکھایا۔ اور یورپ کی دول اعظم کے مقابلہ کے لئے تیار رہا۔ وہ کہیں نظر نہ آتا تھا! ملک ہالینڈ کا وہ زبردست حکمراں کہاں تھا۔ جو اب تاج برطانیہ کو اپنے سر پر رکھنے کی آرزو رکھتا تھا؟

مگر راڈرک اور ایلین کو بہت دیر حالت شک میں نہیں رہنا پڑا۔ کیونکہ جلدی یہ راز حل ہو گیا۔ کہ کونٹ ڈی ہیلڈر ہی شہزادہ ولیم آف آرینج ہے!

باب ۷۰

قیمتی راز

ہمارے ناٹک کا سین پھر لندن میں منتقل ہوتا ہے۔

واقعات مذکورہ کے قریباً ایک ماہ بعد اکتوبر کے آخری ایام تھے۔ کہ ایک رات ۹ بجے کے قریب ایک لبادہ پوش مرد نے قصر وایٹ ہال کے اس بغلی دروازہ کی گھنٹی بجائی۔ جدھر سے فادر پیٹر کے کمرہ کو رستہ جاتا تھا۔ اور راہب کے خادم انیتھنی نے دروازہ کھولا

"میں ہوں تمہارا دوست مائیکل" آنے والے نے جواب دیا جس کی نسبت یہ بیان کرنا لاحاصل ہے کہ وہ وزیر اعظم ارل آف سنڈرلینڈ کا وہی غدار خادم تھا۔ جو فادر پیٹر سے تنخواہ پاکر اپنے آقا کی جاسوسی کیا کرتا تھا۔

"آؤ دوست۔ تمہارا آنا مبارک ہو" انیتھنی نے جواب دیا "میرے مقدس آب آقا کی بہترین شراب حاضر ہے۔ اسے آگے رکھ کر ہم گفتگو کریں گے"

مائیکل اندر داخل ہوا اور دروازہ بند کر دیا۔ انیتھنی اسے زینہ کی راہ سے اپنے کمرہ میں لے گیا۔ جہاں مائیکل نے لبادہ اُتار کر رکھ دیا۔ اور آگ تاپنے لگا۔ کیونکہ رات غیر معمولی طور پر سرد تھی۔

"تم تھوڑی دیر یہاں ٹھیرو" انیتھنی نے کہا "میں جا کر وہ چیز لاتا ہوں۔ جو اس آگ سے زیادہ تمہارے بدن کو گرم کر سکے گی"

یہ کہہ کر وہ اس کمرہ سے رخصت ہوا مگر جلدی ہی ایک بوتل شراب۔ ایک ساس پین ایک ڈبیا مصالحہ کی اور دو پیالیاں لیکر واپس آگیا۔ شراب کو ساس پین میں ڈال کر اس نے کچھ مصالحہ بھی اس میں ڈال دیا۔ اور پھر اسے آگ پر رکھا۔ تھوڑی دیر میں شراب کی سطح پر سفید جھاگ نمودار ہوئے۔ اور اب انیتھنی نے روٹی کا ایک ٹوسٹ اس میں ڈال دیا۔ پھر اس نے کباٹ سے شہد کا برتن نکالا۔ اور دو نو پیالیوں میں تھوڑا تھوڑا شہد ڈال کر مصالحہ دار شراب اس کے اوپر انڈیل دی۔

"اب میرے دوست مائیکل" اس نے مسکراتے ہوئے کہا "اسے پی کر دیکھو۔ پھر کہنا کیا وہ آب حیات جسے دیوتاؤں سے منسوب کرتے ہیں۔ اس سے بہتر ہو سکتا ہے؟"

"کچھ شک نہیں کہ یہ مرکب بہت لذیذ ہے" ارل آف سنڈرلینڈ کے غلام نے تسلیم کیا "اور اسے پیتے ہوئے ہم باقی معاملات پر بحث کر سکیں گے۔ دوست اینھٹنی اس محل کی سیاسی فضا اب تاریک نظر آتی ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ وہ طوفان جس کا ایک مدت سے اندیشہ تھا عنقریب ظاہر ہوا چاہتا ہے۔"

"جس سے تمہارا مطلب یہ ہے کہ آج صبح کی خبروں کے مطابق ہالینڈ کا بحری بیڑہ چونکہ وہاں سے چل پڑا ہے۔ اس لئے ہمارے آقا کے اقبال کا آفتاب عنقریب غروب ہونے والا ہے" اینھٹنی نے کہا۔

"ہاں ہی" مائیکل نے جواب دیا "مگر اب ارل آف سنڈرلینڈ بھی مایوس نظر آتا ہے۔ اب اس کا یہ خیال نہیں رہا۔ کہ شہزادہ ہالینڈ کی کامیابی پر میری وزارت میں خلل نہ آئے گا ... اور ہاں مجھے یاد آ گیا۔ آج صبح اس نے کہا تھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے فادر پیٹر کا ایک جاسوس ضرور میرے مکان میں رہتا ہے۔ کاش مجھے اس کا علم ہو جائے۔ تو پھر میں کسی نہ کسی بہانہ اس کا سر ایک دن رات کے عرصہ میں ٹمپل بار کی سلاخوں پر لٹکوا دوں تو سہی۔ یہ الفاظ کہتے ہوئے وہ میری طرف نظر غور سے دیکھتا رہا۔ مگر میں نے بھی ایسے ضبط سے کام لیا کہ اس کے دل میں ذرا شبہ پیدا نہ ہونے دیا۔"

"مائیکل اس کا تو یقیناً تمہیں شک نہیں ہوگا۔ کہ میں نے تمہارا راز ارل پر فاش کیا ہے" اینھٹنی نے کہا۔

"میرے عزیز دوست۔ اگر ایسا خیال میرے دل میں ہوتا تو میں اس وقت تمہارے ساتھ شریک مے نوشی نہ ہوتا" مائیکل نے جواب دیا "بلکہ کہیں چھپ کر انتظار کرتا۔ کہ جب تم باہر نکلو تو اپنا خنجر تمہارے پہلو میں گھونپ دوں۔"

"اور میں واقعی اس سزا کا مستوجب ہوتا۔ اگر اپنے جگری دوست سے غداری کرتا" اینھٹنی نے کہا "لیکن نہیں مائیکل ہم ایک دوسرے کے مزاج کو خوب سمجھتے اور اپنے فرائض سے پوری طرح آگاہ ہیں۔ کیا ہم نے جاسوسی کا فرض اپنے اوپر لینے سے پہلے اچھی طرح۔ طے کر لیا تھا؟ یقین جانو کہ میں نے بھولے سے بھی ارل کے سامنے اس کا ذکر نہیں کیا۔ کہ مائیکل آپ کے خلاف فادر پیٹر کی طرف سے جاسوسی کرتا ہے ..."

"اور نہ میں نے کبھی فادر پیٹر سے یہ کہا ہے۔ کہ تم ارل سے اس کی مخبری کرتے ہو" مائیکل

نے جواب دیا "نہیں۔ ہماری بہتری اسی میں ہے کہ اپنے کام سے کام رکھیں۔ اور حد مقررہ سے باہر قدم نہ بڑھائیں۔ کیونکہ پھر دونوں کا مبتلائے مصیبت ہونا یقینی ہے۔ اور کیا اس حکمت عملی سے ہم نے خاطر خواہ فائدہ حاصل نہیں کیا؟ مگر افسوس کہ اب یہ بازی بہت عرصہ تک نہ کھیلی جائیگی اور وہ وقت دور نہیں جب ہماری ان مصروفیتوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔"

"اس وقت میں تو کہیں دیہات میں جا کر کسی فارغ البال مرد شریف کی طرح علیحدگی کی زندگی بسر کرنے لگوں گا۔" اینیقفی نے کہا۔

"لیکن میں یہیں رہ کر حالات کو دیکھوں گا۔ اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کروں گا کہ ان سے کس طرح فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔" مائیکل نے جواب دیا۔ پھر وہ اپنے دوست کے چہرہ کی طرف نظر غور دیکھتے ہوئے کہنے لگا "اینیقفی میں تم سے ایک نہائت اہم معاملہ پر گفتگو کیا چاہتا ہوں۔"

"وہ کیا؟" فادر پیٹر کے خادم نے اظہار تعجب کرتے ہوئے کہا "بات ایسی ہونی چاہیئے جس سے ہماری دولت میں اور بھی اضافہ ہو۔"

"ہاں ہاں ایسی ہی" مائیکل نے کہا۔ پھر وہ آواز دبا کر پر اسرار لہجہ میں کہنے لگا "تمہاری رائے میں کیا فادر پیٹر ارل آف سنڈر لینڈ کی تباہی کے درپے نہیں ہے؟"

"نہیں کیوں ہے۔ وہ تو اپنی زندگی کے عرصہ دس سال سے دست بردار ہو کر بھی ایسا کرنے کو بے قرار رہتے۔"

"اور یہ کام مشکل بھی نہیں۔" مائیکل نے کہا "سچ جانو اسے بڑی آسانی سے کیا جا سکتا ہے اور اس کا گر مجھے یاد ہے۔ علاوہ بریں اب چونکہ ارل مجھے شک کی نظر سے دیکھنے لگا ہے۔ اس لئے اگر میں اسے آخری ٹھوکر مار کر مسند سے گرا دوں تو حرج کیا ہے؟"

"کچھ نہیں۔ مگر اس کی ترکیب کونسی ہے؟" اینیقفی نے دریافت کیا "یہ کام ہو جائے تو ہم دونوں بے شمار دولت حاصل کر سکتے ہیں۔"

"اچھا تو سنو۔ میں اس کی ترکیب بیان کرتا ہوں" مائیکل نے کہا۔ "آج ایک شخص جس نے ملاحوں کی وضع کا لباس پہنا ہوا تھا۔ کونٹس آف سنڈر لینڈ کے نام ایک خط لایا جسے وہ کہ وہ فوراً ہی واپس چلا گیا۔ اینیقفی یہ بات مجھے عرصہ دراز سے معلوم ہے۔ کہ کونٹس کے تعلقات شہزادی سنڈلی کے ساتھ اس قسم کے ہیں۔ جو کسی نیک مرد اور پاک عورت کے درمیان نہ ہونے

چاہئیں مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ گذشتہ چند ہفتوں سے سڈنی ہیگ میں ٹھیرا ہوا ہے۔ اور میں اس کی تحریر کو اچھی طرح پہچانتا ہوں چنانچہ جس وقت میں نے اس ملاح کے ہاتھ سے خط لیا تو فوراً جان گیا۔ کہ ہو نہ ہو یہ ہنری سڈنی ہی کا لکھا ہوا ہے۔ اگرچہ معلوم ہوتا ہے اس نے اپنی طرف سے خط بگاڑنے کی بہت کوشش کی۔ علاوہ بریں جب میں نے دیکھا کہ ملاح جو خط لیکر آیا تھا وہ ذرا سی شراب پینے یا انعام لینے کے لئے بھی نہیں ٹھیرا تو مجھے اور زیادہ شک ہوا مختصر یہ کہ ہر پہلے سے یہ خیال پوری طرح میرے دل میں جاگزین ہو گیا کہ خط جو کونٹس کے نام آیا ضرور ہنری سڈنی کا لکھا ہوا ہے۔"

"اس لئے تم نے وہ خط کونٹس کو نہیں دیا؟" اینتھنی نے استفہامی نظر سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں نہیں دیا۔" مائیکل نے جواب دیا۔ "چونکہ کسی نے اس خط کو میرے حوالہ کئے جاتے نہیں دیکھا تھا۔ اس لئے میں اسے اپنے کمرہ میں لے گیا۔ اور وہاں جا کر اسے کھول ڈالا۔"

"آہ! اور کیا تمہارے شبہات کی تصدیق ہوئی؟" اینتھنی نے بڑھتے ہوئے جوش سے دریافت کیا۔

"تصدیق!" مائیکل نے ذرا زور سے کہا۔ "ارے تم کہتے ہو۔ تصدیق۔ وہاں تو تصدیق سے بڑھ کر کچھ اور بھی ہو گیا۔ خط واقعی ہنری سڈنی کا لکھا ہوا تھا۔ اور اس کے مضمون سے معلوم ہوا کہ نہ صرف اس میں اور کونٹس میں مدت کا ناجائز تعلق ہے۔ بلکہ شہزادہ آریخ کے پرائیوٹ سکرٹری اور سنڈرلینڈ ہوس کے درمیان بھی عرصہ سے خط و کتابت چلی آتی ہے۔ اس خط کے مضمون سے صاف ثابت ہو گیا ہے کہ کونٹس مشکوک العصمت عورت ہے اور وہ اور اس کا شوہر دونو شاہ جیمز کے غدار ہیں۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ معلوم ہوا کہ ارل کو اپنی بے عزتی کا علم ہے مگر وہ اس لئے کونٹس کو اپنے ناجائز تعلقات جاری رکھنے کی اجازت دے رہا ہے کہ ہنری سڈنی کی مدد سے کسی طرح وہ شہزادہ ولیم کا معتمد بن جائے۔ سڈنی کی نسبت تم جانتے ہو۔ کہ وہ شہزادہ کا جانبدار ہے۔ اور اس طرح میرے آقا ارل آف سنڈرلینڈ نے اپنی بیگم کے آشنا کی وساطت سے اس دشمن ملک شہزادہ سے تعلق پیدا کیا ہے جسے فادر پیٹر شیطانی القاب سے یاد کیا کرتا ہے۔"

"مائیکل وہ خط اب بھی تمہارے پاس ہے؟" اینتھنی نے حالت اضطراب میں پوچھا

اگر ہے تو یار اسے سنبھال کر رکھنا۔ وہ خط نہیں سونے کی کان ہے۔ اور فادر پیٹر اس کے لئے منہ مانگی دولت دینے سے انکار نہ کرے گا۔"

"بالکل یہی میرا خیال تھا" مائیکل نے کہا۔ "اور اب دوست انیتھنی میں صاف صاف تم سے بیان کرتا ہوں کہ اس خط سے اپنے طور پر کام لینے کی بجائے میں تمہارے پاس کیوں آیا۔ اصل یہ ہے کہ اگر میں خود اس خط سے متعلق سودا کرتا تو لازم تھا۔ کہ اس کے بعد لندن سے معقول فاصلہ پر پہنچ جاتا۔ کیونکہ اگر سوئے اتفاق سے سنڈر لینڈ کی بادشاہ سے مصالحت ہوگئی۔ جو اغلب تو نہیں ممکن ضرور ہے۔ اور اس کے بعد کسی طرح اسے معلوم ہوگیا۔ کہ اس خط کا مضمون میری معرفت ہی منکشف ہوا تھا۔ تو بس پھر تم میرا سر ٹمپل بار کی سلاخوں پر ہی لٹکتا دیکھتے۔ میں کہہ چکا ہوں کہ ارل کے دل میں ابھی سے میری نسبت شبہات پیدا ہو چکے ہیں۔ اور وہ ایسا آدمی ہے۔ جو تصدیق کی پروا نہ کرکے شک کی بنا پر ہی سب کچھ کر گذرتا ہے۔ اس لئے سارے حالات پر غور کرنے کے بعد میں نے آخری فیصلہ یہ کیا۔ کہ اگر تم اپنے طور پر اس خط کا سودا منظور کرو یعنی اس خط کو مجھ سے خرید کر بعد میں جس قیمت پر مناسب ہو اپنے آقا کے ہاتھ فروخت کرو تو میں اسے تمہارے حوالہ کرنے کو تیار ہوں۔"

"دیکھوں وہ کہاں ہے؟ لاؤ میں اسے پڑھ تو لوں" اور یہ کہتے ہوئے انیتھنی نے اس خط کی بدولت بے شمار دولت جمع کرنے کے خیال سے فرط جوش سے کانپتے ہوئے مائیکل کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"آہستہ میرے دوست آہستہ" مائیکل نے روکتے ہوئے کہا۔ "اس طرح تو تم اسے پھاڑ دوگے" پھر اس نے وہ خط نکال کر انیتھنی کے سامنے پھیلا دیا اور کہنے لگا۔ "اب تم اسے پڑھ کر خود اس کا اندازہ کر سکتے ہو کہ اس کا مضمون ارل کے حق میں کتنا مضر اور ہمارے لئے کس قدر مفید ہے۔"

"بے شک۔ بے شک" انیتھنی نے جلد جلد مضمون پر نظر ڈالتے ہوئے تسلیم کیا "کوئی توضیح اس کی تردید نہیں کر سکتی۔ ارے ایک ارل اور کونٹس آف سنڈر لینڈ تو کیا چیز ہیں۔ اس کی بدولت ایسی صد ہزار ہستیوں کو آن واحد میں خاک میں ملایا جا سکتا ہے۔ مائیکل تم اس خط کو کس قیمت پر دینے کیلئے تیار ہو؟"

"تم نے ابھی کہا تھا کہ یہ سونے کی کان ہے۔" ارل کے غدار نوکر نے جواب دیا۔ "مگر میں تم سے صرف ۵۰۰ پونڈ کے عوض دینے کو آمادہ ہوں۔"

"پانسو پونڈ!" اینتھنی نے گھبرا کر کہا "نہیں یار یہ بہت بڑی رقم ہے۔ اتنی تو میری ساری پونجی بھی نہیں ہو گی۔"

"واہ! کیا کہتے ہو!" مائیکل کہنے لگا۔ "تمہاری دولت اس سے بہت زیادہ ہے۔ ارل کی طرف سے مہروں سے بھرے ہوئے بوٹے اس طرح تمہارے ہاتھ میں گرتے رہے ہیں جیسے خزاں میں درختوں کے پکے ہوئے پھل۔ بس ۵۰۰ پونڈ اس چٹھی کی قیمت ہے۔ کوڑی کم نہ کوڑی زیادہ میرا خیال ہے تم فادر پیٹر سے بآسانی اس کے لئے ایک ہزار وصول کر سکو گے۔"

"مگر ایک دقت اور بھی ہے۔" اینتھنی نے انداز تشویش سے کہا۔ "اگر انہوں نے مجھ سے پوچھا یہ چٹھی تمہارے ہاتھ کیسے آئی تو کیا جواب دوں گا؟ کیا عجب اس سلسلہ میں ان کے دل میں یہ شبہ پیدا ہو جائے۔ کہ میں ارل کی طرف سے ان کی جاسوسی کرتا رہا ہوں۔"

"اینتھنی مجھے تمہارے بیان پر سخت تعجب ہوتا ہے۔" مائیکل نے کہا "معلوم ہوتا ہے تمہاری عقل گھاس کھانے گئی ہے اور تمہاری ذہانت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ ارے تم کہتے ہو میں اس چٹھی کی نسبت کیا عذر پیش کروں گا۔ واہ یہ بھی کچھ مشکل کام ہے۔ کہہ دینا میں سینٹ جیمز سکوئر سے گذر رہا تھا۔ کہ سامنے کونٹس گاڑی سے اتری۔ اور کوئی چیز اس کے ہاتھ سے گر گئی جسے اس کے خدام نے نہیں دیکھا۔ ان کے چلے جانے پر میں نے اسے اٹھایا۔ تو معلوم ہوا یہ چٹھی ہے رہی یہ بات کہ فادر پیٹر کو تم پر شبہ ہونے لگا ہے۔ اس کے متعلق میں میری تقلید کرنا یعنی جب اس چٹھی کے عوض روپیہ مل جائے تو کچھ مدت کے لئے لندن کو خیر باد کہہ دینا۔ یا مستقل طور پر دیہات میں کسی معزز شخص کی حیثیت اختیار کر کے جا رہنا۔ ۔ ۔"

"مائیکل تمہارا مشورہ قابل تعریف ہے۔" اینتھنی نے تھوڑی دیر غور کرنے کے بعد کہا "بس میں اسی طرح کرونگا۔ مگر تم پانسو پونڈ طلب کرتے ہو۔ یقیناً ایک پرانے دوست کے لئے کچھ رعایت ضرور ہونی چاہیئے۔"

"واہ! یہ رعایت کیا کم ہے کہ تم اس چٹھی کی بدولت مفت میں اتنا نفع حاصل کر سکو گے" مائیکل نے کہا "میں تم پر جبر نہیں کرتا۔ دو ٹوک فیصلہ ہونا چاہیئے۔ کہ بات ایک طرف ہو جائے۔"

"خیر تم جانو۔" اینتھنی نے فیصلہ کن لہجہ میں کہا۔ "اور میز سے اٹھ کر اس نے اپنا بیگ کھولا جس میں سے طلائی سکوں کی بھری ہوئی ایک تھیلی نکال کر کمرہ کا دروازہ اندر سے بند کر لیا۔ اس کے بعد اس نے ایک ایک کر کے ۵۰۰ پونڈ گنے۔

"زر! زر!" مائیکل نے روپیہ جمع کر کے جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ "دیکھنے میں خوشنما چھونے میں خوشگوار۔ ارے وہ کونسا کام ہے۔ جو روپیہ نہیں کر سکتا۔" پھر شراب کا پیالہ خالی کرتے ہوئے وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔ اور لبادہ پہن کر کہنے لگا۔ "دوست ایفنقی اب میں چلتا ہوں۔ مگر یہاں سے سنڈر لینڈ ہوس میں نہیں جاؤں گا۔ چونکہ میں جانتا تھا تم سے اس خط کا سودا ضرور ہو جائے گا۔ اس لئے میں ضروری سامان ساتھ ہی لے آیا تھا۔ یہ رات میں ایک شراب خانہ میں بسر کروں گا۔ اور دن نکلنے کے ساتھ ہی ایک صبا رفتار گھوڑا خرید کر دیہات کو چل دونگا۔ بس الوداع!"

وہ نو خادم ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔ مائیکل کے چلے جانے پر ایفنقی فادر پیٹر کی واپسی کا منتظر ہوا۔ جو اس اثنا میں شاہ جیمز سے کسی معاملہ پر مشورہ کر رہا تھا۔ کیونکہ جیسا پیشتر بیان کیا گیا ہے ولندیزی بیڑہ کے روانہ ہو کر بحیرہ جرمنی میں وارد ہونے کی خبریں اس سے پہلے مشہور ہو چکی تھیں۔ لیکن دربار انگریزی میں اب تک یقینی طور پر معلوم نہ تھا کہ یہ بیڑہ کہاں جا رہا ہے یہی وجہ تھی کہ گو شاہ جیمز اور اسکی ملکہ کے دل میں کئی طرح کے اندیشے تھے۔ تاہم ان غلط فہمیوں کے سلسلہ میں جن میں انہیں اب تک ابتلا رکھا گیا تھا۔ وہ یہی کہہ کر دل کو تسلی دے رہے تھے کہ شاید یہ بیڑہ فرانس کی طرف جا رہا ہو۔ مگر جب اس بارہ میں کسی طرح کا شک و شبہ باقی نہ رہا تو مجبوراً یہ مشورہ شروع کیا گیا۔ کہ اگر حملہ ہو تو اسے روکنے کے لئے کونسی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ لیکن یہ مشورے بعد از وقت تھے۔ اور دربار انگریزی میں ایک عجیب حالت اضطرار نظر آتی تھی۔

رات کے ۱۱ بجے تھے کہ فادر پیٹر کمرہ کونسل سے چلکر اپنی نشست گاہ میں وارد ہوا۔ جہاں ایفنقی فوراً ہی اس سے آملا۔ عیار خادم نے اس بارہ میں کئی طرح کی باتیں بنانے کے بعد کہ اگر حضور مجھے بہت سا انعام دیں تو میں ایک اہم راز سے خبردار کر سکتا ہوں۔ وہ خط پیش کیا۔ فادر پیٹر کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اب تک وہ حکمت عملی سے مجبور ہو کر بادشاہ کو یہی مشورہ دیتا رہا تھا۔ کہ ارل آف سنڈر لینڈ کا اقتدار برقرار رکھا جائے۔ مگر اب ایک ایسا نادر موقعہ پیش تھا۔ جس کی بدولت وہ اس کی جماعت کو اس سے بدگمان کرنے کے علاوہ عتاب شاہی میں بھی لا سکتا تھا۔ یہ بیان کرنا غیر ضروری ہوگا۔ کہ دونوں میں چٹھی کا سودا جلدی طے ہو گیا۔ فادر پیٹر نے ایک ہزار پونڈ دے کر چٹھی خرید لی اور عیار ایفنقی اگلی صبح کو محل سے

غائب ہوگیا۔

مگر اس چٹھی کو قبضہ میں رکھنے کے باوجود جو ہنری سڈنی نے کونٹس آف سنڈرلینڈ کے نام لکھی تھی۔ اور جس میں کئی خوفناک راز درج تھے۔ فادر پیٹر کو اس کا خواب میں بھی خیال نہ تھا۔ کہ خود ارل کے ہاتھ میں ایک زبردست حربہ موجود ہے۔ یعنی وہ ایک فرضی شہزادہ کے اصطباغ کی حقیقت سے پوری واقفیت رکھتا ہے۔

باب ۔ ۱۷

ایک ڈور دو طرف

ماہ اکتوبر کی کہر آلود صبح کے سات بجے تھے کہ ایک خادم نے ارل آف سنڈرلینڈ کی خوابگاہ میں داخل ہو کر اسے بیدار کیا۔ اور اطلاع دی کہ ایک خاص قاصد بادشاہ سلامت کی طرف سے یہ پیغام لایا ہے۔ کہ آپ قصر وائٹ ہال میں ان سے ملیں۔ ارل نے جو قدرتی طور پر اپنے متعلق کسی خطرہ سے قطعاً بے خبر تھا۔ یہی سمجھا کہ شہزادہ آرینج کی نقل و حرکت کی نسبت کوئی مشورہ مطلوب ہے۔ مگر اس قاعدہ کے مطابق کہ آنے والے واقعات پہلے ہی اپنا سایہ ڈالنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس یقین کے باوجود ایک مبہم اور ناقابل تفصیل خطرہ اس کے دل میں خفیف اضطراب بھی پیدا کر رہا تھا۔ لیکن پھر جو اس نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ میرے لئے اندیشہ کس بات کا ہے۔ شہزادہ ولیم کے ساتھ خفیہ تعلق رکھتے ہوئے میں نے اب تک کسی تحریر میں اس کا ذکر مطلق نہیں کیا اور میری ساری خط و کتابت کونٹس اور ہنری سڈنی کے ذریعہ ہوتی رہی ہے۔ علاوہ بریں بلکہ کارا میرشادی اور اس کے عیاش آشنا میں ہر قسم کا تبادلہ خیالات ایسے طریق پر ہوتا تھا۔ کہ اس کے منکشف ہونے کا بعید ترین امکان نہ تھا۔ پس جتنا زیادہ سنڈرلینڈ نے اس معاملہ پر غور کیا۔ اسی قدر اسے اس کا یقین ہوگیا۔ کہ میرے لئے بادشاہ سے ملنے میں کسی طرح کا خطرہ ممکن نہیں ہے۔

جلدی جلدی منہ ہاتھ دھو کر وہ کونٹس کی خوابگاہ میں داخل ہوا۔ کیونکہ دونوں ایک مدت سے الگ الگ کمروں میں سویا کرتے تھے۔ کونٹس ابھی بیدار ہوئی تھی۔ اور وہ اپنے شوہر کو اس طرح بے وقت آتے دیکھ کر خائف اور حیرت زدہ ہوگئی۔ ارل نے شاہی

پیغام کا ذکر کیا۔ اور فکر کے لہجہ میں پوچھا "کبھی یہ تو ممکن نہیں ہے۔ کہ تمہارے اور سڈنی کے درمیان جو خط وکتابت جاری تھی۔ اس کا حال کسی کو معلوم ہو گیا ہو؟" کونٹس نے اسے ناممکن العمل ظاہر کیا اگرچہ اس خیال سے اسے قدرے تشویش بھی ہوئی۔ کہ گذشتہ چند یوم کے عرصہ میں ہنری سڈنی کی طرف سے کوئی خط موصول نہیں ہوا۔ بالخصوص اس لئے کہ اپنے آخری خط میں سڈنی نے وعدہ کیا تھا۔ کہ جس وقت ہالینڈ والوں کا بیڑہ یہاں سے روانہ ہوا تو میں فوراً اس کی اطلاع دوں گا۔ اور اس کے ساتھ ہی شہزادہ ولیم کی نقل وحرکت کا جو حال معلوم ہو گا تحریر کروں گا۔ تعجب تھا کہ ولندیزی بیڑہ وہاں سے روانہ ہو گیا۔ مگر سڈنی کا خط وصول نہ ہوا۔

ارل اور کونٹس میں یہ باتیں ہو رہی تھیں۔ کہ ایک خادمہ نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ صرف خاص کا مہتمم حضور سے کچھ کہنا چاہتا ہے۔ ارل باہر نکلا۔ تو شخص مذکور نے اسے اطلاع دی کہ خادم مائیکل کل رات سے عدم پتہ ہے۔ یہ خبر سنتے ہی ارل آف سنڈرلینڈ کا جو عام حالات میں کامل سکون پر قرار رکھتا تھا۔ سارا بدن عرق سرد سے تر ہو گیا۔ کیونکہ اس خبر سے اس مبہم اور بعید شبہ کی جو کئی روز سے اس کے دل میں پیدا ہو رہا تھا۔ کامل تصدیق ہو گئی۔ کونٹس کے پاس واپس جا کر اس نے اس کی اطلاع دی۔ اور خیال ظاہر کیا کہ شاہی پیغام کا سویرے موصول ہونا اور اس کے ساتھ ہی مائیکل کے فرار کی اطلاع دونو باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ ضرور کوئی سنگین واقعہ پیش آیا ہے۔

"سنڈرلینڈ۔ جو کچھ بھی ہو۔ تم بے خوف وخطر بادشاہ کے پاس جاؤ۔" کونٹس نے اس سے کہا۔ "آخر اندیشہ کس بات کا ہے؟ کیا بادشاہ تمہارے قابو میں نہیں؟ کیا تم اپنے ایک لفظ سے اسے تباہ وبرباد نہیں کر سکتے؟"

"یہ ٹھیک ہے۔" ارل نے تسلیم کیا۔ "لیکن اگر اس نے جھے محل میں آ کر مجھے برج میں بھجوا دیا . . ."

"دیکھو۔ اگر تم دو گھنٹہ کے اندر اندر واپس نہ آئے تو میں سمجھوں گی ضرور کوئی خاص واقعہ پیش آیا ہے۔" کونٹس نے کہا۔ "اس صورت میں میں سیدھی ملکہ کے پاس جا کر سارے حالات کے انکشاف کی دھمکی دوں گی۔ سنڈرلینڈ میں اپنی جان کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ کوئی تمہارا بال تک بیکا نہیں کر سکتا۔"

"تمہیں اس کا پورا الیقین ہے؟ اور کیا تم ضرور مجھے بچا لو گی"؟ ارل نے اس انداز سے کونٹس کے چہرہ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ گویا وہ اس کی روح کی تہ تک پہنچنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"عجیب بے وقوف ہو!" کونٹس نے نفرت کے لہجہ میں کہا۔ "کیا تم اتنا نہیں سوچتے کہ اگر بادشاہ نے تمہیں مروا دیا۔ اور جائداد ضبط کر لی۔ تو میرا اپنا کیا حال ہوگا؟"

"بے شک" ارل نے جواب دیا "تم مجھے بچا لو گی۔ مگر میری خاطر نہیں۔ میری جائداد کی خاطر سے۔"

یہ آخری الفاظ طنز و حقارت کے لہجہ میں کہتا ہوا وہ کمرہ سے باہر نکلا۔ اور ہال میں پہنچکر اس گھوڑے پر سوار ہوا۔ جو کسا کسایا تیار کھڑا تھا۔ چھ سات خادم سوار ہوکر اس کے ساتھ ہو لئے۔ اور اس طرح وزیر اعظم کی سواری قصر شاہی کی طرف روانہ ہوئی۔ وائٹ ہال میں پہنچکر وہ گھوڑے سے اترا۔ اور سنجیدہ صورت بنائے اندر داخل ہوا۔ اسے فوراً بادشاہ کے خاص کمرہ میں پہنچا دیا گیا۔ جہاں شاہ جیمز کے علاوہ فادر پیٹر بھی موجود تھا۔ چہرہ پر ذرا بھی بے چینی ظاہر نہ کرتے ہوئے ارل نے اپنے دل میں محسوس کیا۔ کہ ضرور کوئی خطرہ پیش آنے والا ہے۔ کیونکہ بادشاہ نے اس کی طرف ایک تیز اور منتقمانہ نظر سے دیکھا اور پادری بھی اس اظہار اطمینان کو چھپائے نہ چھپا سکا۔ جو اس کے چہرہ پر ظاہر تھا۔

"مائی لارڈ" بادشاہ نے اسے کمرہ میں آتے دیکھ کر کہا "اپنے مشیر خاص کی حیثیت میں میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ اس شخص کی سزا کیا ہوسکتی ہے جس پر میں نے شروع سے آخر تک کامل اعتماد رکھا ہو۔ مگر اس نے اس سے ناجائز فائدہ اٹھا کر دشمن سے سازباز شروع کردی ہو؟"

"حضور والا۔ ایسے شخص کی ایک ہی سزا ہے۔" سنڈرلینڈ نے استقلال کے لہجہ میں کامل ضبط سے کام لیکر جواب دیا "یعنی قانون کی انتہائی سزا موت!"

"قانون!" شاہ جیمز نے حقارت کے لہجہ میں کہا "اوہ! یہ ایک طول امل ہے۔ اور پھر کیا جب اراکین جیوری خود ہی غدار ہوں۔ کیا مجھے اس کا اختیار نہیں کہ ایسے قابل نفرت غدار کو فوری سزا دے سکوں؟"

"کیوں نہیں!" فادر پیٹر نے گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کہا "خود لارڈ سنڈرلینڈ یا ہاؤ قابل

اعتراض ہستیوں کو رستے سے ہٹانے کے لئے ایسا کرتے رہے ہیں۔ اور جو اختیار انہیں حاصل ہے۔ یقیناً حضور والا اس سے محروم نہیں ہو سکتے۔"

"بے شک نہیں ہو سکتے" ارل نے ذرا بھی جھجک۔ تامل یا پریشانی ظاہر کئے بغیر جواب دیا۔ اگرچہ اس کا دل بڑے زور سے دھڑک رہا تھا۔

"تو غالباً آپ کو اس غدار کے وارنٹ گرفتاری پر دستخط کرنے سے انکار نہ ہوگا" بادشاہ نے وزیر اعظم سے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس دستاویز کی طرف اشارہ کیا۔ جو ہر لحاظ سے مکمل تھی اور اس میں صرف وزیر اعظم کے دستخط اور ملزم کے نام کا خانہ خالی تھا۔

"مطلق نہیں" ارل نے قلم ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔ مگر جس وقت وہ دستخط کرنے لگا۔ تو دفعتاً رُک کر بادشاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا "حضور اس میں ایک سہو ہے۔ یعنی ملزم کا نام درج نہیں۔"

"میں بعد میں درج کر دوں گا" بادشاہ نے کہا۔

"لیکن ولی نعمت خیر خواہ بندگان عالی سے یہ پردہ کس لئے؟" سنڈرلینڈ نے وقار سے اس طرح سیدھے کھڑے ہو کر پوچھا۔ گویا وزیر اعظم کی حیثیت میں وہ اپنے حقوق کو پوری طرح منوانے کے لئے تُلا ہوا ہے۔

"سنڈرلینڈ۔ میں نے بارہا تمہارے کہنے پر خالی دستاویزوں پر دستخط کر دیئے" بادشاہ نے جواب دیا۔ "اگر ایک بار تم بھی ایسا کر دو تو یقیناً حرج نہیں۔"

"لیکن حضور میری اور آپ کی حیثیت میں فرق ہے" سنڈرلینڈ نے جواب دیا۔ "میں ایک وزیر ہوں بادشاہ کا قائم مقام۔ اور آپ بادشاہ ہیں وزیر سے بہت اعلیٰ۔ بادشاہ اپنے افعال کے لئے کسی کے روبرو جواب دہ نہیں۔ مگر وزیر ہر طرح ذمہ دار ہے۔ اگر کوئی غلطی سرزد ہو تو اسے یقیناً جواب دہ ہونا پڑتا ہے۔"

"پھر کیا تمہیں اس پر دستخط کرنے سے انکار ہے؟" بادشاہ نے جس کا بدن ضبط کردہ جوش غضب کی وجہ سے کانپ رہا تھا پوچھا۔

"نہیں عالی جاہ۔ خادم کی کیا مجال ہے کہ حضور کے منشائے عالی میں مزاحم ہونے کی جرأت کرے۔ میری التماس فقط اس قدر ہے کہ اگر ملزم کا نام اس خالی مقام پر درج کر دیا جائے۔ یا کم از کم مجھے بتا ہی دیا جائے . . ."

"اچھا اگر میں نام بتا دوں تو تم اسے اپنے قلم سے لکھ دوگے؟" بادشاہ نے دریافت کیا۔

"یقیناً" وزیر اعظم نے باوجود اپنے شبہات کے اس مستعدی سے کہا کہ ظاہر ہوتا تھا اس کے دل میں ذرا بھی بدگمانی نہیں۔

یہ حالت دیکھ کر بادشاہ اور فادر پیٹر دونوں کو سخت حیرت ہوئی۔ اول الذکر تھوڑی دیر متامل رہا۔ پھر کہنے لگا۔

"بہت اچھا لکھو۔ قلم میں روشنائی کم معلوم ہوتی ہے۔ معاف میں اچھی طرح تر کر لو بس اب ٹھیک ہے۔ اچھا اس جگہ جو نام کے لئے خالی چھوڑ دی گئی ہے۔ تم اپنے ہاتھ سے لکھو۔ رابرٹ سپنسر دوم ارل آف سنڈرلینڈ۔"

"اوہ!" وزیر اعظم نے اس انداز سے کہا۔ گویا یہ اطلاع اس پر بے خبری میں بجلی کی طرح گری ہو اور اس کے ساتھ ہی قلم ہاتھ سے رکھ دیا۔

عین اس موقعہ پر فادر پیٹر نے میز پر رکھی ہوئی چاندی کی گھنٹی بجائی۔ جس کی آواز سن کر ایک بغلی دروازہ کھلا۔ کئی سپاہی کمرہ میں داخل ہوئے۔ اور انہوں نے فوراً ہی ارل کو پکڑ کر اس کی مشکیں کس لیں۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی آواز نکالے۔ اس کا منہ بند کر دیا گیا

"لے جاؤ اس غدار کو" بادشاہ نے سپاہیوں کو حکم دیا۔ اور وہ وزیر اعظم کو کھینچتے ہوئے زینہ کی راہ سے اتر گئے۔

زینہ سے گذر کر سپاہیوں نے ایک فراخ لبادہ اس طرح اس کے سر پر ڈال دیا۔ کہ اب کوئی اسے پہچان نہ سکتا تھا۔ اور اس حالت میں وہ اسے وائٹ ہال کے گھاٹ کی طرف لے چلے ایک کشتی تیار تھی۔ اس پر سوار کر کے اسے برج کو روانہ کر دیا گیا

اب کونٹس آف سنڈرلینڈ کی سنئے۔ شوہر کے رخصت ہوتے ہی وہ پلنگ سے اٹھی اور دو خادماؤں کی مدد سے منہ ہاتھ دھو رہی تھی۔ کہ ایک نوکرانی تیز چلتی کمرہ میں داخل ہوئی۔ اسے دیکھتے ہی کونٹس کا ماتھا ٹھنکا۔ بے صبری سے کہنے لگی۔ "کیوں کیا بات ہے؟ جلدی کہو"

جوان خادمہ نے جس کا چہرہ زرد تھا۔ اور بدقت سانس لے رہی تھی۔ عرض کیا۔ "بانو شاہی گارد کی ایک جماعت نے اس محل کا محاصرہ کر لیا ہے۔ سب دروازے بند ہیں۔ کسی کو باہر نکلنے نہیں دیا جاتا۔ اور گارد کا کپتان فوراً آپ سے ملنے کے لئے اصرار کرتا ہے"

"بہت اچھا۔ میں ابھی اس سے ملتی ہوں۔" کونٹس نے جو اس عرصہ میں کامل سکون اختیار

کر چکی تھی کہا۔" تم ڈرو نہیں اس کا نتیجہ اس سے بالکل مختلف ہوگا۔ جو ہمارے دشمنوں کا خیال ہے" پھر ان دو خادماؤں سے جو پہلے سے اس کے پاس حاضر تھیں، اس نے کہا " تم جلدی سے مجھے لباس پہنا دو۔ وقت تنگ ہے "۔

نوکرانیوں نے بیگم کو انتہا پرسکون دیکھا۔ تو ان کی بھی دلجمعی ہوگئی۔ تھوڑی دیر میں کونٹس کا سنگار ختم ہوا جس کے بعد اس نے ایک خوشنما میز کے پاس بیٹھ کر مختصر سا خط ملکہ کے نام لکھا۔ اسے لفافہ میں بند کرکے اوپر مہر لگا دی۔ پھر اسے اپنے ہاتھ میں لیکر کہنے لگی "اب میں شاہی گارڈ کے کپتان سے ملنے جاتی ہوں"

خادماؤں کو ساتھ لئے وہ کمرہ سے باہر نکلی تو دیکھا کہ ایک سپاہی اس جگہ بھی متعین ہے اتنے میں ایک نوکر نے آگے بڑھ کر عرض کیا۔ کہ کپتان دوسرے کمرہ میں حضور کا منتظر ہے اور وہ اس طرف کو ہولی۔ خادماؤں کو دروازہ پر ہی چھوڑ کر وہ بڑے سکون و وقار کے ساتھ کمرہ میں داخل ہوئی۔ کپتان نے ادب سے سلام کیا۔ جس کا اس نے موزوں طریق پر جواب دیا۔

" بانو یہ سخت ناگوار فرض میرے سپرد کیا گیا ہے۔ کہ آپ کو زیر حراست کرکے فوراً برج میں پہنچا دوں" افسر مذکور نے کہا۔ " مگر اطمینان رکھئے۔ کہ یہ کام پورے اخفا کے ساتھ عمل میں لایا جائے گا۔ جس سے آپ کے لئے توہین و تذلیل کا اندیشہ نہیں۔"

" سنئے صاحب" کونٹس نے جواب دیا۔ "میں آپ سے ایک رعایت چاہتی ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ مجھے حراست میں لینے سے پہلے یہ خط ملکہ معظمہ کے پاس پہنچا دیجئے۔"

" محترم خاتون افسوس! میں ایسا نہیں کرسکتا۔ مجھے اتنا سخت حکم دیا گیا ہے کہ میں ایک لمحہ بھی تاخیر نہیں کرسکتا۔" کپتان نے جواب دیا۔

" یہ ٹھیک ہے۔ مگر اس خط میں ایک ایسا اہم معاملہ درج ہے۔ کہ اس کو پڑھنے کے بعد شاہی ارادہ میں یقیناً تبدیلی واقع ہوجائے گی" کونٹس نے کہا "ایک امیرزادی کی حیثیت میں بالکل سچ کہتی ہوں اور آپ میری بات کو قابل یقین جانیں" پھر یہ دیکھ کر کہ افسر مذکور اپنے ارادہ پر مضبوط ہے۔ اس نے کہا "اگر آپ زیادہ تفصیل چاہتے ہیں تو میں صاف صاف کہے دیتی ہوں کہ میرا خط ملکہ کے پاس نہ پہنچانے کی صورت میں میں انتقام کی غرض سے وہ حالات ظاہر کردوں گی۔ جن کے باعث بادشاہ اور ملکہ کو سخت ندامت ہوگی"

ان الفاظ کا شاہی گارد کے افسر پر بہت اثر ہوا۔

کہنے لگا۔ "تو اس صورت میں لازم ہے میں آپ کے حکم کی تعمیل کرتا ہوں۔ مگر شرط یہ ہے کہ اگر ملکہ معظمہ نے آپ کے خط کا جواب نفی میں دیا تو آپ کو بلا تامل میرے ساتھ برج کو چلنا ہوگا۔"

"ہاں میں اس کا وعدہ کرتی ہوں۔" کونٹس نے کہا۔

"اور اس اثنا میں آپ اپنے کمرہ سے نکلکر کہیں نہ جائیں۔" کپتان نے کہا۔ پھر خط لا دہ آپ لیکر وہ اسے خود ملکہ کے حوالہ کرنے اور بطور عذر وہ الفاظ جو کونٹس نے بیان کئے تھے۔ کہنے کے لئے محل کی طرف روانہ ہوا۔

قریباً نصف گھنٹہ کے عرصہ میں واپس آکر اس نے کونٹس کو اطلاع دی کہ "ملکہ معظمہ نے آپ کو اس ملاقات کی اجازت دی ہے جس کی خط میں درخواست کی گئی تھی۔"

"بہت اچھا۔" کونٹس نے اپنے بالائی ہونٹ کو نفرت سے خم دیتے ہوئے کہا۔ "مجھے یقین تھا کہ اسی طرح ہوگا۔"

"مگر حکم یہ ہے کہ آپ لبادہ پہن کر میرے ساتھ پیدل چلیں۔" افسر مذکور نے کہا۔ "اگر ہم کسی بغلی دروازہ کی راہ سے باہر جا سکیں تو اور بھی اچھا ہے۔"

"اسی طرح ہوگا۔" کونٹس نے جواب دیا۔ پھر اس نے اپنی ایک خادمہ کو بلا کر ایک لبادہ طلب کیا۔ اور اسے لپیٹ کر شاہی گارد کے کپتان کے ساتھ قصر وائٹ ہال کی طرف ہولی لیکن جب مکان سے باہر نکلتے ہوئے اس نے پیچھے مڑکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ دو سپاہی احتیاطاً پیچھے آرہے ہیں۔ کہ ایسا نہ ہو وہ فرار کی کوشش کرے۔

سینٹ جیمز سکوائر اور قصر وائٹ ہال کا درمیانی رستہ چند منٹ کے عرصہ میں طے کرلیا گیا۔ اور کونٹس کو ایک بغلی دروازہ کی راہ سے اندر لے جاکر اس زینہ پر چڑھنے کا اشارہ کیا گیا جس سے تھوڑی دیر پہلے اس کے شوہر کو سخت ذلت کی حالت میں باہر بھیجا گیا تھا۔ مگر زینہ کے اوپر جو کمرہ واقع تھا۔ اس میں کونٹس اکیلی ہی داخل ہوئی۔ کیونکہ اس کا محافظ باہر ٹھیر گیا تھا۔ وہاں اس وقت بادشاہ۔ ملکہ اور رفادر پیٹر تینوں موجود تھے۔ لبادہ اُتار کر کونٹس نے بادشاہ اور ملکہ کو وقار سے سلام کیا۔ پھر اس انداز سے کھڑی ہوگئی کہ چہرہ سے عزم صمیم اور نگاہ سے استقلال کا اظہار ہوتا تھا۔ گو اس کے باوجود اسکی زنانہ نزاکت کے باعث صورت سے گستاخانہ رویہ ہرگز ظاہر نہ ہوتا تھا۔ کمرہ میں آتے ہی اس نے اپنی خوشنما سیاہ آنکھوں سے بادشاہ اور ملکہ کی طرف اس طرح دیکھا کہ گویا [illegible] وہ باطن میں

سخت پریشان و مضطرب ہوئے اور فادر پیٹر بڑی کوشش کے باوجود فکر و تشویش کو نہ چھپا سکا۔

"لیڈی سنڈرلینڈ" آخرکار بادشاہ نے کہا "تم نے ملکہ کے نام ایک خط لکھا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ تمہیں اور تمہارے شوہر کو ایک خاص راز کا علم ہے جس کا اشارہ اس خط میں ہے کیا تم سمجھتی ہو۔ ہم ایسے بیانات کو قابل نفرت جھوٹ کہ کر نظرانداز نہیں کر سکتے؟"

"جہاں پناہ یہ غیر ممکن ہے" لیڈی سنڈرلینڈ نے سکون کے لہجہ میں جواب دیا "معاملہ ایسا نہیں کہ چھپا رہ سکے۔"

"اور بالفرض شاہی گارد کے جوان تمہیں ابھی پکڑ کر برج میں لے جائیں اور وہاں تم اس وقت تک اپنے غدار شوہر کے پاس ایک تاریک کوٹھری میں بند رہو کہ تمہاری جان نکل جائے پھر؟"

"اس صورت میں جو کچھ آپ کے حکم سے ہوگا وہ ایک قابل نفرین شیطانی فعل سمجھا جائے گا" کونٹس نے بدستور استقلال کے ساتھ جواب دیا "مگر اس سے بھی افشائے راز کا امکان کم نہ ہوگا۔"

"گستاخ عورت۔ تو کیا بک رہی ہے؟" ملکہ نے جھلا کر پوچھا۔

"کونٹس آف سنڈرلینڈ ملکہ سے یہ کہنا چاہتی ہے" اس خاتون نے ملامت آمیز لہجہ میں جواب دیا "کہ ایک سربمہر لفافہ اس وقت بھی اس کے شوہر کے ایک عزیز دوست کے پاس موجود ہے جس میں اس راز کا جس کی طرف میں نے اشارہ کیا۔ سارا حال درج ہے۔ اور اگر ارل اور کونٹس آف سنڈرلینڈ کو آج دوپہر تک ان کے مکان میں واپس نہ پہنچا دیا گیا۔ تو وہ دوست اس لفافہ کو چاک کر کے اس کا مضمون پوری بے رحمی سے سب پر ظاہر کر دے گا۔"

بادشاہ نے جوش کی حالت میں اس زور سے ہونٹ کاٹا کہ دانتوں کا نشان صاف طور سے نمودار ہو گیا۔ اور ملکہ اس ایک لمحہ کے عرصہ میں جو کونٹس کی تقریر کے بعد گذرا غصہ خوف رنج اور یاس کے مختلف مدارج سے گذری۔ اس اثنا میں فادر پیٹر پاس کھڑا آہستہ لفظوں میں سکون قائم رکھنے کی درخواست کر رہا۔

"کونٹس آف سنڈرلینڈ اس خط کا مضمون پڑھو" آخرکار بادشاہ نے کہا اور اس نے ہنری سڈنی کا لکھا ہوا وہ خط جو خادم مائیکل۔ ایجنٹی اور فادر پیٹر کی وساطت سے آخرکار

بادشاہ تک پہنچا تھا پیش کیا۔ مگر اس طرح کہ وہ اسے دفعتاً چھین کر آگ میں انہیں پھینک سکتی تھی۔

کونٹس نے خط کا مضمون پڑھا تو چہرہ کا رنگ کئی بار سرخ و سپید ہوا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ سنہری سڈی کی طرف سے ناجائز عشق و محبت کا جو حال اس میں درج تھا اسے پڑھ کر وہ شرم و ندامت محسوس کئے بغیر نہ رہی۔ علاوہ بریں اس خط سے یہ بھی ظاہر ہوتا تھا کہ خط و کتابت کا سلسلہ گو کونٹس اور سنہری سڈی میں جاری ہے تاہم اس کا اصلی محرک خود ارل آف سنڈرلینڈ ہے، اور وہ اس شرمناک حقیقت سے اچھی طرح واقف ہے۔

"جی ہاں میں نے پڑھ لیا" کونٹس نے آخرش کہا۔

"اس کے بعد میڈم تم اس حقیقت سے بے خبر نہیں ہو سکتی ہو کہ تمہاری اور تمہارے شوہر کی عزت ہمارے اختیار میں ہے" بادشاہ نے کہا۔

"بالکل اسی طرح جیسے بادشاہ اور ملکہ کی عزت ہمارے ہاتھ میں ہے۔"

"اس صورت میں لیڈی سنڈرلینڈ" شاہ جیمز نے سخت ذلت محسوس کرتے ہوئے کہا "اگر میں تم سے بعض شرطیں طے کرنا چاہوں تو کیا تم اس کا یقین رکھتی ہو کہ تمہارا شوہر انہیں منظور کرے گا؟"

"ہاں اس کا میں آپ کو یقین دلاتی ہوں" کونٹس نے جواب دیا۔ "ارل کو آپ کی طرف ملاتے ہوئے کچھ شک ہوا تھا، اس لئے ہم نے پہلے ہی اس بارہ میں فیصلہ کر لیا تھا۔"

"بس تو آخری صورت یہ ہے کہ ارل عہدہ وزارت چھوڑ دے۔ یقیناً اسے اس سے انکار نہ ہوگا؟"

"نہیں" کونٹس نے کہا "لیکن اس معاملہ کو طول کیوں دیا جائے۔ میرے خیال میں ساری شرطیں اختصار کے ساتھ اس طرح بیان کی جا سکتی ہیں کہ ارل مستعفی ہو جائے۔ اور آپ اسے فوراً رہا کر دیں۔ آپ کی طرف سے میری اور اس کی سلامتی کا وعدہ ہو۔ اور فریقین ان اسرار کی نسبت جو انہیں ایک دوسرے کے متعلق معلوم ہیں خاموش رہیں۔"

شاہ جیمز نے پہلے ملکہ۔ پھر فادر پیٹر کی طرف دیکھا۔ اور یہ معلوم کر کے کہ انہیں اس تجویز سے اختلاف نہیں۔ اس نے ان لفظوں میں آمادگی ظاہر کی "پھر کیا تمہیں یہ شرطیں منظور ہیں؟"

"ہاں منظور ہیں" کونٹس نے جواب دیا۔ "مگر ٹھیریئے ان کے ساتھ ایک شرط اور بھی

ہے۔ وہ یہ کہ سہری سڈنی کا خط ہمیں واپس دے دیا جائے۔"

"نہیں میڈم" بادشاہ نے فوراً کہا۔ "یہ اس وقت تک غیر ممکن ہے۔ جب تک تم اس خوفناک راز کو اپنے دل سے محو نہ کرسکو جس کے انکشاف کی ابھی تم نے دھمکی دی تھی۔ اس اثنا میں ہمارا راز تمہارے قبضہ میں رہے گا۔ اور تمہارا خط ہمارے ہاتھ میں جس سے ہم دونو مساوی حالت میں ہوں گے۔"

"بہت اچھا۔ اسی طرح ہو" کونٹس نے جو دل میں اپنی کامیابی پر خوش تھی۔ کہا۔ "لیکن ایک لفظ مجھے اور کہنے دیجئے۔ میرے شوہر کا استعفےٰ اختیاری ظاہر ہو۔"

"یہی میری خواہش ہے" شاہ جیمز نے جواب دیا۔ "اور اسے ایسے اخفا کے ساتھ برج میں بھیجا گیا تھا کہ میرے خیال میں کسی کو اس کی خبر تک نہ ہوئی ہوگی۔ بس۔ یا کچھ اور کہنا چاہتی ہو؟"

"نہیں بس۔ اور اب آپ ارل کی رہائی کا پروانہ لکھ دیجئے۔ اور یہ بھی حکم دیجئے کہ ہمارے مکان سے گارد کا پہرہ ہٹایا جائے۔"

بادشاہ نے فادر پیٹر کو اشارہ کیا جس نے گارد کے کپتان کو جو پاس کے کمرہ میں منتظر کھڑا تھا بلایا۔ اس اثنا میں بادشاہ نے ایک پرزہ کاغذ پر جلد جلد چند سطریں لکھ دیں۔

پھر وہ کپتان مذکور سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ "کونٹس آف سنڈرلینڈ نے بابت اپنی اور اپنے شوہر کی بے گناہی ثابت کر دی ہے۔ جس سے ہمیں اس کارروائی کا جو عمل میں لائی گئی سخت افسوس ہوا ہے۔ تم اسی وقت جا کر ان کے مکان سے گارد کے جوان ہٹا لو اور اس کے بعد خود برج میں جا کر یہ رقعہ حاکم قلعہ کے ہاتھ میں دو۔ تاکید کرنا کہ ارل کو فوراً رہا کر دیا جائے۔"

کپتان نے ادب سے سلام کیا۔ اور رقعہ ہاتھ میں لئے دروازہ کی طرف واپس ہوا۔

"میڈم" شاہ جیمز نے آواز دبا کر کہا۔ "معاہدہ کا وہ حصہ جس کا تعلق مجھ سے تھا۔ پورا ہو گیا اب جس وقت ارل واپس آئے تو بلاتوقف استعفےٰ کا خط مناسب الفاظ میں لکھوا کر میرے پاس بھیج دینا۔ دفتر کی مہریں بھی ساتھ ہوں۔ خود اس کی حاضری کی ضرورت نہیں۔"

"حضور اطمینان رکھیں اسی طرح ہوگا" کونٹس نے جواب دیا۔ پھر وہ اسی ادب کے ساتھ جس سے وہ یہاں آئی تھی۔ اس نے بادشاہ اور ملکہ کو دونوں سے سلام کیا۔ اور فادر پیٹر پر جس سے اس کو دلی نفرت تھی فاتحانہ انداز سے نظر ڈالی۔ اس کے بعد وہ بھی کمرہ سے رخصت ہو گئی۔

شاہی گارد کے کپتان کے ساتھ وہ سنڈرلینڈ ہوس میں واپس ہوئی۔ تو اس کا دل اس کامیابی سے مسرور تھا جس کی بدولت اس نے اپنے آپ کو اور اپنے شوہر کو اس بلائے ناگہانی سے جو ایک لمحہ پیشتر نازل ہوا چاہتی تھی بچایا۔ یہ بیان کرنا لاحاصل ہے کہ سربمہر لفافہ کے ایک دوست کے پاس موجود ہونے کا قصہ جو اس نے بادشاہ کے روبرو بیان کیا۔ سراسر فرضی اور بالکل اس قسم کا تھا جسے اس طباع عورت نے اپنی ذکاوت سے فوراً تیار کر لیا۔ اور اسے اسی طریق پر بیان کیا کہ بادشاہ اسے سچ سمجھنے پر مجبور ہو گیا۔ بے شک اسے اپنے شوہر کے زوال کا رنج تھا۔ مگر خود حراست اور موت سے بچنے اور ساری جائداد کو ضبطی سے محفوظ رکھنے کی کارروائی بچا لینے سے خود اسی اطمینان بخش تھی۔ کہ اس کی وجہ سے یہ رنج خفیف تھی بہت عرصہ قائم نہ رہی۔

اس کے تھوڑی دیر بعد گارد کے آدمی ہٹا لئے گئے۔ اور ارل کو بیچ سے رہا کر دیا گیا۔ اسی روز اس کا استعفےٰ اور وزارت کی مہریں بادشاہ کے پاس بھیج دی گئیں۔ لندن میں ہر شخص کو وزیراعظم کے فوری زوال کی خبر سے حیرت ہوئی اور گو بعض حلقوں میں لوگ کچھ سرگوشیاں کہہ رہے تھے کہ وہ دو تین گھنٹے حراست میں بھی رہ آیا ہے۔ تاہم عوام کو اس واقعہ کا کچھ علم نہ تھا۔ اور جن شرطوں پر اس کا استعفےٰ اور رہائی عمل میں آئی۔ ان کا حال تو کسی کو بھی معلوم نہ ہوا۔

اسی روز لارڈ بیسٹن وزیر وزارت کو وزیراعظم کا عہدہ پیش کیا گیا اور اس کے اگلے دن ارل اور کونٹس آف سنڈرلینڈ لندن سے دیہات کی طرف روانہ ہو گئے۔

باب - ۲۷

حراست

سر اوڈرک اور لیڈی ایلین سیکڈانلڈ کو قیدیوں کی حیثیت میں ہیگ پہنچے ہوئے قریباً ایک ماہ کا عرصہ ہو چکا تھا۔ اور اس اثنا میں انہیں شاہی نظر بندوں کی طرح حدود شہر میں محصور رکھا گیا جس روز سر اوڈرک کی شہزادہ ولیم سے جس کی نسبت اب اسے معلوم ہو گیا کہ وہی کونٹ ڈی ہیلڈر کا بھیس بدل کر سکاٹ لینڈ گیا تھا۔ ملاقات ہوئی۔ تو اس نے شہزادہ مذکور سے اپنی رہائی کے لئے بہت کچھ کہا۔ مگر جیسا ایڈ ریویسلی نے بیان کیا تھا۔ شہزادہ اپنے فوائد کو ہر قسم

کے احساس و رجحان پر غالب رکھتا تھا۔ اور چونکہ وہ فطرتاً بے رحم، سخت گیر اور خود غرض تھا
اس لئے کسی کی نیکی کو قبول جانا یا احسانات کو فراموش کرنا اس کے لئے معمولی بات تھی۔ اور
اس قسم کے واقعات پر اسے ذرا بھی افسوس نہ ہوتا تھا۔ یہی وجہ تھی۔ کہ یوم مذکور کو وہ راڈرک
اور ایلین سے بڑی سرد مہری سے پیش آیا۔ اس کا سلوک محض عام اخلاق کا درجہ رکھتا تھا
جیسا اس کی عادت تھی۔ اس نے راڈرک سے مختصر لفظوں میں کہا۔ کہ اگر آپ ان قبائل کی
غیر جانب داری کے ضامن بنیں جن پر آپ کے والد والیٔ گنگار کا رسوخ ہے۔ تو میں فوراً
آپ کی رہائی کا حکم صادر کر سکتا ہوں۔ بصورت انکار آپ کو اور آپ کی بیگم کو بطور یرغمال
یہیں رہنا ہوگا۔ راڈرک نے اس قسم کا وعدہ کرنے سے بزور انکار کیا۔ اور کہا کہ ہم دونوں کو
ایک معین عرصہ کی حراست اور جلا وطنی منظور ہے۔ لیکن اس قسم کے وعدے کرنا منظور نہیں
جن کا حقیقت میں ہمیں کچھ بھی اختیار نہیں۔ اور جنہیں باقی قبائل سے پورا کرانے کی ہمارے
پاس کوئی ضمانت بھی نہیں ہے۔ شہزادہ ولیم نے مختصر لفظوں میں راڈرک کا اس ضمانت کے
لئے شکریہ ادا کیا۔ کہ اس نے وداسٹین کے خلاف اس کی حمایت میں سینہ سپر ہونا منظور کیا
تھا۔ اور ایک اور موقعہ پر اپنے بھائی ایلین کے ہاتھوں اس کی جان بچائی تھی۔ مگر اس کے
ساتھ ہی کہا کہ اس قسم کے واقعات کی یاد میرے موجودہ طرز عمل پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔
سنگدل نے اتنا بھی تو نہیں کہا۔ کہ واقعات چاہے کچھ صورت اختیار کریں۔ اور نتیجہ کچھ ہی نکلے
اور ریگنالڈ کا طریق عمل خواہ کچھ ہو۔ آپ کی جانوں کو خطرہ نہیں ہوگا۔ مجموعی طور پر شہزادہ کا
سلوک بے وفا نہ سرد مہری کا تھا۔ قدرتی طور پر راڈرک کو اس کے سلوک سے سخت رنج ہوا۔
اور اس مرد دنیادار کی حکمت عملی پر اسے بے حد نفرت محسوس ہوئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس
نے فرانس کے خلاف کسی طرح کا وعدہ کرنے سے انکار کیا۔ اور اسی پر ملاقات ختم ہو گئی۔ ولیم نے
راڈرک کو سرد مہری سے سلام کیا۔ اور وہ ایلین سمیت واپس چلا آیا۔

راڈرک اور ایلین کو ہالینڈ میں رہتے ہوئے قریباً ایک مہینہ گذر گیا۔ اور اس عرصہ میں
جیسا کہ پیشتر بیان کیا گیا ہے۔ وہ شہر ہیگ کی حدود میں نظر بند تھے۔ شہر کے اندر ان پر
کوئی پابندی نہ تھی۔ اور سرکاری عمارات دیکھنے کی بھی اجازت تھی۔ مگر اس کا سختی سے
حکم دیا گیا تھا۔ کہ وہ حدود شہر سے باہر نہ جانے پائیں۔ اس طرح یہ دونوں اس خندق کی حدود
جو شہر کے گرد حلقہ زن تھی۔ سر بسر قیدیوں کی حیثیت رکھتے تھے۔ اور کم و بیش یہی حالت

تھا۔ اس لئے اس کو برا بھلا کہنا بھی اس نے فضول جانا۔ اگرچہ اس موقعہ پر شہزادہ ولیم اس کے سامنے ہوتا تو راڈرک اپنے دلی خیالات کے اظہار سے یقیناً قاصر نہ رہتا۔

جب ایبٹ یہ خبر دے کر رخصت ہو گیا تو راڈرک اور لیڈی ایلین حسب معمول سیر کے لئے بازار میں گئے۔ چونکہ کئی طرح کے رنجیدہ خیالات دل میں پیدا ہو رہے تھے۔ اس لئے ان کی خواہش اس ذریعہ سے رفع اضطراب کی تھی۔ دونوں ایک بازار سے گذر رہے تھے۔ کہ دفعتاً ایلین نے راڈرک کا ہاتھ زور سے پکڑا۔ اور جب اس نے نظر اٹھا کر دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ فاضل ہمیش سامنے سے آرہے ہیں! اس وقت اس نے ولندیزی طرز کا سادہ لباس پہنا ہوا تھا جس سے معاً راڈرک اور ایلین کو خیال پیدا ہوا کہ یہ تبدیلی اس نے اہل شہر کی نظروں میں خاص اہمیت حاصل نہ کرنے کے خیال سے کی ہے۔ جب ہمیش ان کے پاس پہنچا تو اس نے ان کی طرف پرمعنی نظر سے دیکھ کر سر کو ایک خاص انداز سے حرکت دی جس سے اس کا مدعا یہ کہنا تھا۔ کہ آپ ایسا ظاہر کریں۔ گویا مجھے پہچانتے ہی نہیں۔ گفتگو کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ چنانچہ دونوں ایک دوسرے کے پاس ہو کر گذر گئے۔

"جان من پیاری ایلین"۔ راڈرک نے آگے چلکر آہستہ سے کہا۔ "اب ہمارے لئے کچھ نہ کچھ امید ضرور پیدا ہو گئی ہے۔" اور اس کے بعد دونوں نے ایک دوسرے کی طرف راحت و بیم کی نظر سے دیکھا۔

اس واقعہ کے بعد انہوں نے سیر کو طول نہیں دیا۔ بلکہ اس خیال سے جلدی سرائے میں واپس آگئے۔ کہ شاید ہمیش کو کوئی پیغام پہنچانا ہو مگر کئی گھنٹے گذر گئے اور اس عرصہ میں نہ اسکی طرف سے کوئی پیغام آیا نہ وہ خود ہی ان سے ملا۔ حیران تھے۔ کہ کیا اسے معاملہ کی اہمیت کا علم نہیں؟ اور کیا اس نے یہ خبر نہیں سنی کہ ہمیں کل صبح ولندیزی بیڑہ پر یہاں سے رخصت ہونا ہے؟ پھر انہیں اس بات پر بھی تعجب ہوا کہ مارگرٹ لیسلی حسب معمول ملنے کیوں نہیں آئی؟ مگر پھر خیال آیا کہ شاید دونوں آپس میں کچھ مشورہ کر رہے ہوں گے۔ کیونکہ مارگرٹ کی باطنی فیاضی سے وہ پوری طرح خبردار تھے۔

رات کی تاریکی چاروں طرف پھیلنے لگی۔ لیکن مارگرٹ پھر بھی نہ آئی۔ اور نہ فاضل ہمیش کی ہی خبر موصول ہوئی۔ اس سے راڈرک اور ایلین کو باوجود ان کے استقلال و استقامت کے اضطراب پیدا ہوا۔ غروب آفتاب کے تھوڑی دیر بعد نہر میں کھڑے ہوئے حفاظتی جہاز

سے ایک توپ چلائی جاتی تھی ۔ اس کی گھن گرج آواز شہر میں چاروں طرف پھیل کر ہٹ گئی ۔ اس کے بعد بھی بہت سا وقت گذر گیا ۔ مگر اب تک کوئی نہ آیا ۔ آخرش ۹ بجے کے قریب راڈرک کے کمرہ کا دروازہ کھلا ۔ اور مارگرٹ نمودار ہوئی ۔

دبی آواز میں مگر ایسی جلدی اور جوش کے ساتھ جس سے راڈرک اور ایلین کے دل میں اس شک نے یقین کا درجہ حاصل کر لیا کہ وہ ہمیش کے ساتھ ملکر ضرور ہمارے فرار کے لئے کوئی اہتمام کرتی رہی ہے ۔ اس نے کہا "میں صرف تھوڑی دیر کے لئے حاضر ہوئی ہوں ۔"

"کہو مارگرٹ ۔ جو کچھ کہنا ہو ۔ اس میں تامل نہ کرو ۔" ایلین نے کہا "ہم اچھی طرح محسوس کرتے ہیں کہ تم کوئی خاص اطلاع لیکر آئی ہو ۔"

"معزز خاتون ۔ مہربانی سے ایسی بلند آواز میں گفتگو نہ کیجیے ۔ آپ کو معلوم ہے ۔ ایک دوست آپ کی مدد کے لئے آیا ہوا ہے ۔ آپ نے آج صبح اسے دیکھا تھا ۔ وہ کل ہی یہاں وارد ہوا ہے ۔ اور اب اسکی کوشش سے آپکے فرار کے متعلق ہر قسم کی تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں ۔"

"اوہ! مارگرٹ تم کیسی مبارک خبر لائی ہو ۔" اور یہ کہتے ہوئے ایلین کے سر میں خوشی و جوش کی وجہ سے چکر سا آ گیا ۔

"بانو آپ نے جو احسان عظیم ایک بار مجھ پر کیا تھا ۔ اس کا کچھ حصہ میں عنقریب ادا کیا چاہتی ہوں ۔" مارگرٹ نے کہا ۔

"مگر تمہارا شوہر؟ کیا اس کا بھی اس انتظام میں کچھ حصہ ہے؟" راڈرک نے جلدی سے پوچھا

"نہیں" مارگرٹ نے افسردگی سے جواب دیا "میں اس معاملہ میں اس پر بار نہیں ڈال سکی ۔ فی الحقیقت جو کچھ میں اس وقت کر رہی ہوں ۔ اس میں خود میرے لئے ایک طرح کا خطرہ ہے کیونکہ گو میرا شوہر عام حالات میں مجھ سے بہت اچھی طرح پیش آتا ہے ۔ لیکن اگر اسے معلوم ہو گیا کہ میں کیا کرنے لگی ہوں ۔ تو معلوم نہیں وہ مجھ سے کس قسم کا سلوک کریگا ۔"

"مارگرٹ ۔ ہم نہیں چاہتے ۔ کہ تم ہماری وجہ سے کسی خطرہ میں پڑو ۔" ایلین نے کہا "ہم اتنے خود غرض نہیں ہیں . . ."

"نہیں بانو ۔ میں اس بارہ میں مصمم ارادہ کر چکی ہوں ۔" مارگرٹ نے جواب دیا ۔ "خواہ کیسا ہی خطرہ کا سامنا ہو میں اس کا مقابلہ کروں گی ۔ خوش قسمتی سے ایبنڈ ربو شہزادہ کی زندگی کی تیاریوں میں مصروف ہے ۔ اس لئے آج رات وقت معینہ پر گھر میں میری عدم موجودگی کا احتما

اس کو معلوم نہ ہوگا۔ مگر اب مہربانی سے آپ دونو میرے الفاظ کو توجہ سے سنیں۔ اور میری بات کو منقطع کرنے کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ وقت کم ہے۔ اور سے سوال گفتگو میں ضائع کرنا ٹھیک نہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ فاضل ہمیش اس ملک کی زبان بے تکلف بول سکتا ہے اور اس نے اسی قسم کا لباس پہنا ہوا ہے۔ جیسا شہزادہ کے درباری عموماً پہنا کرتے ہیں۔ تجویز یہ ہے کہ رات کو دس بجے کے قریب وہ اس سرائے میں آکر اس کے مالک سے یہ کہے کہ میں شہزادہ کے حکم سے چاروں قیدیوں یعنی آپ دونو اور آپکے خدام قاکز اور فلورا کو لینے آیا ہوں۔ شہزادہ نے انہیں محل میں طلب کیا ہے۔ سرائے دار اسے درباری اہلکار سمجھ کر بلا تامل اسکی اجازت دے دے گا۔ آپ دونو معہ نوکروں کے ہمیش کے ساتھ یہاں سے چلدیں۔ اس کے بعد جو کچھ کرنا ہے کرلیا جائے گا۔"

"لیکن مارگرٹ۔ کیا شہزادہ کی طرف سے ایک جاسوس ہر وقت ہماری نقل وحرکت کی نگرانی نہیں کرتا؟" راڈرک نے دریافت کیا۔ "میرا خیال ہے کہ کرتا ہے۔ کیونکہ بارہا سیر کرتے ہوئے میں نے محسوس کیا ہے کہ ایک شخص ذرا پیچھے مگر ہمارے ساتھ ساتھ رہتا ہے۔"

"ہم نے اس کا بھی انتظام کرلیا ہے۔" مارگرٹ نے کہا۔ "اسے معقول رشوت دے دی گئی ہے اور وہ اس معاملہ میں ہم سے ملا ہوا ہے۔ اس خیال سے کہ شہزادہ کا عتاب اس پر نازل نہ ہو یہ انتظام کیا گیا ہے کہ وہ آپ ہی کے ساتھ ہیگ سے رخصت ہو جائے۔"

"مگر خندق کے پل پہ جو پہرہ دار رہتا ہے۔ اس کی نسبت کیا ہوگا؟ یقیناً وہ ہمیں اس حالت میں گذرنے نہیں دے گا۔" راڈرک نے اعتراض کیا۔

"ہم نے اسے بھی رشوت دے کر ساتھ ملا لیا ہے۔" مارگرٹ نے جواب دیا۔ "بس اب میں رخصت ہوتی ہوں کہ ایسا نہ ہو اینڈریو میری عدم موجودگی میں مکان پر واپس آئے۔ علاوہ بریں یہ فرض بھی میرے ہی ذمہ ہے۔ کہ وقت معینہ پر جہاز کی تیاری کا انتظام کروں۔"

راڈرک اور رالین نے جلد جلد مارگرٹ کا شکریہ ادا کیا۔ اگرچہ الفاظ تہ دل سے نکلے ہوئے تھے۔ اس کے بعد وہ انہیں فاضل ہمیش کی آمد کے لیے تیار رہنے کی تاکید کرکے رخصت ہوئی۔

باب ۲۷

واپسی

اس ناول کے ہیرو اور اس کی بیگم کو جب اس کا اطمینان ہوگیا کہ عنقریب ہماری جہاں مت کا خاتمہ ہوگا۔ اور ہم اپنے وطن کو روانہ ہو سکیں گے۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ ہمارے فرار کی تیاریاں ہر پہلو سے مکمل معلوم ہو چکی ہیں۔ اور ساری مشکلات کو پہلے سے رفع کر دیا گیا ہے۔ تو ان کی خوشی کا کیا ٹھکانہ تھا۔ مگر ہمارے لئے اس خوشی کی تفصیلات میں داخل ہونا بے سود ہے۔ اس لئے کہ ناظرین بجائے خود اس کا اچھی طرح اندازہ کر سکتے ہیں۔ مختصر یہ کہ ولیم فاکز اور فلورا کو بہت جلد اس معاملہ کی اطلاع دے دی گئی۔ اور انہیں بھی وقت پر تیار رہنے کا حکم دیا گیا۔ یہ خبر پا کر انہیں جو اطمینان ہوا وہ ان کے آقا اور بیگم کی خوشی سے کسی طرح کم نہ تھا۔

رات کے دس بج چکے تھے کہ اس کمرہ کا دروازہ جس میں راڈرک اور ایلین بیٹھے ہوئے تھے۔ کھلا۔ اور سرائے دار نے داخل ہو کر شکستہ انگریزی میں عرض کیا کہ شہزادہ والا تبار کی طرف سے ایک آدمی آپ سے ملنے کو حاضر ہوا ہے۔ وہ دونو اس واقعہ کے لئے پہلے ہی تیار تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہمیش کی آمد پر انہوں نے کسی طرح کی خوشی یا حیرت ظاہر نہ کی۔ بلکہ اسے اس انداز سے سلام کیا جس طرح وہ شہزادہ کے کسی اہلکار کو کرتے۔

دوسری طرف ہمیش نے بھی احتیاط کو ہاتھ سے نہیں دیا۔ بلکہ تکلفانہ انداز سے کہا۔ "سر راڈرک اور لیڈی ایلین میں حضور والا کی طرف سے یہ حکم لایا ہوں کہ آپ اور لیڈی ایلین معہ خدام اسی وقت ان کی خدمت میں حاضر ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ کو اس طرح بے وقت تکلیف دی گئی۔ مگر حالات کا تقاضا یہی تھا۔ کیونکہ صبح آپ کو اس ملک کے بیڑہ کے ساتھ روانہ ہونا ہے۔"

"ہم شہزادہ کا حکم ماننے پر مجبور ہیں" راڈرک نے سرسری طور پر کہا۔ اور اس کے بعد وہ سرائے دار سے متوجہ ہو کر کہنے لگا "صاحب آپ میرے نوکر اور خادمہ کو بلا دیجئے۔"

سرائے کا مالک اس کام کی انجام دہی کے لئے روانہ ہوا تو دروازہ بند ہوتے ہی راڈرک اور ایلین نے فاضل ہمیش کے ہاتھوں کو بڑی گرمجوشی سے دبایا۔ مگر یہ وقت دوستانہ مسرت

سے اٹھا رکا نہیں تھا۔ کیونکہ تھوڑی دیر میں سرائے دار ولیم اور فلورا کو ساتھ لے کر آ گیا۔ اور چاروں فاضل ہمیش کے ساتھ سرائے سے نکلے۔

تھوڑی دیر میں وہ بحفاظت باندرمیں پہنچ گئے۔ اور اس حد تک ان کی چال کا پہلا حصہ کامیاب ہوا۔ اس کے چند منٹ بعد ایک اور شخص جس نے ولندیزی طرز کا لباس پہنا ہوا تھا ہمیش سے آملا۔ یہ ان شخصوں میں سے ایک تھا جو اب تک راڈرک اور ایلین کی نقل وحرکت کی نگرانی کیا کرتے تھے۔ ایک لفظ بھی منہ سے کہے بغیر وہ ان کے ساتھ چلنے لگا۔

پاؤ گھنٹہ اسی طرح چلتے رہنے کے بعد یہ لوگ خندق کے پل پر پہنچے۔ جہاں انہیں ایک لمحہ کے لئے رکنا پڑا۔ فاضل ہمیش نے روپوں سے بھری ہوئی ایک تھیلی اس شخص کے ہاتھ میں دے دی جو پہرہ دے رہا تھا۔ اور اس نے چپ چاپ اسے وصول کر لیا۔ چونکہ اس قابل یاد رات کو شہر ہیگ میں اس مہم کی وجہ سے جو صبح انگلستان کو روانہ ہوئی تھی۔ سپاہیوں کی آمدورفت کے لئے خندق کے پلوں میں سے کسی کو اٹھایا نہ گیا تھا۔ اس لئے انہیں خندق کو عبور کرنے میں دقت نہ ہوئی۔ مارگریٹ کے انتظامات کو اس حد تک کامیاب ہوتے دیکھ کر راڈرک۔ ایلین فاکنر اور فلورا کو دلی خوشی ہوئی اگرچہ اس میں خوف کا عنصر بھی شامل تھا۔ اس لئے کہ یہ لوگ جب تک ہالینڈ کی سرزمین سے دور نہ پہنچ جائیں۔ اپنے آپ کو پوری طرح محفوظ نہ سمجھ سکتے تھے۔

دس منٹ اور چلکر یہ جماعت جس میں ہمیش۔ ولندیزی جاسوس اور چاروں شاہی قیدی شامل تھے۔ اس بڑی نہر کے کنارہ پہنچ گئی۔ جو سمندر میں جا ملتی ہے۔ اور اس جگہ مارگریٹ بھی ایک چادر اوڑھے گھونگٹ نکالے اُن سے آملی۔ صاف اور نکھری ہوئی رات تھی۔ اور چاند اور ستاروں کی روشنی میں نہر کے اندر کھڑے ہوئے جہاز صاف نظر آرہے تھے۔ اس مقام سے تھوڑے فاصلہ پر جہاں مارگریٹ ان سے ملی۔ گھاٹ پر شوروغل کی آوازیں سنائی دیتی تھیں جس سے معلوم ہوتا تھا کہ چند جہاز نہر سے چلکر راتوں رات ہلوٹ سلوس میں جہاں سے بحری بیڑہ روانہ ہونا تھا پہنچنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ مگر شکر ہے گھاٹ کے ملاحوں نے اپنے فرض کے انہماک میں ان کی طرف نہیں دیکھا اور مارگریٹ آگے چلتی ہوئی نہر کے ساتھ ساتھ انہیں قریباً پاؤ میل کے فاصلہ پر لے گئی۔ اس جگہ ایک کشتی تیار کھڑی تھی۔ جس میں چار ملاح

"محترم خاتون۔ اور آپ بھی سر راڈرک اب آپ ہر طرح محفوظ ہیں" اس جگہ پہنچ کر مارگرٹ نے جذبات کے اثر میں ڈوبی ہوئی زبان میں کہا۔ "خدا آپ کو رہتی دنیا تک شادمان رکھے"

"مارگرٹ" ایلن نے اس سے بغلگیر ہو کر کہا "ہم اس درجہ تمہارے ممنون احسان ہیں۔۔۔"

"اُف۔ آپ نے جو احسانات مجھ پر کئے ہیں، میں ان سے آدھی خدمت بھی نہیں کر سکی" مارگرٹ نے کہا۔ "ایک درخواست میں اور آپ سے کرتی ہوں اور وہ یہ ہے کہ میرا یہ خط سرائے کنگس ہوس میں میرے محترم رشتہ داروں کو پہنچا دیجئے۔ اور ان سے کہیے کہ میں ہر طرح خوش ہوں البتہ اپنے وطن انگلشائر کی پہاڑیاں دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہے۔۔۔"

یہ الفاظ کہتے ہوئے اس کی آواز میں لکنت پیدا ہو گئی۔ اور وہ اس سے زیادہ نہ کہہ سکی۔ ایلن نے خط اس کے ہاتھ سے لے لیا اور وعدہ کیا کہ اسے بحفاظت پہنچا دیا جائے گا۔ اس کے بعد رخصت ہونے والوں اور مارگرٹ نے ایک دوسرے کو الوداعی کلمات کہے۔ راڈرک۔ ایلن۔ ولیم۔ فلورا ہمیش اور ولندیزی سپاہی یہ سب کشتی میں سوار ہوئے اور وہ فوراً ہی منجدھار کی طرف چل دی مارگرٹ نے رومال ہلا کر انہیں آخری بار الوداعی اشارہ کیا۔ اور اس کے بعد شہر کو واپس ہوئی۔

چار مضبوط ملاحوں کے کھینے سے جنہیں راڈرک نے فوراً پہچان لیا کہ بھیس بدلے ہوئے باشندگان سکاٹ لینڈ ہیں کشتی تیز چلتی سمندر کی طرف ہولی۔ آخر نہر کے دہانہ پر وہ اس جہاز کے پہلو میں جا لگی جس سے اس کا تعلق تھا۔ اور جسے ہمیش خاص طور پر اسی مطلب کے لئے لیتھ سے کرایہ پر لایا تھا۔ معاً یہ جماعت بحفاظت جہاز پر سوار ہو گئی۔ کشتی کو بھی اوپر کھینچ لیا گیا۔ اور چونکہ ہوا موافق تھی۔ اس لیے تھوڑی سی دیر میں ہی ہالینڈ کا ساحل بہت پیچھے رہ گیا۔

سکاٹ لینڈ تک جہاز کے سفر کے حالات بیان کرنا فعل عبث ہے۔ اس لئے ہم انہیں نظرانداز کرتے ہیں۔ خصوصاً اس لئے کہ اب ہمیں جدید یورپ کی تاریخ کے اہم تر واقعہ کا حال لکھنا ہے اس لئے مختصر طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس سے دوسرے دن ۱۲ اکتوبر ۱۶۸۸ء کی دوپہر کو ولیم والئے ہالینڈ کا عظیم الشان بحری بیڑہ ہلوٹ سلوس میں جمع ہو کر کھلے سمندر کی طرف روانہ ہوا۔ مگر پہلی رات ہی ایک خوفناک طوفان پیش آیا۔ جس سے نہ صرف کئی جہازوں کو نقصان عظیم پہنچا بلکہ باقیوں کو بھی واپس ہٹ آنا پڑا۔ اس طرح قریباً ۱۰ روز کا توقف پیدا ہو گیا۔ لیکن اس نقصان کی بہت جلد تلافی کی گئی۔ اور آخر کار یکم نومبر کو یہ بیڑہ پھر ایک بار انگلستان کی طرف روانہ ہوا۔

شہزادہ ولیم کی اس مہم کی عظمت کا کچھ اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ بیڑہ میں کل ۶۰۰ جہاز شامل تھے جن میں سے ۵۰ جنگی اور باقی باربرداری کے لئے تھے۔ جہاز برل جس پر خود شہزادہ سوار تھا۔ ان سب کے آگے تھا۔ اس کے بعد فوج اور باربرداری کے جہاز تھے۔ اور سب سے آخر جنگی جہاز جن کی کمان امیرالبحر ہربٹ اور لارڈ ڈمبلین کے سپرد تھی۔ بحیرہ جرمنی میں پہنچکر یہ بیڑہ پہلے تو ساحل یارک شائر کی سمت میں روانہ ہوا جس سے ملک میں افواہ پھیل گئی کہ شہزادہ کا ارادہ سب سے پہلے یارک شائر پر حملہ کرنے اور وہیں اپنی فوجیں اتارنے کا ہے۔ مگر حقیقت میں یہ شہزادہ ولیم کی چال تھی جسے اس نے اس لئے اختیار کیا تھا کہ لوگ اس کے اصلی ارادہ سے غافل ہو جائیں۔ لارڈ ڈمبلین اپنے تیز رو جنگی جہاز انوسٹیبل کو لیکر عین ساحل انگلستان کے قریب پہنچ گیا۔ اور وہاں اس نے انگریزی میں چھپے ہوئے بے شمار اشتہارات تقسیم کئے جن کے نیچے شہزادہ کے دستخط تھے۔ یہ اشتہار ہاتھوں ہاتھ ہر حصہ ملک میں پھیل گئے ان میں شہزادہ کے ارادوں کو نہایت بلند پیرایہ میں بیان کیا گیا تھا۔ اگرچہ یہ سب باتیں اس کے حقیقی منشا سے سراسر بعید تھیں۔ لکھا تھا کہ شہزادہ کی خواہش فقط یہ ہے کہ ایک آزاد پارلیمنٹ کا تقرر عمل میں لایا جائے۔ جو لوگوں کی حریت کی محافظ ہو۔ انہیں ضمیر کی آزادی عطا کرے اور اس بات کی تحقیقات اپنے ذمہ لے کہ کیا حقیقی شہزادہ ویلز اب تک زندہ ہے۔ اور اگر نہیں تو کیا اس کی جگہ کسی فرضی بچہ کو دی گئی ہے۔ صاف ظاہر تھا کہ ارل اور کونٹس آف سنڈرلینڈ نے اس معاہدہ کے خلاف جو انہوں نے شاہ جیمز سے کیا تھا۔ اس بارہ میں سارے حالات ہنری سڈنی سے بیان کر دیئے تھے۔ اور اس کی وساطت سے ان کا علم شہزادہ ولیم کو بھی ہو گیا یہی وجہ تھی کہ شہزادہ کے اشتہار میں اس معاملہ کا ذکر درج ہوا۔ ضمناً اس اشتہار میں یہ بھی لکھا تھا کہ شہزادہ کا ارادہ انگلستان کے موجودہ خاندان شاہی میں کسی مداخلت کا نہیں ہے اس کی آمد کا مدعا فقط یہ ہے کہ لوگوں کی شکایات رفع کی جائیں۔ اور ان مشیران بد کو جو بادشاہ کو اپنے نرغہ میں لئے ہوئے ہیں ہٹا دیا جائے۔

ادہر تو یہ اشتہار تعداد کثیر میں تقسیم ہو رہا تھا۔ دوسری طرف شہزادہ ولیم کا بیڑہ یارک شائر کے ساحل پر ٹھیرنے کی بجائے بحیرہ جرمن پر چلتا ہوا آبنائے کی طرف ہو لیا۔ جو ترتیب اوپر درج کی گئی ہے۔ اسی میں یہ خوفناک بیڑہ آگے کی طرف بڑھتا رہا۔ تیز ہوا کی مدد سے چھ سو جہاز اس شان سے کہ بادبان پھولے ہوئے اور ہر ایک کے مستول پر ہالینڈ اور انگلستان کے پھریرے لہرا

رہے تھے۔ انگلستان سے قریب تر ہوتے گئے۔ ہارج کے پاس جہاں انگریزی بیڑہ لارڈ ڈارٹ متھ کی کمان میں ٹھیرا ہوا تھا۔ دشمن کے جہازوں نے ایسے طریق پر ترتیب بدلی کہ ۵۰ جنگی جہاز باقاعدہ کے سامنے ایک قطار باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ گویا ایک بحری فصیل پیدا ہو گئی جس میں ہر طرف توپ خانہ نظر آتا تھا۔ اور شہزادہ ولیم کا شاندار جہاز برل ان سب کے آگے تھا۔

۳ نومبر یوم شنبہ کو صبح کے ۸ بجے یہ بیڑہ ساحل ایکس پر نظر آیا۔ مطلع ابر آلود اور سمندر پر کہر چھایا ہوا تھا۔ اس لئے صرف اگلے جہاز نظر آتے تھے۔ لارڈ ڈارٹ متھ کے ماتحتوں میں کئی افسر خفیہ طور پر شہزادہ ولیم سے ملے ہوئے تھے۔ اور ان کی طرف سے اصرار ہو رہا تھا کہ دشمن کا بیڑہ دریائے ٹیمز میں داخل ہوا چاہتا ہے۔ جہاں ہم اسے بآسانی حراست میں لے سکیں گے علاوہ بریں پروا اس زور سے چل رہی تھی۔ کہ ڈارٹ متھ کے بیڑہ کے لئے ہارج سے نکلنا مشکل تھا۔ اس طرح کچھ تو اپنے مشیروں کی غلط بیانیوں کچھ قدرتی نامہربانیوں کی وجہ سے برطانیہ کا امیر البحر اپنے جہازوں کو لئے بندرگاہ میں ہی پڑا رہا

باب ۔۴۷

ہالینڈ کا بحری بیڑہ

اس اثنا میں شہزادہ ولیم کے جہاز شان و شوکت سے چلتے آبنائے ڈوور میں داخل ہوئے۔ ۱۰ بجے کے قریب بادل منتشر ہو گئے۔ اور سورج اس غیر معمولی آب و تاب سے نمودار ہوا جو ماہ نومبر میں بمشکل دیکھی جاتی ہے۔ اسکی تیز روشنی میں ایسا ہیبت ناک نظارہ دکھائی دیا۔ جس کی نظیر دنیا کے تھیٹر میں شاذ و نادر دیکھنے میں آتی ہے۔ سواحل کنٹ و فرانس کے درمیان ۲۰ میل کے اندر دشمن کا شاندار بیڑہ اس طرح پھیلا ہوا تھا کہ دونو ملکوں کے ساحل سے اس کا فاصلہ بمشکل ایک فرسنگ ہوگا جس کے معنی صاف لفظوں میں یہ ہیں کہ پندرہ میل کی دوری میں ہر طرف جہاز ہی جہاز نظر آتے تھے۔ ۱۵ ہزار مسلح فوج باربرداری کے جہازوں پر تیار کھڑی تھی۔ اور سورج کی تیز روشنی میں اس کے ہتھیار آب و تاب سے چمک رہے تھے۔ دونو طرف خشکی پہ ہزارہا تماشائی میلوں تک پھیلے ہوئے تھے۔ کنٹ اور پکارڈی میں بیڑہ کی آمد کی خبر جنگل کی آگ کی تیزی رفتار سے پھیل گئی۔ کاروبار بند ہو گئے۔ اور کیا اتنگ کیا فوانسیس سب

اپنے گھروں سے نکلکر اس پُرعظمت و شوکت نظارہ کو دیکھنے کے لئے کنارہ پہ جمع ہو گئے۔

دفعتاً شہزادہ کے جہاز برل کے دونو پہلوؤں سے دھوئیں کا بادل اٹھا۔ اور دو توپوں کے چلنے کی گرجتی ہوئی آواز نیلگوں سبز پانی کی سطح پر بہتی ہوئی کنارہ کے تماشائیوں تک پہنچی یہ اشارہ پاتے ہی بیڑہ کے ہر ایک جہاز پہ فوجی باجہ بجنا شروع ہوا۔ جلاجل اور تاشوں اور شہنائیوں اور نرسنگھوں نے آن واحد میں شور قیامت برپا کر دیا۔ جس میں چھوٹے جہازوں کے بگل کی آوازنے اور اضافہ کیا۔ اس اثنا میں سورج بدستور آب و تاب سے چمکتا اور جھنڈے پوری شان و شوکت سے مستولوں پر لہرا رہے تھے۔ تیز ہوا سے پھیلے ہوئے بادبان ان لاانتہا بحری بگلوں کے پروں کی طرح چمکتے تھے۔ جن کی پرواز نے اس نظارہ کو اور بھی دلفریب بنا دیا تھا۔

ڈوور کے پاس پہنچکر جہاز برل سے پھر ایک بار سفید دھوئیں کا بادل اٹھا۔ اور اس کے اندر بارود کی آگ بجلی کی طرح چمکی۔ جس کے بعد توپ چلنے کی آواز بادل کی خوفناک گرج کی طرح سنائی دی۔ ۲۱ بار اسی طرح ہوا۔ یہ گویا قلعہ ڈوور کی سلامی تھی۔ جو توپوں کے ذریعہ اتاری گئی۔ ہر بار اس جہاز سے توپ چلنے کے بعد باقی ۵۰ جنگی جہاز ایک ساتھ توپیں چلاتے تھے جن کی گھنگرج آوازیں شور موسیقی میں آمیز ہو کر نظارہ کی ہیبت کو دوبالا کرتی تھیں۔ ولندیزی جہازوں نے ڈوور اور ریکیلے کے قلعوں کی سلامی ایک ساتھ دی اور اس عرصہ میں یہ عظیم الشان بیڑہ دھوئیں کے بادل میں نظروں سے پوشیدہ رہا۔ مگر آخرکار جب ہوا نے بخارات کو منتشر کیا۔ تو خوفناک بیڑہ اسی شان عظمت کے ساتھ کھڑا نظر آیا۔ بادبان بدستور پھولے ہوئے جھنڈے لہرا رہے تھے۔ مجموعی طور پر اس نظارہ کا اثر قلب انسانی پہ بہت رُعب ڈالنے والا تھا۔

یکایک ساحل انگلستان سے ایک زوردار نعرہ تحسین بلند ہوا۔ اور ہزارہا آوازوں نے مشترک ہو کر ہالینڈ کے شہزادہ کا جو اپنے جہاز پر بڑے سکون و استقلال کے ساتھ کھڑا تھا خیر مقدم کیا۔ گویا یہ آواز شور قیامت کی طرح ساحل سے اٹھ کر سطح بحر پہ بہتی ہوئی فضا میں پھیلی اور اسی رات لندن میں رعشہ براندام شاہ جیمز کو ایک قاصد کی زبانی معلوم ہوا۔ کہ کس طرح رعایا کے لاکھوں آدمی شہزادہ آرینج کا دلی خیر مقدم کر رہے ہیں۔

توپوں کی سلامی کے بعد بیڑہ نے اور آگے کی طرف نقل و حرکت شروع کی۔ اور چند

گھنٹوں کے عرصہ میں ساحل انگلستان پر ڈنجنس کے پاس اور ساحل فرانس پر بولون سے پرے تک پھیل گیا خشکی پر تماشائیوں کا ہجوم اب تک بدستور تھا۔ اب تک لوگ اس پر عظمت نظارہ کو ہیبت و اشتیاق کی نظر سے دیکھ رہے تھے۔ جہاز بریل سب سے آگے تھا۔ اور باقی جہازوں کا ضبط انتظام ہر لحاظ سے مکمل و قابل تعریف نظر آتا تھا۔ صاف ظاہر تھا کہ ان چھ سو جہازوں میں سے ہر ایک تجربہ کار اور ماہر شناور موجود ہے۔ چلتے چلتے بحری بیڑہ ہیسٹنگز کے پاس پہنچا۔ اور اس مقام اور بیچی ہیڈ کے درمیان سسکس کی ساری آبادی اس نظارہ کو دیکھنے کے لئے جمع ہوئی خلقت کے پرشور نعرے رہ رہ کر بلند ہوتے اور ہوا کو چیر کر آسمان تک پہنچتے تھے۔ اور اگر اس شہزادہ کے پرسکون دل پر۔ جسے اس وقت دنیا کے تاجداروں میں سب سے زیادہ قابل فخر حیثیت حاصل تھی۔ کوئی چیز اثر کر سکتی تھی۔ تو وہ دشمن کی رعایا کی وہ خیر مقدمی آواز تھی۔ جو اسے صحن جہاز پر کھڑے ہوئے رہ رہ کر سنائی دیتی تھی۔ کچھ شک نہیں۔ کہ ساری دنیا کی نظریں اس کی ذات پر لگی ہوئی تھیں۔ ایک عظیم الشان قوم کی قسمت اس کے ہاتھ میں تھی۔ ایک خاندان شاہی کی تقدیر کا فیصلہ اس کے حکم کا منتظر تھا۔

شام کو جب سورج نارنجی۔ ارغوانی اور بنفشئی رنگوں کی چادر میں لپٹا ہوا قبر مغرب میں اترا تو شہزادہ ولیم کے چھ سو جہازوں کا بیڑہ بیچی ہیڈ سے پرے رود بار انگلستان میں چل رہا تھا۔ اس موقعہ پر غروب آفتاب کی علامت میں جہاز بریل سے ایک اور توپ چلنے کی آواز سنائی دی جس کے بعد باقی ۵۰ جنگی جہازوں میں سے ہر ایک نے توپوں کا فائر کیا۔ ساحل انگلستان پر بیچی ہیڈ سے لیکر برائٹن تک سسکس کے لوگ بدستور جمع تھے۔ ہزاروں الاؤ جلائے گئے۔ تاریکی میں جلتی ہوئی مشعلیں شہاب ثاقب کی طرح متحرک نظر آتی تھیں۔ اور خوش آمدید کے نعرے جہازوں کے سپاہیوں تک پہنچ رہے تھے۔ تھوڑی دیر میں شفق کی زرد اور قرمزی رنگت رات کی سیاہی میں بدل گئی۔ اور چاروں طرف تاریکی نے تسلط کر لیا۔ دن غیر معمولی طور پر روشن اور تابناک رہا تھا۔ مگر اب جو سیاہی نمودار ہوئی تو وہ موسم سرما کے عین مطابق تھی۔ ہر طرف انتہا درجہ کی تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ چاند اور ستارے غائب تھے اور آسمان آبنوس کی رنگت اختیار کر چکا تھا۔ مگر ان لوگوں کو جو بیڑہ کے جہازوں پر سوار تھے۔ اس وقت عناصر کی کیا پروا تھی دیکھتے دیکھتے جہاز بریل پر کئی لالٹینیں روشن ہوئیں۔ جس کے بعد بیڑہ کے باقی جہازوں نے اس کی تقلید کی۔ آن واحد میں صدہا بتیاں روشن ہو گئیں۔ جن کی وجہ سے سمندر کا پانی

میلوں تک چمکتا نظر آتا تھا۔ اس روشنی میں وہ لوگ جو ساحل بحر پر چل رہے تھے۔ شاندار جہازوں کی نقل و حرکت کو اچھی طرح دیکھ سکتے تھے۔ اور اس نئے پہلو سے واقعی یہ نظارہ ایک عجیب شوکت پیش کرتا تھا۔ رات بھر بیڑہ کے جہاز اسی طرح چلا گئے۔ آگے آگے شہزادہ کا اپنا جہاز بدل تھا۔ جس کے پچھلے حصہ میں تین بہت بڑی لالٹینیں جل رہی تھیں۔ جو بیڑہ کے باقی جہازوں کو رستہ دکھانے کا ذریعہ تھیں۔

آخر جب رات ختم ہوئی تو ۳۔نومبر یوم یکشنبہ کی صبح کو یہ شاندار بیڑہ جزیرہ وائٹ کے قریب پہنچ چکا تھا۔ جب سورج نے فرانس کی پہاڑیوں کے پیچھے سے سر نکالا تو جہاز برل نے پھر ایک توپ چلائی۔ اس کے بعد جب دن کی روشنی چاروں طرف پھیل گئی۔ تو معلوم ہوا کہ جزیرہ مذکور کے کناروں پر بے شمار خلقت جمع ہے۔ دن کی روشنی اور تمازت گویا خود آسمان کی طرف سے شہزادہ ولیم کے لئے فال سعید تھی۔ اابجے تک بیڑہ اسی شاندار ترتیب اور ضبط انتظام کے ساتھ آگے کی طرف چلتا گیا۔ مگر اب جہاز برل کے سب سے اونچے مستول سے کچھ اشارہ ہوا۔ بادبان ڈھیلے کر دیئے گئے۔ اور ان کا کچھ حصہ لپیٹ لیا گیا جس کی تقلید باقی ۶۰۰ جہازوں نے بھی کی۔ یہ دعا کا وقت تھا۔ اور بیڑہ کے سب جہازوں میں پراٹسٹنٹ طریق پر اس مہم کی کامیابی کے لئے دعا مانگی گئی۔ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے عرصہ میں جب عبادت ختم ہوئی۔ تو پھر ایک بار بادبان پھیلا دیئے گئے۔ جہاز برل سے تین توپیں ایک ساتھ چلائی گئیں۔ جو اس بات کی علامت تھی کہ بیڑہ کو دوبارہ انگلستان کے گہرے سبز پانی پر آگے چلنا ہے۔ اس موقعہ پر ان لوگوں نے جو سینٹ آلبنز ہیڈ پر جمع تھے جہازوں کی نقل و حرکت کا پرجوش نعروں سے خیر مقدم کیا۔

جزیرہ پورٹ لینڈ کے پاس سے گذر کر جہاز آگے کی طرف چلے۔ آخر سورج غروب ہوا اور شب گذشتہ کی سیاہی پھر ایک بار سطح بحر پر محیط ہو گئی۔ ہر ایک جہاز کے پچھلے حصہ میں لالٹینیں جلا دی گئیں۔ سمندر کے پانی نے نورانی چادر کی صورت اختیار کر لی اور روشنی کا عکس سمندر کی لہروں میں نظر آنے لگا۔ لیکن بیڑہ خشکی سے اتنی دور تھا کہ ڈیون اور ڈورسٹ علاقہ کے باشندے ساحل پر کھڑے ہو کر اسے نہ دیکھ سکتے تھے۔ آدھی رات کے قریب باد تند چلنے لگی جس نے ایک بجے کے قریب اور تیزی اختیار کی۔ لیکن شہزادہ ولیم کا بیڑہ کسی حادثہ کے بغیر بدستور آگے کی طرف چلتا رہا۔ ہر جہاز کے ناخدا کی آنکھیں جہاز برل

کے ان تین لیمپوں کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ جو چراغ راہ کا کام دیتے تھے۔

موجوں کے زور سے جہاز ڈگمگا رہے تھے۔ جہازوں کے صحن پانی سے تر ہو گئے۔ ہوا کے زور سے مستولوں کے رستے کھڑکھڑا رہے تھے مگر اس عظیم الشان بیڑہ میں ایک شخص بھی ایسا کم حوصلہ یا بزدل نہ تھا۔ جو ان مشکلات سے ہراساں ہو جاتا۔ سارے ناخدا تجربہ کار اور ہر ایک جہاز کا کماندار ذی حوصلہ تھا۔ رات بھر شہزادہ ولیم اپنے جہاز کے صحن پر حاضر رہا۔ اور اگرچہ لیمپوں کی روشنی میں اس کا چہرہ زرد نظر آتا تھا تاہم نہ آنکھوں سے اضطراب ظاہر ہوتا تھا۔ اور نہ لبوں کی حرکت سے۔ صبح کے قریب طوفان نے شدت اختیار کی۔ تاہم مختلف جہازوں پر جلتے ہوئے چراغوں سے ان کی مقامیت کا اندازہ ہو سکتا تھا اور اس سے صاف ظاہر تھا کہ ان کی ترتیب یا انتظام میں خلل نہیں آیا بلکہ وہ ہمت و استقلال کے ساتھ ہر قسم کی مشکلات پر غالب آتے ہوئے آگے بڑھے جاتے ہیں۔

آخر جب دن نکلا اور سب جہازوں کے لیمپ گل کر دیئے گئے۔ تو ہوا کی شدت بھی کم ہو گئی اور سمندر نے پرسکون حالت اختیار کی۔ جب آفتاب عالمتاب سطح بحر کے اس مقام سے نکلتا دکھائی دیا جسے یہ جہاز بہت پیچھے چھوڑ آئے تھے۔ تو شہزادہ ولیم کے جہاز نے حسب معمول صبح کی توپ چلائی۔ اور جب یہ رسم باقی جہازوں کی طرف سے بھی ادا ہو چکی تو ان میں علامات باہمی کا تبادلہ ہوا جب سب سے پیچھے چلنے والے جہاز سے لیکر ہراول کے جہازوں تک مستولوں پر سے اشارے ہو چکے تو اس اطلاع نے ملاحوں کے دلوں میں پھر جوش تازہ کر دیا۔ کہ شب گذشتہ کے طوفان سے کسی جہاز کو نقصان نہیں پہنچا۔ اور اگر کسی کو تھوڑا بہت پہنچا بھی تو وہ ایسا تھا کہ بآسانی مرمت کی جا سکتی تھی۔ اس اطلاع کی خوشی میں بیڑہ کے ہر حصہ میں فوجی باجے بڑے زور سے بجنا شروع ہوا۔

لیکن اب معلوم ہوا کہ رات کے وقت جہاز بدل نے رستہ سمجھنے میں غلطی کی اور اپنی تین بڑی لالٹینوں کی مدد سے باقی بیڑہ کو ٹوربے کی جانب لے جانے کی بجائے پرال پوائنٹ سے گذر کر ڈیون شائر کے جنوبی ساحل کی طرف ہو لیا۔ اس وقت اتر کی ہوا چل رہی تھی جس کے زور سے بیڑہ کے ساحل انگلستان سے پرے ہٹ جانے کا اندیشہ تھا۔ حملہ آوروں کی حالت اس وقت حقیقت میں نہایت تشویشناک تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ قسمت نے دم آخر میں ان کا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ اگر ہوا اسی رخ چلتی رہی تو خشکی پر اترنا غیر ممکن تھا۔ بلکہ عجب نہیں

ہوا کے زور سے بیڑہ انگلستان سے بہت دور کھلے سمندر میں پہنچ جائے۔ ایسی حالت میں اگر ارل آف ڈارٹ متھ اپنے جہازوں کو لیکر اس کا تعاقب کرتا تو اس کا کامیاب ہوتا سہل تھا۔ اس وقت شہزادہ ولیم نے محسوس کیا کہ اسکی حالت کیسی تشویشناک ہے۔ کیونکہ انگریزی بیڑہ کے افسر اور ملاح ہر چند بڑی حد تک اس کے حامی تھے۔ تاہم صاف ظاہر تھا کہ اگر ایک بار انہوں نے معلوم کیا کہ اس کی کامیابی مشکوک ہے تو وہ ذاتی سلامتی کے خیال سے اس کی حمایت چھوڑ کر لارڈ ڈارٹ متھ کے زیر کمان اس سے برسر جنگ ہونے پر مجبور ہوں گے۔ ایک شکست ولیم کی امیدوں کو شکست و ریخت کرنے کے لیے کافی تھی۔ ایسا عظیم الشان بیڑہ اگر ایک بار منتشر ہو گیا تو پھر اسے جمع کرنا مشکل ہوگا۔ اور پھر اگر رود بار کے ناکے بند کر دیئے گئے۔ تو اس کے لئے اس کے سوا کیا چارہ کار ہوگا۔ کہ فرانس کی بندرگاہوں میں پناہ حاصل کرے۔ چونکہ شاہ فرانس اس کا مسلمہ دشمن اور شاہ جیمز کا جگری دوست تھا۔ اس لئے یہ کارروائی دہن شیر میں گھسنے کے برابر تھی۔ اور اگر ایک بار ولیم ساحل فرانس پر پہنچ گیا۔ تو اس کی عمر کا باقی حصہ قیدخانہ میں بسر ہونا یقینی تھا۔

غرض یہ خطرات اور اندیشے تھے جو شہزادہ ولیم کو اپنی ذات اور بیڑہ کے جہازوں کی نسبت لگے ہوئے تھے۔ مگر ان کے باوجود اس نے ہمت نہیں ہاری۔ نہ اپنے ارادوں کو متزلزل ہونے دیا۔ اور اس کی مثال سے بہادر کونٹ آف شومبرگ جو اس کے جہاز برل پر سوار تھا۔ مشہور انگریز امیر البحر ہربرٹ جو اس کے جنگی جہازوں کا کمانڈر تھا۔ اور لارڈ ڈمبلین کے حوصلے بھی مضبوط و استوار رہے۔ فی الحقیقت اس عالی شان بیڑہ میں ایک شخص بھی ایسا نہ تھا جس کا دل ان مشکلات کی وجہ سے ہراساں ہوا ہو۔

اتنے میں بعض تجربہ کار ملاحوں نے فلکی علامات سے اندازہ کیا کہ ہوا کا رخ عنقریب بدلا چاہتا ہے۔ اور واقعی تھوڑی دیر میں وہ شمال سے جنوب کی طرف چلنے کی بجائے مشرق سے مغرب کی طرف چلنے لگی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جہاز بڑی آسانی سے اصلی راہ پر آگئے۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ہوا کا رخ پھر بدلا۔ جس سے جہازوں کا نظام ترتیب از سر نو قائم ہو گیا۔ جہاز برل بدستور بادبان پھیلائے آگے ہو لیا۔ اور تین توپوں کی زوردار آوازنے باقی جہازوں کو خبردار کیا کہ انہیں اس کے پیچھے چلے آنا چاہیئے۔ تھوڑی دیر میں بیال پوائنٹ مغرب کی طرف رہ گیا۔ اور اس سمت سے جو جہاز انتہائی پہلو پر تھے خلیج سٹارٹ میں چلنے لگے۔ اتنے میں جہاز برل سے

پھر اشارہ ہوا جس سے پاس کے جہازوں نے رفتار مدھم کردی اور وہ جو دائیں جانب چل رہے
تھے۔ اور آگے کو بڑھ آئے۔ اب تمام بیڑہ خمیدہ صورت میں ٹوربے کی طرف جا سکتا تھا۔ فارٹ
مینہ کا قصبہ بائیں طرف نظر آیا۔ تو معلوم ہوا کہ اس کے ساحل پر بے شمار تماشائی جمع ہیں دیکھتے
دیکھتے ایک چھوٹا سا جہاز چند راسخ الاعتقاد پراٹسٹنٹوں کو لئے ہوئے جو سب سے اول شہزادہ ولیم
کا خیر مقدم کرنا چاہتے تھے۔ برل کی طرف روانہ ہوا۔

اور اب سنتا ایرل کا توپ خانہ پھر گھنگھرج آواز پیدا کرتا اور ولندیزی بیڑہ بادبان پھیلائے
استقلال کے ساتھ ٹوربے کی طرف چل رہا ہے۔ وہ وقت دور نہیں جب قسمت کا پانسہ پھینکا جائیگا
اور شہزادہ ولیم ساحل انگلستان پر ہوگا۔ اس ملک کے ساحل پر جس کا تاج زیب سر کرنے کی
اسے مدت سے آرزو تھی۔ فوجی باجہ پھر ایک بار جوش و خروش سے بجنا شروع ہوا۔ اور جلاجل۔
نرسنگھوں۔ نفیریوں۔ گھنٹوں۔ اور تاشوں کی آواز نے شور قیامت پیدا کر دیا۔ اس روز آفتاب
بھی پوری آب و تاب سے نکلا۔ سماں ایسا تھا۔ کہ نومبر میں کبھی نہیں ہوا۔ عظیم الشان جہازوں
کے باجہ کی گت کے ساتھ بحر ناپیدا کنار کی موجوں پر خراماں خراماں چلنے سے ایک عجیب دلکش
منظر پیدا ہو رہا تھا۔ ہر ایک جہاز پر جھنڈیاں اور نشان لہراتے تھے۔ مسلح بند فوجیں صحن پر
ایستادہ تھیں۔ جنگی جہازوں پر بحری سپاہ نے بندوقیں شانوں پر رکھی ہوئی تھیں۔ اور خشکی
سے دور تک لوگوں کے پرخروش نعرہ ہائے استقبال سنائی دے رہے تھے۔

ٹوربے کے پانی میں داخل ہو کر برل نے منزل مقصود تک پہنچنے کی خوشی میں ۲۰ توپوں کی
سلامی دی۔ جس کی تقلید باقی تمام جنگی جہازوں نے جو باربرداری کے جہازوں کے گرد جمع تھے۔
کی۔ اس سے ایک عجیب پر رعب نظارہ پیدا ہوا۔ آخر دوشنبہ ۵۔ نومبر ۱۶۸۸ء کی دوپہر
کو سارا بیڑہ ٹوربے میں لنگر انداز ہوگیا۔ اور اس وقت جب کہ توپوں کے چلنے۔ فوجی باجہ
کے جوش و خروش سے بجنے اور ساحل پر تماشائیوں کے بلند نعروں سے آسمان گونج رہا تھا۔ فوجوں
کے خشکی پر اترنے کا عمل شروع ہوا۔

باب ۷۵

قلعہ ایڈنبرگ کا محاصرہ

ولندیزی فوج سے خشکی پر اترنے کے بعد جو واقعات پیش آئے۔ ان پر ایک سرسری نظر ڈالنا

کافی ہوگا۔ پورے حالات تاریخ میں قلمبند ہیں۔ اور ہر شخص ان کا بالتفصیل مطالعہ کر سکتا ہے ملک شاہ جیمز کے مظالم سے عاجز ہو کر شہزادہ ولیم کی آمد کو ندائے حریت سمجھ رہا تھا۔ قوم کے سرآوردہ رہنما اس سے اظہار وفاداری کر چکے تھے۔ پراٹسٹنٹ امرا نے اکثر بڑے شہروں پر قبضہ کر کے ان میں شہزادہ کی حکومت کا اعلان کر دیا اور رفتہ رفتہ بے چینی کی لہر فوج میں بھی پھیل گئی تھی۔ شاہ جیمز نے جب دشمن کے حملہ کی خبر سنی۔ تو فوج کی کمان ہاتھ میں لیکر مقابلہ کی غرض سے سالسبری پہنچا۔ مگر فوج اور رعایا دونو کی طرف سے نہ صرف برگشتگی بلکہ نفرت و حقارت کا اظہار ایسے نمایاں طریق پر ہوا کہ جیمز ایسا کند ذہن حکمران بھی اسے نظر انداز نہ کر سکا۔ پس وہ ایک بار بھی مقابلہ کئے بغیر پیچھے ہٹ گیا اور لندن میں چند دستوں کو شاہی جھنڈے تلے جمع کرنے کی ایک آخری اور بے سود کوشش کے بعد بادشاہ اور ملکہ دونو مملکت سے فرار ہو گئے۔

بخلاف ازیں شہزادہ آرینج کا ستارہ اوج پر تھا۔ وہ جدھر جاتا فتح و نصرت کی دیوی اس کے گھوڑے کی باگ چومتی تھی۔ دیکھتے دیکھتے اس نے سارے انگلستان پر قبضہ کر لیا۔ حملہ کی خبر سنتے ہی ایڈنبرگ کے پریسبیٹرین لوگ جو باطن میں اس کے حامی و وفادار تھے۔ شاہ جیمز کے افسروں سے باغی ہو گئے۔ انہوں نے قصر ہولی روڈ کا روغن گرجا لوٹ لیا اور ڈیوک آف گارڈن کو جو قلعہ پر قابض تھا۔ اسے خالی کرنے پر مجبور کیا۔ مگر آخرالذکر نے ارل آف بالکراس۔ ارل آف ڈنبرٹن وائیکونٹ ڈنڈی اور باقی امرا کی مدد سے باغیوں کا یہ مطالبہ پورا کرنے سے انکار کیا آخرالذکر اس قابل نہ تھے کہ کھلم کھلا قلعہ پر دھاوا کرتے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ شہر ایڈنبرگ دو مختلف فریقوں کے ہاتھ میں رہا۔ ایک طرف پریسبیٹرین جماعت شہر پر قابض تھی۔ دوسری جانب جیکبائٹ قلعہ پر۔ مگر دونو ایک دوسرے سے برسر جنگ ہونے سے بچتے تھے۔ گویا فریقین کی رضامندی سے خانہ جنگی کا سلسلہ بند رہا۔ دونو جماعتیں واقعات کی رفتار دیکھتی رہیں۔ ہر ایک کو اس کا انتظار تھا۔ کہ حالات آخر کار اس کے موافق ثابت ہوں گے۔

ناظرین کو یاد ہے کہ ایلین سیکڈ انلڈ نے ڈیوک آف گارڈن کی رجمنٹ میں کپتان کا عہدہ منظور کر لیا تھا۔ شاہ جیمز کے حامیوں میں وہ سب سے زیادہ ڈیوک آف گارڈن کو دم آخر تک مزاحمت جاری رکھنے پر اکسا تا رہا۔

انہی ایام میں سر راڈرک سیکڈانلڈ۔ حسین ایلین۔ خدام اور فاضل ہیتھ کے ساتھ کوہستان سکاٹ لینڈ میں وارد ہوا۔ ولندیزی جاسوس کو جو ان کے ساتھ ہالینڈ سے چلا آیا تھا۔ انہوں نے

لینڈ ہی میں چھوڑ دیا۔ مگر اس سے جدا ہونے سے پہلے انہوں نے اسے اس روپیہ سے کافی انعام واکرام دیا جو لارڈ گلنکو اور گلن فان نے ہمیش کو بوقت روانگی دیا تھا۔ سرائے کنگس ہوس میں پہنچکر راڈرک اور ایلین نے مارگرٹ کی چھٹی بڈھے مارین اور اس کی بیوی کے حوالہ کردی اور اس کے ساتھ ہی زبانی یقین دلایا۔ کہ تمہاری بیٹی ہالینڈ میں اتنی ہی خوش ہے۔ جیسا کسی شخص کے لیے اپنے وطن سے دور رہ کر ہونا ممکن ہے۔

دو ماہ کی غیر حاضری کے بعد جب یہ چاروں وادی گلنکو میں وارد ہوئے تو ان کے دل خوشی سے اچھل رہے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ دو ماہ کا عرصہ طویل نہیں۔ پھر بھی جو عجیب وغریب واقعات انہیں اس دوران میں پیش آئے۔ نیز جن خطرات سے انہیں گذرنا پڑا۔ ان کے اعتبار سے یہ مدت غیر معمولی محسوس ہوتی تھی۔ سر راڈرک اور لیڈی ایلین کی واپسی کی خبر آناً فاناً وادی کے ہر حصہ میں پھیل گئی۔ اور ساری آبادی ان کے پرجوش استقبال کے لئے جمع ہولی۔ ہمیش کی روانگی کے وقت لارڈ گلن فان قلعہ میکڈانلڈ ہی میں مقیم تھا۔ اب وہ بھی والئے گلنکو سمیت گھوڑے پر سوار بیٹے اور داماد سے ملنے کو روانہ ہوا۔ یہاں تک کہ لیڈی میکڈانلڈ بھی ساتھ ہولی۔ قدرتی طور پر اس ملاقات کا نظارہ نہایت موثر تھا جس کے بعد راڈرک۔ ایلین اور ہمیش کو ایک فاتحانہ جلوس کی صورت میں گلنکو کے جنگجو مردوں اور سیاہ چشم عورتوں کے نعرہ ہائے مسرت کے درمیان قلعہ میکڈانلڈ میں پہنچایا گیا۔ اس رات پہاڑ کی بلندیوں اور وادی کی ڈھلوانوں پر جابجا الاؤ روشن کیے گئے۔ یہاں تک کہ ان دشوار گذار مقامات پر بھی جن کی نسبت عام حالات میں معلوم ہوتا تھا کہ صرف بلند پرواز عقاب ہی وہاں تک پہنچ سکتے ہیں۔ چیڑ کی روغنی لکڑیوں کے تیز شعلے بلند ہوئے۔

اس کے بعد کئی روز تک وادی گلنکو میں جشن مسرت قائم رہا۔ اور لارڈ میکڈانلڈ نے اپنے عزیز بیٹے کے بخیر وعافیت واپس آنے پر خوب ہی دل کھول کر خیرات کی۔ راڈرک نے وہ تمام عجیب وغریب واقعات جو اسے اور ایلین کو گذشتہ دو ماہ کے عرصہ میں پیش آئے تھے رستہ میں ہی ہمیش سے بیان کر دیے تھے۔ اب اس نے انہیں پوری تفصیل کے ساتھ اپنے والدین اور لارڈ گلن فان کے روبرو بیان کیا۔ جیسا کہ ناظرین سمجھ سکتے ہیں والئے گلنکو اور لارڈ گلن فان کو یہ معلوم کر کے سخت رنج ہوا کہ ارل آف سٹڈرلینڈ نے راڈرک کو اس لئے ورغلانے کی کوشش کی۔ کہ اس کا اثر کوہی علاقہ کے حکمرانوں کی حکمت عملی پر ظاہر ہو۔ مگر اس سے

بھی زیادہ رنج، غصہ، حیرت اور نفرت یہ معلوم کر کے ہوئی۔ کہ بادشاہ اور ملکہ نے ایک مصنوعی ولی عہد پیش کر کے قوم کو دھوکا دینے کی کوشش کی۔ راڈرک نے ان امور کا ذکر اس لئے اپنے خطوں میں نہیں کیا تھا۔ کہ ایسا نہ ہو اس کے خطوط رستہ میں کسی کے ہاتھ پڑ جائیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سردو والیان ریاست اور لیڈی میکڈانلڈ ان معاملات سے قطعاً بے خبر رہے۔ اور اب اول مرتبہ راڈرک کی زبانی ان کا علم ہوا۔ لیکن اگر ان کے غصہ کے لئے زیادہ شدت کی صورت اختیار کرنا ممکن تھا تو وہ یہ معلوم کر کے ہوا کہ لارڈ ڈمبلین نے کس مکر و فریب سے راڈرک اور ایلین کو اپنی حراست میں لیا۔ اور اس کے بعد انہیں بطور یرغمال شہزادہ ولیم کے نظربندوں کی حیثیت میں ہالینڈ پہنچایا۔ ان سب باتوں کا مجمل ذکر راڈرک نے ان خطوں میں کر دیا تھا۔ جو اس کے ایڈیٹو لسیلی کی وساطت سے سکاٹ لینڈ روانہ کئے تھے۔ لیکن ان میں وہ پوری تفصیل درج کرنے کی جرأت نہیں کر سکا تھا۔ حالانکہ اب اس نے سارا حال من وعن بیان کیا۔ کیونکہ راڈرک کو اس بات کا سخت ہی رنج تھا کہ ولندیزی شہزادہ نے میرے احسانات کا بدلہ ایسی ناشکرگذاری اور احسان فراموشی کی صورت میں دیا۔

راڈرک کی زبانی سارے حالات سن کر فیصلہ کیا گیا کہ ایک مشورتی مجلس منعقد ہو۔ جس میں اس سوال پر بحث کی جائے کہ واقعات آئندہ میں گلنکو اور گلن خان قبائل کا طرز عمل کیا ہونا چاہیئے۔ اس میں کچھ بھی شبہ نہ تھا۔ کہ سکاٹ لینڈ میں عنقریب خانہ جنگی شروع ہوگی۔ مگر گلنکو اور گلن خان کے والیان ریاست اتنے راسخ الاعتقاد تھے کہ ان کے لئے بآسانی یہ سب تبدیل بن کر شہزادہ ولیم کے حامی بن جانا غیر ممکن تھا۔ پھر اگر وہ غیر جانبدار رہتے تو اس کے معنے بھی یہی ہو سکتے تھے کہ وہ اس کے حامی ہیں۔ کیونکہ اس صورت میں وہ شہزادہ کی مزاحمت و مخالفت سے باز رہنے پر مجبور ہوتے جس کا مطلب دوسرے لفظوں میں یہ ہوتا کہ وہ اسے پیش قدمی کر کے کامیاب ہونے میں مدد دے رہے ہیں۔ علاوہ بریں ان کی غیر جانبداری کے معنی یہی سمجھے جاتے کہ وہ معاملات کے انتظام جدید کو پسند کرتے ہیں۔ ایک اور قابل غور پہلو یہ بھی تھا۔ کہ اگر ولیم کو فتح حاصل ہو گئی۔ تو پھر قبائل بریڈل بین و کیمبل جو قبائل گلنکو و گلن خان کے موروثی دشمن تھے۔ اور جنہیں حال کی شکست و ذلت کا سبق اب تک یاد تھا۔ اس قابل ہو جائیں گے۔ کہ اپنے مخالفوں سے خوب بدلہ لیں۔ غرض کسی بھی پہلو سے دیکھا جائے۔ میکڈانلڈ اور گلن خان قبائل نیز باقی کیتھولک جماعتوں کی سلامتی اسی میں تھی۔ کہ غیر جانبداری کو خیرباد

کیونکہ متفق اور متحد ہو جائیں۔

ان تمام وجوہ و اسباب کو مدِ نظر رکھنے سے جنہیں بالخصوص لارڈ میکڈانلڈ نے پیش کیا تھا ظاہر ہو گیا کہ سکاٹ لینڈ میں جو جدوجہد عنقریب ہونے والی ہے۔ اس میں حصہ لیتے ہوئے قابل غور امر یہ نہ ہونا چاہیئے کہ خاندان سٹوارٹ کی حمایت کی جائے۔ یا آرینج کی۔ بلکہ دیکھا یہ جائے کہ باشندگان سکاٹ لینڈ کی دو عظیم جماعتوں یعنی کیتھولک اور پریسبیٹیرین میں سے کس کی حمایت لازم ہے۔ پھر اگرچہ ان حالات کو سن کر جو راڈرک نے شاہ جیمز کے چلن کی نسبت بیان کئے تھے لارڈ میکڈانلڈ اور لارڈ گلین فان کے دل میں اسکی بہت زیادہ عزت نہ رہی تھی۔ تاہم انہوں نے محسوس کیا کہ خانہ جنگی کے دوران میں ہمارے لیئے لازم ہو گا۔ کہ مقابلہ کو خاندانی عناد کے درجہ سے نکالنے کے لیئے کسی خاص نعرے یا جھنڈے کو امتیازی نشان بنایا جائے۔ اور ان کا رجحان قدرتی طور پر شاہ جیمز کی طرف ہوتا تھا۔ پس ضرورت سے مجبور ہو کر دونوں نے فیصلہ کیا کہ فرضی ولی عہد کے واقعہ کو پردہ راز ہی میں رکھا جائے۔ کیونکہ اگر یہ واقعہ ظاہر ہو گیا تو خاندان سٹوارٹ کی تباہی یقینی ہے۔ جس صورت میں وہ ترغیب جو مختلف قبائل کے متحد و متفق ہونے کے لیئے موجود ہے باقی نہ رہے گی۔

خیر یہ نتائج تھے جو اس مشورتی مجلس سے حاصل ہوئے۔ اور لیڈی میکڈانلڈ نے پورے زور سے ان کی تائید کی۔ راڈرک کو یہ جان کر سخت رنج ہوا کہ مجھے شاہ جیمز ایسے ریاکار اور فریبی حکمران کی حمایت میں شمشیر بکف ہونا پڑے گا۔ مگر والدین کے فیصلہ کے آگے اسے بھی سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ اور گو اس نے بار بار اس پر زور دیا کہ ہمیں اس معاملہ میں دلیری سے کام لے کر کامل غیر جانبداری کا اعلان کر دینا چاہیئے۔ تاہم جب اس کی شنوائی نہ ہوئی۔ تو اس نے والدین کے حکم کی تعمیل کو ہی اپنا فرض سمجھا۔ ہمیش کے خیالات راڈرک کے خیالات سے ملتے جلتے تھے۔ لیکن جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ آخر کار بزرگوں کی بات ہی غالب رہی اور اسی کے مطابق آئندہ حکمت عملی کا فیصلہ کیا گیا۔

اس کے بعد کئی ہفتے گذر گئے۔ انگلستان کی پارلیمنٹ نے برطانیہ کا تاج ولیم کے سر پر رکھ دیا۔ مگر یہ سوال ابھی طے ہونا باقی تھا کہ سکاٹ لینڈ اس موقعہ پر کیا کرنا چاہتا ہے کیا وہ خاندان سٹوارٹ سے وفاداری قائم رکھتا ہوا جیمز کا حامی رہے گا۔ یا انگلستان کی تقلید میں خاندان آرینج کو جائز حکمران تصور کرے گا؟ اس کا فیصلہ کرنے کے لیے عنقریب شہر ایڈنبرگ میں ایک

جلسہ ہوتا تھا۔ جس کی کارروائی کا سکاٹ لینڈ کی دو نو جماعتوں کو یعنی اسے جو شاہ جیمز کی حامی تھی۔ اور اس کو بھی جو شہزادہ ولیم سے اظہار وفاداری کر رہی تھی۔ دلچسپی سے انتظار تھا۔ اس جلسہ کے انتظار میں صدر مقام سکاٹ لینڈ کی دو نو جماعتوں یعنی پرسبیٹرین اور جیکبائٹ میں خانہ جنگی تھمی ہوئی تھی۔ کیونکہ ہر ایک کو امید تھی۔ کہ جلسہ میں کثرت رائے اسی کی ہوگی۔ اور اس طرح اس اہم سوال کا فیصلہ فتنہ و فساد کے بغیر ہو جائے گا۔ اس اثنا میں ڈیوک آف گارڈن بدستور قلعہ پر قابض تھا۔ اور پرسبیٹرین فریق کے آدمیوں نے اس خوف سے کہ پہاڑی قبائل دفعتاً ان پر حملہ آور نہ ہوں۔ شاہ ولیم کے دربار سے مسلح امداد طلب کی تھی۔ آخر الذکر نے یہ درخواست منظور کی کیونکہ وہ اچھی طرح سمجھتا تھا کہ اگر جلسہ میں کثرت رائے میرے خلاف ہوئی۔ تو ایڈنبرگ میں اس فوج کی مدد سے فریق ثانی کو بزور منتشر کرنا پڑے گا۔ پس جنرل میکائے کو قریباً چھ ہزار جوانوں کی پانچ رجمنٹوں سمیت ایڈنبرگ بھیجا گیا۔ جب اس فوج کی آمد کی خبر مشہور ہوئی۔ تو ڈیوک آف گارڈن کے مشیروں نے صلاح دی۔ کہ اس کا فوراً مقابلہ کرنا چاہیئے کہ جلسہ سے پہلے ہی میکائے کی فوج کا فیصلہ ہو جائے۔ لیکن ڈیوک ایک بہادر اور رحم افسر تھا۔ وہ انتہائی ضرورت کے سوا خونریزی سے پہلوتہی کرنا ہی بہتر سمجھتا تھا۔ پس اس نے واقعات کا انتظار کرنا مناسب جانا۔ اسے یقین تھا کہ جیکبائٹ فریق یعنی وہ جماعت جو شاہ ولیم کے خلاف تھی اس جلسہ میں بکثرت شریک ہوگی۔ اور اگر جلسہ کے فیصلہ کے بعد فوجی مقابلہ تک نوبت آئی بھی۔ تو کم از کم ہمیں اس بات کا اطمینان ہوگا۔ کہ کثرت رائے ہمارے حق میں ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جنرل میکائے بلا مزاحمت صدر مقام سکاٹ لینڈ میں داخل ہوا۔ اور اس نے وہیں ڈیرہ ڈال دیا۔

جلسہ مذکور مارچ ۱۶۸۹ء میں منعقد ہوا اور یہ بات صدر کے انتخاب ہی پر واضح ہوگئی۔ کہ کثرت عظیم پرسبیٹرین فریق یعنی حامیان شاہ ولیم کی ہوگی۔ پس کچھ تعجب نہیں کہ جلسہ میں اس مطلب کا ووٹ پاس کیا گیا۔ کہ شاہ جیمز تاج برطانیہ کا حقدار نہیں رہا۔ اور شاہ ولیم کو اس ملک کا جائز حکمران سمجھنا چاہیئے۔

جلسہ کے بعد ڈیوک آف گارڈن سے قلعہ کی حوالگی کا مطالبہ کیا گیا۔ اور ساتھ ہی اسے پیغام ملا کہ اگر اس مطالبہ کو منظور نہ کیا گیا تو اسے باغی سمجھ کر اسی الزام میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ اپنی رحم آمیز طبیعت سے مجبور ہو کر ڈیوک کا ارادہ پہلے اس مطالبہ کو منظور کر لینے کا تھا۔ مگر

جو لوگ اس کے ساتھ تھے۔ ان کے اعتراض و تہدید سے مجبور ہو کر آخر اسے انکار ہی کرنا پڑا۔ اس پر میکائے کو جلسہ کا منتظم اعلیٰ مقرر کر کے اسے کامل اختیار دیا گیا۔ کہ وہ قیام امن کے لئے جو تدابیر مناسب سمجھے عمل میں لائے۔ اس موقعہ پر ارل آف ڈنبرٹن۔ ارل آف بالکراس اور وائیکونٹ ڈنڈی نے فیصلہ کیا۔ کہ پہاڑی علاقہ میں جا کر ان قبائل سے امداد حاصل کی جائے جن کی نسبت معلوم تھا کہ وہ شاہ جیمز کے حامی ہیں۔ ڈیوک آف گارڈن نے ایک امیر اور سپاہی کی حیثیت میں اس کا عہد کیا کہ ہم جان پر کھیل کر بھی قلعہ کی حفاظت کریں گے۔ اور گو اس سے پہلے اس نے ارادہ کی کمزوری کا اظہار کیا تھا۔ تاہم اب اس عہد کے بعد اس کے ہمجلیسوں کو اس کا یقین ہو گیا۔ کہ وہ جو کچھ کہتا ہے کر کے دکھا دے گا۔ علاوہ بریں ان کی طرف سے ایلن میکڈانلڈ ڈیوک کی حرکات کی نگرانی کے لئے موجود تھا۔ اور اس نے اپنی معروف درشتی سے حلف لیا کہ اگر ڈیوک نے کسی معاملہ میں ذرا سی نرمی یا رعائت سے کام لیا تو میں اپنے ہاتھ سے اس کو قتل کر دوں گا۔

اس کے تھوڑا عرصہ بعد یعنی اوائل ماہ جون میں جنرل میکائے کو خبر پہنچی کہ لارڈ ڈنڈی کا پہاڑی علاقہ میں پرجوش استقبال ہوا ہے۔ اور کئی ایک قبائل اس کے طرفدار ہو گئے ہیں۔ انہی ایام میں معزول شاہ جیمز چند ہفتے فرانس میں قیام کر کے آئرلینڈ چلا گیا تھا جسے ایک کیتھولک ملک ہونے کی وجہ سے اس کا ہم مذہب حامی سمجھا جاتا تھا۔ خبر مشہور تھی کہ آئرش فوج کی ایک جماعت سکاٹ لینڈ کے غربی ساحل پر پہنچ گئی ہے۔ اور بہت جلد لارڈ ڈنڈی کے جوانوں سے جاملے گی۔ یہ سن کر جنرل میکائے نے سر جان لینیر کو قلعہ ایڈنبرگ کے محاصرہ پر متعین کیا۔ اور خود پانچ ہزار جوان لیکر لارڈ ڈنڈی کے مقابلہ کے لئے روانہ ہوا۔ سر جان لینیر نے شدت کا محاصرہ شروع کیا۔ اور قلعہ کی فصیل تک پہنچ گیا۔ چونکہ اس کے پاس بھاری توپ خانہ تھا اس لئے بہت جلد فصیل میں شگاف کر دیئے۔ اور گو ڈیوک آف گارڈن کی فوجیں دشمن کا مردانہ مقابلہ کر رہی تھیں۔ تاہم غنیم ہر ساعت تازہ کامیابی حاصل کرتا تھا۔ یہ وقت تھا جب سر ایلن میکڈانلڈ نے داد شجاعت کا موقعہ تلاش کیا۔ اس کی مثال کا محصورین پر بہت اچھا اثر ہوا اور ہر شخص نے ایسی دلیری کا اظہار کیا جس کی اس سے پہلے بہت کم امید ہو سکتی تھی۔ لیکن جب ان کے پاس سامان رسد باقی نہ رہا۔ تو ان کا جوش بھی سرد پڑنے لگا۔ ایلن میکڈانلڈ پھر بھی ان کو ایک نادر طرح طرح کی امید دلاتا رہا۔ اگرچہ حفاظت کی تدابیر سوچنے میں بھی رات ہو گئی

وطباع ہوتا جتنا بے خوف اور دلیر تھا تو نتیجہ یقیناً اس سے مختلف ہوتا جو پیش آیا۔ مگر ہوا یہ کہ وسط جون میں ایک جنگی کونسل اس سوال پر غور کرنے کے لئے مقرر ہوئی کہ موجودہ حالت یاس میں قلعہ دشمن کے حوالہ کر دینا چاہیئے یا نہیں۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ گھمسان کی لڑائی کے بعد رات کے وقت ڈیوک آف گارڈن نے قلعہ نشین فوج کے افسران خاص کو یہ پوچھنے کے لئے اپنے کمرہ میں طلب کیا کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ سورج غروب ہو چکا تھا۔ اور وہ زوردار معرکہ جو دن بھر قلعہ کی شکستہ فصیل پر ہوتا رہا تھا۔ شفق کی سرخی کے شب کی تاریکی میں بدلنے پر ہی تھما تھا۔ کل ۱۵ آدمی اس مشورتی جلسہ میں شریک ہوئے جس کا صدر ڈیوک آف گارڈن تھا۔ یہ لوگ ایک میز کے گرد بیٹھے تھے۔ جس پر لمپ جل رہا تھا۔ ایلن میکڈانلڈ ڈیوک کے داہنی جانب بیٹھا۔ خود ڈیوک ایک سن رسیدہ شخص تھا۔ قدلمبا صورت پُررعب مگر افراط خلیقانہ تھے وہ بہادر تھا۔ اور محاصرہ کے ایام میں بارہا داد شجاعت دے چکا تھا ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں۔ اور اب پھر ایک بار واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اگر کسی موقعہ پر اس کی طرف سے کمزوری کا اظہار ہوا تو اسکی وجہ محض یہ تھی۔ کہ وہ سمجھتا تھا خاندان سٹوارٹ کی کامیابی محال ہے۔ اور اس کوشش میں بے گناہوں کا خون بہانا سراسر بیکار اور لاحاصل ہوگا۔

اس جلسہ مشورتی میں اس نے بڑے سکون۔ اعتدال و استدلال کے ساتھ اپنی افتتاحی تقریر میں بیان کیا کہ شام کو جب معرکہ ختم ہوا تو سرجان لینیر نے جو محاصرین کا افسر اعلیٰ تھا۔ قلعہ کی دیوار کے نیچے اس بات کا اعلان کر دیا کہ اگر محصورین نے طلوع آفتاب سے پہلے اپنے طور پر قلعہ چھوڑ دیا تو ان میں سے ہر ایک کی جان محفوظ ہوگی۔ لیکن اگر اس تنبیہہ کا کچھ اثر نہ ہوا۔ تو ہرگز رحم کا سلوک نہ کیا جائے گا۔ موجودہ حالات میں یہ صریحاً غیر ممکن ہے کہ ہم بہت دنوں تک مقابلہ جاری رکھ سکیں۔ لارڈ ڈنڈی کی امداد کا بھروسہ تھا۔ وہ حاصل نہیں ہوئی۔ اور اب حالت یہ ہے کہ آج کل ہمیں فاقہ کشی شروع ہوا چاہتی ہے۔ پس ہر شخص کو آخری فیصلہ کرتے ہوئے یہ سوچ لینا چاہیئے کہ اس سعی لاحاصل کو بہت عرصہ جاری رکھنے کا عملی فائدہ کیا ہو سکتا ہے۔

اس تقریر کے بعد تھوڑی دیر خاموشی رہی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی کے پاس اس اعتراض کا جواب موجود نہیں۔ آخر جب پانچ منٹ تک کوئی نہ بولا تو ڈیوک نے پھر ایک بار کہا ہر شخص کو ہاں یا نہیں میں اسکی رائے ہو ظاہر کرنی چاہیئے۔ جو شخص مقابلہ جاری رکھنے کے حق میں ہو

وہ ہاں کہدیں اور جو حوالگی چاہتے ہیں وہ نہیں کے ذریعہ اپنے خیالات ظاہر کریں۔ عین اسی وقت حاضرین میں سے ایک شخص اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور میز پر زور سے مُکّہ مار کر بحالت جوش کہنے لگا۔ "آخری فیصلہ سے پہلے مجھے چند الفاظ کہنے کی مہلت دی جائے۔" یہ شخص ایلن میکڈانلڈ تھا۔ اس کے الفاظ پر اور زیادہ خاموشی چھا گئی۔ اور ہر شخص اس کا بیان سُننے کے لئے ہمہ تن گوش ہوا۔ اس وقت اس کی تند و ترش صورت بڑی خوفناک نظر آتی تھی۔ اور چہرہ سے عزم و استقلال کا اظہار ہوتا تھا۔ رنگت زرد اور ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔ اس کے بعد جب اس نے تقریر شروع کی تو الفاظ پر خروش نہیں بلکہ جچے تُلے تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اس کے مزاج میں وہ جوش باقی نہیں رہا جس کے زیر اثر اس نے دفعتاً اپنی جگہ سے اُٹھ کر میز پر زور کا مُکّہ رسید کیا تھا۔

سب سے پہلے اس نے ڈیوک آف گارڈن کو وہ عہد یاد کرایا۔ جو اس نے اس بارہ میں کیا تھا کہ ہم دم آخر تک قلعہ کو ہاتھ سے نہ دیں گے۔ پھر کہا کہ اگر لارڈ ڈنڈی کی طرف سے اب تک کمک نہیں پہنچی تو اس کا مطلب یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ پہنچے گی ہی نہیں۔ جنرل میکائے کی نسبت اس نے بیان کیا کہ لارڈ ڈنڈی ضرور اسے شکست دیں گے۔ اور اس کے بعد اپنی فتحیاب فوج کو ساتھ لئے قلعہ ایڈنبرگ کا محاصرہ اُٹھانے کے لئے یہاں آجائیں گے۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے اس نے بیان کیا کہ اگر سر جان لینیر کو قلعہ کی تسخیر میں بعض روکاوٹیں نظر نہ آتیں اور وہ سمجھتا کہ اسے ہلا کر کے سر کیا جا سکتا ہے۔ تو وہ ہرگز یہ اعلان نہ کرتا کہ طلوع آفتاب سے پہلے قلعہ کی حوالگی کی صورت میں محصورین کی جان بخشی کی جائے گی۔ باقی رہا رسد کا معاملہ۔ اس کی نسبت اس نے کہا کہ ابھی قلعہ کے اصطبل میں بہت سے گھوڑے موجود ہیں۔ جب تک انہیں ذبح کر کے خوراک حاصل کی جا سکتی ہے۔ فاقہ کشی کا سوال خارج از بحث ہے۔ ان حالات میں ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ ڈیوک آف گارڈن کی تجویز کا جواب بصورت انکار دے۔

اتنا کہہ کر ایلن اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔ مگر صاف ظاہر تھا۔ کہ اس کے الفاظ کا حاضرین پر گہرا اثر ہوا ہے۔ جب وہ حالت جوش میں کھڑا ہوا تو وہ سمجھتے تھے کہ کچھ بے سر و پا تقریر کرے گا۔ مگر بخلاف ازیں اس نے مدلل طریق پر معاملہ کا دوسرا پہلو واضح کیا۔ اس لئے اس کی تقریر سن کر ہر شخص کو خواہش پیدا ہوئی کہ اس سوال پر اچھی طرح بحث کی جائے۔ ہر چند کہ پہلے ڈیوک کی افتتاحی تقریر سن کر وہ سب اس کے ہم خیال ہو گئے تھے۔ مگر اب انہوں نے محسوس کیا کہ ہر

شخص کو اظہار رائے کا موقعہ ملنا چاہیئے۔ چنانچہ مختلف آدمیوں نے تقریریں کیں۔ جن میں سے بعض ڈیوک کے حق میں اور بعض اس کے خلاف تھیں۔ بحث نے طوالت اختیار کی۔ آدھی رات ہوگئی۔ اور قلعہ کے گھڑیال نے خبر دی کہ پہرہ بدلنے کا وقت ہوگیا ہے۔ لیکن ڈیوک آف گارڈن کے کمرہ میں مشورتی کانفرنس کا اجلاس بدستور جاری رہا۔ کھڑکی کے اندر لیمپ کی روشنی قلعہ نشین فوج کے جوانوں کو خبر دیتی تھی کہ اس اہم مسئلہ کا آخری فیصلہ ابھی تک نہیں ہوا۔

باب۔ ۷۶

فیصلہ اور اس کے بعد

آخر رات کا ایک بجا تھا کہ کونسل کی بحث نے خاتمہ کی صورت اختیار کی۔ مجلس میں کل ۲۵ آدمی شریک تھے جن میں سے بارہ میز کے ایک طرف۔ بارہ دوسری جانب اور صدر کونسل ڈیوک آف گارڈن اس کے سرے پر بیٹھا تھا۔ جب ہر شخص تقریر کر چکا تو اس نے پوچھا کیا کسی کو کچھ اور کہنا ہے ؟ حاضرین میں گہری خاموشی قائم رہی نہ کوئی اپنی جگہ سے ہلا نہ کسی کے لب نے حرکت کی۔

یہ حالت دیکھ کر ڈیوک نے کہا " اس صورت میں ہمیں ووٹ لینے چاہئیں۔ میں ہر شخص سے جداجدا سوال پوچھوں گا۔ کہ حوالگی کے معاملہ میں اسکی رائے حق میں ہے یا خلاف۔ اور ہر شخص کی رائے کو کاغذ کے تختہ پر لکھتا جاؤں گا۔ پھر اس شخص سے مخاطب ہو کر جو اس کے بائیں جانب سب سے پہلا تھا اس نے دریافت کیا۔" ہاں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں ؟ کیا ہمیں قلعہ دشمن کے حوالہ کر دینا چاہیئے یا نہیں ؟"

شخص مذکور نے نفی میں جواب دیا جسے ڈیوک نے کاغذ پر لکھ لیا۔ اس کے بعد ہر شخص سے باری باری یہی سوال پوچھنے کا سلسلہ جاری رہا۔ اور جوابات کاغذ پر درج ہوتے رہے۔ آخر کار میز کے بائیں طرف بیٹھے ہوئے شخصوں میں سے ہر ایک کا جواب لکھا جاچکا تو تھوڑی دیر کے لئے خاموشی چھاگئی۔ کیونکہ اس وقت تک کثرت رائے حوالگی کے حق میں تھی۔ ایلین زرد رو مگر چپ چاپ اس کارروائی کو دیکھ رہا تھا۔ اس کی صورت سے دلی خیالات کا اندازہ کرنا مشکل تھا۔

اور اب ڈیوک نے دائیں طرف کے آدمیوں سے ووٹ لینے شروع کئے۔ مگر اس طرح کہ جو شخص سب سے آخر میں تھا۔ اس کی رائے سب سے پہلے لی گئی۔ کیونکہ حاضرین کو ایک دائرہ کی صورت

میں سمجھ کر اس نے بائیں طرف والوں کے بعد اسی طرح سلسلہ جاری رکھنا مناسب خیال کیا۔ جوں جوں مختلف جوابات قلمبند ہو رہے تھے حاضرین کی تشویش بڑھ رہی تھی۔ کیونکہ ان جوابات سے ظاہر ہوتا تھا کہ حاضرین کے خیالات بڑی حد تک مساوی تقسیم رکھتے ہیں۔ آخر کار ایلن کی باری آئی جس نے قدرتی طور پر نفی میں جواب دیا۔ اس وقت ووٹ شمار کئے گئے۔ تو معلوم ہوا گیارہ حوالگی کے حق میں ہیں اور بارہ اس کے خلاف۔ گویا اس وقت تک تصفیہ کی کوئی صورت نہ تھی چونکہ اس حالت میں صدر کی رائے پر آخری فیصلہ کا دار و مدار تھا۔ اس لئے ہر شخص کی نظریں اب ڈیوک آف گارڈن کی طرف لگی ہوئی تھیں۔

قدرتی طور پر ڈیوک کی حالت اس وقت قابل رشک نہ تھی۔ وہ تھوڑی دیر خاموش رہا۔ اس کے بعد حاضرین سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔

"صاحبان مسئلہ پیش نظر میں مجھ پر ایک نہایت اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ چونکہ اس سے پہلے میں نے اپنی تقریر میں قلعہ کی حوالگی کا مشورہ دیا تھا۔ اس لئے میری رائے میرے بیان سے ظاہر ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میں اچھی طرح محسوس کرتا ہوں کہ اگر میں نے اثبات میں رائے دی تو ایک فریق مجھے بزدل تصور کرے گا۔ ایسے حالات میں میری آرزو تھی۔ کہ کثرت رائے پر عمل کرتا اور آخری فیصلہ صادر کرنے کا ناگوار فرض اپنے اوپر نہ لیتا۔ مگر افسوس کہ ووٹوں کی مساوی تقسیم نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا۔ اس صورت میں لازم ہے کہ اپنی رائے ظاہر کرتے ہوئے میں ذاتیات کے سوال کو نظر انداز کر کے وہی فیصلہ دوں جو تقاضائے فرض ہے۔ پس میں فریق ثانی کی رائے کی پرواہ نہ کرتا ہوا پوری آزادخیالی سے کام لیتا ہوں۔ میرا جواب اس سوال کے متعلق جو میں نے ہر شخص سے فرداً فرداً پوچھا ہے . . ."

"مائی لارڈ ٹھہریئے" ایلن نے گہری کھوکھلی آواز میں قطع کلام کرتے ہوئے کہا "جواب دینے سے پہلے اس عہد کو یاد کیجئے جو آپ نے لارڈ ڈنڈی اور ان بہادر امیروں کے روبرو کیا تھا جو اب پہاڑ کو گئے ہوئے ہیں۔"

"مجھے وہ عہد اچھی طرح یاد ہے۔" ڈیوک آف گارڈن نے سکون و استقلال کے ساتھ جواب دیا۔ "اور میں اس عہد کو پورا بھی کر چکا ہوں۔ عہد یہ تھا کہ میں اپنی جان لڑا کر اس قلعہ کی حفاظت کروں گا۔ اور جو کچھ میں نے اس وقت تک کیا ہے۔ وہ کسی طرح اس سے کم نہیں . . ."

"آہ! مائی لارڈ" ایلن نے گھبرا کر کہا۔ "اگر آپ اپنے عہد کو اس طرح ٹالتے ہیں تو خیر ٹال لیجئے

بہرحال اس کے سلسلہ میں خود میں نے جو عہد کیا تھا۔ وہ ضرور پورا کیا جائے گا۔"

"مجھے معلوم نہیں۔" ڈیوک آف گارڈن نے وقار کے لہجہ میں کہا "مجھے معلوم نہیں۔ سر ایلین میکڈونلڈ کے الفاظ میرے لئے صورت تہدید رکھتے ہیں۔ یا ان کا اشارہ بہادری کے کسی کارنامہ کی طرف ہے جس کا اظہار ابھی سر ایلین کی طرف سے ہونا ہے۔ بہرحال اتنا میں کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ایسے فقرات کسی بھی خیال سے کہے جائیں۔ میرے فیصلہ پر اثر انداز نہیں ہو سکتے" اور اس کے بعد ذرا سی دیر کے لئے چپ ہو کر۔ حالانکہ یہ وقفہ حاضرین کے لئے بے حد تشویش کا موجب تھا۔ ڈیوک نے کہا۔ "میرا جواب اس سوال کے متعلق جو میں پوچھتا رہا ہوں۔ "ہاں" ہے۔ یعنی یہ کہ اب وقت آگیا جب قلعہ دشمن کے حوالہ کر دینا چاہیئے۔"

"بس تو پھر مجھے اپنا عہد پورا کرنا چاہیئے" ایلین میکڈونلڈ نے گرج کر کہا۔ اور اس نے طرفۃ العین میں اپنی جگہ سے اٹھ کر بھاری تلوار نیام سے نکال لی۔ جو لیمپ کی روشنی میں بجلی کی طرح چمکی۔ مگر اس سے پہلے کہ کوئی ہاتھ اسے روکنے کے لئے اٹھتا۔ یا کوئی شخص اس پر اعتراض ہی کرتا۔ اس نے تلوار ڈیوک آف گارڈن کے سفید بالوں والے سر پر اس زور سے ماری کہ آن واحد میں شانوں تک سر کے دو ٹکڑے ہو گئے!

خون! خون! کے نعرے ایک دم بلند ہوئے ۲۳ آدمی اپنی جگہ پر اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور ۲۳ تلواریں مقتول کے خون ناحق کا انتقام لینے کو نیام سے باہر نکل آئیں۔

مگر ایلین نے قابل تعریف پھرتی سے جھٹ اپنی تلوار سنبھالی۔ خون آلود ہتھیار۔ قریب ترین شخص کی تلوار سے اس زور کے ساتھ ٹکرایا۔ کہ اس کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ حاضرین میں انتشار پھیل گیا۔ سب نے ایلین کو نرغہ میں لینے کی کوشش کی۔ اسی گھبراہٹ میں میز الٹ گئی اور لیمپ گل ہونے سے چاروں طرف تاریکی پھیل گئی۔ اندھیرے میں ہر شخص کا ہاتھ رک گیا کیونکہ ڈر تھا وار کسی دوست پر نہ ہو۔ اسی حالت میں کمرہ کے اندر کسی کے دوڑنے کی آواز سنائی دی دروازہ کھلا۔ اور اس کے بعد اس تنہا کی آواز سنائی دی۔ "لینا! لینا وہ بھاگا جا رہا ہے" مگر دروازہ پھر بند ہو گیا۔ اور ایلین نے باہر نکل کر زنجیر چڑھا دی۔ دروازہ مضبوط اور زنجیر بھاری تھی۔ باقی افسر بہت دیر تک اسے توڑنے کی بے سود کوشش کرتے رہے۔

اور اس اثنا میں ایلین غصہ اور مایوسی کی حالت میں سنگی زینہ پر دیوانہ وار دوڑتا نیچے اترتا گیا۔ اصل یہ ہے کہ جو کچھ اس نے کیا۔ اس میں اسے سخت غلط فہمی ہوئی تھی۔ اس کا اندازہ یہ تھا

کہ اس واقعہ سے کونسل کے باقی ارکین مرعوب و مغلوب ہو کر اس کے ہم خیال بن جائینگے۔ اس جرم کے ارتکاب سے تھوڑی دیر پہلے وہ اپنے تخیل میں سوچتا تھا کہ ڈیوک آف گارڈن کے قتل کے بعد مجھے قلعہ کا گورنر نامزد کر دیا جائے گا۔ اور میں محاصرین کے خلاف سخت ترین تدابیر عمل میں لانے سے دریغ نہ کروں گا۔ مگر اس کی ساری امیدیں ایک لمحہ میں خاک میں مل گئیں۔ اب قلعہ نشین فوج سے کسی امداد کی امید نہ تھی۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ افسر جنہیں میں کمرہ میں بند کر آیا ہوں باہر نکلتے ہی سب سے پہلے میری جان کے درپے ہوں گے۔ غرض اس حالت میں کہ غصہ سے بدن کانپ رہا اور پاس بیکل بیٹھا جاتا تھا۔ ایلین میکڈانلڈ خون چکان تلوار ہاتھ میں لیئے زینہ سے اترا۔

مگر عین اس وقت شور وغل کی آوازیں۔ قدموں کی چاپ اور تلواروں کی جھنکار اس کے کانوں میں پہنچی۔ غور سے سنا تو معلوم ہوا کہ آوازیں قلعہ کے باہر سے آرہی ہیں۔ ایلین نے فوراً معلوم کر لیا۔ کہ معاملہ کیا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ سر جان لینیر کا یہ اعلان کہ صبح تک قلعہ میرے حوالہ کر دیا جائے محض ایک چال تھی۔ جو اس نے اس لیئے اختیار کی کہ محصورین رات بھر کے لیئے بے فکر ہو جائیں، اور آدھی رات کو جب وہ بے خبر سو رہے ہوں شاہی فوج پر ہلا کر کے قلعہ کو سر کرنے کی کوشش کی جائے۔

ان آوازوں کو سن کر ایلین مجذوبوں کی طرح آگے کی طرف دوڑا۔ زینہ کے سرے پر برآمدہ تھا۔ اس سے گذر کر اس نے ایک دروازہ کھولا۔ اور قلعہ کے صحن میں پہنچ گیا۔ اس جگہ زور کی لڑائی جاری تھی۔ اپنی جنگی فطرت کے زیر اثر اس سانحہ عظیم کو فراموش کر کے جس سے وہ آرہا تھا۔ ایلین میکڈانلڈ تلوار ہاتھ میں لیئے رن میں کود پڑا۔ جا بجا مشعلیں روشن ہو چکی تھیں۔ کچھ اور شہاب ثاقب کی طرح نظر آتی اور غائب ہو جاتی تھیں دوست دشمن کی پہچان کے لیئے فریقین کی طرف سے روشنی کا انتظام ہو رہا تھا۔ ایلین نے اس موقعہ پر اپنی بے خوف دلیری کا خوب ہی ثبوت دیا۔ اور ۱۰ منٹ کے عرصہ میں کہ وہ شریک جنگ رہا۔ اس نے سر جان لینیر کی فوجوں میں بہت تباہی پیدا کی۔

لیکن دفعتاً اس کمرہ کے دروازہ سے جس سے میں وہ ڈیوک کو قتل کر آیا تھا۔ باقی افسروں کی جماعت دوڑتی ہوئی نکلی۔ لڑائی کا شور ان کے کانوں تک بھی پہنچ چکا تھا۔ اس شور کو سن کر انہوں نے میز کی مدد سے دروازہ توڑا۔ اور دوڑتے ہوئے زینہ سے اترنے لگے۔ مگر زینہ کو طے

کر کے اس لئے کھڑے ہو گئے۔ کہ ایک دوسرے سے مشورہ کر لیں۔ ہمیں اس موقعہ پر کیا کرنا چاہیئے
حالات پیش آمدہ کو دیکھ کر ان کی رائے بھی جو قلعہ کی حوالگی کے خلاف تھے۔ بدل گئی اور سب نے
یک زبان ہو کر یہی فیصلہ کیا کہ بے حاکشت و خون سے بچنے کے لئے قلعہ سے دست بردار ہونا
ہی واجب ہے۔ اس فیصلہ پر فوراً عمل کیا گیا۔ ایک افسر نے جو باقیوں سے بڑا تھا۔ اپنا سفید
رومال تلوار کی نوک پر رکھ لیا۔ اور اسے ہاتھ میں لئے باقیوں کے آگے آگے روانہ ہوا۔

مشعلوں کی روشنی میں صلح کا نشان فوراً پہچانا گیا۔ قلعہ نشین فوج کو معلوم تھا کہ ایک کمرہ
میں آئندہ طرز عمل کا فیصلہ ہو رہا ہے۔ یہ سمجھ کر کہ اس مجلس نے یہی فیصلہ کیا ہے۔ سب نے کشت و
خون کو بے سود سمجھا۔ اور گو اس صورت میں کہ سفید رومال دکھائی نہ دیتا۔ وہ پوری جوانمردی
سے جنگ جاری رکھتے۔ تاہم اب ہر شخص کو اپنی جان کی سلامتی کی فکر ہوئی۔ کیونکہ جس صورت
میں افسر اطاعت کے لئے تیار ہوں تو سپاہیوں کے لئے ان کے حکم پر عمل کرنے میں کسی طرح کی ذلت
نہیں سمجھی جاتی۔ آن واحد میں لڑائی کا جوش ختم گیا۔ قلعہ نشین فوج ایک طرف اور قلعہ گیر دوسری
طرف ہٹ گئی۔ درمیانی حصہ میں مردوں اور مرتے ہوئے زخمیوں کے انبار جمع ہو گئے۔

سر جان لینیر اور اس افسر میں جس نے سفید رومال دکھایا تھا۔ جلد جلد تبادلہ خیالات ہوا
مصالحت کی شرطیں طے ہو گئیں جن میں سے ایک یہ تھی کہ ہتھیاروں سے دست برداری کی صورت
میں قلعہ نشین فوج کے سپاہیوں کی جان بخشی کی جائے گی۔ اس وقت افسر مذکور نے ایلن میکڈانلڈ
کے ہاتھوں ڈیوک آف گارڈن کے قتل کا ذکر کیا۔ یہ خبر جنگلی آگ کی طرح چاروں طرف پھیل گئی۔ اور
قاتل کے خلاف محاصرین و محصورین میں یکساں جوش پیدا ہو گیا۔ جب ڈیوک کی رجمنٹ کے سپاہیوں
کو اپنے افسر کے قتل کی خبر ہوئی۔ تو وہ سخت جوش میں بھر گئے۔ اپنی خون چکاں تلواریں ہاتھ میں
لیکر انہوں نے سر جان لینیر سے وعدہ کیا کہ قاتل سے انتقام لینے کے بعد ہم انہیں از خود آپ کے
حوالہ کر دیں گے۔ قاتل کی تلاش شروع ہوئی۔ ہر طرف مشعلیں حرکت کرنے لگیں۔ ان کی روشنی
میں مقتولین کی خون آلود لاشیں ایک عجیب جگر دوز منظر پیش کرتی تھیں۔

اس وقت ہر شخص کی زبان پر ایک ہی سوال تھا۔ یعنی یہ کہ ایلن میکڈانلڈ کہاں ہے ہزارہا
سپاہیوں کی زبان سے نکلا ہوا یہ ایک فقرہ شور قیامت برپا کر رہا تھا۔

قلعہ کے صحن میں ہر طرف گھبراہٹ پھیل گئی۔ قاتل کی تلاش میں سپاہی مشعلیں ہاتھوں میں
لیئے ادھر ادھر دوڑنے لگے۔ تاریکی میں ان مشعلوں کی متحرک لو ٹوٹنے والے ستاروں کا منظر پیش

کرتی تھی۔ زخمیوں اور جان کنی کی حالت میں کراہتے ہوئے سپاہیوں کی آوازوں سے دل سہما جاتا تھا۔ مدھم روشنی میں قلعہ کی شاندار عمارت پہاڑ کی طرح نظر آتی تھی۔ اور اس حالت میں ہر طرف قاتل کی تلاش بڑی مستعدی سے جاری تھی۔ اس مصروفیت میں دوست دشمن کی تمیز یکسر مٹ گئی۔ وہ خوفناک دشمنی اور عناد جو دو فوجوں کو اب تک کشت و خون پر آمادہ کر رہا تھا۔ فریقین کے دل سے محو ہو گیا۔ ہر شخص کے دل میں فقط ایک خیال تھا۔ یعنی یہ کہ جس قدر جلد اور جس طرح بھی ممکن ہو۔ قاتل کو گرفتار کر کے اس سے عبرت ناک انتقام لیا جائے۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ ایلین بھی میدان جنگ میں کام نہ آیا ہو۔ زخمیوں اور مرے ہوئے سپاہیوں کو تہ و بالا کرنے سے دریغ نہ کیا گیا۔ ہر سپاہی مشعل کی روشنی کو لاشوں اور زخمیوں کے چہرہ کے قریب لا کر دیکھتا تھا کہ ان میں ایلین میکڈانلڈ بھی شامل ہے۔ بدنصیب مقتولوں کی لاشوں اور ان زخم خوردہ سپاہیوں کو جو ابھی دم لیتے تھے۔ مگر ان کے زخموں سے زندگی کا خون تیزی سے بہ رہا تھا۔ بڑی بے دردی سے ادھر ادھر پھینک دیا گیا۔ مگر اس جد وجہد کے باوجود ایلین کا پتہ نہ ملنا تھا نہ ملا

ایک گھنٹہ سے زیادہ عرصہ تک تلاش جاری رہی۔ قلعہ کا ہر ایک کمرہ اور کمرہ کا ہر ایک حصہ نظر غور سے دیکھا گیا۔ مگر ایلین کہیں نہ ملا۔ ڈیوک آف گارڈن کی اپنی فوج کے سپاہیوں نے جب کمرہ کونسل میں اپنے مقتول آقا کو اسی حالت میں بدستور کرسی پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ کہ چہرا ہوا میز کی طرف جھکا ہوا اور فرش زمین پر خون جمع ہے۔ تو ان کے غصہ کی انتہا نہ رہی۔ انہوں نے اور زیادہ مستعدی سے تلاش شروع کی مگر بے سود۔ معلوم نہیں ایلین کو زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا بہرحال وہ اس قلعہ میں کہیں نہ تھا۔ اور نہ کوئی جانتا تھا کہ وہ کہاں گیا۔

باب ۔ ۲۲

معرکہ کلی کرینکی

وائیکونٹ ڈنڈی جس کا نام تاریخ سکاٹ لینڈ میں گراہم آف کلیورہوس کی نسبت سے خاص شہرت رکھتا ہے۔ بڑا بے خوف۔ ذی حوصلہ اور جرار سپاہی تھا۔ اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے وہ دوسروں کی جان لینے میں بھی بے دریغ تھا۔ مگر صرف اسی صورت میں کہ فوجی ضرورت اس کا تقاضا کرے ایک زمانہ میں اس نے فرقہ پریسبیٹیرین کے خلاف جس جوش غضب کا اظہار کیا تھا۔ وہ نہ صرف

اس کے لئے داغ بدنامی ہے۔ بلکہ تاریخ کیلیڈونیا میں باب سیاہ کا درجہ رکھتا ہے۔ غرضیکہ جتنا یہ شخص مذہبی مجذوب تھا۔ اسی قدر جنگ میں قتال تھا۔

جیسا ہم نے پیشتر بیان کیا ہے۔ وائیکونٹ موصوف ارل آف بالکراس اور ارل آف ڈنبرٹن کو ساتھ لیکر پہاڑی علاقوں سے شاہ جیمز کی حمایت کے لئے فوج جمع کرنے گیا تھا۔ سب سے پہلے ان لوگوں نے سٹرلنگ میں قیام کیا۔ جہاں ان والیان ریاست کی ایک مجلس منعقد کرنے کا اعلان کیا گیا۔ جو ان کے ہمخیال تھے۔ لیکن چونکہ وہ خطوط جو اس اعلان کے سلسلہ میں لکھے گئے تھے۔ رستہ ہی میں ضبط ہو گئے۔ اس لئے جلسہ ناکام رہا۔ پس سٹرلنگ میں چند روزہ قیام کے بعد لارڈ ڈنڈی اور لارڈ ڈنبرٹن۔ دونو کوہستان سکاٹ لینڈ میں گئے۔ کیونکہ ارل آف بالکراس بعض حالات سے مجبور ہوکر ان کے ساتھ نہ جاسکتا تھا۔ اس موقعہ پر لارڈ میکڈانلڈ والئے گلن نے فاضل ہمیش کو وائیکونٹ ڈنڈی کے پاس اس لئے بھیجا کہ اسے آرگل شائر آنے کی دعوت دے اور وعدہ کیا کہ وادی گلنکو اور علاقہ گلن فان سے ایک ہزار جوانوں کی مشترکہ فوج فوراً بغرض امداد مہیا کی جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی ہمیش کی زبانی لارڈ ڈنڈی کو یہ اطلاع دی گئی کہ آپ نے سٹرلنگ سے جو اعلان جاری کیا تھا۔ اسکی نقل ہمیں قطعاً موصول نہیں ہوئی۔ محض سرسری خبر ملی ہے۔ ورنہ ہم جلسہ زیر تجویز میں ضرور حصہ لیتے۔

آرگل شائر کے دو نامی والیان ریاست کی طرف سے جب لارڈ ڈنڈی کو یہ اطلاع موصول ہوئی تو اس نے سوچنا شروع کیا۔ کہ اس موقعہ پر میرا طرز عمل کیا ہونا چاہیئے۔ جب ہمیش اس کے پاس گیا۔ تو وہ علاقہ پرتھ شائر کے وسط میں تھا۔ اور ۵۰۰ کے قریب جوان اس کے جھنڈے تلے جمع ہو چکے تھے۔ علاوہ بریں اطلاع موصول ہوئی تھی کہ تین سو آئرش سپاہی کرنیل کینن کے زیر کمان اس کی مدد کے لئے آرہے ہیں۔ اس کی خواہش یہ تھی کہ جو تحریک شاہ جیمز کے حق میں شروع کی گئی ہے۔ اسکی رہبری کا اعزاز مجھی کو حاصل ہو۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ امر بھی قابل غور تھا کہ گلن فان اور گلنکو کی مشترکہ فوجیں چونکہ خود لارڈ میکڈانلڈ کے زیر کمان ہوں گی۔ اس لئے پہاڑی فوج کی تعداد اس فوج سے زیادہ ہونے کے باعث جو لارڈ ڈنڈی کے ماتحت تھی۔ لارڈ میکڈانلڈ کی اہمیت قدرتی طور پر اس سے زیادہ ہو جائے گی۔ پھر اسے معلوم تھا کہ بریڈل بین اور کیمبل والوں کے خلاف جنگ کے موقعہ پر لارڈ میکڈانلڈ نے چونکہ عظیم الشان کارنامے کئے تھے۔ اس لئے اسکی موجودگی فوج میں اسی کی ہر دلعزیزی کا موجب ثابت ہوگی۔ غرض

کئی پہلوؤں سے اسے اس بات کا اندیشہ تھا کہ اس مہم میں خاندان میکڈانلڈ والے گلن کا زور اقتدار فوج پر غالب ہوگا۔ حریص لارڈ ڈنڈی کو اسے گلنکر ایک کامیاب رقیب کی صورت میں نظر آتا تھا۔ مگر اس کے ساتھ ہی وہ اسکی امداد سے انکار یا اسے ناراض کرنے کی جرات بھی نہ کر سکتا تھا۔ بادی النظر میں اس کی حالت بڑی تشویشناک تھی۔ مگر آخرکار اس نے بہت سی غور و فکر کے بعد اپنے لئے ایک خاص طریق عمل تجویز کیا۔ اس نے سمجھا کہ اگر پرتھ شائر میں رہ کر آئرش فوج کی آمد کا انتظار کیا جائے اور اس اثنا میں جس قدر پہاڑی فوج ممکن ہو جمع کی جائے تو دونوں کو ملا کر گلن فان اور گلنکو کی مشترکہ فوج کی تعداد سے زیادہ کر لینا دشوار نہ ہوگا۔ اور اگر ایسا ہو گیا تو میرے لئے فوج کی کمان خاص اپنے ہاتھ میں لینا سہل ہوگا۔ اس اثنا میں فوج پر میرا اقتدار بھی ترقی کر جائے گا۔ اور جب آرگل شائر کی مشترکہ فوجیں میرے پاس آئیں گی۔ تو میں انہیں معاون سپاہ اور ان کے افسروں کو اپنا ماتحت سمجھنے لگوں گا۔

یہ سب باتیں اپنے دل میں طے کر کے وائیکونٹ ڈنڈی فاضل ہمیشہ سے بڑے اخلاق سے پیش آیا اور کہنے لگا "میں آرگل شائر جانے کی دعوت دلی شوق سے منظور کرتا۔ لیکن بعض موقع حالات کا تقاضا ہے کہ پہلا وار پرتھ شائر میں کیا جائے۔ مگر اس اثنا میں آپ میری طرف سے لارڈ میکڈانلڈ اور لارڈ گلن فان سے درخواست کریں۔ کہ وہ جس قدر فوج ممکن ہو جمع کر کے مجھ سے آملیں۔" یہ پیغام لیکر ہمیش وادی گلنکو میں واپس ہوا۔

اس کے تھوڑی مدت بعد آئرلینڈ کی امدادی فوج بسرکردگی کرنیل کینن۔ پرتھ شائر میں پہنچ گئی۔ مگر لارڈ ڈنڈی نے جب اس فوج کے جوانوں کی حالت دیکھی۔ تو انگشت بدنداں رہ گیا۔ نہ ان میں قابلیت۔ نہ ضبط۔ نہ انتظام۔ نہ اسلحہ۔ فقط تین سو خام رنگروٹ تھے۔ اور وہ بھی اس قسم کے کہ غریبوں نے عمر بھر میں کبھی کوئی ہتھیار استعمال نہ کیا تھا۔ نہ وردی۔ نہ سامان۔ غرض سخت ہی ابتر حالت تھی۔ ڈنڈی کو پہلے تو یہ دیکھ کر سخت مایوسی ہوئی۔ مگر پھر اس نے سوچا کہ جس طرح ممکن ہو معاملہ کو نباہنا چاہیئے۔ آئرش بریگیڈ کام کی نہیں تو نام کی تو ہے۔ خود باشندگان پرتھ شائر کی یہ حالت تھی۔ کہ پہلے تو بڑے جوش کا اظہار کرتے تھے۔ لیکن جلدی ہی پیچھے ہٹنے لگے۔ بہت کم لوگ تھے جو لارڈ ڈنڈی کے جھنڈے تلے جمع ہوئے۔ ان حالات سے ظاہر ہے کہ جنرل میکائے کو اس بارہ میں جو خبر موصول ہوئی تھی کہ کوہستان میں لارڈ ڈنڈی کا بڑی دھوم سے استقبال ہوا ہے۔ اور آئرلینڈ والوں نے اسے بہت امداد دی ہے۔ وہ سراسر

مبالغہ آمیز تھی۔

اصل یہ ہے کہ حالات وائکونٹ ڈنڈی اور اس شخص کے جس کی تائید و حمائت اس نے اپنے ذمہ لی تھی۔ سخت ہی خلاف تھے۔ ایڈنبرگ کی پارلیمنٹ نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو باغی قرار دے دیا تھا۔ اس لیئے اب اگر وہ ہتھیار رکھ دینا بھی چاہتا۔ جیسا کہ حالات کے زیراثر اس کا ارادہ تھا۔ تو اب اس کا وقت نہیں رہا تھا۔ اس پریشانی میں اور زیادہ حوصلہ فرسا خبر یہ موصول ہوئی۔ کہ سرجان لینیر کی فوجوں نے قلعہ ایڈنبرگ کو سر کر لیا۔ اور قلعہ نشین فوج اطاعت پذیر ہو گئی ہے۔ اس وقت اگر جنرل میکائے اپنے پانچ ہزار جوانوں کو ساتھ لے کر وائکونٹ ڈنڈی پر حملہ کر دیتا۔ تو آخر الذکر کا شکست فاش کھانا یقینی تھا مگر وہ اس وجہ سے رُک گیا کہ کوہستان سکاٹ لینڈ میں ڈنڈی کی فوج کے متعلق اسے کئی طرح کی مبالغہ آمیز خبریں موصول ہوتی رہی تھیں۔ اس لیئے اس نے جو کام کیا۔ ایسے حزم و احتیاط سے کیا کہ جسے کوئی ماہر جنگ شائد اس صورت میں بھی مناسب خیال نہ کرتا کہ وہ خبریں جن کی بنا پر اس نے عمل کیا بالکل صحیح ہوتیں۔

خیر۔ قلعہ ایڈنبرگ کی تسخیر کو ایک ماہ کا عرصہ گذر گیا اور اس اثنا میں لارڈ ڈنڈی کو اپنی کوششوں میں کچھ بھی کامیابی حاصل ہوئی نام نہاد "آئرش سپاہ" کو ملا کر اس کی فوج کی کل تعداد زیادہ سے زیادہ ۱۵۰۰ تھی جن میں سوار ایک سو سے زیادہ نہ تھے اور توپیں فقط تین یا چار تھیں ہمیشہ کی واپسی کے بعد اس میں اور لارڈ میکڈانلڈ میں مزید گفت و شنید نہ ہوئی تھی۔ ایک طرف ڈنڈی گلنکو اور کلن فان کی مشترکہ سپاہ کی آمد پر اس لیئے زور نہ دیتا تھا کہ اس سے میرے اقتدار میں فرق آئے گا۔ دوسری جانب ان قبائل کے حکمران اسکی طرف سے مزید اطلاع کے منتظر تھے کہ اس کے مطابق عمل کریں۔ انہیں معلوم نہ تھا وہ کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے۔ اس خود غرضانہ حکمت عملی سے بے خبر جس پر ڈنڈی عمل کر رہا تھا۔ وہ یہی سمجھتے تھے کہ وہ کسی خاص مصلحت سے خاموش ہے۔ جب اس کو ضرورت ہوگی۔ امداد مہیا کر دی جائے گی۔

کوہستان سکاٹ لینڈ میں شاہ جیمز کے حامیوں کی یہ حالت تھی۔ کہ ایک روز لارڈ ڈنڈی کو خبر ملی کہ مارکوئیس آف ایتھول نے شاہ جیمز کی حمائت کا اعلان کر کے قلعہ بلیر کو فوجی صدر مقام کے طور پر پیش کیا ہے۔ یہ قلعہ جو پرتھ شائر کے شمال میں واقع ہے۔ اس مطلب کے لیئے ہر طرح موزوں تھا۔ ایک تو وہ مرکزی مقام پر واقع تھا جس سے کوہستان کے ہر حصہ میں

رسل و رسائل کی سہولت ممکن تھی۔ دوسرے قدرتی اور مصنوعی استحکامات کی وجہ سے کافی مضبوط تھا۔ اور تیسرے اس میں سامان رسد اس قدر موجود تھا۔ کہ وہ بآسانی ایک طویل محاصرہ برداشت کر سکتا تھا۔ لیکن ادھر یہ اطلاع لارڈ ڈنڈی کو پہنچی۔ اور ادھر ایک جاسوس کی معرفت جنرل میکائے کو بھی پہنچ گئی۔ اس خبر سے اول مرتبہ آخرالذکر کو معلوم ہوا کہ شاہ پسندوں کی جمعیت کی نسبت جس قدر خبریں اب تک موصول ہوتی رہیں۔ وہ سب مبالغہ آمیز تھیں۔ حقیقت حال سے خبردار ہونے پر جنرل موصوف کو اپنی کاہلی اور تضییع اوقات کا سخت رنج ہوا۔ اور اب ایک فیصلہ کن وار کرنے کی نیت سے وہ پانچہزار جوان ساتھ لے کر کوچ در کوچ کرتا اس خیال سے قلعہ بلیر کی طرف روانہ ہوا کہ شاہ پسندوں کے وہاں آنے سے پہلے ہی اس کو سر کرلے۔ جب انگریزی فوج کی نقل و حرکت کی خبر لارڈ ڈنڈی کو ہوئی تو اس نے بعد از وقت محسوس کیا کہ گلنکو اور گلن فان قبائل کے جوانوں کو فوراً ہی شریک فوج نہ کرنے میں کیسی بھاری غلطی ہوئی۔ ظاہر تھا کہ اس کے ۱۵۰۰ تباہ حال۔ پریشان صورت۔ نیم برہنہ جوان میکائے کے ۵۰۰۰ قواعد دان۔ وردی پوش شکم سیر اور مسلح سپاہیوں کا کے گھنٹے مقابلہ کر سکیں گے۔ پھر بھی وائسکونٹ ڈنڈی نے اس بے خوف دلیری سے کام لیکر۔ جو اس کا خاصہ تھی۔ اس بات کا عہد مصمم کر لیا۔ کہ چاہے کچھ ہو۔ ایک بار میکائے کا مقابلہ ضرور کرنا چاہیئے ادھر اس نے یہ فیصلہ کیا۔ اور ادھر ایک قاصد کو صبا رفتار گھوڑے پر سوار کرکے اس مطلب کے لئے وادیٔ گلنکو بھیجدیا۔ کہ وہ لارڈ میکڈانلڈ سے بہت جلد امداد بہم پہنچانے کی درخواست کرے۔

جولائی ۱۶۸۹ء کے وسطی ایام تھے۔ کہ معاملات نے انتہائی صورت اختیار کی۔ اسی ماہ کی ۱۷ تاریخ کی صبح کو جنرل میکائے اپنی شیر دل فوج لیکر اس غرض سے درہ کلی کرینکی میں داخل ہوا کہ قلعہ بلیر پر جس کی حفاظت کے لئے مارکوئیس آف ایتھول نے حالت اضطراب میں مٹھی بھر جوان فراہم کئے تھے۔ فیصلہ کن وار کردے۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ جرنیل مذکور کی سپاہ پانچہزار کے قریب تھی۔ اور اس میں سے ⅕ حصہ سوار تھے۔ اس کے پاس توپ خانہ بھی کافی تھا۔ اور تازہ دم سپاہی مرنے مارنے کو تیار تھے۔ دوسری جانب لارڈ ڈنڈی کے پاس صرف ۵۰۰ آدمی تھے۔ جنہیں اپنی قوت پر نہ سہی اپنے افسر اعلیٰ اور اس کے نائب ارل آف ڈنفرمرلین کی شجاعت پر بڑا اعتماد تھا۔ علاوہ بریں کرنیل کینن کی آئرش سپاہ کو بھی اس مختصر عرصہ میں

تھوڑی بہت تربیت دے دی گئی تھی اور امید کی جاتی تھی کہ وہ لڑائی میں کچھ نہ کچھ امداد ضرور دے سکے گی۔

دونوں لشکر درہ کلی کرنکی میں ملے۔ ہرچند کہ گرمی کا موسم تھا۔ تاہم صبح دھندلی اور کہر آلود تھی اور درہ میں چاروں طرف سے بخارات چھائے ہوئے تھے۔ جب دونوں فوجیں ایک دوسرے سے چند سو گز کے فاصلہ پر رہ گئیں تو انگریزوں کو اور پہاڑیوں کو دشمن کی موجودگی کا علم ہوا۔ مگر لارڈ ڈنڈی اس مقابلہ کے لئے پہلے سے تیار تھا۔ کیونکہ شب گذشتہ کو ایک مخبر نے اطلاع دی تھی کہ میکائے اس درہ کو عبور کرنا چاہتا ہے۔ یہ خبر پاکر لارڈ ڈنڈی کوچ در کوچ کرکے اس کے مقابلہ کے لئے یہاں پہنچ گیا تھا۔

دھند اور کہر میں لڑائی شروع ہوئی اور فریقین نے خوب ہی داد شجاعت دی۔ میکائے کی [illegible] فوج نے پہاڑی سپاہیوں پر خوفناک آگ برسائی۔ جنہوں نے پہلے تو اس کا جواب توپخانہ کی مدد سے دیا۔ لیکن جلدی ہی ہر ایک جوان شمشیر بکف ہوکر دشمن پر ٹوٹ پڑا۔ انگریزی نرسنگھوں کی آواز، سکاٹ لینڈ کے فوجی ساز کی دردناک صدا میں آمیز ہوگئی۔ شمال و جنوب کی فوجوں کے جنگی نعروں نے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ تلوار کی جھنجھناہٹ سے پہاڑ کا ہر ایک حصہ گونجنے لگا اور اس شور کو سن کر عقاب بھی اپنے بلند آشیانوں سے اڑ کر دھندلی فضا میں اس لئے پرواز کرنے لگے کہ مقتولوں پر جھپٹا لگائیں۔ درہ کلی کرنکی میں توپوں کی گھن گرج آواز نے بڑی ہیبت ناک گونج پیدا کی۔ بالکل ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ پہاڑ کی چوٹیوں پر بادل گرج رہے ہیں۔ اور وہ آگ جو توپوں کے دہانہ سے نکلتی تھی۔ وہ بجلی کی چمک کا نظارہ پیش کرتی تھی۔

ایک گھنٹہ بڑے گھمسان کا معرکہ ہوا۔ اتنے میں کہر چھٹنے لگی اور سورج نے بادلوں کے پیچھے سے جھانکنا شروع کیا۔ آخر جس وقت وہ سفید بخارات جو پہاڑ کی ڈھلوانوں اور کھڈوں پر چھائے ہوئے تھے منتشر ہوگئے۔ تو ان لوگوں کو جو شریک جنگ تھے۔ ایک بڑا ہیبتناک منظر دکھائی دیا۔ ہر طرف کشتوں کے پشتے اور زخمیوں کے انبار تھے۔ اب اول مرتبہ پہاڑی فوج کو دشمن کی عددی عظمت کا احساس ہوا۔ اور آخرالذکر کو بھی معلوم ہوگیا۔ کہ حریف کی ہستی کچھ اہمیت نہیں رکھتی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک طرف پہاڑی فوج کے دل ڈوب گئے۔ اور دوسری جانب انگریزی سپاہ کے حوصلے بڑھ گئے۔ اتنے میں پھر مقابلہ شروع ہوا۔ دونوں فریق جی توڑ کر لڑے۔ مگر ایک گھنٹہ کی جدوجہد کے بعد بھی میدان کا فیصلہ نہ ہوسکا۔

جنرل میکائے کو یہ دیکھ کر سخت ہی ذلت اور خجالت ہوئی۔ کہ میرا لشکر جرار بھی مٹھی بھر سپاہ کے سامنے عاجز ہوا جاتا ہے۔ حالت یاس میں اس نے سواروں کو زور کا ہلا کرنے کا حکم دیا۔ اور خود ان کے آگے ہولیا۔ اتفاق سے وہ جگہ جہاں مقابلہ ہوا نسبتاً ہموار تھی۔ اس حصہ پر جنرل میکائے کے سوار گھوڑے دوڑاتے اور اپنے بھالوں کو زور سے ہلاتے حملہ آور ہوئے۔ حملہ کی شدت ناقابل برداشت تھی۔ لارڈ ڈنڈی اپنی فوج کے آگے بڑی بہادری سے لڑا۔ اس نے سرکٹ ہو کر دشمن کے واروں کا خوب ہی مقابلہ کیا۔ مگر بے سود۔ پہاڑی فوج اس پرجوش حملہ کی تاب نہ لا سکی جمعیت منتشر ہو گئی۔ سپاہیوں میں اضطراب پھیل گیا۔ شکست وتباہی کے آثار نظر آنے لگے ارل آف ڈنبرٹن پرتھ شائر کے شریف النسب والنٹیروں کی جماعت لیکر ایک طرف ہٹ گیا کپتان کینن کی نام نہاد آئرش فوج کے دوسری طرف دھوئیں بکھر گئے۔ اور اب اس قابل یادگار سکاٹش بہادروں کی مختصر جماعت فاتح دشمن کے رحم پر نظر آنے لگی۔

مگر سُننا! یہ آواز کیا تھی جو دور فاصلہ سے سنائی دی! ایسا معلوم ہوتا تھا کہ لارڈ ڈنڈی کی فوج کے عقب میں درہ کے دُور اُفتادہ حصہ سے پہاڑی ساز کی چیختی ہوئی آواز آ رہی ہے بتدریج یہ آواز بلند ہوتی گئی۔ اور اس کے قریب تر ہوتے جانے سے بین کے وجد آور سروں نے زیادہ پرخروش صورت اختیار کی۔ اب صاف معلوم ہوتا تھا۔ کہ اس آواز کے ساتھ فوجی ہتھیاروں کی جھنجھناہٹ گھوڑوں کے سموں کی کھڑکھڑاہٹ اور پیدل چلنے والوں کی چاپ بھی سنائی دے رہی ہے۔

"امداد قریب ہے!" لارڈ ڈنڈی نے دلی خوشی کے ساتھ گرجتی ہوئی آواز میں کہا۔ "بہادرو ہمت کرو۔ ہم بڑی آسانی سے دشمن کو پسپا کر سکیں گے۔"

دوسری طرف جنرل میکائے بھی معاملہ کی اہمیت سے غافل نہ تھا۔ وہ اپنی فوج سے مخاطب ہو کر کہہ رہا تھا۔ "آگے بڑھو۔ آگے بڑھو شکست یاب دشمن کی حالت سے اس کے مددگاروں پر ثابت کر دو کہ ان کی آمد بے سود ہے۔"

انگریزی فوج نے یہ سمجھ کر کہ اب فتح حاصل کرنے کے لئے صرف ایک زوردار کوشش کی ضرورت ہے۔ بہادر پہاڑی فوج پر پورے جوش سے حملہ کیا۔ ڈنڈی کی سپاہ دشمن کے نرغہ میں آگئی۔ مگر ہر قسم کی مشکلات کے باوجود وہ لوگ جی توڑ کر لڑے۔ اس کے باوجود فریقین کا مقابلہ کوہ وکاہ کے مقابلہ کی حیثیت رکھتا تھا! انگریزی لشکر کی کمپنی پر کمپنی۔ دستہ پر دستہ

فوج پہ فوج حملہ آور ہو رہی تھی۔ اور حالت ایسی یاس افزا ہوئی۔ کہ پہاڑی جنگجوؤں کا قتل عام کوئی دم کی بات تھی۔ کہ وہ کمک جس کی آمد کی خبر اس کے سازندے سے مل چکی تھی۔ درہ کے موڑ پہ نمودار ہوئی۔

گلنکو اور گلن فان کے پُرجوش جنگی نعرے بلند کرتے ہوئے یہ لوگ دوڑ کر اس مقام پر پہنچ گئے۔ جہاں معرکہ شدت سے جاری تھا۔ اس فوج کا افسر اعلیٰ راڈرک میکڈانلڈ تھا جو ایک خوشنما گھوڑے پر سوار۔ دو چیدہ سواروں کے درمیان آگے آگے چل رہا تھا۔ اور ان کے پیچھے سات سو ایسے بہادر سپاہی پیدل آرہے تھے۔ جو اپنے کمانیر کے اشارہ پر خون کو پانی کی طرح بہا دینے کے لئے تیار تھے۔ آن واحد میں راڈرک نے میدان جنگ کا نقشہ دیکھ لیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اسے محسوس ہوا کہ اگر میں ۱۰ منٹ بعد از وقت آتا۔ تو میرا آنا نہ آنا برابر تھا۔ اس نے فوراً حکم جاری کیا۔ اور ساری فوج درہ سے کسی قدر بلندی پہ گذر کر جہاں زمین اس قدر ہموار تھی کہ سوار ولب کو کسی وقت کا سامنا نہیں ہوسکتا تھا۔ زور سے بہنے والی ندی کی طرح انگریزی سپاہ پہ ٹوٹ پڑی۔ اس حملہ کا اثر سب سے پہلے جنرل میکائے کے سواروں پہ ہوا۔ جو گلنکو اور گلن فان کی تازہ دم فوج کی تاب مقابلہ نہ لاکر منتشر ہو گئے۔ ڈنڈی کی جد وجہد کرتی ہوئی فوج کے جوانوں نے جب وقت یہ کہا۔ "گلنکو والے آگئے!" تو ان کی آواز انگریزی سپاہ کے کانوں میں ندائے مرگ کی طرح خوفناک ثابت ہوئی۔ گھڑ چڑھی فوج میں اضطراب پھیل گیا۔ اور ہر شخص بے تحاشا گھوڑا دوڑاتا پیچھے کی طرف بھاگ نکلا۔ اس کام سے فارغ ہو کر سر راڈرک نے جو اب تک اپنی فوج کے آگے تھا۔ میکائے کی پیدل فوج پہ حملہ کیا۔ سپاہیوں کی صف کو چیرتے ہوئے اس نے اپنے بے خوف جوانوں کی مدد سے دشمن کی فوج کے دھوئیں بکھیر دیئے۔ انگریزی سپاہ بے سدھ ہو کر بھاگ نکلی۔ اور ڈنڈی کی مغلوب فوج کے اوسان بحال ہو گئے۔ اس وقت ارل آف ڈنبرٹن نے اپنے والنٹیروں کی مدد سے انگریزی توپخانہ پر قبضہ کر لیا۔ اور میکائے پھر ایک بار دشمن کو نیچا دکھانے کی ناکام کوششوں کے بعد بھاگ جانے پر مجبور ہوا۔

لیکن عین اس وقت جب سکاٹش فوج ساکنان گلنکو و گلن فان کی غیبی امداد سے شکست و تباہی سے محفوظ ہو کر اپنی کامیابی پہ خوش ہو رہی تھی۔ یعنی فتح کی انتہائی مسرت کے موقعہ پہ اتفاقاً ایک گولی جانشکو منٹ ڈنڈی کو ایسی لگی کہ وہ فوراً ہی بے جان ہو کر گر پڑا۔ اس طرح اس قابل یادون کی کامیابی سکاٹ لینڈ کی پہاڑی فوجوں کے لئے جہت گراں ثابت ہوئی۔ انگریزی سپاہ

گئے ۲۰۰ جوان مارے گئے، اور ۵۰۰ گرفتار ہوئے۔ باقی بے تحاشا بھاگ نکلے۔ راڈرک اگر چاہتا تو اپنی مظفر و منصور فوج کے تعاقب سے اس پسماندہ فوج کو بھی قتل کرسکتا تھا۔ مگر اس رحم و فیاضی کے زیراثر جو اس ناول کے بہادر کا روز اول سے شیوہ تھی۔ اس نے ان کو بچ کر نکلجانے دیا۔ اور خود فوج کو ساتھ لیکر اس خیال سے قلعہ بلیر کی طرف روانہ ہوا کہ ایسا نہ ہو دشمن پھر اپنی فوج جمع کرکے ادھر کا رخ کرے۔

باب ۔ ۴۷

سیاہ پوش

داستان کا سلسلہ جاری رکھنے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان حالات کو بھی واضح کردیا جائے جن میں راڈرک نے گلنکو اور رگلن فان کی فوج کی سپہ سالاری منظور کی۔ جس وقت ما شکوٹ ڈنڈی کا قاصد امداد کی استدعا کیلئے وادی گلنکو میں پہنچا۔ تو لارڈ میکڈانلڈ بیمار تھا۔ اور گو اس علالت میں بھی اس پہاڑی بہادر نے پلنگ سے اٹھکر فوج کی کمان اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کی۔ تاہم نقاہت نے اس ارادہ سے باز رہنے پر مجبور کیا۔ لارڈ رگلن فان تقاضا ئے عمر سے اس مہم کی سرگرمی اختیار نہ کرسکتا تھا۔ اور ایلن عدم پتہ تھا۔ فی الحقیقت قلعہ ایڈنبرگ کی تسخیر کے بعد اب تک اس کا پتہ ہی نہ تھا۔ کہ کہاں اور کس حال میں ہے۔ ان حالات میں سر راڈرک میکڈانلڈ نے مشترکہ فوجوں کی کمان اپنے ہاتھ میں لی۔ اور لارڈ ڈنڈی کی امداد کے لئے روانہ ہوا جس طرح اس نے عین وقت پر پہنچکر معرکہ کلی کرنکی کی صورت کو بالکل ہی بدل دیا۔ اس کا حال ناظرین اس سے پہلے باب میں پڑھ چکے ہیں۔ شجاعان گلنکو میں تھا رسٹین احمر بھی شامل تھا۔ اور اس نے اس موقعہ پر خوب داد شجاعت دی۔ ولیم فاکنر بھی حسب معمول اپنے آقا کے ساتھ رہا۔

قلعہ بلیر میں پہنچکر راڈرک نے ایک قاصد اپنے والد کی طرف روانہ کیا۔ اور اس کے ہاتھ لڑائی کا سارا حال کہلا بھیجا۔ اس سلسلہ میں بہادر ڈنڈی کی موت کی خبر بھی روانہ کی گئی۔ اسی روز قلعہ میں ایک جنگی کونسل کا اجلاس ہوا جس میں راڈرک۔ ارل آف ڈنبرٹن۔ کرنیل کیمپن اور کئی اور افسر جنہوں نے اس روز کے معرکہ میں حصہ لیا۔ شامل تھے۔ اور مارکوئیس آف ہنٹلی

اور بعض دیگر پہاڑی روسا کو بھی اس تقریب پر مدعو کیا گیا تھا۔ اس مجلس میں اتفاق رائے سے فوج کی کمان سر راڈرک کے سپرد کی گئی۔ لیکن اس خیال سے کہ ان لوگوں کی جو سن وسال اور تجربہ میں اس کے بزرگ تھے۔ دل شکنی نہ ہو۔ ظاہر یہ کیا گیا کہ وہ اپنے والد کی جگہ کام کر رہا ہے۔ اور اس لحاظ سے اس کا تقرر عمر والئے گلنکو کی شفایابی اور آمد تک مشروط ہے۔ راڈرک نے اس اعلیٰ اور ذمہ داری کے عہدہ کو نامنظور کرنے کی بہت کوشش کی۔ لیکن اوروں نے اس کے اعتراضات کے معقول جواب دے کر۔ اسے منظور کرنے پر مجبور کر دیا۔ اور چونکہ اس نے دیکھا کسی دوسرے افسر کو میرے اس تقرر پر کسی طرح کا اعتراض نہیں ہے۔ اس لئے راڈرک نے بھی تامل نہ کیا۔ قدرتی طور پر اس تقرر سے گلنکو اور گلن فان کی فوجوں کو بہت خوشی ہوئی۔ اور جن بہادروں نے اب تک لارڈ ڈنڈی کی ماتحتی میں نمایاں خدمات انجام دی تھیں، انہوں نے اب اس نوجوان بہادر کو بخوشی اپنا افسر منظور کیا۔

سر راڈرک نے اس کا عہد مصمم کر لیا تھا۔ کہ جن لوگوں نے مجھے یہ عہدہ پیش کیا ہے ان پر ثابت کر دیا جائے۔ کہ میں ہر طرح اس کے اہل اور ان کے اعتماد کے قابل ہوں۔ ایک رات قلعہ بلیبر میں بسر کرنے کے بعد۔ دوسرے دن علی الصبح اس نے اپنی فوجوں کو اس خیال سے مرتب کیا کہ جنوب کی طرف کوچ کر کے نواحات ایڈنبرگ میں لڑائی کی جائے۔ تاکہ بصورت کامیابی مناسب موقعہ پر ایڈنبرگ پر قبضہ کیا جا سکے۔ فتح کلی کرینکی کی خبر اس سے پہلے آگ کی طرح ملک کے ہر حصہ میں پھیل چکی تھی۔ اور بے شمار والنٹیر فتحمند لشکر میں بھرتی ہونے کے لئے آ رہے تھے۔ اسی اثنا میں خبر ملی کہ میکائے کی منتشر فوج اطراف ڈنکلڈ میں جو بلیبر سے چند میل جنوب مشرق میں واقع تھا، بھاگ گئی ہے۔ چونکہ یہ مقام اسی راہ میں آتا تھا جو راڈرک نے اپنی فوج کے لئے تجویز کی تھی۔ اس لئے اس نے ارادہ کیا کہ سب سے پہلے ڈنکلڈ کا محاصرہ کیا جائے۔ چنانچہ وہ اپنی مظفر و منصور فوج کو ساتھ لے کر اس طرف روانہ ہوا۔ اس قدیم شہر تک پہنچتے پہنچتے اس کی فوج میں قریباً تین ہزار جوان ہو چکے تھے۔

قصبہ ڈنکلڈ ایک نشیب مقام پر ایسے طریق پر واقع ہے کہ اس کے چاروں طرف بلند پہاڑ ہیں۔ جن پر اس زمانہ میں دور تک جنگل پھیلا ہوا تھا۔ قریب ہی دریائے ٹے بہتا ہے جس پر اس زمانہ میں بھی جس کا حال ہم لکھ رہے ہیں ایک مضبوط پل بنا ہوا تھا۔ شہر کے پاس مارکوئیس آف اتھول کا خوشنما دیہاتی مکان جنگلی درختوں کے سایہ میں واقع تھا۔

اسے راڈرک نے اپنا مقصد مقام بنایا۔ جنرل میکاٹے کی فوج کے بارہ میں جو خبر اسے موصول ہوئی تھی۔ وہ صحیح ثابت ہوئی۔ واقعی اس نے اپنی بچی ہوئی فوج کے ساتھ اسی شہر میں پناہ لی تھی۔ اور اس جگہ سے اس نے اپنے قاصد کمک طلب کرنے کے لئے ایڈنبرگ دوڑائے تھے سر راڈرک نے یہاں آتے ہی شہر کی حوالگی کا مطالبہ کیا۔ مگر جب انکار کیا گیا۔ تو اس نے شہر محاصرہ کی تیاریاں شروع کر دیں۔

اس جگہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس ناول کے ہیرو راڈرک کے شجاعانہ کارناموں کی تفصیل کے ساتھ ہی ساتھ اس کے خیالات کا بھی کچھ حال بیان کیا جائے۔ جب ڈیوک آف کارون کے قتل کی خبر وادی گلنکو میں اس کے کانوں تک پہنچی تو اسے سخت افسوس ہوا۔ اگرچہ اس کے والدین اس فعل کو اس نفرت وخوف کی نظر سے نہیں دیکھتے تھے جو وہ خود اس بارہ میں محسوس کرتا تھا معمر والئے گلنکو اپنی تندمزاجی کی وجہ سے اس واقعہ کو ان افسوسناک مگر ضروری واقعات میں سے ایک سمجھتا تھا۔ جو اثنائے جنگ میں اکثر پیش آیا کرتے ہیں۔ اور لیڈی میکڈانلڈ کے خیالات اپنے شوہر کے خیالات کے اس قدر مطابق ہوتے تھے۔ کہ وہ ایسے معاملات میں کوئی جداگانہ رائے رکھتی ہی نہ تھی۔ مگر لیڈی ایلین ہمیشہ اور راڈرک کو اس واقعہ سے سخت رنج ہوا۔ وہ اس حقیقت کو بہرحال نظر انداز نہ کر سکتے تھے کہ جو کچھ ہوا وہ قتل کے ایک بے درد اور قابل نفرت واقعہ سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔

جس روز یہ سانحہ پیش آیا اسی دن سے ایلین لاپتہ تھا۔ بالکل ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ اس دنیا میں زندہ ہی نہیں ہے۔ اور اگرچہ قلعہ ایڈنبرگ کے مقتولوں میں اسکی لاش کہیں دستیاب نہ ہوئی تھی۔ تاہم اس کے متعلقین کے دلوں میں یہ خیال مضبوطی سے جاگزین ہو چکا تھا۔ کہ وہ بھی لڑائی میں ہی مارا گیا ہے۔ بارہا راڈرک کو اس وجہ سے رنج ہوتا تھا کہ میرے بھائی کا نام ایک ایسے خونیں واقعہ سے منسوب ہوا۔ اور اس کے بعد یہ خیال بھی اس کے لئے کچھ کم تکلیف دہ نہ ہوتا تھا۔ کہ وہ اپنے بے شمار گناہوں کی توبہ کئے بغیر ہی مارا گیا۔

لیکن اس کی افسردگی محض انہی وجوہ سے نہ تھی۔ وہ اس شخص کی حمایت ناپسند کرتا تھا جس کے حق میں اسے میدان میں آنا پڑا۔ ہرچند کہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اگر شاہ ولیم کے حامیوں نے سکاٹ لینڈ میں اسکی حکومت قائم کر دی۔ تو بریڈل بین اور کیمبل کے دشمن قبائل ساکنان گلنکو وقبیلہ گلن لان سے دیرینہ عداوت کا بدلہ نہایت خوفناک طریق پر لیں گے۔ تاہم ایسی حالت

پیش آنے پر وہ آخر الذکر کی بجائے دشمن پر غالب آتا۔ وہ اسے بہتر سمجھتا تھا کہ شاہ جیمز کی طاقت
بحال کرکے اس ذریعہ سے حفاظت کی صورت پیدا کرے۔ پس یہ امر واقعہ ہے کہ اس نے محض
اپنے والد اور خسر کے اصرار پر۔ اور ان کی خوشنودی مزاج کی خاطر۔ اس مہم میں شریک
ہونا منظور کیا تھا۔ ورنہ بذاتہ اسے اس کام سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ پورے جوش وجوانمردی
سے لڑتے ہوئے بھی وہ اس خیال کو دل سے خارج نہ کر سکتا تھا۔ کہ مجھے اس معاملہ سے جس
کی حمایت کے لیے یہ سب کچھ ہو رہا ہے کسی طرح کی ہمدردی نہیں۔ پھر بھی کچھ تو والدین کی حکم
پروری اور کچھ اپنی ذہنی کمزوری کی وجہ سے اس نے اس کام کو ترک کرنا مناسب نہ سمجھا۔ غرض گزاری
اس حالت میں اگر وہ اپنی فوج کو دشمن کے مقابلہ پر لے جانے سے انکار کرتا تو یقیناً اسے
بزدل قرار دیا جاتا۔ لوگ اس کے سابقہ کارناموں کو بھول جاتے۔ اور گلنکو اور گلن فان
قبائل کا ہر شخص اس سے نفرت کرنے لگتا۔ یہ ساری تفصیلات بیان کرتے ہوئے ہم ناظرین
سے یہ امر ملحوظ خاطر رکھنے کی استدعا کرنے پر مجبور ہیں کہ جس زمانہ کا حال ہم ان سطور میں قلمبند
کر رہے ہیں۔ وہ حالات حاضرہ سے بالکل مختلف تھا۔ اور کئی ایک باتیں مثلاً خاندانی روایات
ملکی تعصبات۔ ذاتی شکایات اور فطری شجاعانہ صفات راڈرک کو وہی طریق عمل اختیار کرنے پر
مجبور کرتی تھیں جو اس نے طوعاً و کرہاً اختیار کیا۔ علاوہ بریں اسے شاہ ولیم یا اس کے مقاصد
سے کسی طرح کی ہمدردی نہ تھی۔ فی الحقیقت وہ جیمز اور ولیم دونوں سے کسی کی کوششوں سے
قطعاً دلچسپی نہیں رکھتا تھا۔ لیکن اب جس وقت حالات سے مجبور ہو کر اسے آخر الذکر کے خلاف
میدان میں اترنا پڑا۔ تو اس نے اس فرض کو جو اسکی ذات پر اعتماد کرکے اس کے سپرد کیا گیا تھا۔
بحسن وخوبی سرانجام دینا ضروری سمجھا۔

اس جگہ یہ بیان کرنا غیر ضروری ہوگا۔ کہ راڈرک کو اپنی موجودہ مصروفیتوں کی وجہ سے
حسین وجمیل ایلین سے جدا ہو کر کتنا رنج والم ہوا۔ ہرچند کہ اس وقت جب وہ اپنی بہادر فوج
کو ساتھ لیکر وادی گلنکو سے روانہ ہوا تو اس نازنین نے رخصتی رومال بڑے فخر کے ساتھ
اس کے گلے میں باندھا تھا۔ تاہم اس نے دیکھا کہ اس سرخ وسپید چہرہ پر آنسوؤں کے قطرے
موتیوں کی لڑی کی طرح گر رہے تھے۔ ایک جانباز بہادر کی حیثیت میں وہ اس کی مداح ضرور تھی
مگر ایک شوہر کی حیثیت میں اسے اس کے ساتھ جو گہری محبت تھی۔ اس کو چھپانا۔ اس کے لیے
عملی طور پر غیر ممکن تھا۔ خود راڈرک نے جب وقت رخصت ہوتے ہوئے ایلین کو گلے لگایا۔ تو گو

اس نے اپنے دل میں سمجھا کہ حالات کا تقاضا یہی ہے کہ نہیں ۔ نہ سکے معرکوں میں حصہ لیکر مزید شہرت ونیکنامی حاصل کروں ۔ تاہم اس کے لئے اس نازنین سے رخصت ہونا جو کہ بالکل جو اس کی رحمت قلب کا مرجع و مرکز تھی سخت ہی دشوار تھا ۔

اس قدر توضیح کے بعد ہم پھر ایک بار اصلی داستان کی طرف رجوع کرتے ہیں ۔ یہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے ۔ کہ سر راڈرک میکنا ملڈ نے ڈنکالڈ کا سخت محاصرہ کر لیا تھا ۔ اس لئے شہر کے ایک جانب دریائے نے کے ساحل پر بہت سی فوج ارل آف ڈسرٹون کے ماتحت متعین کر دی اور دوسرے پہلو کی حفاظت کا کام کرنیل کیبن کے سپرد کیا ۔ کہ اس طرف سے محصورین کو کشتیوں کے ذریعہ کسی طرح کی مدد نہ پہنچائی جائے ۔ باقی فوج کو اس نے دریا کے دونو جانب مختلف مقامات پر مناسب طور سے تقسیم کر دیا ۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قلعہ کے استحکامات کے گرد مکمل محاصرہ کی صورت پیدا ہو گئی ان انتظامات کے پہلو بہ پہلو مدافعانہ تیاریاں مکمل کر کے راڈرک نے ایک اور قاصد جنرل میکائے کے پاس بھیجا ۔ اور کہلا دیا کہ آپ باشندگان شہر کی حالت پر رحم کھا کر انہیں فاقہ کشی کی تباہی پر مجبور کرنے کی بجائے شہر کو ہمارے حوالے کر دیں تو اچھا ہو ۔ اس پیغام کا جواب انگریز جرنیل کی طرف نہایت گستاخانہ لہجہ میں دیا گیا جس کے بعد راڈرک کے لئے اس کے سوا چارہ کار نہ تھا کہ وہ پوری شان سے محاصرہ جاری رکھتا ۔ ساتویں روز شہر پر چاروں طرف سے دھاوا بول دیا گیا ۔ اور اس موقعہ پر راڈرک نے بذات خاص حملہ آور فوجوں کی رہبری کی ۔ جنرل میکائے کے زیر کمان انگریزی فوج نے شہر کے اندر رہتے ہوئے خوب ہی داد شجاعت دی ۔ دن بھر میدان کارزار گرم رہا ۔ آخر کار یہ خوفناک جدوجہد غروب آفتاب کے بعد ملتوی ہوئی ۔ لیکن فائدہ ہر حال میں محاصرین کو حاصل ہوا ۔ سکاٹ لینڈ کے توپ خانہ نے فصیلوں میں جا بجا شگاف پیدا کر دیئے ۔ اور مجموعی حالت سے راڈرک کو یقین ہو گیا ۔ کہ ڈنکالڈ ۴۸ گھنٹوں کے اندر اندر یقیناً سر ہو جائے گا ۔

جس روز کا ہم ذکر کر رہے ہیں ۔ رات کے ۱۱ بجے تھے اور راڈرک مارکوئیس آف ہنٹلی کے مکان پر تنہا بیٹھا ہوا تھا ۔ ہر چند کہ دن بھر کی مصروفیتوں کی وجہ سے وہ بہت تھکا ماندہ تھا پھر بھی خواب کی رغبت نہ تھی ۔ کسی طرح کے رنجیدہ اور مضطرب کن خیالات اس کے دل پر ہیجان پیدا کر رہے تھے ۔ کبھی اسے اپنے بدنصیب بھائی کا خیال آتا جو اس کی دانست میں مر چکا تھا ۔ کبھی حسین وجمیل ایلن تھا جس کی تصویر ہر وقت اس کے پیش نظر رہتی تھی کہ وہ ان حالات پر غور کرتا جن سے مجبور ہو کر اسے موجودہ فرض اپنے اوپر لینا پڑا تھا ۔ اور

یہ سوچتا کہ اس جنگ کا انجام کیا ہوگا۔ فتح و شکست کے امکانات مساوی طور پر اس کے پیش نظر ہوتے تھے اور وہ سوچتا تھا کہ دونوں صورتوں میں اس کا مستقبل کیا ہوگا۔ اس میں شک نہیں کہ اسے سٹیفرڈ ڈنکلڈ کا کامل یقین تھا۔ پھر بھی معاملہ کے دوسرے پہلو کو نظر انداز کرنا عاقبت بینی سے بعید تھا۔ اس سلسلہ میں اسے خیال آتا کہ اگر ڈنکلڈ سر ہو گیا۔ تو پھر کیا مجھے اسی امید پر دلیری سے ایڈنبرگ کی طرف بڑھتے جانا چاہیئے۔ کہ اس جگہ تک پہنچ کر آبادی کی مدد سے شہر پر قبضہ کیا جا سکے گا؟ رفتہ رفتہ یہ تجویز اس کو ہر طرح قابل عمل نظر آنے لگی۔ پاس ہی میز پر قلم دوات رکھی ہوئی تھی۔ اس خیال سے کہ کامیابی اور ناکامی کے دونو پہلوؤں کو اچھی طرح پیش نظر رکھا جا سکے۔ اس نے ایک پرزہ کاغذ پر ڈنکلڈ سے ایڈنبرگ تک رستہ کا پروگرام تیار کیا۔ سڑک بلا شبہ سیدھی نہ تھی۔ اس میں کئی موڑ آتے تھے۔ نہ صرف اس لئے کہ جغرافیائی سہولت کا تقاضا یہ تھا بلکہ اس لئے بھی کہ فوج کا ان شہروں اور قصبوں سے ہو کر گذرنا بہتر تھا جن سے مدد مل سکتی تھی۔ تاہم نقشہ جو اس نے تیار کیا۔ مجموعی طور پر اطمینان بخش تھا۔ راڈرک اس کام میں اس قدر منہمک ہوا کہ سڑک کا خاکہ کھینچنے کے بعد اس نے کاغذ کے نچلے حصہ میں اپنی تجویز کی نسبت مختلف یادداشتیں بھی درج کرنی شروع کر دیں اور حاشیہ پر اپنی امیدوں اور ارادوں کا ذکر اس لئے کر دیا کہ ایسا نہ ہو کوئی بات جو اس وقت ذہن میں ہے پھر بھول جائے رفتہ رفتہ کئی نئے خیالات پیدا ہونے لگے۔ ایک تجویز کے سلسلہ میں دوسری نمودار ہوئی۔ اور وہ میز کے پاس بیٹھا ہوا ان سب کو کاغذ پر لکھتا گیا۔

اس مصروفیت میں راڈرک کو وقت گذرتا معلوم نہ ہوا۔ اور یہ بات قطعاً اس کے ذہن سے خارج ہو گئی کہ ڈنکلڈ پر طلوع آفتاب کے وقت حملہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ اس لئے مجھے اس موقعہ کے واسطے تیار رہنا چاہیئے۔ آخر جب اس کام سے فارغ ہوا تو آرام کے لئے بہت کم وقت باقی رہ گیا تھا۔ دن بھر کی صعوبت کے بعد علی الصبح تازہ دم اٹھنے کے لئے وقت پر سونا ضروری تھا۔ مگر اب جو اس نے گھڑی نکال کر دیکھی۔ جسے اس نے اثنائے قیام لندن میں خریدا تھا۔ تو معلوم ہوا کہ آدھی رات ہو چکی ہے۔ اپنی جگہ سے اٹھ کر وہ لباس اتارنے لگا تھا۔ کہ ایسا معلوم ہوا کوئی دروازہ کی دستی کو حرکت دے کر اندر آنا چاہتا ہے۔ کمرہ کے باہر برآمدہ میں اس کا خادم ولیم فاکنر سو رہا تھا جسے اس نے ایجنے کے قریب سونے کی اجازت دے دی تھی۔ مگر اسے اس آہٹ سے خیال پیدا ہوا کہ وہ شاید اب تک سویا نہیں اور یہ معلوم کرنے آیا

ہے کہ راڈرک کو اس کی خدمات کی ضرورت تو نہیں۔ پس وہ لباس اُتارتے ہوئے رُک کر ولیم فاکز کے داخلہ کا منتظر ہوا جسے وہ اس وقت تک جاگتے رہنے کے لئے نرم لفظوں میں ملامت کرنا چاہتا تھا۔ مگر جس وقت دروازہ بتدریج کھلا تو اس نے دیکھا کہ داخل ہونے والا ولیم فاکز نہیں بلکہ کوئی اور شخص۔ قد میں اس سے بہت لمبا ہے۔ اور اس نے سر سے پاؤں تک ایک سیاہ چادر لپیٹی ہوئی ہے جس میں اسکی صورت بالکل نظر نہیں آتی۔

کمرہ کے اندر میز پر مدھم سا لمپ جل رہا تھا۔ اور چونکہ کمرہ بہت فراخ تھا۔ اس لئے اس کی روشنی چاروں طرف پوری طرح نہ پہنچتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس کا وہ حصہ جہاں دروازہ بنا ہوا تھا نیم تاریکی کی حالت میں تھا۔ ایسے حالات میں آدھی رات کے وقت دفعتاً ایسی بھیانک صورت کا شب کی تاریکی سے نکلکر دروازہ پر نمودار ہونا راڈرک کے دل پر بھی جو بہت کم وہمی خیالات کا عادی تھا۔ ایک حد تک اثر پیدا کرنے کا موجب ہوا۔

لیکن یہ اثر ایک لمحہ سے زیادہ عرصہ تک قائم نہ رہا۔ کیونکہ فوراً تلوار پر ہاتھ رکھ کر اور اسے نیام سے کسی قدر باہر نکالتے ہوئے اس نے کہا "تم خواہ کوئی ہو۔ خبردار اس کمرہ میں ایک قدم بھی آگے نہ رکھنا۔"

وہ تاریک صورت راڈرک کے الفاظ سے پہلے ہی دروازہ میں رُک گئی تھی۔ اس سیاہ چادر میں لپٹی ہوئی پراسرار صورت کو دیکھ کر بے اختیار دل میں خوف و ہراس پیدا ہوتا تھا۔ سایہ میں جہاں نوواردکھڑا تھا۔ یہ معلوم کرنا دشوار تھا کہ اس سیاہ چادر کی اصلی حیثیت کیا ہے۔ کیا وہ کسی راہب کے لبادہ اور جبہ پر مشتمل ہے۔ یا معمولی چادر ہے یا تابوتی کفن؟ راڈرک کے الفاظ کے بعد تھوڑی دیر خاموشی رہی۔ اس نے سانس روک کر یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ یہ شخص بھی سانس لیتا ہے یا نہیں۔ لیکن کوئی اس قسم کی آواز اس کے کان میں نہ پہنچی۔ فی الحقیقت اگر اس سیاہ چادر کے نیچے کوئی بے جان لاش یا فوق الفطرت روح پوشیدہ ہوتی۔ تو بھی کمرہ کی خاموشی اس سے زیادہ خوفناک اور زیادہ مکمل نہ ہوتی جیسی اب تھی۔

سر راڈرک فوراً اس سیاہ پوش کے پاس نہیں گیا۔ کیونکہ اسے ڈر تھا کوئی اس ذریعہ سے فراری کرنے نہ آیا ہو۔ اس میں شک نہیں کہ وہ بے خوف اور بہادر تھا۔ تاہم دُور اندیشی کا تقاضا یہ نہ تھا کہ وہ سیدھا قاتل کے پاس جا کر اس کے خفیہ وار کا نشانہ بنے۔ دوسری طرف اس کی فطری دلیری اور احساس عزت اس سے بھی مانع تھے کہ وہ جلد وہ تلوار نکالے

اس کے قبضہ پہ ہاتھ رکھنا ہی اس کے لئے کافی تھا۔ اس حالت میں ایک منٹ گذر گیا۔ سیاہ پوش صورت بدستور ۲۰ قدم کے فاصلہ پہ دروازہ میں کھڑی رہی اور راڈرک اپنے مقام پہ سکوت و سکون کی حالت میں قائم رہا۔ لیکن آخر کار یہ محسوس کرکے کہ ایسی مضحکہ خیز حالت کو بہت عرصہ جاری نہ رکھنا چاہیئے۔ اس نے صاف و ثابت آواز میں اس سے مخاطب ہو کر کہا "تم کوئی بھی ہو میں حکم دیتا ہوں اس بھیس کو اتار دو۔"

مگر نووارد نے اس کے جواب میں بھی کچھ نہ کہا۔ البتہ اس کی سیاہ چادر کے اندر کچھ سرسراہٹ سنائی دی۔ پھر دو ہاتھ۔ جو راڈرک کو سنگ مرمر کی طرح سفید نظر آئے چادر کے نیچے سے اس قسم کی آواز پیدا کرتے ہوئے نمودار ہوئے جیسے موسم خزاں میں کسی درخت کی شاخ پہ خشک پتے کھڑکھڑا رہے ہوں۔ راڈرک بدستور پورے غور سے اس صورت کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اور اب اس سیاہ چادر کی تہ کے دونو طرف ہٹنے سے اس نے دیکھا کہ اس کے اندر کسی نے پہاڑی وضع کا لباس پہنا ہوا ہے۔ حیران تھا کہ اس کا مطلب کیا ہو سکتا ہے؟ اس کا بدن سر سے پاؤں تک کانپ گیا جب اس نے سوچا کہ عجب نہیں یہ دوسری دنیا سے آئی ہوئی کسی پہاڑی باشندہ کی روح ہو۔ مگر سوال یہ تھا کیا مردوں کی روحیں پھر اس دنیا میں نمودار ہوتی ہیں؟ کیا یہ صورت کسی ایسی ہی روح کی ہے جس کا اب اس دنیا سے کوئی علاقہ نہیں؟

رفتہ رفتہ بڑی آہستگی سے اس سیاہ پوش نے اپنی صورت ظاہر کرنے کا عمل جاری رکھا حتیٰ کہ آخر کار اس کا چہرہ بھی نمودار ہو گیا۔ چہرہ کی رنگت بھی ہاتھوں کی طرح لاش کی ایسی تھی مگر آہ!... یہ چہرہ تو راڈرک کے بڑے بھائی ڈیلن کا تھا! اس کی صورت دیکھ کر وہ گمان جو اس کے دل میں پیدا ہوا تھا۔ صحیح ثابت ہو گیا۔ بےشک یہ اس کا اپنا بھائی... یا غالباً اس بھائی کی روح تھی۔ اس لئے کہ شکل و صورت سے یہی معلوم ہوتا تھا۔ راڈرک اس نظارہ کو دیکھ کر حیرت زدہ ہو گیا۔ جتنا زیادہ غور سے اس نے اس صورت کی طرف دیکھا۔ اسی قدر اس کے دل کو یقین ہو گیا۔ کہ یہ کوئی خاکی وجود نہیں بلکہ آتشی روح ہے۔ یہ اس دنیا کے رہنے والوں کی سی صورت نہیں بلکہ ایک روحانی سایہ ہے۔ جو کسی خاص مطلب کے لئے دنیا میں آیا ہے اس کے باوجود وہ اسے دیکھ کر خوف زدہ نہیں ہوا۔

تھوڑی دیر اس کی طرف نظر غور سے دیکھتے رہنے کے بعد آخر کار اس نے اسی طرح دبی آواز میں جیسے انسان کسی مردہ کی موجودگی میں اختیار کیا کرتا ہے کہا "بھائی کیا تم اب تک

زندہ ہو یا جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں وہ تمہارا سایہ ہے جو دوسری دنیا سے اس میں نمودار ہوا ہے؟"

اس سوال کا بھی اس پُراسرار سیاہ پوش صورت نے کچھ جواب نہ دیا۔ نہ اس کے لبوں نے حرکت کی۔ خط وخال کی سختی بھی بدستور قائم رہی۔ بلکہ لیمپ کی مدھم روشنی میں وہ صورت۔ اگر ممکن ہو سکتا ہے تو پہلے سے زیادہ سنجیدہ نظر آنے لگی۔ لیکن اس کے بعد اس نے بتدریج بڑی آہستگی سے اپنا بازو اٹھا کر راڈرک کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ پھر اس سیاہ چادر کو جسے اپنا چہرہ نمودار کرتے وقت اس نے پیچھے ہٹا دیا تھا۔ بدستور بدن پر لپیٹے ہوئے وہ پُراسرار وجود پیچھے مڑا۔ اور کمرہ سے ایک طرف کو ہو لیا۔ راڈرک نے اس خاموش حکم کی۔ جو اس کے بھائی کی روح نے ہاتھ کے اشارہ سے دیا تھا۔ تعمیل کرنے میں ایک لمحہ کے لیے بھی تامل نہ کیا۔ یہ خیال پوری طرح اس کے دل میں جاگزین ہو چکا تھا کہ یہ میرے بھائی کی روح ہے۔ جو کوئی خاص اطلاع دینے یا کسی اہم معاملہ پر تنبیہ کرنے کے لیے نمودار ہوئی ہے۔ اور اس خیال کے زیر اثر وہ اس کے اشارہ کی تعمیل سے ہرگز انکار نہ کر سکتا تھا۔ اس روح کے حکم کی تعمیل میں اس نے اتنا تامل بھی تو نہیں کیا کہ اپنی طرہ دار ٹوپی کو سر پر رکھ لیتا۔ ان رسمی باتوں کی اسے قطعاً پرواہ نہ تھی۔ پس وہ فوراً اس سیاہ پوش صورت کے پیچھے ہو لیا۔ جو بدستور ایک چادر میں لپٹی ہوئی آہستہ قدم سے اس طرح آگے آگے چل رہی تھی کہ نہ پاؤں کی چاپ اور نہ لباس کی سرسراہٹ سنائی دیتی تھی۔

چاند کی روشنی میں جو کھڑکی کی راہ سے ولیم فاکنر کے کمرہ میں داخل ہو رہی تھی۔ معلوم ہوا کہ خادم بے خبر سو رہا ہے۔ اس سے گذر کر وہ دونو۔ یعنی آگے آگے ایلن میکڈانلڈ کی روح اور اس کے پیچھے راڈرک۔ اس مقام پر پہنچے۔ جہاں سے زینہ اُترتا تھا۔ یہاں بھی وہ پُراسرار صورت راڈرک کے آگے رہی اور اسی طرح زینہ سے اُتر کر دونو مکان کے عقبی حصہ میں پہنچے جہاں ایک تنگ روشن دان میں سے چاند کی روشنی برف کے ٹکڑوں کی طرح سرد۔ شفاف اور خوشنما۔ مکان کے اندر داخل ہو رہی تھی۔ عقبی دروازہ کے پاس پہنچ کر اس پُراسرار صورت نے اسے کھولا اور ایک مختصر عقبی صحن سے گذر کر پھاٹک کی راہ سے دونو ایک گھنے جنگل میں داخل ہوئے۔ چونکہ دشمن حدود شہر میں پوری طرح محصور تھا۔ اور اس کی طرف سے حملہ کا بعید تر بھی امکان بھی نہ تھا۔ اس لیے راڈرک نے مکان کے پچھلی طرف پہرہ دار متعین نہ کیے تھے۔ اور سامنے کی طرف بھی محض رسمی طریق پر چند آدمی مقرر کر دیئے گئے تھے۔ آدھی رات کے وقت

ہر طرف سناٹا تھا۔ کوئی شخص مکان کے باہر موجود نہ تھا۔ اور نہ کسی نے ان کو باہر نکلتے دیکھا دن بھر کے تھکے ماندے لوگ آرام کی نیند۔ بے خبر سو رہے تھے۔ غرض ایسے حالات میں راڈرک اور اس کا پُراسرار رہبر مکان کے عقبی حصہ سے نکل کر جنگل کے گھنیرے درختوں میں داخل ہو گئے ایک تنگ رستہ جنگل کے اندرونی حصہ کی طرف جاتا تھا۔ اس پر دونو آگے پیچھے لمبے لمبے چلتے گئے۔ چھتنار درختوں کے پتوں کے سایہ میں ہر طرف کامل تاریکی تھی۔ چاند یا ستاروں کی روشنی بالکل نظر نہ آتی تھی۔ لیکن اس تاریکی میں اور زیادہ تاریک۔ اس سیاہی میں اور بھی سیاہ۔ وہ پُراسرار صورت تھی جس کے پیچھے راڈرک استقلال کے ساتھ بے خوف و ہراس چلا رہا تھا۔ اس لئے کہ گو طبیعت میں آنے والے انکشافات کی وجہ سے ایک عظیم ہیجان تھا۔ تاہم اس پُراسرار صورت کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جیسے وہ دوسری دنیا کی روح سمجھتا تھا۔ راڈرک کے دل میں فکر و تشویش کا اثر قطعاً موجود نہ تھا۔

اسی طرح آدھ گھنٹہ تک یہ دونو آگے پیچھے جنگل میں چلتے رہے۔ اور اس وقت دور فاصلہ پر اس قسم کی جھلملاتی ہوئی روشنی نظر آئی جیسے تاریکی میں کوئی ستارہ چمک رہا ہو۔ اور آگے بڑھنے سے یہ روشنی واضح اور نمایاں ہو گئی حتےٰ کہ آخر کار جنگل ختم ہو گیا۔ اور معلوم ہوا کہ یہ چاندکی روشنی تھی جو اس دشت پُر فضا کے سرے پر نظر آ رہی تھی۔ اب بھی وہ پُراسرار صورت آگے آگے چلتی گئی رات کے اندھیرے میں اس کے کپڑوں کی سرسراہٹ اور قدموں کی چاپ۔ درختوں کے پتوں کی آواز سے مل کر ایک عجیب خوفناک سماں پیدا کر رہی تھی۔ اب ان کا رستہ بعض چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں میں سے ہو کر گذرتا تھا۔ کبھی یہ دونو کسی پہاڑی پر چڑھ جاتے اور کبھی پھر دوسری طرف اتر جاتے تھے۔ لیکن یہ اُتار چڑھاؤ کسی حالت میں بھی غیر معمولی ثابت نہ ہوا۔ چاندکی نکھری ہوئی روشنی میں منظر نہایت خوشگوار تھا۔ اور اگر راڈرک اپنے خیالات میں منہمک نہ ہوتا تو ضرور اس سے لُطف حاصل کرتا۔ وہ پُراسرار وجود اب تک بدستور اس کے آگے چل رہا تھا۔ اور راڈرک بھی بلاتامل اس کے ساتھ ساتھ چلتا گیا۔ اس وقت اس نے اندازہ کیا کہ ہمیں مکان سے چلے ڈیڑھ اور جنگل سے نکلے ایک گھنٹہ گذر گیا۔ دفعتاً منظر زیادہ وحشت خیز ہو گیا۔ رستہ نے ناہموار صورت اختیار کی اور سڑک کی بجائے ایک پک ڈنڈی نظر آنے لگی۔ زمین ناہموار اور سنگلاخ تھی۔ کبھی بلندیاں اور وادیاں رستہ میں حائل ہو گئیں اور اس اثنا میں چاند پوری آب و تاب سے چمک رہا۔ اور پتھروں سے ٹکرا کر بہتے ہوئے پانی کی آواز سنائی دی۔ معلوم ہوا یہ کوئی

پہاڑی جھاڑی تھی۔ اس سے بھی آگے چلکر دونو ایک ندی کے کنارہ سے گذرے جس کا پانی ایک گہری کھڈ کے نشیب و فراز حصوں سے سر ٹکراتا شور کرتا ہوا بہ رہا تھا۔

لیکن ان کا سفر اب بھی ختم نہ ہوا۔ وہ صورت بدستور آگے۔ اور راڈرک اس کے پیچھے چلتا رہا۔ منظر بتدریج زیادہ ویرانی کی صورت اختیار کرنے لگا۔ رستہ بکھرا۔ ناہموار اور خطرناک تھا چند منٹ کے عرصہ میں ایک ایسی کھڈ جس کے برابر عمیق اور ڈھلوان اب تک دیکھنے میں نہیں آئی تھی۔ نمودار ہوئی۔ اور اس پُراسرار صورت نے اس کے اندر کی طرف اترنا شروع کیا۔ پہلے تھوڑے فاصلہ تک ڈھلوان زیادہ خطرناک نہ تھی۔ مگر آگے چلکر بالکل عمودی ہوگئی۔ اس وقت اس صورت نے کھڈ کے پہلو میں بنی ہوئی دیوار کوہ کے ساتھ چلنا شروع کیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ رستہ ایک ایسی چٹان کے اوپر ہو کر گذرتا ہے۔ جو آگے کی طرف بڑھی ہوئی تھی۔ اور آگے چلکر معلوم ہوا کہ یہ چٹان بھی عمودی طریق پر نیچے کی طرف جھکی ہوئی ہے۔ اور اب اس پُراسرار صورت نے راڈرک کو ساتھ لئے ہوئے ایک ایسے خوفناک رستہ پر چلنا شروع کیا۔ جس کا آخری حصہ کامل تاریکی میں پوشیدہ تھا۔ مگر کھڈ کی تہ میں بہنے والی ندی کی ہولناک گرج صاف طور پر سنائی دیتی تھی۔

عین اس وقت چاند ایک بادل کے پیچھے چھپ گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ پُراسرار صورت بھی غائب ہوگئی۔

باب ۔ ۵۷

تلاش

جب دن نکلا تو ولیم فاکنر نے چارپائی سے اٹھ کر کپڑے پہنے۔ اور آقا کے کمرہ کی طرف چلا۔ اس وقت تک مکان کے رہنے والے اور لوگ بھی یعنی مارکوئیس آف ایتھول۔ لارڈ ڈنبرٹن۔ کرنیل کینن اور ان کے خادم بیدار ہو چکے تھے۔ کیونکہ سر راڈرک نے ڈنکلڈ پر علی الصبح دھاوا کرنے کا حکم دے رکھا تھا۔ ولیم فاکنر اور راڈرک کے کمروں کا درمیانی دروازہ عموماً کسی قدر کھلا رہتا تھا اور چونکہ آخرالذکر کی خوابگاہ سے کسی طرح کی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ اس لئے خادم نے یہی سمجھا کہ آقا اب تک سو رہے ہیں۔ پس وہ بڑی احتیاط سے دبے پاؤں چلتا راڈرک کے کمرہ میں داخل

ہوا کہ ایسا نہ ہو وہ کچی نیند جاگ اٹھیں۔ مگر جب اس نے کمرہ میں قدم رکھا تو معلوم ہوا کہ پلنگ خالی ہے اور راڈرک وہاں موجود نہیں۔

اس سے ولیم کو پریشانی نہیں ہوئی۔ کیونکہ اس نے قدرتی طور پر یہ سمجھا کہ وہ مجھ سے پہلے بیدار ہو کر حملہ کا انتظام کرنے چلے گئے ہیں۔ پس وہ مطمئن ہو کر کمرہ سے باہر نکلنے کو تھا کہ ناگاہ اس نے دیکھا وہ پلنگ جس پر سر راڈرک رات کو سویا کرتا تھا۔ اس طرح بچھا ہوا ہے کہ کپڑوں پر سلوٹ تک موجود نہیں۔ جس سے صاف ظاہر تھا کہ اس کا آقا رات کو اس پر سویا ہی نہیں اس سے بھی فاکنر کو کسی طرح کی بے چینی نہ ہوئی۔ کیونکہ اس نے خیال کیا آقا رات کو بے حد مصروف رہے۔ اور انہیں سونے تک کی مہلت نہیں ملی۔ پس وہ پھر ایک بار کمرہ سے رخصت ہوا چاہتا تھا کہ اب ایک اور چیز ایسی نظر آئی جس نے اس کو فی الحقیقت مضطرب کر دیا۔ میز پر راڈرک کی ٹوپی اور طرہ موجود تھا۔ اور وہیں اس کے چرمی دستانے اور پستول رکھے ہوئے تھے۔ جس سے صاف ظاہر تھا کہ وہ جنگ کی تیاری میں حصہ لینے نہیں گیا۔ سوال یہ تھا کہ اگر وہ باہر نہیں گیا اور کمرہ میں بھی موجود نہیں۔ تو پھر آخر کہاں ہے؟

سخت کشش و پیچ کی حالت میں ولیم فاکنر اس کمرہ میں داخل ہوا جہاں صبح کا دسترخوان بچھایا جاتا تھا۔ معلوم ہوا کہ لارڈ ڈنبرٹن اور کرنیل کیپٹن فوج کی کمان ہاتھ میں لینے کے لئے رخصت ہو چکے ہیں۔ لیکن مارکوئیس آف ایتھول اور بعض اور ماتحت افسر ابھی تک وہیں تھے فاکنر نے ان میں سے ہر ایک کے چہرہ کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا۔ مگر راڈرک ان میں کہیں نظر نہ آیا بالآخر مجبور ہو کر اس نے لارڈ ایتھول سے دریافت کیا کہ کیا سر راڈرک میکڈانلڈ اب تک اس کمرہ میں تشریف نہیں لائے؟

"نہیں۔ بلکہ ہمیں ان کا سخت انتظار ہے" امیر موصوف نے جواب دیا "حیرت ہے کہ وہ اب تک کیوں نہیں آئے۔"

اس پر فاکنر نے بیان کیا کہ وہ اپنے کمرہ میں بھی نہیں ہیں۔ اور پلنگ پوش کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے وہ رات اس پر سوئے بھی نہیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کہا۔ کہ ان کی ٹوپی اور باقی سامان چونکہ کمرہ میں موجود ہے اس لئے یقین ہے کہ وہ کہیں فاصلہ پر نہیں گئے ہوں گے اسی وقت جا بجا دریافت شروع ہوئی۔ مگر ہر شخص نے یہی جواب دیا کہ کل شام کے بعد ہم نے انہیں نہیں دیکھا۔ اس سے پہلے تعجب۔ پھر اضطراب اور آخر کار پریشانی پیدا ہوئی۔ فاکنر

کے دل میں کئی طرح کے خیالات اُٹھ رہے تھے۔ آخر مارکوئیس آف ایتھول۔ ولیم فاکنر اور تھارسٹین احمر یہ تینوں سر راڈرک کے کمرہ میں گئے۔ اور وہاں دیکھا کہ جیسا خادم نے بیان کیا تھا۔ راڈرک کا سب سامان بدستور رکھا ہوا ہے۔ چراغ جل کر بجھ چکا تھا۔ اور جس نوکر نے اس میں تیل ڈالا تھا اس نے بیان کیا کہ تیل اتنا تھا کہ آدھی رات کے بعد بھی جلتا رہا ہوگا۔ وہ کاغذ جس پر حملہ کا نقشہ تیار کیا گیا۔ اور بعض یادداشتیں درج تھیں ابتک میز پر پڑا تھا۔ مارکوئیس آف ایتھول اور اس کے ساتھیوں نے اسے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ راڈرک بہت دیر تک آئندہ مہم کے مختلف پہلوؤں پر غور و فکر کرتا رہا ہے۔ بس اگر کسی کے دل میں ایک لمحہ کے لئے یہ شبہ پیدا بھی ہوا کہ اس نے دفعتاً کسی خاص ارادہ کے زیر اثر اس مہم سے دست برداری اختیار کر لی ہے۔ جس کی سرکردگی اسے حاصل تھی۔ تو یہ کاغذ اس بارہ میں ہر قسم کے شکوک رفع کرنے کو کافی تھا۔

لیکن اب سوال یہ پیدا ہوا کہ آخر شاہ پسند فوج کا جرنیل سر راڈرک میکڈانلڈ کہاں ہے؟ ولیم فاکنر نے آنکھوں میں آنسو بھر کر۔ رنج سے بھرائی ہوئی آواز میں بیان کیا کہ ضرور کسی نے ان سے دغا کی ہے۔ اس پر تھارسٹین نے اپنی بھاری تلوار کو بقدر نصف نیام سے کھینچکر وحشیانہ غصہ سے دانت پیستے ہوئے کہا کہ اگر واقعی کسی دشمن نے سر راڈرک سے غداری کی ہے تو خواہ کچھ ہو میں ضرور اس شخص کا پتہ معلوم کر کے اس سے نہایت خوفناک انتقام لوں گا۔ مارکوئیس آف ایتھول کے سوالات پر ولیم فاکنر نے بیان کیا کہ رات میں جس وقت سویا۔ اس وقت سے لیکر صبح طلوع آفتاب تک۔ جب سورج کی کرنیں کھڑکی کے اندر داخل ہو رہی تھیں میں بالکل بے خبر سوتا رہا اور کوئی ایسا غیر معمولی واقعہ پیش نہیں آیا جس سے بیدار ہو جاتا۔ اس کے جوابات اتنے مختصر تھے کہ راڈرک کی پُر اسرار گم شدگی کے معاملہ پر ان سے کچھ بھی روشنی نہ پڑ سکتی تھی۔

ہر شخص سوچتا تھا کہ اب کیا کرنا چاہیے؟ مارکوئیس نے فوراً محسوس کیا کہ اگر شاہ پسند فوج کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ اس کا جرنیل عدم پتہ ہو گیا ہے۔ تو عجب نہیں سپاہیوں میں اضطراب پیدا ہو جائے جس کا نتیجہ خطرناک ثابت ہونا یقینی تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی راڈرک کی عدم حاضری سے متعلق کوئی عذر پیش کرنا بھی ضروری تھا۔ اور ڈانکلڈ پر دھاوا بولنے کے بغیر چارہ کار نہ تھا۔ آخر یہ صلاح قرار پائی کہ دو افسر لارڈ ڈنبرٹن اور کرنیل کینن کے پاس بھیجے جائیں۔ اور وہ اس قدر رازداری کے ساتھ کہ غیر کو کانوں کان خبر نہ ہو۔ اس پُراسرار واقعہ کی ان کو اطلاع دیں

اور ان سے عرض کر دیں کہ آپ اس بارہ میں اپنے سپاہیوں کے روبرو جو عذر مناسب سمجھیں پیش کریں۔ فوج کے باقی حصہ کو یہ خبر پہنچانے کا فرض مارکوئیس آف ایکول نے خود اپنے ذمہ لیا۔

ان انتظامات سے فارغ ہوکر۔ تھارسٹن اور ولیم فاکنر دو افسروں کے ساتھ جو راڈرک کے ایڈی کانگ کی سی حیثیت رکھتے تھے۔ گم شدہ جرنیل کی تلاش میں نکلے۔ سب سے پہلے انہوں نے مکان کے دروازوں اور کھڑکیوں کو غور سے دیکھا کہ معلوم ہو جائے ان میں سے کس کی راہ سے کوئی شخص اندر داخل ہوا۔ اس جستجو کے دوران میں انہیں مکان کے ایک نوکر کی زبانی جو صبح سب سے پہلے بیدار ہوا تھا۔ معلوم ہوا کہ وہ دروازہ جو عقبی زینہ سے ملا ہوا ہے کسی قدر کھلا ہوا تھا اس سراغ کی بنا پر انہوں نے عقبی صحن کا بغور معائنہ کیا۔ اس کے بعض حصوں پر جہاں مٹی قدرے نرم تھی۔ نقش پا نظر آئے۔ یہ نشانات دروازہ سے گذر کر جنگل کے اندر جاتے تھے۔ اور ان کے ساتھ ساتھ چلتے یہ لوگ اس مقام تک پہنچ گئے۔ جہاں پر جنگل ختم ہوتا تھا۔ مگر اس کے آگے یہ نشانات بھی غائب تھے جس کی وجہ یہ سمجھی جا سکتی ہے۔ کہ اس حصہ میں زمین نسبتاً سخت تھی۔

اس کے باوجود یہ جماعت آگے کی طرف بڑھتی گئی۔ اور تھوڑی دیر میں ایک ایسے مقام پر پہنچی جہاں زمین پھر نرم تھی۔ اور اس پر نقش پا صاف نمودار تھے جب ان کا معائنہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ کم از کم دو آدمی اس راہ پر چلتے رہے ہیں۔ کیونکہ بعض نشانات دوسروں کی نسبت بڑے تھے۔ لیکن بڑے تجسس کے باوجود اس قسم کی کوئی علامت نظر نہ آئی جس سے معلوم ہوتا کہ دونوں میں کسی قسم کی جدوجہد ہوئی۔ یا ایک دوسرے کو گھسیٹتا ہوا لے گیا۔ اس صورت میں پاؤں کے نشانات ضرور بگڑے ہوئے یا پھیلے ہوئے ہوتے۔ مگر وہ بالکل صاف اور واضح تھے۔ پس اب اس جماعت کے آدمیوں کے دل میں دو سوالات نے ہیجان پیدا کرنا شروع کیا۔ یعنی یہ کہ اگر نشانات واقعی راڈرک کے ہیں تو کیا کوئی شخص اسے سخت دھوکا دے کر اپنے ساتھ لے گیا ہے یا وہ قصداً اس کام سے پہلو تہی کر کے معدوم پتہ ہو گیا ہے جس میں کامیابی کا امکان بہر صورت مشکوک تھا۔ بہر حال انہوں نے تلاش کو آخر تک جاری رکھنے کا فیصلہ کر رکھا تھا۔ کم از کم اس وقت تک کہ نقش پا کا سلسلہ جاری رہے۔

جنگل سے گذر کر کچھ فاصلہ طے کرنے پر یہ نشانات پھر صاف طور پر نظر آنے لگے۔ اور انہوں نے دیکھا کہ نشانات دو ہی شخصوں کے پاؤں کے ہیں۔ پس یہ لوگ ادھر ہی چلتے رہے

کبھی ان کا سراغ صاف اور واضح ہوتا تھا۔ اور کبھی ان کو ادھر ادھر منتشر ہو کر راستہ ناش کرنا پڑتا تھا۔ لیکن بہرصورت پاؤں کے نشانات برابر نظر آتے رہے۔ سنگلاخ پہاڑی رستوں سے گذر کر وہ ان وحشت خیز مقامات تک پہنچ گئے۔ جہاں آبشار غیر معمولی بلندی سے نیچے گر کر شور پیدا کرتے تھے۔ اور عمیق کھڈوں کی تہ میں پہاڑی ندیوں کا پانی کھولتا ہوا گذرتا تھا کسی جگہ جہاں زمین زیادہ نمناک ہوتی پاؤں کے نشانات واضح صورت اختیار کر لیتے تھے۔ لیکن وہ صاف ہوں یا بجھے ہوئے۔ ان کی صورت ہر حال میں ایک تھی جس سے انہیں یقین ہو گیا۔ کہ ہم صحیح راہ پر چل رہے ہیں۔

چلتے چلتے وہ ایک ایسے مقام پر پہنچے جہاں ایک طرف دیوار کوہ غیر معمولی بلندی تک اٹھی ہوئی اور دوسری جانب ایک گہری کھڈ واقع تھی۔ آگے بڑھے تو رستہ ڈھلوان ہو گیا۔ لیکن کہیں کہیں پاؤں کے نشان نظر آتے رہنے سے انہیں اس کا یقین تھا کہ ہم اب بھی صحیح راہ پر چل رہے ہیں۔ تھوڑی دور آگے چلکر رستہ اوپر کو اٹھا ہوا نظر آیا۔ جہاں سے پہاڑ کی بلندی اور زیادہ رفیع اور کھڈ کی گہرائی زیادہ عمیق معلوم ہوتی تھی۔ اور آخر الذکر کی تہ میں ایک خوفناک تیز رو پہاڑی ندی۔ گرجتی۔ شور کرتی اور کھولتی ہوئی درختوں کی سبز محراب کے نیچے سے بہ رہی تھی۔ اس جگہ سے یہ لوگ اور آگے بڑھے۔ تو رستہ نہایت تنگ اور خطرناک تھا۔ مگر وہ احتیاط سے قدم بڑھاتے چلتے گئے۔ حتے کہ ایک ایسے مقام پر پہنچے جہاں قدموں کے نشان سیدھے اور ہموار ہونے کی بجائے جیسے کہ اب تک تھے۔ اس طرح ملے جلے ہوئے تھے۔ کہ پہاڑی باشندوں کی تیز آنکھ نے فوراً پہچان لیا۔ ضرور اس مقام پر کوئی زور دار جد و جہد ہوئی ہے۔

تھارسٹین نے ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل زمین پر جھک کر ڈھلوان رستہ کے کنارہ کو نظر غور سے دیکھا۔ باقی آدمی خصوصاً ولیم فاکنر بھی اس تحقیقات میں اس کا شریک تھا۔ تھوڑی دیر بعد تھارسٹین نے بیان کیا۔ کہ رستہ کے ایک جانب کی مٹی گری ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ پھر وہ چھاتی کے بل زمین پر لیٹ کر اس اتھاہ گہرائی میں جو اس جگہ واقع تھی دیکھنے لگا۔ اور پوری توجہ سے دیکھ کر کہنے لگا۔ ضرور یہاں کوئی خوفناک واردات ہوئی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی چیز۔ جو عجب نہیں کہ جسم انسانی ہی ہو۔ اس جگہ سے نیچے گرائی گئی ہے۔ کیونکہ اس جگہ کے قریب اگے ہوئے پودے اور بیلیں ٹوٹی ہوئی تھیں۔

جب تھارسٹین سیدھا کھڑا ہوا تو اس کے چہرہ پر حزن و ملال کے آثار نمودار تھے۔ اور آنسوؤں کے بڑے بڑے قطرے دفاعہ ولیم فاکنر کے رخساروں پر بہ رہے تھے۔ ان کے

ساتھ جو دو افسر تھے۔ وہ بھی اس نظارہ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہے۔ کیونکہ اب ان چاروں میں سے ہر شخص کو کامل یقین ہو گیا کہ سر راڈرک ہیکڈ آنلڈ کی گم شدگی کے راز کا حل ضرور خوفناک اور مہلک ثابت ہوگا۔ لیکن یہ وقت بے سود اظہار الم کا نہ تھا۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ کھڈ کی گہرائی میں اتر کر وہاں تحقیقات کی جائے۔ سخت اضطراب و پریشانی کی حالت میں اس مقام سے واپس ہو کر۔ امید و بیم کا شدید احساس دل میں لئے ہوئے۔ اس شخص سے جس نے راڈرک سے غداری کی تھی۔ خوفناک انتقام لینے کا عہد اور معاملہ کی پُر اسرار نوعیت پر اظہار تعجب کرتے ہوئے یہ لوگ پھر اسی تنگ رستہ پر پیچھے ہٹے۔ اور اس مقام پر پہنچے جہاں سے ایک پگ ڈنڈی کھڈ کے اندرونی حصہ کی طرف جاتی تھی۔ ہر قسم کے خوف و ہراس کو دل سے نکال کر یہ لوگ اس پر سے گذرنے لگے۔ رستہ کے دونو طرف جابجا خوفناک غار تھے۔ ان سے بچنے کے لئے درختوں کی جڑوں اور خودرو پودوں کا سہارا لیتے وہ کھڈ کے اندر اتر گئے۔ کہیں پر انہیں کسی عمودی گہرائی میں جانا پڑتا تھا۔ اور کہیں وہ کسی پایاب ندی کے سرد پانی سے گذرنے پر مجبور ہوتے تھے۔ لیکن ہر قسم کی مشکلات پر غالب آتے طرح طرح کی تکلیفیں برداشت کرتے۔ وہ پورے استقلال کے ساتھ آگے بڑھے چلے گئے۔ کئی طرح کی صعوبتوں کے بعد وہ آخر کار کھڈ کے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ اس جگہ جہاں ایک تیز رو ندی جھاگ اڑاتی۔ پتھروں سے سر ٹکراتی اور شور کرتی ہوئی بہہ رہی تھی۔ درختوں کی شاخوں نے اس پر سائبان بنا رکھا تھا۔ اور دونو جانب دیوار کوہ گویا نامعلوم بلندی تک اٹھی ہوئی تھی۔ ندی کے پاس جاکر یہ لوگ اس کنارے پر رک گئے۔ جد ہر وہ تنگ رستہ واقع تھا جس پر انہیں جدوجہد کی علامات نظر آئی تھیں۔ اور اس مقام کے عین نیچے پہنچکر جہاں ان کے خیال میں راڈرک کا نامعلوم دشمن سے مقابلہ ہوا تھا۔ مکمل تحقیقات کی غرض سے چاروں طرف پھیل گئے۔ وہ تنگ رستہ جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ کھڈ سے قریباً ۲۰ گز اونچا تھا۔ اور اس فاصلہ میں بے شمار جھاڑیاں۔ لمبی سیاہ گھاس اور اس قسم کے چھوٹے درخت جو ایسے مقامات سے مخصوص ہوتے ہیں اُگے ہوئے تھے۔ ان کے درمیان انہیں دیکھ بھال کرنی تھی۔

سب سے پہلے تھارنٹن نے معلوم کیا کہ کوئی بھاری چیز یا انسانی جسم بالائی رستہ کے سرے سے روئیدگی کے اندر ہوتا ہوا نیچے گرا ہے۔ پس اس جماعت کی تحقیقات زیادہ تر کھڈ کے اس حصہ میں ہی جاری رہی جو بالائی تنگ رستہ کے عین نیچے تھا۔ دفعتاً تھارنٹن کے منہ سے چیخ نکلی

جسے سن کر ولیم فاکنر اور باقی دو افسروں نے جو ادھر ادھر پھر رہے تھے اس کی طرف دیکھا۔ معلوم ہوا کہ اس نے ایک چٹان کے پیچھے سے کسی انسانی صورت کو دونو ہاتھوں کا سہارا دے کر اٹھایا ہے یہ حالت دیکھ کر تینوں آدمی خوف زدہ ہرنوں کی طرح بھاگتے ہوئے اس مقام کی طرف گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ جسم ان کے آقائے نامدار سر راڈرک میکڈانلڈ کا ہے!

قدرتی طور پر سب سے پہلا احساس انہیں یہی ہوا کہ شرارہ ہستی اس نوجوان بہادر کے جسم خاکی سے جدا ہو چکا ہے۔ اس کا چہرہ لاش کی طرح زرد اور آنکھیں بند تھیں۔ مگر جسم پر نہ کسی چوٹ اور نہ زخم کا نشان نظر آتا تھا۔ تھارسٹین بہت دیر تک المناک نظروں سے اس خوشنما چہرہ کی طرف دیکھتا رہا۔ اور فاکنر نے اس بے جان صورت سے لپٹ کر آہ وزاری شروع کر دی دونو افسر بھی سخت پریشان تھے۔ مگر دفعتاً تھارسٹین کے منہ سے ایک اور چیخ نکلی۔ اور اس نے چلا کر کہا۔ "زندہ ہے! خدا کا شکر کرو کہ ہمارا ہر دلعزیز آقا زندہ ہے۔ اس کے لب حرکت کر رہے ہیں!"

ولیم فاکنر نے فوراً آنسو پونچھے۔ اور راڈرک کے زرد چہرہ کو غور سے دیکھنا شروع کیا۔ کچھ شک نہیں کہ تھارسٹین کا اندازہ غلط نہ تھا۔ راڈرک کے لب متحرک تھے۔ پپوٹے بھی ہلتے معلوم ہوتے تھے۔ صاف ظاہر تھا کہ روح اور جسم کا تعلق ابھی منقطع نہیں ہوا۔

چاروں نے ملکر راڈرک کو اٹھا لیا۔ پھر وہ اسے ایک زیادہ آرام دہ مقام پر لے گئے اور وہیں دریاں سبز گھاس پر بچھا کر اسے ان پر لٹا دیا۔ ندی کے سرد پانی میں رومال تر کر کے اس کی پیشانی پر پھیرے۔ کنپٹیوں کو دھویا۔ اور چہرہ پر سرد پانی کے چھینٹے دیے۔ غرض ایسے موقعہ پر کسی شخص کو ہوش میں لانے کے لئے جو کارروائی ضروری سمجھی جاتی ہے عمل میں لائی گئی۔ ان کی کوششیں بے نتیجہ نہ رہیں۔ کیونکہ اب راڈرک کے جسم نے اور نمایاں حرکت کی۔ اس نے آنکھیں کھول دیں۔ مگر نگاہ میں اب تک خلا کا اثر پایا جاتا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ اسے کچھ خبر نہیں ہے کہاں ہوں اور یہ لوگ جو مجھ پر جھکے کھڑے ہیں کون ہیں۔ بہرحال اس کے سانس لینے اور آنکھیں کھول دینے سے حاضرین کو اطمینان ہوا۔ اور ان کی مایوسی امید میں بدل گئی۔ اس کے تھوڑی دیر بعد راڈرک نے ایک گہری لمبی سانس لی۔ اور جسم میں تشنجی حرکت پیدا ہوئی۔ نوکروں نے اس کے ہاتھ ملے اور کنپٹیوں کو سہلایا۔ تھوڑی تیز شراب بھی اس کے منہ میں داخل کی۔ کیونکہ یہ امر واقعہ ہے کہ سکاٹ لینڈ کے بہادر جنگجو کسی حال میں شراب کی بوتل اپنے جسم سے علیحدہ کرنا منظور نہیں کرتے

اور اس موقع پر اس نے جو کام دیا وہ محتاجِ بیان نہیں۔

راڈرک کو ہوش میں لانے کی کوشش کرتے ہوئے آدھ گھنٹہ گذر گیا۔ اور گو وہ اب تک بے ہوش تھا۔ تاہم اس کی بحالی سے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ جہاں تک کہ سٹین اور اس کے ساتھیوں نے اندازہ کیا۔ اس کے اعضا صحیح و سالم تھے۔ اور دل و دماغ پر بھی کوئی چوٹ معلوم نہ ہوتی تھی۔ آدھ گھنٹہ گذر جانے پر انہوں نے فیصلہ کیا کہ جس طرح بھی ممکن ہو اسے بلا توقف مارکوئیس آف ایتھول کے مکان پہ لے چلنا چاہیئے۔ پس چاروں نے مل کر اسے اٹھایا۔ اور بڑی احتیاط کے ساتھ کھڈے سے باہر لائے۔ کام بہت دشوار اور خطرناک تھا۔ لیکن انہوں نے جوں توں کر کے اسے پورا کیا۔ ان کے لیے حوصلہ افزائی کا سبب خاص یہ تھا۔ کہ راڈرک کی حالت پہلے سے بہت اچھی نہ سہی۔ بہرحال رو باصلاح تھی۔ کوئی برا اثر نمودار نہیں ہوا تھا۔ اور وہ رفتہ رفتہ طاقت حاصل کر رہا تھا۔ ایک بار کھڈے سے نکل آنے کے بعد انہوں نے رستہ کو زیادہ آسانی سے طے کرنا شروع کیا۔ لیکن بہت دور نہیں جانے پائے تھے کہ بہت سے لوگوں کی آوازیں اور ہتھیاروں کی جھنجھناہٹ سنائی دی۔ یہ آوازیں اس ٹیکرہ کے دوسری جانب سے آ رہی تھیں جس کے دامن میں وہ اس وقت چل رہے تھے۔ حیران تھے کہ وہ کیا معنی رکھتی ہیں؟ کیا جنگ کا مرکز جو ڈنکلڈ کی فصیل کے نیچے یہاں سے ۳ میل کے فاصلہ پہ ہونا تھا۔ اس جگہ منتقل ہو گیا؟ ہر ایک کے دل میں خوف و ہراس تھا مگر کسی میں اس کے اظہار کی جرأت نہ تھی۔ اگرچہ چہروں کی افسردگی سے اس کا اندازہ کرنا مشکل نہ تھا۔ کہ سب کے دل میں ایک ہی اندیشہ جاگزیں ہے اور وہ اس بات کا کہ کہیں ایسا تو نہیں ہوا کہ ہماری فوج زک کھا کر بھاگ نکلی ہے؟

لیکن اس معاملہ میں انہیں بہت دیر تک شبہ کی حالت میں نہیں رہنا پڑا۔ جلد ہی ٹیکرہ کے دوسری جانب انہیں پہاڑی فوج کے بہت سے جوان منتشر حالت میں ڈنکلڈ سے پیچھے ہٹتے نظر آئے۔ یہ کلانکو اور گلن فان قبیلوں کے جوان تھے۔ اور یہ بات ان کی وردیوں سے ظاہر تھی۔ انہیں دیکھ کر تھا سٹین نے گرجتی ہوئی آواز سے کہا ”ٹھہر جاؤ میرے دوستو۔ میرے ہم وطنو ٹھہر جاؤ! تمہارا سردار واپس آ گیا۔“

ان لفظوں میں نا معلوم کیونکر خاص اثر تھا کہ مفروروں کی جماعت ایک دم کھڑی ہو گئی راڈرک کو چار شخصوں کے کندھوں پر دیکھ کر ہر ایک کے چہرے سے خوف و پریشانی کا اظہار ہوا۔ لیکن جلدی ہی [illegible] دیکھ کر تھا سٹین۔ فاکنر اور باقی دو افسروں کے گرد جمع ہو گئے۔ اور انہوں

نے راڈرک کو آہستہ سے سبز گھاس پہ ڈال دیا۔ اس کے بعد جو نظارہ پیش ہوا وہ بڑا موثر اور جگردوز تھا۔ تھارسٹین نے مختصر لفظوں میں راڈرک کی گم شدگی اور دریافت کا حال بیان کر کے یقین ظاہر کیا کہ ضرور کوئی شخص رات کے وقت انہیں دھوکے سے سنسان پہاڑوں میں لے آیا۔ اور یہاں آکر اس نے غداری کی۔ یہ حال جب ہر دو قبائل کے مفرور جوانوں کو معلوم ہوا۔ تو بعض رو دیے۔ بعض نے نامعلوم دشمن سے انتقام کا حلف لیا۔ اور بعض چپ چاپ افسردہ و غمگین صورت بنائے اپنی جگہ پہ کھڑے رہے۔ بہرحال یہ معلوم کر کے ہر شخص کے منہ سے کلمہ دعا نکلا کہ راڈرک زندہ اور سلامت ہے۔ کئی دیو قامت پہاڑی سپاہی اس نظارہ سے اتنے متاثر ہوئے کہ بچوں کی طرح زار زار رونے لگے۔

خوش قسمتی سے قبیلہ گلن خان کی فوج کے ساتھ ایک ڈاکٹر موجود تھا۔ اسے بہت جلد اس مقام پہ لایا گیا۔ جہاں راڈرک فرش زمین پہ پڑا تھا۔ جب تک وہ اس کا معائنہ کرتا رہا ہر شخص چپ چاپ کھڑا دیکھا کیا۔ ہر ایک سپاہی بت کی طرح ساکت وصامت تھا۔ سب کے سب ڈاکٹر کی رائے کے اس طرح منتظر تھے۔ گویا ان کی اپنی زندگی کا دارومدار اس کی رائے پہ تھا۔ لیکن ڈاکٹر نے جو کچھ کہا وہ ہر لحاظ سے امید افزا تھا۔ معلوم ہوتا تھا۔ قدرت نے راڈرک کو ایک غیر معمولی حادثہ میں معجزانہ طریق پہ محفوظ رکھا ہے۔ اس کی کوئی ہڈی نہ ٹوٹی اور نہ کہیں چوٹ آئی تھی۔ البتہ دماغ کو صدمہ پہنچنے کی وجہ سے بے ہوش ضرور تھا۔ اتنے میں ڈاکٹر نے فصد لی اور جب کہ یہ عمل ہو رہا تھا۔ تھارسٹین اور اس کے ساتھیوں نے مفرور سپاہیوں سے ان واقعات کی تفصیل سنی جو ان کی عدم موجودگی میں ڈنکلڈ میں پیش آئے۔ واضح ہو کہ وہ علی الصبح مارکوئیس آف ایتھول کے مکان سے چلے تھے۔ اور اس وقت سورج نصف النہار پہ تھا۔

ان تفصیلات سے معلوم ہوا کہ جب لارڈ ڈنبرٹن اور کرنیل کینن کو راڈرک کی اس پراسرار گم شدگی کا حال معلوم ہوا تو وہ اتنے پریشان ہوئے۔ کہ نہیں جانتے تھے ہمیں کیا کرنا چاہیے ان کی ناعاقبت اندیشی سے حقیقت حال سب پہ ظاہر ہو گئی۔ راڈرک کی گم شدگی کی خبر جنگل کی آگ کی طرح لشکر میں پھیل گئی اور اس فوج تک بھی جا پہنچی جس کی کمان خود مارکوئیس آف ایتھول کے ہاتھ میں تھی۔ اس خبر کے سنتے ہی شاہ لینڈ فوج میں اضطراب غالب ہوا۔ میکلیٹ کا ایک جاسوس جو پہاڑی فوج میں شامل تھا کسی طرح شہر میں داخل ہو گیا۔ اور جب

اس واقعہ کی اطلاع انگریز جرنیل کو ہوئی۔ تو اس نے اس سے فائدہ اُٹھانے میں ذرا تامل نہ کیا
اس کے حکم سے محاصرین پر خوفناک آتشباری شروع کی گئی۔ جس کا جواب انہوں نے بڑی
بد دلی سے دیا۔ گلنکو اور گلن فان کے سپاہیوں نے شور مچایا۔ کہ ہمارا افسر کہاں ہے۔ اسے پیش
کرو۔ اور بعض نے تو یہاں تک کہا کہ باقی افسروں نے اس سے غداری کی ہے۔ مارکوئیس
آف اٹیھول، لارڈ ڈنبرٹن اور کرنیل کینن نے جدا جدا فوج کی تین جداگانہ جماعتوں کے اطمینان
کی بہت کوشش کی۔ اور اپنی صفائی کے لئے لاکھ سر پٹکا۔ مگر فوج پر ان کا اثر نہ ہونا تھا
نہ ہوا۔ ہر شخص اوسان ہار چکا تھا۔ اکثر سپاہی افسروں کا حکم نہیں مانتے تھے۔ اور بعض
صرف دکھاوے کے لئے ایسا کر رہے تھے۔ میکائے کی تجربہ کار آنکھ نے فصیل کی دوسری
جانب کی حالت معلوم کر لی۔ اور معرکہ کلی کرینکی کی ندامت کا داغ دھونے کے لئے تیار
ہوا۔ مقابلہ مختصرا در فیصلہ کن تھا۔ شاہ پسند فوج جو پہلے ہی بد دل ہو چکی تھی۔ فوراً بھاگ
نکلی۔ اور میدان جنرل میکائے کی سپاہ کے ہاتھ رہا۔ چونکہ اس کی طاقت اتنی منضبط نہ تھی
کہ شکست خوردہ فوج کا تعاقب ہو سکتا۔ اس لئے فوج محاصرین کو منتشر کر کے پھر شہر میں
چلی گئی۔ اور فتح کی خوشی میں سلامی سر کی۔ دوسری جانب سکاٹ لینڈ کے بہادر جن کی مدد سے
معرکہ کلی کرینکی کامیاب ہوا تھا بھاگ گئے۔ آئرلینڈ کی امدادی سپاہ منتشر ہو گئی۔ اور خود
ارل آف ڈنبرٹن۔ مارکوئیس آف اٹیھول اور کرنیل کینن باقی افسروں کو ساتھ لئے جان بچا کر
قلعہ بلیر میں پناہ گزین ہوئے۔ جہاں سے ان کا ارادہ اطاعت گذاری کا اعلان کرنے کا تھا
نہ گلنکو اور گلن فان قبیلوں کے لوگ مستعد رہے۔ مگر جب انہوں نے بھی محسوس کیا کہ جس
"کے لئے ہم جدوجہد کر رہے تھے۔ اس کی کامیابی محال ہے۔ اور اب جبکہ ہمارا ہر دلعزیز
سر ہم سے جدا ہو چکا ہے۔ اس کار عبث میں جانیں ضائع کرنا بے سود ہے۔ تو وہ بھی
بدان کارزار سے پیچھے ہٹ آئے۔

یہ حالات تھے جو تھارسٹین۔ ولیم فالکز اور باقی دو افسروں کو واپسی پر معلوم ہوئے
واضح ہو کہ آخر الذکر ڈنڈمی کی فوج سے تعلق رکھتے۔ اور مارکوئیس آف اٹیھول کے رشتہ دار تھے
سارے حالات سن کر انہوں نے فیصلہ کیا کہ اب قلعہ بلیر میں مارکوئیس کے پاس چلنا چاہیئے۔ لیکن
رخصت ہونے سے پہلے ہماکنان گلنکو و گلن فان نے ان کے ہاتھ بڑی گرمجوشی سے دبائے۔ اس
لئے کہ انہوں نے دن کے گم شدہ افسر کی تلاش میں غیر معمولی سرگرمی کا اظہار کیا تھا

ایک چارپائی مہیا کر کے سر راڈرک میکڈانلڈ کو اس پر لٹایا گیا۔ کہ وادی گلنکو تک جانے میں جس کا فاصلہ وہاں سے قریباً ساٹھ میل تھا اُسے کوئی تکلیف نہ ہو۔ لیکن یہ واپسی جن افسوسناک حالات میں عمل میں آئی۔ اس کا اندازہ ناظرین اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے خود کر سکتے ہیں کہ وہ بہادر جس نے چند دن پیشتر درہ کلی کرنیکی میں عظیم الشان فتح حاصل کی تھی۔ اب چار آدمیوں کے کندھوں پر اپنے وطن کو واپس جا رہا تھا۔

باب ۔ ۸۰

واپسی

دوسرے دن شام کا وقت تھا۔ اور لیڈی میکڈانلڈ اور ایلن والئے گلنکو کے پلنگ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔ معمر حکمران اب تک صاحب فراش تھا۔ کیونکہ اس کی علالت غیر معمولی طور پر شدید ثابت ہوئی تھی۔ اور گو فادر ہیو برٹ نے جو وادی گلنکو میں پادری اور ڈاکٹر کے مشترکہ فرائض انجام دیا کرتا تھا معالجہ میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا تھا۔ پھر بھی مریض اب تک نقیہ اور کمزور تھا۔ ایک فراخ پلنگ پر بیٹھا ہوا وہ اس بڈھے شیر کی طرح پیچ و تاب کھا رہا تھا جسے فاصلہ پر شکار کی بو آتی ہو۔ اور وہ اس تک پہنچنے سے قاصر ہو۔ ہرچند کہ وہ میکڈانلڈ کو راڈرک کی بہادری پر کامل اعتماد تھا۔ اور وہ درہ کلی کرنیکی کی شاندار فتح اور اپنے بیٹے کے شاہ پسند فوج کا کمانڈر بننے کی خبر پا سن چکا تھا۔ پھر بھی طبیعت میدانِ جنگ کا منظر دیکھنے کو بیقرار تھی۔ وہ رہ رہ کر اپنی قسمت کو کوستا تھا کہ ظالم نے اس وقت بیمار کیا جب میدان جنگ میں اظہارِ شجاعت کا موقعہ تھا۔

اس زمانہ علالت میں لیڈی میکڈانلڈ اور ایلن نے تاحدِ امکان اس کی خدمت گذاری کی جہاں تک ممکن تھا اُسے تسکین دی۔ اور وہ آسائشیں مہیا کیں جنہیں صرف عورت مہیا کر سکتی ہے۔ انہی ایام میں لارڈ گلن فان اپنے سمدھی کی مزاج پرسی کے لئے آیا ہوا تھا۔ اور رفاضل ہمیشہ بھی اس کے ہمراہ تھا۔ مگر والئے گلنکو کا بڑا بیٹا یعنی راڈرک کا برادر اکبر ایلن کہاں تھا؟ اس کا حال کسی کو معلوم نہیں۔ اب تک اس کی طرف سے کوئی خبر موصول نہ ہوئی تھی۔

حسین و جمیل لیڈی ایلن کا خیال ہر وقت اپنے شوہر کی طرف لگا رہتا تھا۔

جب اس نے فتح کلی کریکی کی خبر سنی - تو اپنے عزیز از جان راڈرک کی شجاعت کے کارنامے سن کر اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی - اور یہ جان کر اور زیادہ مسرت ہوئی کہ اس کو فوج کا افسر اعلیٰ مقرر کر دیا گیا ہے لیکن ان خوشیوں سے بڑھ کر اسے اس بات کی تمنا تھی - کہ راڈرک میرے پاس ہو اور میں ہر وقت اس کے قدموں میں رہوں - کیونکہ اس کی موجودگی میں اس شوہر پرست عورت کو حقیقی راحت محسوس ہوتی تھی - وہ اس کے عظیم الشان کارناموں کی تفصیل سن کر بھی غیر مکتفی تھی - علاوہ بریں میدان جنگ میں ہر وقت اس کی جان کو خطرہ لگا رہتا تھا - پس مجموعی طور پہ وہ رنج واندوہ کی حالت میں ہر وقت اپنے ہی خیالات میں محو رہتی - اور بڑی مشکل سے ظاہرداری برقرار رکھتی تھی - ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں - اور اب پھر اس کا اعادہ کرتے ہیں کہ ایک بہادر کی حیثیت میں اُسے راڈرک کی ذات پہ کتنا بھی فخر ہو - بہر حال وہ محبت جو اُسے بحیثیت شوہر اس سے تھی - وہ باقی تمام احساسات پہ غالب تھی -

جیسا ہم نے اوپر لکھا ہے - شام کا وقت تھا - اور لیڈی میکڈانلڈ اور ایلن والئے کلنکو کے سرہانے بیٹھی ہوئی تھیں - میز پر لیمپ جل رہا تھا جس کی روشنی میں معمر حکمران کا چہرہ نقاہت و علالت کے اثرات سے زرد اور استخوانی نظر آتا تھا - وہ بڑے اضطراب کی حالت میں پلنگ پہ کروٹیں لیتا اور رہ رہ کر بے صبری سے کہتا تھا " کاش فادر ہیوبرٹ کے پاس کوئی ایسی دوا ہو کہ اسے پی کر میں جنگ میں اپنے بیٹے سے جا ملوں - تسخیر ڈنکلڈ میں میری خدمات کی شدضرورت ہو گی " اتنے میں لارڈ گلن فان اور فاضل ہمیش کمرہ میں داخل ہوئے - اپنی خوابگاہ میں آرام کے لئے جانے سے پہلے وہ معمر حکمران کی مزاج پرسی کو آئے تھے - حاضرین میں واقعات جنگ کے نتائج پہ امید افزا گفتگو ہو رہی تھی - کہ دفعتاً کمرہ کا دروازہ کھلا اور ایک شخص دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا

آتے ہی اس نے زور سے کہا " اماں میرا خیر مقدم کرو . . . آہ مگر والدین آپ کو کس حالت میں دیکھتا ہوں " یہ کہتے ہوئے شخص مذکور نے جو ایلن میکڈانلڈ کے سوا کوئی دوسرا نہ تھا والئے کلنکو کی بیماری پہ دلی رنج والم کا اظہار کیا -

مگر اس وقت اس کی اپنی صورت بھی تو کس قدر بدلی ہوئی تھی ! بدن خشک - چہرہ بے رونق اور صورت اس طرح کی مردنی سی لئے ہوئے تھی جیسی اس کے ناتوان باپ کے چہرہ پہ نمودار تھی ہاتھ بے رنگ گویا موم کے بنے ہوئے ہوں - مختصر یہ کہ مجموعی طور پہ اس کی صورت کسی زندہ انسان کی

بجائے قبر سے نکلی ہوئی روح سے زیادہ مشابہ تھی۔

قدرتی طور پر اُسے کمرہ میں داخل ہوتے دیکھ کر ہر شخص کے منہ سے کلمہ حیرت نکلا۔ کیونکہ سب کا خیال یہی تھا۔ کہ وہ مرچکا ہے۔ اور اس کی آسیبی صورت دیکھ کر عارضی طور پر ہر شخص کو اضطراب بھی ہوا۔ مگر فوراً ہی اسکی ماں نے آگے بڑھ کر ایلین کو چھاتی سے لگا لیا۔ کیونکہ اُسے زندہ اور صحیح سلامت دیکھ کر سب سے زیادہ خوشی اسی کو ہوئی تھی۔ جس کے بعد لارڈ میکڈانلڈ بھی اس سے پدرانہ شفقت سے پیش آیا۔ البتہ لارڈ گلن فان جو لارڈ اور لیڈی گلنکو کی نسبت زیادہ پُرسکون طبیعت کا آدمی تھا۔ ایلین کے پرتپاک خیر مقدم کے لئے آمادہ نہ ہوا۔ کیونکہ لیڈی ایلین اور راڈرک کو ایک دوسرے سے جدا کرنے کے لئے اس شخص نے جو دنئے کارروائیاں اس سے پہلے ایک بار کی تھیں۔ اُن کی یاد اس کے دل سے اب تک محو نہ ہوئی تھی۔ علاوہ بریں ڈیوک آف گارڈن کے قتل کے معاملہ میں بھی وہ محسوس کرتا تھا۔ کہ ایلین نے جو کچھ کیا۔ وہ ایک سفاکانہ قتل سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا۔ بہرحال اپنے بڑے بیٹے کی واپسی کی خوشی میں لارڈ اور لیڈی میکڈانلڈ نے وہ سرد مہری جس سے گلن فان اس سے پیش آیا تھا۔ محسوس نہیں کی۔ اور خود ایلین اس بارہ میں عمداً لاپروائی ظاہر کی۔ رہا ہمیش جو بڑا پاک باطن اور نیک دل شخص تھا۔ اور جسے ریاکاری سے دلی نفرت تھی۔ اس نے اس بے درد قاتل سے ہاتھ ملانا باعث نفرت سمجھا اور پیچھے رہا۔ اس کے بعد جب ایلین میکڈانلڈ نے لیڈی ایلین کی طرف بڑھ کر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کی تو وہ بھی اس طرح کانپ کر پرے ہٹ گئی۔ گویا اُسے اس کی موجودگی سے دلی نفرت تھی۔ اور وہ اسے چھونا کسی حال میں پسند نہ کرتی تھی۔

ایلین ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور اس قسم کا انداز اختیار کر کے گویا وہ اس نفرت کے بدلے جس کا اظہار معترضین کی طرف سے ہو رہا تھا۔ محبت اور ہمدردی حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اگرچہ دل میں وہ لارڈ گلن فان ایلین اور ہمیش کے خلاف ان کے سلوک پر سخت ناراض تھا۔ اس نے کہا۔ "اوہ! میں بیان نہیں کر سکتا۔ گذشتہ چند دن کے عرصہ میں میں نے کیسی کیسی تکلیفیں اٹھائی ہیں۔۔۔"

"بس تم اپنی سرگزشت پوری تفصیل سے بیان کرو" معمر [illegible] گلنکو نے کہا۔ "تمہاری مسلسل عدم موجودگی [illegible] ظاہر ہے۔ کہ تم نے بہت تکلیفیں برداشت کی ہیں۔ [illegible] تصدیق [illegible] تمہاری صورت سے ہو رہی ہے۔ افسوس! تم

سمجھتے تھے کہ تم خدانخواستہ اب زندہ نہیں ہو۔ اور ہم پھر تمہاری صورت نہ دیکھیں گے۔"

"والد اپنا حال بیان کرنے سے پہلے مجھے اس سوال کی اجازت دیجئے۔ کہ میرے عزیز بھائی راڈرک کا کیا حال ہے؟" ایلین نے کہا۔ "سچ جانئے مجھے اس سے دلی محبت ہے۔ اور میں بارہا اس بات کو سوچکر کف افسوس ملا کرتا ہوں۔ کہ ایک سال پہلے میں نے اسے کس طرح کی تکلیفیں دیں۔"

"ایلین جو ہوچکا۔ اس پر بحث کرنا لاحاصل ہے۔" والیٹے گلنکو نے کہا۔ "اس لئے کہ ان واقعات کی یاد سے رنج و تکلیف ہی پیدا ہوتی ہے اور کچھ نہیں۔ پس مناسب ہے کہ ہم سب عہد ماضی کو بھول جائیں۔ میں نے اور تمہاری ماں نے تمہاری سب خطائیں بخش دی ہیں۔ اور ہمیں کامل یقین ہے کہ راڈرک نے بھی ایسا ہی کیا ہوگا۔ . . مگر تم کس راہ سے آئے ہو کہ تمہیں راڈرک کے شاندار کارناموں کا حال معلوم نہیں ہوا؟"

"پیارے والد" ایلین نے ریاکاری سے کام لیتے ہوئے خوشامدانہ لہجہ میں کہا۔ "میں درہ کلی کرینکی کے مشہور معرکوں سے بے خبر نہیں ہوں۔ اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ راڈرک نے فوج میں اعلیٰ ترین عہدہ حاصل کیا ہے۔ چنانچہ کل آپ کی اجازت سے میں بھی اس کمزور حالت میں اس سے جاملوں گا۔ اس طرف وادی کو آتے ہوئے میں نے ہزارہا شخصوں کی زبانی اس کی بہادری اور خوش نصیبی کا حال سنا ہے۔ لیکن میرا خیال تھا۔ شاید میدان جنگ سے آپ کو کوئی اور خاص خبر موصول ہوئی ہو۔ مجھے یہ سن کر دلی خوشی حاصل ہوگی۔ کہ راڈرک اس کام میں جسے اس نے ہاتھ میں لیا ہے۔ پوری کامیابی حاصل کر رہا ہے۔"

"اور وہ بے شک کر رہا ہے۔" لارڈ میکڈانلڈ نے جواب دیا۔ "تین دن ہوئے ایک قاصد اس کی طرف سے مراسلات لایا تھا جن سے معلوم ہوا۔ کہ وہ ڈنکلڈ کا محاصرہ کر رہا ہے۔ میں اس موقعہ پر میری آرزو تھی۔ کہ جس طرح ممکن ہو۔ خود موقعہ پر پہنچ کر اسے مدد دیتا۔ مگر افسوس ناتوانی کچھ نہیں کرنے دیتی۔ کاش اس کی کوئی صورت ہوتی کہ میں وہاں جاسکتا۔ خیر کل ضرور اس کی فکر کی جائے گی۔ میں فادر ہیوبرٹ سے کہوں گا۔ کہ وہ مجھے طاقت کی کوئی غیر معمولی چیز دے۔ ورنہ میں اسی حالت میں روانگی پر مجبور ہو جاؤں گا۔ . . ."

"تیاک" "ایلین صبر کرو۔" لیڈی میکڈانلڈ نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "ہمیں ایلین کی زبانی ان تکلیفوں کا حال سننے دو۔ جو اس غریب نے برداشت کی ہیں۔ اس کی سرگذشت سن کر ہم

تو ضرور ہوگا۔ مگر ہمارے لئے یہ امر کیا کم باعث اطمینان ہے۔ کہ اب وہ ہمارے پاس صحیح سلامت موجود ہے۔"

"میری داستان بالکل مختصر ہے۔" ایلن میکڈانلڈ نے کہا۔"اور میں اس کا خلاصہ چند لفظوں میں بیان کر دیتا ہوں۔ قلعہ ایڈنبرگ کے محاصرہ اور آخری جدوجہد کا حال یقیناً آپ کو معلوم ہوگا گو عجب نہیں کسی بدنیتی کی راہ سے اس ایک واقعہ کو جس میں میرا حصہ تھا۔ آپ کی نظروں میں غلط پیش کیا ہو۔ میرا اشارہ ڈیوک آف گارڈن کی موت کے سانحہ کی طرف ہے . . .

جس وقت ایلن میکڈانلڈ نے یہ الفاظ کہے۔ تو لیڈی ایلن کی آنکھوں کے سامنے خونی دھند پھیل گئی۔ جس کے اندر وہ اسے سرخ اور خون آلود نظر آنے لگا۔ اسے اس حالت میں دیکھ کر اس نازنین کا بدن بے اختیار کانپ گیا۔ اور خوف کی اس چیخ کو جو اس کے لبوں سے نکلنے کو تھی۔ اس نے بمشکل دبایا۔ اس وقت ایلن میکڈانلڈ نے اس کی طرف جس نظر سے دیکھا۔ اور دوسروں سے آنکھ بچا کر اس پر جو قہر آلود نظر ڈالی۔ اس سے اس حسینہ کو معلوم ہو گیا۔ کہ وہ میرے خیالات کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔

"ڈیوک آف گارڈن!" ایلن نے سلسلہ کلام جاری رکھ کر گرم جوشی سے کہا۔"غدار تھا۔ وہ یقیناً قلعہ کو دشمن کے حوالے کر دیتا۔ مجھے اس کی نیت پہلے ہی فاسد نظر آتی تھی۔ اور میں سمجھتا تھا کہ وہ دل سے شاہ جیمز کا حامی نہیں ہے۔ پس اس قابل یادرات کو جب نصف شب کے قریب کمرہ کونسل میں ثابت ہو گیا کہ وہ دغا کر رہا ہے۔ تو میں اپنے غصہ کو ضبط نہ کر سکا۔ اور اس سے وہی سلوک کیا جو کسی غدار سے کرنا چاہیئے۔ میرے اس فعل کو ممکن ہے وہ لوگ جو خود اس جنگ میں پوری سرگرمی سے حصہ نہیں لیتے یا غداری کے مرتکب ہو سکتے ہیں ناپسند کریں۔ بہرحال میرا ضمیر صاف ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ میں نے جو کچھ کیا وہ ایک تکلیف دہ اور سخت لیکن ضروری فرض تھا۔ جنگ کے موقعہ پر جب اس کا شبہ ہو کہ کوئی شخص دغا کی کوشش کر رہا ہے۔ تو دوسروں کو عبرت دلانے کے لئے ضروری سمجھا جاتا ہے۔ کہ ایسے شخص کو شدید ترین سزا دی جائے۔ اس پہلو سے دیکھیئے تو جو کچھ میں نے کیا وہ ضروری اور مناسب تھا۔ رہا میرے فرار اور بعد کی صعوبتوں کا معاملہ۔ آپ کو معلوم ہے کہ جب لینیر کی فوجیں دفعتاً قلعہ میں داخل ہوئیں جس کی نسبت مجھے کامل یقین ہے کہ یہ کارروائی اس غدار ڈیوک کی رضامندی سے عمل میں لائی گئی تھی۔ . . ."

"لیکن سرایلین"، ہمیش نے قطع کلام کرکے ایسے سخت اور سرد لہجہ میں کہا جسے شاید اس نے اپنی عمر میں پہلے کبھی استعمال نہ کیا تھا۔"اگر ایسا ہوتا۔ تو پھر ڈیوک آف گارڈن کو اس کی کیا ضرورت تھی۔ کہ قلعہ کی حوالگی کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک جلسہ منعقد کرتا؟"

"عصا کی قسم! میں تمہاری اس حجت کو نہیں مان سکتا۔" ایلین نے اپنی فطری خشونت کے زیر اثر جوش کے لہجہ میں کہا۔"اور ماسٹر ہمیش بہتر ہو کہ تم اپنی کتابوں کا ہی دھیان رکھو۔ اور سپاہیانہ زندگی کے معاملات میں دخل نہ دو۔ میں نے کبھی تمہارے سامنے علمی معاملات پر بحث نہیں کی۔ اس لئے کہ میں ان سے بے بہرہ ہوں۔ مہربانی سے تم بھی میرے سامنے جنگی مسائل پر رائے زنی کی جرأت نہ کیا کرو۔ جن سے تم یکسر لاعلم ہو۔"

فاضل ہمیش نے ایلین کی طرف غصہ اور حقارت کی نظر سے دیکھا۔ مگر چپ رہا۔ ہر چند کہ وہ بہادر تھا۔ مگر حالات پیش آمدہ میں ایسے شخص سے جھگڑا مول لینا اسے منظور نہ تھا۔

"ہاں تو میں یہ ذکر کر رہا تھا" ایلین نے پھر وہی نرم لہجہ اختیار کرکے جس سے وہ اپنے والدین کے روبرو کام لیتا تھا۔ کہا "میں یہ ذکر کر رہا تھا۔ کہ بیتیر کی فوجیں دفعتاً قلعہ میں گھس آئیں۔ مجھے خودستائی کی عادت نہیں۔ بہرحال میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ اس وقت میں نے اپنا فرض ایسے طریق پر انجام دیا۔ جو والیئے گلنکو کے فرزند اکبر کے شایاں شان تھا۔ مختصر یہ کہ میں حملہ آور فوج سے جی توڑ کر لڑا۔ اتنے میں افسروں کی کونسل سفید جھنڈا لے کر صحن میں نمودار ہوئی۔ اس وقت میں نے جانا۔ کہ اب ہر قسم کی جدوجہد بے کار ہے۔ اپنی نسبت میں پہلے ہی سمجھتا تھا۔ کہ ان میں سے ہر شخص میرے خون کا پیاسا ہے۔ پس خیال کی تیزی کے ساتھ وہاں سے بھاگ کر قلعہ کی فصیل کے ساتھ ساتھ دوڑتا ہوا میں اس مقام تک پہنچا۔ جہاں ایک شگاف موجود تھا۔ اور بڑے زور سے دوسری طرف ایک پشتہ پر کود گیا۔ جسے محاصرین نے تیار کیا تھا۔ وہاں سے میں کسی نہ کسی طرح مہربان بیتیر کی فوج سے آنکھ بچا کر نکل گیا۔ فوج اس وقت قلعہ پر حملہ کرنے میں مصروف تھی۔ اس لئے کسی نے مجھے نہیں دیکھا۔ اور میں جلدی ہی شہر ایڈنبرگ میں داخل ہو گیا۔ وہاں مجھے ایک سپاہی ملا جس نے مجھے دیکھ کر پہاڑی پہاڑی کا نعرہ بلند کیا۔ کئی لوگ جمع ہو گئے اور انہوں نے مجھ پر ایک خوفناک حملہ کیا۔ لیکن میں بھی بڑے استقلال کے ساتھ لڑا۔ کام مشکل تھا۔ کیونکہ دوسری طرف سات آدمی اور میں اکیلا تھا۔ علاوہ بریں اس جدوجہد کے بعد جو قلعہ کے صحن میں ہوئی تھکا ہوا بھی تھا۔ تاہم میں نے اپنی تیز تلوار کی مدد سے

ان پر سیڑھی غداروں کو خوب ہی ہاتھ دکھائے۔ میں ان سے بچ کر تو نکل گیا۔ مگر اس مقابلہ میں
مجھے بھی ایسے زخم آئے۔ کہ ان کی وجہ سے کم و بیش بالکل ناکارہ ہو گیا۔ بڑی مشکل سے چلتا گرتا پڑتا
میں شہر کے ویران اور تاریک حصوں میں پہنچا۔ مگر حیران تھا۔ کہ یہاں سے بچ کر کیسے جا سکوں گا
کیونکہ باہر جانے کے سب رستے بند تھے۔ اور خفیہ لفظ کے سوا جانے کی اجازت نہ تھی۔ خون
بہ جانے سے بدن نڈھال تھا۔ پس میں ایک علیحدہ مقام پر بیٹھ گیا۔ جہاں غنودگی سی طاری ہونے
لگی۔ لیکن یہ غنودگی نیند کی نہیں غشی کی تھی۔ معلوم نہیں میں کتنا عرصہ اس حالت میں رہا۔
بہرحال جب بیدار ہوا۔ تو دیکھا۔ کہ ایک خستہ حال کمرہ میں چارپائی پر پڑا ہوں۔ معلوم ہوا کہ میں
ایک عزت دار یہودی کنبہ کے دروازہ پر بیہوش ہو گیا تھا۔ اس حالت میں دیکھ کر انہوں نے
مجھ پر رحم کھایا۔ اور اپنے مکان پر لے گئے۔ ادھر سر جان لینز نے حکم جاری کر دیا تھا۔ کہ جو
شخص ایلین کو زندہ یا مردہ پکڑ کر لائے گا اسے معقول انعام دیا جائے گا۔ اس لئے ان بڈھے
میاں بیوی کو جو عرصہ دراز سے اس شہر میں سکونت پذیر تھے میرے لئے کسی ڈاکٹر کی خدمات
حاصل کرنے کی بھی جرأت نہ ہوئی۔ خود ہی جہاں تک ممکن تھا۔ علاج معالجہ جاری رکھا۔ اس
طرح قریباً تین ہفتے گزر گئے۔ اور اس عرصہ میں میں بتدریج صحت یاب ہوا۔ لیکن اس وقت
بھی نہیں گھر سے باہر نکل سکتا تھا۔ اور نہ وادی میں آپ کے پاس کوئی قاصد بھیجنا ممکن تھا۔ کامل
رازداری لازم تھی۔ کئی دن بعد آخر ایک رات مجھے شہر سے باہر نکلنے کا موقعہ مل گیا۔ لیکن نقدی
میرے پاس بالکل نہ تھی۔ کیونکہ جب قلعہ سے بھاگا۔ تو بٹوہ جیب میں نہ تھا۔ ان حالات میں
میں خدا کے ان نیک بندوں کو بھی کچھ معاوضہ نہ دے سکا۔ جنہوں نے ایسے آڑے وقت
میں میری مدد کی تھی۔ . . "

"مگر ان کو ضرور معقول معاوضہ دیا جائے گا۔" والٹیئے گلنکو نے باصرار کہا۔ "ابھی تم اپنی
داستان مکمل کرو۔"

"والد میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔" ایلین نے جواب دیا۔ "وہ لوگ اتنے غریب تھے
کہ چند چھوٹے سکوں کے سوا مجھے کچھ نہ دے سکے۔ اتنا بھی نہ ہو سکا۔ کہ میں تبدیل لباس کے لئے
دوسرے کپڑے ہی حاصل کر سکتا۔ خیر جس طرح بھی ہو سکا۔ میں وہاں سے بچ کر نکل آنے میں کامیاب
ہو گیا۔ قلعہ کی حوالگی کے بعد شہر کی نگرانی ہلکی کر دی گئی تھی۔ رفتہ رفتہ پہرہ دار لاپروا ہو گئے۔
شہر سے نکل کر میری خطرناک اور تکلیف دہ آوارہ گردی کا زمانہ شروع ہوا۔ میں دن کے وقت

سفر کرنے کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے صرف رات کو پیدل چلتا۔ اور ان سڑکوں سے جن پر آمد و رفت زیادہ ہو جتنے الامکان بچتا تھا۔ تھوڑی سی نقدی جو میرے پاس تھی۔ وہ روزمرہ کے قلیل اخراجات خوراک میں صرف ہو گئی۔ اور میں مصیبت و احتیاج کی حالت میں ۔ ۔ ۔"

فقرہ ابھی نامکمل تھا کہ کمرہ کا دروازہ دفعتاً کھلا۔ اور قلعہ میکڈانلڈ کا ایک خادم دوڑتا ہوا آ کر کہنے لگا "سر راڈرک آ گئے! گلکنڈو کے سپاہی ان کے ساتھ ہیں۔ مہم ختم ہو چکی اور ۔ ۔ ۔ ہم ہار گئے!"

"راڈرک! میرا پیارا راڈرک!" یہ الفاظ خوشی کی چیخ کی طرح لیڈی ایلن کے منہ سے نکلے اور وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر تیز چلتی ہوئی کمرے سے رخصت ہو گئی۔

"راڈرک!" ایلیٹ میکڈانلڈ نے اس شخص کے انداز سے رکتے رکتے کہا جس پر دفعتاً عظیم ہیبت طاری ہو گئی ہو۔

اور یہ امر واقعہ ہے کہ اس کا چہرہ جو پہلے ہی بے رنگ تھا۔ اب راڈرک کی آمد کی خبر سن کر لاش کی طرح زرد ہو گیا!

باب - ۱۸

حادثہ کی تفصیل

زینہ سے اتر کر دعوتی ہال میں تیز چلتی ہوئی۔ دل میں ناقابل بیان خوشی کا احساس لئے۔ اس خیال کے زیر اثر کہ میں عنقریب اپنے عزیز از جان شوہر سے بغلگیر ہو سکوں گی۔ اس خوفناک اطلاع سے قطعاً بے خبر جو خادم کے آخری جملہ میں موجود تھی۔ یعنی یہ کہ ساکنان گلکنڈو شکست یاب ہوئے۔ دل و دماغ میں کوئی اضطراب و اضطرار نہ رکھتے ہوئے حسین و جمیل ایلن اپنے شوہر کے خیر مقدم کے لئے قلعہ کے دروازہ پر گئی۔ عین اس وقت پانچ چھ مضبوط پہاڑی ایک چارپائی اٹھائے شام کی تاریکی میں قلعہ کی طرف آتے نظر آئے۔ انہیں دیکھ کر ایلن کے دل میں خطرہ کا مبہم احساس پیدا ہوا۔ اور سخت پریشانی کی حالت میں اس نے دریافت کیا "سر راڈرک کہاں ہیں؟"

"معزز خاتون گھبرائیے نہیں۔" گلن خان کی فوج کے ڈاکٹر نے جو ساتھ ساتھ آ رہا تھا جواب دیا۔ "درحقیقت سر راڈرک کو ایک حادثہ پیش آیا ہے ۔ ۔ ۔"

"آہ! تو کیا اسی کو آپ لوگ چارپائی پر رکھ کر لائے ہیں" نازنین نے چیخ کر کہا۔ پھر مجنونانہ جذبہ کے ساتھ اس نے آگے بڑھ کر ان کپڑوں کو جو مریض کو دن کی گرمی اور شام کی سردی سے محفوظ رکھنے کے لئے پھیلائے گئے تھے۔ ایک طرف ہٹا دیا۔

"پیاری ایلن۔ ڈرو نہیں!" راڈرک نے مدھم آواز سے کہا "میں جلد صحت یاب ہو جاؤں گا"
ایلن نے جھک کر اس شفاف پیشانی کو بوسہ دیا جو تاریکی میں بھی زرد نظر آتی تھی۔ اور آنسوؤں کے گرم قطرے اس کی آنکھوں سے بہہ کر راڈرک کے رخساروں پر گرنے لگے۔ راڈرک نے اس طرح کی حرکت کی۔ گویا اپنے بازو اس کی گردن میں حمائل کرنا چاہتا ہے۔ مگر نہ کر سکا۔ اور نہ اس نازنین کو یہ جرأت ہوئی۔ کہ اسے کھینچ کر چھاتی سے لگا لیتی۔ جیسا کہ اس کی خواہش تھی۔ کیونکہ وہ نہیں جانتی تھی۔ حادثہ کی نوعیت کیا ہے۔ اور میرے ایسا کرنے سے اسے کب تکلیف پہنچے گی۔ اس کے علاوہ وہ اس قدر رنجیدہ و غمگین تھی۔ اور سراسیمہ ہو گئی تھی۔ اور اس کے دل میں طرح طرح کے اندیشے اس شدت سے اس کے دل میں پیدا ہو رہے تھے۔ کہ وہ اس سے کوئی سوال نہ پوچھ سکی۔ البتہ ڈاکٹر نے جسے اس نوجوان اور با محبت حسینہ کی پریشانی دیکھ کر رحم آتا تھا۔ آہستہ سے اس کے کان میں کہا "کسی نامعلوم حادثہ یا کسی شخص کی غداری سے راڈرک کو کچھ چوٹ آئی ہے۔ ابھی تک معلوم نہیں ہوا۔ یہ واقعہ کن حالات میں پیش آیا۔ بہرحال یہ معلوم کر کے اطمینان ہوتا ہے۔ کہ انہیں کوئی خطرناک ضرب نہیں آئی۔ اور چند دن کے عرصہ میں وہ یقیناً پوری طرح شفایاب ہو جائیں گے"

ان الفاظ سے حوصلہ اور تسکین پا کر ایلن نے پیار کے چند الفاظ راڈرک کے کان میں کہے۔ اور اس کے بعد چارپائی اٹھانے والوں کو حکم دیا کہ قلعہ کے اندر لے چلو۔ اس حکم کی فوراً تعمیل کی گئی۔ اور راڈرک کو بحفاظت ہال میں پہنچا دیا گیا۔ اتنے میں ایلن کے ساتھ اندر آ گئی اور سقفی لیمپ کی روشنی میں اس نے فوراً دیکھ لیا۔ کہ راڈرک ہوش میں ہے۔ اس وقت اس نے اپنے بھائی کی طرف اور راڈرک نے ایلن کی طرف ایک عجیب انداز سے دیکھا۔ مگر ہال میں آنے جانے والوں کا ہجوم اتنا تھا۔ کہ لیڈی ایلن کے سوا دوسرا کوئی شخص اس نگاہ کو نہ دیکھ سکا۔ البتہ اس نازنین کی آنکھیں چونکہ اپنے شوہر کے چہرہ کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ اس لئے جس وقت اس نے اس میں تبدیلی ہوتے اور ان مردانہ چھپائے ہوئے خط و خال پر حیرت و اذیت کا اثر ظاہر ہوتے دیکھا۔ تو اس نے دفعتاً پیچھے مڑ کر یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ

اس کی وجہ کیا ہے۔ اور اس وقت اس نے دیکھا کہ ایلن میکڈانلڈ کا اپنا چہرہ لاش کی طرح زرد اور نگاہ اتنی خوفناک ہے کہ اسے دیکھ کر ڈر لگتا ہے۔ یہ حالت دیکھ کر اس نازنین نے محسوس کیا کہ غیظ کی اس نگاہ کی تہ میں ضرور کوئی خاص راز ہے۔ اور اس نفرت کے اثر سے جو اسے اپنے شوہر کے بھائی سے تھی۔ یہ خیال از خود اس کے ذہن نشین ہو گیا۔ کہ وہ اس حادثہ سے لاعلم یا اس غداری سے جو راڈرک کے ساتھ کی گئی بے خبر نہیں۔

"جان سے پیارے بھائی۔" ایلن میکڈانلڈ نے چند منٹ گذرنے پر کہا۔ اور اس کے بعد اس چارپائی کے قریب پہنچا جس پر راڈرک لیٹا ہوا تھا۔ اور ایسے طریق سے اس کے اوپر جھک کر کہ کوئی دوسرا اس کی آواز نہ سن سکتا تھا۔ اس نے دبے ہوئے لہجہ میں کہا۔ "میں تمہیں عاقبت کی قسم دے کر التجا کرتا ہوں کہ اس معاملہ میں ضرور مجھ پر رحم کرو۔ میں تمہارے بس میں ہوں۔ اور تم مجھ سے جس قسم کا سلوک چاہو کر سکتے ہو۔ لیکن میں پھر ہاتھ جوڑ کر عرض کرتا ہوں۔ کہ اگر تم چپ رہو۔ تو میں جس طرح تم کہو گے۔ کروں گا۔ میں عمر بھر تمہارا غلام بنا رہوں گا۔ اور اگر تم چاہو تو کسی خانقاہ میں جا کر راہب بن جاؤنگا . . . "

"ایلن" راڈرک نے اسی طرح دبی ہوئی آواز میں جواب دیا "ڈرو نہیں۔ جو کچھ ہو چکا۔ میں اس سے درگذر کرنے کا فیصلہ کر چکا ہوں۔"

اس بارہ میں اطمینان حاصل کر کے ایلن میکڈانلڈ نے چارپائی سے ہٹ کر بلند آواز میں بہادر لوگوں سے راڈرک کی چوٹ کے متعلق سوالات پوچھنے شروع کئے۔ دونو بھائیوں میں جو گفتگو ہوئی وہ چند سکنڈ کے عرصہ میں ختم ہو گئی تھی۔ اور لیڈی ایلن کے سوا کسی کو اس کا علم نہ ہوا تھا۔ لیکن اس حسینہ نے دیکھ لیا۔ کہ دونوں میں کچھ خاص باتیں ہوئی ہیں۔ اس گفتگو کے بعد جب دونو بھائی علیحدہ ہوئے تو گو ایلن میکڈانلڈ کے چہرہ سے سکون و اطمینان کا اظہار ہوتا تھا۔ تاہم راڈرک کے زرد چہرہ سے حزن و ملال کے آثار ظاہر تھے۔ یہ سب کچھ محسوس کر کے بھی وہ چپ رہی۔ لیکن یہ خیال اور زیادہ مضبوطی سے اس کے ذہن نشین ہو گیا کہ جس حالت میں راڈرک کو قلعہ میں لایا گیا۔ اس سے اس کے بھائی ایلن کا کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہے۔

اتنے میں لیڈی میکڈانلڈ۔ لارڈ ڈگلن خان اور ہمیش بھی وہیں آ گئے۔ اور انہیں راڈرک کو اس حالت میں دیکھ کر سخت ہی رنج ہوا۔ پس حکم دیا گیا۔ کہ اسے فوراً پوری احتیاط کے ساتھ اس کی خوابگاہ میں پہنچا دیا جائے۔ چنانچہ اس کو بحفاظت اس کے اپنے کمرہ میں ایک صوفہ پر لٹا

دیا گیا۔ ڈاکٹر نے کہا۔ جہاں تک ممکن ہو مریض کو حالت سکون میں رکھنا چاہیئے۔ اسے کسی طرح کا جوش و اضطراب نہ دلایا جائے۔ اور لیڈی میکڈانلڈ اور لیڈی ایلین کے سوا اور کوئی اس کے پاس نہ ٹھہرے۔ راڈرک نے مری ہوئی آواز میں والد کی خیر و عافیت دریافت کی اور اسے یہ سن کر سخت رنج ہوا کہ وہ اس قدر زخمی ہے کہ پلنگ سے ہل کر کہیں نہیں جا سکتا۔ اس کے باوجود انہوں نے اسے یقین دلایا کہ اس کی صحت روبہ اصلاح ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی کہا۔ کہ تم کسی فکر و اضطراب سے اپنی طبیعت کو بے چین نہ کرو۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر دوا پلانے کے لئے کمرہ میں داخل ہوا۔ اس وقت گو لیڈی میکڈانلڈ نے اصرار کیا کہ رات کو ایلین اکیلی اس کمرہ میں بیٹھی بیٹھی تھک جائے گی۔ اس لئے میں بھی اس کے پاس رہتی ہوں۔ تاہم اس حسینہ نے یہی کہا۔ کہ آپ کی خدمات کی لارڈ میکڈانلڈ کو ضرورت ہوگی۔ رات کے وقت آپ کے سوا ان کی خبر گیری کرنے والا کوئی نہیں اس لئے آپ ان کے پاس ٹھہریں تو اچھا ہے۔ بس لیڈی میکڈانلڈ اور ڈاکٹر وہاں سے چلے آئے۔ اور تنہا ایلین اپنے شوہر کے پاس رہ گئی۔

اس اثنا میں تھارسٹین اور ولیم فاکنر راڈرک کی موجودہ حالت کے متعلق ایلین میکڈانلڈ لارڈ گلن خان ہمیشہ اور فادر ہوبرٹ کے ہر قسم کے سوالات کا جواب دے رہے تھے۔ واضح ہو کہ آخر الذکر راڈرک کی علالت کی خبر سنتے ہی قلعہ میں آ گیا۔ اور اس کی نسبت بڑی تشویش سے مختلف سوالات دریافت کر رہا تھا۔ قدرتی طور پر یہ جوابات انہی حالات سے متعلق تھے۔ جو خود تھارسٹین اور ولیم فاکنر کو معلوم تھے یعنی کس طرح راڈرک مارکوئیس آف اینقیل کے مکان سے عدم پتہ ہوا۔ اور کیونکر انہوں نے بڑی تلاش کے بعد اسے ایک پہاڑی کھڈ میں پڑا ہوا پایا۔ اس سلسلہ میں انہوں نے کسی نامعلوم دشمن پر غداری کا شک تو ظاہر کیا۔ مگر اس سے زیادہ اور کچھ بیان نہ کر سکے۔

سارا حال سن کر ایلین میکڈانلڈ نے بڑے جوش کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "آخر وہ کون بدبخت ہوگا جس نے ایسی شرمناک کارروائی کی؟ عصا کی قسم! اس سے اس بزدلانہ وار کا بدلہ ضرور لینا چاہیئے۔ کیوں دوست تھارسٹین کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ انگریزی فوج کے کسی آدمی نے یہ حرکت کی ہو۔ یا اس میں ان افسروں کے چال چلن کا دخل ہو جن پر فوقیت دے کر راڈرک کو فوج کی کمان دی گئی تھی؟"

"جو کچھ بھی ہو۔" تھارسٹین نے جواب دیا۔ "معاملہ سر دست ایک راز کی صورت رکھتا ہے جیسے

حل کرنا سخت مشکل ہے۔ علاوہ بریں سر راڈرک کو ابھی تھوڑی دیر پہلے ہوش آیا ہے۔ فی الحقیقت انہوں نے صحیح معنوں میں اسی وقت آنکھیں کھولی ہیں۔ جب ہم دو گھنٹے قبل وادی گلنکو میں داخل ہوئے۔"

"پھر کیا اس عرصہ میں راڈرک نے اس بارہ میں کوئی تفصیل بیان نہیں کی؟" ایلن نے غیر معمولی بے صبری ظاہر کرتے ہوئے پوچھا۔ "کیا اس نے ایک لفظ بھی ایسا نہیں کہا جس سے اس راز پر روشنی پڑ سکتی؟ خدا کے لئے میرے سوال کا جواب دو۔۔۔"

"بات یہ ہے" تھارسٹین نے کہا۔ "اول تو سر راڈرک کے حواس بجا نہ تھے۔ دوسرے ڈاکٹر ان سے گفتگو کی اجازت نہ دیتا تھا۔ علاوہ بریں سر راڈرک کی صورت سے یہ ظاہر نہ ہوتا تھا کہ وہ اس بارہ میں کسی سے کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ لیکن کچھ بھی ہو۔ اس کا مجھے کامل یقین ہے کہ کسی نابکار نے ان سے سخت غداری کی ہے۔ اور میں وادی گلنکو کے مقدس عقابوں کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ اگر مجھے معلوم ہو گیا وہ شخص کون تھا جس نے سر راڈرک سے ایسی بدسلوکی کی تو میرا خنجر ضرور اس کے جگر کے پار ہو گا۔ اس کا مجھے پورا یقین ہے کہ کوئی شخص راڈرک کو دھوکے سے اس ویرانہ میں لے گیا۔ نقش پا سے میں نے معلوم کیا ہے کہ وہ صرف ایک شخص تھا۔ لیکن وہ ایک ہو یا دو ہوں میرے انتقام سے بچ کر کہاں جا سکتے ہیں؟"

"نہیں تھارسٹین" ایلن نے جوش سے اپنی تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ "اپنے عزیز بھائی کا انتقام لینا میرا فرض ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ جلدی شفایاب ہو کر ہمیں سارے حالات سے خبردار کر سکے گا۔ اور اس وقت جو کارروائی مناسب ہوگی۔ عمل میں لائی جائے گی۔"

یہ گفتگو چند منٹ تک جاری رہی۔ اور لارڈ گلن فان اور میجر اسے غور سے سنتے رہے لیکن بڑی کوشش کے باوجود وہ اس بارہ میں کوئی صحیح قیاس قائم نہ کر سکے کہ تہ میں کیا بات ہے بہت غور و خوض کر کے بھی وہ کسی شخص کے خلاف شک کرنے سے قاصر تھے۔

اس اثنا میں جیسا پیشتر بیان کیا گیا ہے۔ لیڈی ایلن اپنے شوہر کے پاس رہی۔ وہ اسے پے در پے بوسے دیتی کبھی روتی اور کبھی آنسوؤں کو پونچھ کر بڑی محبت اور ملاطفت سے اس کے چہرہ کی طرف دیکھتی اور مسکرانے لگتی تھی۔ اس کے شوہر نے بہ دقت اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اسے لبوں سے لگایا۔ اور اس کی ناقابل بیان محبت کا صلہ اسے بھی بہت دیر اس کی طرف پیار کی نظر سے دیکھتا رہا۔ اس نے بہت کم گفتگو کی۔ اور جو کچھ کہا۔ وہ بھی محبت اور حوصلہ افزائی کے الفاظ تک محدود تھا۔ اس بارہ میں اس نے ایک لفظ بھی نہیں کہا کہ وہ غیر معمولی حادثہ کیا تھا جس کی

وجہ سے اس کی یہ حالت ہو گئی۔

اسی طرح تین چار دن گذر گئے۔ اور اس اثنا میں لارڈ گلن فان کے ڈاکٹر کے زیر علاج راڈرک کی حالت اصلاح پذیر ہوتی گئی۔ اس کی حسین اور باعجبت بیوی شب و روز تیمارداری کرتی تھی۔ اتنے میں اس کے والد لارڈ میکڈانلڈ والئے گلنکو کی حالت بھی اس قابل ہو گئی۔ کہ اب وہ چارپائی سے اُٹھ سکتا تھا جب اول مرتبہ اس نے اپنے بیٹے کو اس زارحالت میں دیکھا۔ تو اسے سخت صدمہ ہوا۔ راڈرک نے مدھم لہجہ میں بیان کیا۔ کہ اگر یہ غیر معمولی حادثہ پیش نہ آتا۔ تو میں یقیناً اس مہم میں کامیاب ہو جاتا۔ موجودہ صورت میں میرے لئے یہ امر کچھ کم باعث تکلیف نہیں ہے۔ کہ اس فوج کو جس نے میری سرکردگی میں نمایاں کامیابی حاصل کی تھی۔ ایسی افسوسناک شکست کا منہ دیکھنا پڑا

"عزیز بیٹے۔ تم رنجیدہ نہ ہو" معمر والئے گلنکو نے کہا۔ اپنی بہادری کا ثبوت تم اتنے موقعوں پر دے چکے ہو۔ کہ کوئی شخص خواہ دشمن ہو کر بھی تمہاری شکایت کی جرأت نہیں کر سکتا۔ اس مہم کا نقشہ جو مارکوئیس آف ایجفول کے مکان پر تمہاری میز پر پایا گیا تھا۔ اور جس کا مضمون ولیم فاکز نے مجھ سے بیان کیا ہے۔ اس سے ثابت ہو گیا۔ کہ تم نے اپنی تجاویز ہر لحاظ سے مکمل کر لی تھیں۔ راڈرک میں تمہاری قابلیت اور شجاعت کا تہ دل سے معترف ہوں۔ اور اگر یہ افسوسناک واقعہ پیش نہ آتا جس کی تفصیلات کا ہمیں انتظار ہے۔ تو یقیناً تم صدر مقام پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو جاتے۔ لیکن تقدیر کے آگے کیا چارہ ہے؟ بہرحال اگر ہمیں ایک طرف اس شکست کا رنج ہے تو دوسری طرف یہ خوشی بھی کیا کم ہے کہ تم زندہ اور صحیح سلامت ہمارے پاس واپس آ گئے۔"

یہ کہتے ہوئے لارڈ میکڈانلڈ نے بیٹے کا ہاتھ اس زور سے دبایا۔ جس سے اس کے بیان کی تصدیق ہوتی تھی۔ لیکن جب اس کے بعد اس نے راڈرک سے حادثہ کی تفصیلات دریافت کیں تو لیڈی ایلن نے التجا کی۔ کہ ایسا بیان چونکہ زنانہ عدالت میں اس کے لئے جھکانے والا ثابت ہوگا اس لئے آپ سر دست ان سوالات کو ملتوی ہی رکھیں۔ لارڈ میکڈانلڈ نے اس بیان کی اہمیت کو تسلیم کیا۔ اور راڈرک نے ایلن کا پُر معنی نظروں سے شکریہ ادا کیا۔

ایلن میکڈانلڈ ہر روز چند منٹ کے لئے بیمار کی حالت دیکھنے راڈرک کے کمرہ میں آتا۔ اور بڑا پیار اور محبت ظاہر کرتا تھا۔ مگر لیڈی ایلن نے دیکھا۔ کہ اس نے کبھی حادثہ کی تفصیلات جاننے کی کوشش نہیں کی۔ قدرتی طور پر اسے یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوئی۔ کہ کنبہ کے سب آدمیوں میں سے فقط ایلن میکڈانلڈ ہی ایسا شخص ہے۔ جو اس بارہ میں لاپرواہی ظاہر کرتا ہے۔ اس سے

یہ خیال اس کے ذہن نشین ہونے لگا۔ کہ وہ ضرور اس معاملہ میں کچھ نہ کچھ حال جانتا ہے۔ یوں تو وہ حسینہ روز اول ہی سے ایلن میکڈانلڈ کو ناپسند کرتی تھی۔ اور ناظرین اس حقیقت سے بے خبر نہیں ہیں۔ کہ اس کا یہ رویہ بے وجہ نہیں تھا۔ لیکن اگر پہلے وہ اسے بے اعتمادی کی نظر سے دیکھتی تھی۔ تو اب قابل نفرت سمجھنے لگی۔ اور ظاہر ہے کہ ایسی نیک باطن اور فیاض خاتون کے دل میں جس کے سینہ میں کسی متنفس کے لئے برائی کا خیال پیدا نہ ہو سکتا تھا۔ اپنے شوہر کے بڑے بھائی کے خلاف ایسے خیالات پیدا ہونا بے وجہ نہیں ہو سکتا پس جیسا ہم نے بیان کیا یہ خیال اس کے دل میں پختگی سے جاگزین ہو چکا تھا۔ کہ ضرور ایلن میکڈانلڈ نے ہی اپنے بھائی سے کچھ شرارت کی ہے اس لئے جس وقت وہ راڈرک کے کمرہ میں آتا۔ تو لیڈی ایلن کے دل میں بے اختیار اس کی طرف سے خوف کا احساس پیدا ہو جاتا تھا۔ اس کے خلاف اس کی بدگمانی اس حد تک بڑھی۔ کہ جتنا عرصہ ایلن بھائی کے پاس رہتا۔ وہ ضرور ان کے پاس رہتی تھی۔ اور کبھی ایک لمحہ کے لئے اپنی نظر دوسری طرف نہ ہٹاتی تھی جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کے دل میں ایلن میکڈانلڈ کی طرف سے بے وفائی کا کوئی مبہم احساس ہر وقت لگا رہتا تھا۔ یہی وجہ تھی۔ کہ جس وقت وہ کمرہ سے رخصت ہوتا۔ تو اس کے دل کو گونہ سکون حاصل ہو جاتا تھا۔

مگر سوال پیدا ہوگا۔ کہ ایسے موقعوں پر راڈرک کا اپنا طرز عمل کیا ہوتا تھا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ گو وہ زبان سے کچھ نہیں کہتا تھا۔ بہرحال اسکی صورت سے یہی ظاہر ہوتا تھا۔ کہ اس کے دل میں بڑے بھائی کے خلاف رنج تو بہت ہے۔ مگر وہ درگذر کا فیصلہ کر چکا ہے۔ چنانچہ جن اوقات میں ایلن اس سے ملنے آتا۔ تو راڈرک افسردگی۔ رنج اور خوف کا اظہار کرتا تھا۔ اور لیڈی ایلن نے جلدی ہی یہ بات معلوم کر لی۔ کہ ایسے موقعوں پر وہ میری موجودگی کو پسند کرتا ہے۔ چونکہ وہ بے بس پڑا ہوا تھا۔ قوا زائل ہو گئے تھے۔ اور بدن کمزور تھا۔ اس لئے یہ امر باعث حیرت نہیں۔ کہ راڈرک اس وجہ سے لیڈی ایلن کی موجودگی کو پسند کرتا تھا۔ کہ ایسا نہ ہو۔ بھائی کی طرف سے میرے خلاف کسی نئے جرم کا ارتکاب ہو۔

لیکن جب کئی دن گذر گئے۔ تو راڈرک نے محسوس کیا۔ کہ اس حادثہ کے متعلق ضرور کچھ نہ کچھ حال بیان کرنا چاہیئے۔ چنانچہ جب اس کی حالت روبہ اصلاح ہوئی۔ اور قوت گویائی پوری طرح بحال ہو گئی۔ تو اس نے سمجھا۔ کہ اگر میں نے اب بھی اس معاملہ میں دوستوں اور رشتہ داروں کے سامنے خاموشی برقرار رکھی۔ تو ہر شخص کو تعجب ہوگا۔ اور عجب نہیں کہ میری بیوی اسے بے اعتمادی

پر محمول کرے۔ پس قلعہ میں اپنی واپسی کے قریبًا ایک ہفتہ بعد ایک رات جب کرہ میں اُس کے پاس لیڈی ایلین کے سوا کوئی دوسرا نہ تھا۔ اس نے کہا "جان سے پیاری ایلین۔ تمہیں اس بات پر ضرور تعجب ہوگا۔ کہ میں نے اب تک حادثہ کی تفصیل تم سے بیان نہیں کی۔"

"نہیں راڈرک اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔" اس نازنین نے محبت سے اس کی طرف جھکتے ہوئے کہا "میں تمہاری طبعی فیاضی سے پوری طرح واقف ہوں۔ اور سمجھتی ہوں۔ کہ یہ تفصیلات تمہارے لئے سخت ہی رنجدہ ہونگی۔ کہ تم اس قدر خاموش ہو۔ اس حالت میں تم اس بیان کو اس وقت تک ملتوی رہنے دو۔ کہ تم اپنے آپ کو وہ رنج واذیت برداشت کرنے کے قابل سمجھو۔ جو یقینًا تمہیں اس بیان سے ہوگی۔ اور اگر یہ راز ایسا ہے کہ اُسے ظاہر کرنا مناسب نہیں تو پھر میں ہرگز اس کے اظہار پر اصرار نہیں کرتی۔ تم اسے اپنے سینہ میں ہی محفوظ رہنے دو۔"

"ایلین۔ پیاری ایلین"۔ راڈرک نے اس حسینہ کے چہرہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "یہ بتاؤ تمہارے دل میں کس کے خلاف شبہ ہے؟ کیا عجب تمہارے اس شبہ کی تصدیق پر مجھے تفصیلات میں داخل ہی نہ ہونا پڑے۔"

"راڈرک اگر میرے شبہات کسی فردِ خاص کے حق میں باعث مضرت اور بے جا ہوں۔ تو میں اس کے لئے خدا سے مغفرت چاہتی ہوں۔" لیڈی ایلین نے کہا۔ "لیکن کوئی نامعلوم آواز میرے دل میں کہہ رہی ہے کہ ضرور یہ شرارت . . ."

"کس کی ہے؟" راڈرک نے حالت اضطراب میں پوچھا "کہو ایلین تمہیں کس پر شبہ ہے۔ تامل کیوں کرتی ہو؟"

"میرا شبہ تمہارے بڑے بھائی ایلین پر ہے۔" اس نے ایسی آواز میں جو بمشکل سنائی دیتی تھی کہا۔ راڈرک نے اس کا فورًا ہی کچھ جواب نہ دیا۔ اس کی نظروں سے ایسی افسردگی اور رنج کا اظہار ہوتا تھا۔ کہ اس نازنین کو یقین ہوگیا۔ میرا خیال صحیح ہے۔

"ایلین" آخرکار راڈرک نے گہری آواز سے کہا۔ "کیا تم بھی اسے معاف کرسکتی ہو۔ جس طرح میں اس کو معاف کرنے کی کوشش کر رہا ہوں؟"

"معاف۔ راڈرک!" اس حسینہ نے صاف لیکن مدھم آواز سے اس طرح کہا۔ کہ اس کے لہجہ میں خلوص اور صاف گوئی کی جھلک پائی جاتی تھی۔ "اگر تم یہ چاہتے ہو۔ کہ میں ایلین میکڈونلڈ کو معاف کردوں

تو مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑے گا کہ یہ غیر ممکن ہے۔ میں اُسے معاف نہیں کر سکتی۔ اور بھلا مجھ پر کیا منحصر ہے۔ کسی فرشتہ کے سوا جس میں ذرا بھی دنیاوی لاگ نہ ہو۔ کوئی بشر اس کو معاف نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر تم یہ چاہتے ہو۔ کہ میں اس راز کو اپنے سینہ میں محفوظ رکھوں۔ اور کسی پر ظاہر نہ ہونے دوں۔ تو بے شک اس کے لئے میں تیار ہوں۔"

"ایلین اس سے زیادہ کی میں اب بھی نہیں کر سکتا۔" اس کے شوہر نے ایلین کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر لبوں سے لگاتے ہوئے کہا۔ "بھائی نے مجھ سے یہ درخواست کی تھی۔ کہ میں اس واقعہ پر پردہ ڈال دوں۔ اور میں نے ایسا کرنے کا وعدہ کر لیا ہے۔ مگر اس نے مجھ سے یہ نہیں کہا تھا کہ میں اسے کسی پر ظاہر نہ کروں۔ اور اگر وہ کہتا بھی تو میں جواب دیتا۔ کہ ایک شخص ایسا ہے جس سے میں کسی راز کو پوشیدہ نہیں رکھ سکتا۔ اور وہ شخص جان سے پیاری ایلین تم ہو۔ بہر حال دنیا سے اس جرم کو چھپانا ہی بہتر ہے۔ اور میں نہیں چاہتا کہ میرے والدین یا تمہارے والد یہاں تک کہ ہمیش یا کوئی اور شخص اس کی حقیقت سے خبردار ہو۔"

"راڈرک میں وعدہ کرتی ہوں کہ میرے منہ سے یہ حال کسی پر ظاہر نہ ہوگا" لیڈی ایلین نے جواب دیا۔

"اچھا تو سنو۔ میں ساری کیفیت بیان کرتا ہوں" اور یہ کہتے ہوئے اس خوفناک واقعہ کی یاد سے اس کی آواز بھرا گئی۔

اس نے بیان کیا کس طرح ایلین! سے ایک روح کی صورت اختیار کر کے مارکوئیس آف ایفول کے مکان سے اپنے ساتھ لے گیا۔ کیونکہ توہمانہ خیالات کے زیر اثر وہ اس کے پیچھے پیچھے اس کھڈ تک گیا۔ جہاں بعد ازاں اسے نیم مردہ حالت میں پایا گیا تھا۔ اور کن وجوہ سے وہ سارا رستہ یہی سوچتا رہا۔ کہ جس کے پیچھے میں چل رہا ہوں وہ میرا بڑا بھائی۔ زندہ اور صحیح سلامت نہیں بلکہ اس کی روح ہے۔ جو کسی خاص معاملہ میں ہدایت کرنے کو دوسری دنیا سے آئی ہے۔

واقعہ کے ابتدائی حالات بیان کرنے کے بعد جن سے ناظرین پوری طرح آگاہ ہیں اس نے داستان کے خوفناک حصہ کی طرف آتے ہوئے سنجیدہ اور گہری آواز سے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "دفعتاً چاند ایک ٹکڑہ ابر میں چھپ گیا۔ اور ساتھ ہی وہ پُراسرار صورت جو اب تک میرے آگے چلتی رہی تھی۔ رک گئی۔ پہاڑی رستہ جس پر ہم چل رہے تھے۔ بہت تنگ یعنی بمشکل چار فٹ چوڑا تھا۔ اور نیچے ایک گہری کھڈ واقع تھی۔ اس پُراسرار صورت کے دفعتاً

ٹھیر جانے سے میں بہت گھبرایا۔ کیونکہ چاند کے بادلوں میں چھپ جانے سے منظر بڑا خوفناک اور ہیبت خیز ہوگیا تھا۔ اس کے باوجود تاریکی ایسی بھی نہ تھی۔ کہ کچھ نظر ہی نہ آتا۔ اس لیے میں نے دیکھا۔ کہ اس صورت نے وہاں کھڑے ہوکر یکایک چادر اُتار دی۔ میں نے بھائی کا چہرہ پہچانا۔ جو اس وقت بہت خوفناک نظر آتا تھا... پیاری ایلن اب میں جو کچھ بیان کیا چاہتا ہوں۔ اس کے لیے خدا مجھے مغفرت دے۔ لیکن یہ امر واقعہ ہے۔ کہ رات کی تاریکی میں مجھے اس چہرہ پہ ویسے ہی مکروہ اثرات نظر آئے جنہیں خبیث روحوں سے منسوب کیا کرتے ہیں۔ اور جن کی نسبت مشہور ہے۔ کہ ان کی وجہ سے دوزخ ایک بڑا ہی خوفناک مقام ہے۔ اتنے میں وہ صورت ایک وحشیانہ اور خوفناک نعرہ بلند کرکے مجھ پہ حملہ آور ہوئی۔ اور مجھے اول مرتبہ اس ہولناک حقیقت کا علم ہوا۔ کہ جس کے پیچھے میں اب تک چلتا رہا۔ وہ کسی دوسری دنیا سے آئی ہوئی نیک روح نہیں۔ بلکہ میرا اپنا بھائی... زندہ اور صحیح سلامت ہے۔ وہ مجھ پہ تیندوے کی طرح حملہ آور ہوا۔ وار اتنا فوری اور غیر متوقع تھا۔ کہ میں مزاحمت نہ کرسکا۔ اور کھڈ کی اتھاہ گہرائی میں گر گیا...“

یہ الفاظ کہتے ہوئے راڈرک نمایاں طور پہ کانپا۔ اور اس نے اپنی آنکھیں اس انداز سے بند کرلیں۔ گویا اس خوفناک منظر کو جس کی یاد اس وقت تازہ ہو رہی تھی۔ محو کرنا چاہتا ہے۔ لیڈی ایلن کے منہ سے بے اختیار ایک ہلکی چیخ نکلی۔ اور وہ بھی خوف زدہ ہوکر اپنے شوہر کی گردن سے لپٹ گئی۔ پھر کہنے لگی ”پیارے راڈرک اس سے زیادہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں کیفیت بڑی ہولناک ہے۔ اور تم اس کا جتنا بھی کم خیال کرو۔ اچھا ہے۔“

”بے شک ہولناک ہے“ راڈرک نے کراہتے ہوئے کہا ”خصوصاً اس لیے کہ جس کی طرف سے یہ جرم ہوا۔ وہ میرا اپنا بھائی ہے۔ لیکن جان سے پیاری ایلن ہم آئندہ اس کا ذکر نہیں کریں گے مگر یہ تو تم نے بھی سمجھ لیا ہوگا۔ کہ بھائی نے کس لیے یہ خوفناک واردات سوچی۔ افسوس کہ اس دنیا میں جذبہ حسد کس انتہا تک پہنچ سکتا ہے۔ تم جانتی ہو کہ مجھے جو عظمت حاصل ہوئی وہ بلا طلب تھی۔ میں ہرگز اس کا خواہشمند نہ تھا۔ صرف حالات سے مجبور ہوکر اس کا حصہ دار بنا۔ مگر اسی بات پہ بھائی کو اتنا حسد ہوا۔ کہ اس نے مجھے جان سے مارنے کی ترکیب سوچی۔ ایلن ایسے خیالات کو دل میں لاتے ہوئے سخت رنج ہوتا ہے۔ لیکن اس کے سوا کوئی وجہ بھی ایسی نظر نہیں آتی جو اسے اس فعل پہ اُکسانے کا موجب بنی ہو۔“

"پیارے راڈرک"۔ ایلین نے جلدی سے کہا۔"اس افسوسناک مضمون پر میں فقط ایک لفظ اور کہنا چاہتی ہوں جس نے تم سے وعدہ کیا ہے۔ کہ اس بارہ میں قطعاً خاموش رہوں گی۔ مگر سوال یہ ہے کہ تمہارے والدین نیز میرے والد اور ہمیش کے روبرو اس کی کیا کیفیت بیان کی جائے؟"

"بحالت مجبوری میں انہیں ضروری حالات سے آگاہ کردوں گا۔" راڈرک نے جواب دیا "لیکن چونکہ میں بھائی سے اقرار کرچکا ہوں۔ اس لئے جہاں تک اس کا اس معاملہ سے تعلق ہے اخفاسے ہی کام لوں گا۔ ضروری تفصیلات جلد جلد بیان کردی جائیں گی۔ اور انداز بیان ایسے وہ یہی سمجھیں گے۔ کہ کسی نامعلوم دشمن نے مجھے دھوکے سے اس خطرناک مقام پر لے جاکر ہلاک کرنے کی کوشش کی۔ اس میں شک نہیں کہ ایسی غلط بیانی یا ظاہرداری مجھے ناپسند ہے۔ لیکن اپنے گمراہ بھائی کی اصلاح کے لئے مجھے ایسا کرنے میں بھی عذر نہیں۔ خدا کرے اب بھی اس کے دل پر کچھ مفید اثر پیدا ہو۔ اور میں جو رعایت اس سے کررہا ہوں۔ وہ اسے راہ صراط پر ڈالنے کا موجب بنے۔"

اس کے دوسرے روز لارڈ اور لیڈی میکڈانلڈ۔ لارڈ گلن فان اور ہمیش۔ فادر میوبرٹ اور ایلین میکڈانلڈ۔ نیز لیڈی ایلین یہ سب راڈرک کے بستر کے گرد جمع ہوئے۔ اور اس وقت اس نے کہا "لیجئے میں آپ کے روبرو اس واقعہ کی تفصیلات بیان کرتا ہوں۔ جو مجھے پیش آیا۔ اور جس کا حال جاننے کا قدرتاً آپ کو انتظار ہوگا۔ لیکن چونکہ میں لمبی تقریر نہیں کرسکتا۔ اس لئے یہ بیان حتی الامکان مختصر ہوگا۔" پھر اس نے بتایا۔ کہ "ایک رات جب میں مارکوئیس آف ہیقول کے مکان پر نصف شب کے قریب بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے ایک لبادہ پوش صورت کو کمرہ میں داخل ہوتے دیکھا جس نے ایسے پراسرار طریق پر مجھے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ کہ میں اس کی تعمیل پر مجبور ہوگیا۔ اس کے بعد وہ صورت آگے آگے چلتی ویران مقامات کی طرف گئی۔ اور میں اس خیال سے پیچھے چلتا گیا۔ کہ شاید کوئی خاص انکشاف مقصود ہوگا۔ یکایک اس پراسرار ہستی نے ایک خطرناک مقام پر پہنچکر مجھ پر حملہ کیا۔ اور پہاڑ سے نیچے گرا دیا۔"

جس وقت راڈرک یہ تفصیلات بیان کررہا تھا۔ اس کے بھائی ایلین کو بھی ظاہرداری کے لئے کمرہ میں موجود ہونا پڑا۔ مگر وہ ایک پردہ کے قریب اس طرح سایہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ کوئی اس کی صورت سے اس کے دلی خیالات کا اندازہ نہ کرسکتا تھا۔ علاوہ بریں سب کی آنکھیں راڈرک کے چہرہ کی طرف اس طرح لگی ہوئی تھیں۔ کہ کسی نے ایلین کے چہرہ کی طرف نہیں دیکھا۔ لیڈی ایلین

نے بھی اس کی طرف دیکھنے کی جرأت نہیں کی۔ اس نے یہی ظاہر کرنا بہتر جانا۔ کہ اسے اس واقعہ کا کچھ حال معلوم نہیں۔ خواہ اس سے ایلن میکڈانلڈ یہ سمجھتا۔ کہ راڈرک نے اس کو سارے حالات سے آگاہ کر دیا ہے۔ خواہ نہیں۔ خود راڈرک نے اپنے بیان میں اشارتاً بھی اس کا ذکر نہیں کیا کہ وہ لبادہ پوش قاتل کون تھا۔ پس ایلن میکڈانلڈ اور لیڈی ایلن کے سوا کسی کو یہ معلوم نہ ہوا کہ وہ خود اس بارہ میں کسی طرح کی واقفیت رکھتا ہے۔ راڈرک کے والدین۔ لارڈ گگن فان معمر پادری اور ہمیشہ ان سب نے یہی سمجھا۔ کہ سارا معاملہ غائت درجہ پُراسرار ہے۔ لیکن گو اس موقعہ پر باقی ہر شخص نے نامعلوم حملہ آور کے خلاف رنج وغصہ کا اظہار کیا۔ تاہم ایلن میکڈانلڈ ظاہرداری کی خاطر بھی اس بارہ میں کوئی لفظ زبان سے نہ کہہ سکا۔

غرض وہ موقعہ جس کا راڈرک کو فکر وتشویش سے انتظار تھا۔ ٹل گیا۔ جلد ہی یہ بیان وادی گگلنگ میں بچہ بچہ کی زبان پر مشہور ہو گیا۔ مگر کسی شخص کو یہاں تک کہ تھارسٹین یا ولیم فاکز کو بھی اس کا شبہ پیدا نہیں ہوا۔ کہ راڈرک نے اپنے بیان میں کسی خاص تفصیل کو عمداً چھپایا ہے۔ لیڈی ایلن کو اس وجہ سے اطمینان ہوا۔ کہ آزمائش کا خطرناک موقعہ اس سہولت سے گذر گیا۔ لیکن اس دن کے بعد جب کبھی ایلن میکڈانلڈ راڈرک کے کمرہ میں آتا یا وہ اس سے قلعہ کے کسی اور حصہ میں ملتی۔ تو وہ اسے بالکل اس خوفناک سانپ کی طرح معلوم ہوتا تھا۔ جو بے وجہ حملہ آور ہونے کو تیار ہو جاتا ہے۔

اسی طرح وقت گذرتا گیا۔ ہفتوں نے مہینوں کی صورت اختیار کی۔ اور گو اس صدمہ کی وجہ سے جو راڈرک کو پہاڑ سے گر کر پہنچا تھا۔ اس کی بحالی صحت کا عمل بہت سست رہا۔ تاہم آہستہ مگر یقینی طور پر وہ صحت یاب ہوتا گیا۔ بدن چونکہ قدرتاً مضبوط تھا۔ اس لئے کمزوری جلد رفع ہو گئی۔ اور سال ختم ہونے تک وہ ہر لحاظ سے مضبوط وتوانا ہو گیا۔ بھائی کے ساتھ وہ بدستور کشادہ دلی سے ملتا رہا۔ مگر اب اس کے دل میں اس کے لئے ذرا سی محبت بھی باقی نہ رہی تھی۔ یہ جذبہ جس قدر بھی ایلن کے لئے پیشتر اس کے دل میں تھا۔ اب بالکل سرد ہو گیا۔ اس کو اس کے ساتھ محض اس قسم کی دلچسپی تھی جیسی ایک انسان کو دوسرے سے ہو سکتی ہے۔ اور خود ایلن میکڈانلڈ کا یہ حال کہ وہ راڈرک اور ایلن سے تنہائی میں ملنے سے حتے الامکان بچتا تھا۔ کیونکہ وہ لاکھ گنہگار۔ عیار اور مکار ہو۔ پھر بھی ان سے آنکھ ملانے کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ جو اس کے خوفناک راز سے واقف تھے۔

آخر جب راڈرک کو صحت ہونے لگی ۔ تو لارڈ گلن فان اور ہمیش جھیل ایٹو کے کنارہ اپنے پہاڑی قلعہ میں واپس چلے گئے ۔ اور اس وقت کے بعد وادی گلنکو اور لارڈ گلن فان کے علاقہ میں کامل امن و سکون رہا ۔ پہاڑی فوج کے پرسبیٹرین جماعت سے چند مقابلے ہوئے ۔ اور انگریزی فوجوں سے بھی بعض جگہ لڑائی کی نوبت آئی ۔ مگر اس کے بعد بالکل ایسا معلوم ہوتا تھا ۔ کہ خانہ جنگی کا خاتمہ ہو گیا ہے ۔ گو فریقین کے دلوں کی کسک ابھی باقی تھی ۔

آخر سال کے خاتمہ پہ ڈاکٹروں نے بیان کیا ۔ کہ راڈرک اب کامل طور پر شفایاب ہو گیا ہے ۔ انہی ایام میں اسے ایک بیٹے کی خوشی حاصل ہوئی جس کا نام اس نے اپنے والد کے نام پر انگزبنڈ رکھا جسیا کہ سکاٹ لینڈ کی اصلی زبان میں کہتے ہیں ۔ میک آئین ، کہا ۔ راڈرک اور لیڈی ایلین کی محبت کا رشتہ مضبوط کرنے کے لئے اگر اب تک کوئی کمی تھی ۔ تو وہ اس بچہ کی ولادت سے پوری ہو گئی ۔ اور اس دن کے بعد اس گھر میں راحت و مسرت کا دور رہنے لگا ۔

باب - ۸۲

رشوت اور دھمکی

واقعات مذکورہ کو دو سال کا عرصہ گذر گیا ۔ اور اب سنہ ۱۶۹۱ء کے آخری ایام تھے ۔ کہ ایک دن صبح کے وقت ایک قاصد گھوڑے پر سوار وادی گلنکو میں داخل ہوا ۔ اس نے قبیلہ کیمبل کی طرز کا لباس پہنا ہوا تھا ۔ جس کا رئیس اعلیٰ ارل آف بریڈل بین تھا ۔ اور اسی کے نام سے یہ قبیلہ مشہور تھا ۔ ایک دشمن قبیلہ کے آدمی کو وادی گلنکو میں داخل ہوتے دیکھ کر قدرتی طور پر ہر شخص کو حیرت ہوئی بلکہ جس وقت وہ وادی میں داخل ہونے لگا ۔ تو تھاوسٹین کے دل میں جو اس وقت پہرہ دے رہا تھا یہ خواہش پیدا ہوئی ۔ کہ اس پر حملہ کر کے ایک ہی وار میں اس کو ہلاک کر دے ۔ مگر جب قاصد نے نہ صرف اس بارہ میں اس کا اطمینان کرا دیا ۔ کہ میں صلح و آشتی کے کام پہ آیا ہوں ۔ بلکہ ثبوت کے طور پہ ایک سربمہر لفافہ بھی پیش کیا ۔ اور کہا ۔ اس میں والئے گلنکو کے نام ایک مراسلت ہے تو تھاوسٹین نے بدقت اپنا ہاتھ روک لیا ۔

قلعہ کے دروازہ پہ گھوڑے سے اتر کر وہ خدام کی وساطت سے والئے گلنکو کے روبرو حاضر ہوا ۔ اور مراسلت پیش کی جسے لارڈ میکڈانلڈ نے راڈرک کے حوالہ کر کے کہا ۔ تم اس کا مضمون

بلند آواز سے پڑھو۔" معلوم ہوا چٹھی ارل آف بریڈل بین کی بھیجی ہوئی ہے۔ جوان ایام میں قلعہ کا
میں مقیم تھا۔ اور اس میں لکھا تھا۔ کہ شاہ ولیم نے روپیہ کی معقول رقم اس لئے میرے حوالہ کی
کہ گذشتہ دو سال کے عرصہ میں پہاڑی روسا نے ضلع دو آشتی کا جو رویہ قائم رکھا ہے۔ اس کے عوض
یہ ان میں حصہ رسدی تقسیم کر دی جائے۔ آگے چل کر لکھا تھا۔ کہ لارڈ میکڈانلڈ کا نام بھی ان روسا
کی فہرست میں داخل ہے۔ لیکن اس بارہ میں سارے حالات زبانی ہی بیان کئے جا سکتے ہیں۔"
میں مذکور تھا۔ کہ موقعہ اور محل کا فیصلہ آپ پر ہے۔ آپ لکھیں کہ مجھے کب اور کس جگہ مل سکتے
جب راڈرک اس خط کا مضمون پڑھ رہا تھا۔ تو اس مقام پر پہنچکر جہاں لکھا تھا کہ شاہ ولیم
جن پہاڑی روسا کو رشوت پیش کرنا چاہتا ہے۔ ان میں والئے گلنکو کا نام بھی شامل ہے۔ اس کے
رخسار غصہ سے سرخ ہو گئے۔ خود لارڈ میکڈانلڈ کا چہرہ فرط غضب سے سیاہ نظر آنے لگا۔ ا
ایلین نے جو اس موقعہ پر وہیں موجود تھا۔ تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے چند الفاظ کہے
وحشیانہ اور زور دار تھے۔ لیڈی میکڈانلڈ کا چہرہ بھی تمتمانے لگا۔ اور لیڈی ایلین کے چہرہ پر
غصہ کی سرخی نے خاص شان دلفریبی پیدا کر دی۔ مگر جب راڈرک خط کا مضمون پڑھ چکا تو لارڈ
میکڈانلڈ قریباً ایک منٹ گہری سوچ میں رہا۔

آخر کار بولا تو اس کی آواز سخت اور لہجہ کرخت تھا۔ کہنے لگا۔ "تمہارے آقا نے مجھ سے ا
اہم معاملہ پر ملنے کی خواہش کی ہے۔ اور دریافت کیا ہے کہ میں اس سے کب اور کہاں مل سکتا ہوں
اس کے جواب میں تم نے میری طرف سے زبانی کہ دینا کہ والئے گلنکو ارل آف بریڈل بین سے صرف
اپنے مکان پر مل سکتا ہے۔ اور کہیں نہیں۔ ایک بار میں فاتح اور دشمن کی حیثیت میں قلعہ کلچرن
میں داخل ہوا تھا۔ اور دشمن کا دوبارہ اسی جگہ دوست یا مہمان کی حیثیت میں جانا ٹھیک نہیں۔
پس میرا جواب یہ ہے کہ ارل آف بریڈل بین سے میں اپنے علاقہ میں۔ جس وقت وہ یہاں آ
چاہے مل سکتا ہوں۔"

قاصد نے یہ جواب سن کر ادب سے سر جھکایا اور کہنے لگا۔ "آقا کو احتمال تھا کہ آپ کا جواب
ہوگا۔ اس لئے پیشبندی کے طور پر انہوں نے مجھے آپ سے یہ عرض کرنے کا حکم دیا تھا۔ کہ وہ کل
دوپہر کو آپ کے مکان پر تشریف لائیں گے۔ اور ان کے ہمراہ صرف دو خادم ہوں گے۔"

"بہتر ہے۔ میں ان کا انتظار کروں گا۔" والئے گلنکو نے جواب دیا۔ جس کے بعد قاصد
رخصت ہو گیا۔

اسی روز لارڈ گلن فان اور ہیمش گھوڑوں پر سوار ہو کر وادی میں آ گئے ۔ کیونکہ اول الذکر کے نام بھی ایک ایسا ہی خط موصول ہوا تھا ۔ مگر اس نے اپنے سمدھی لارڈ میکڈانلڈ سے مشورہ کئے بغیر اس کا جواب دینا مناسب نہ سمجھا ۔ والئے گلنکو نے اپنی رائے ظاہر کی جس سے لارڈ گلن فان نے پورا اتفاق کیا ۔ اور اس خیال سے وہیں ٹھہر گیا ۔ کہ جب ارل آئے تو دونوں کی طرف سے ایک ساتھ جواب دیا جا سکے ۔

اس کے دوسرے دن ارل آف بریڈل بین کی آمد کے انتظار میں مناسب تیاریاں عمل میں لائی گئیں ۔ دعوتی ہال کی میز پر بہترین سامان اکل و شرب مہیا کیا گیا ۔ اور جن لوگوں نے اس موقعہ پر جمع ہونا تھا ۔ وہ سب مکلف لباس میں آراستہ ہوئے ۔ ٹھیک دوپہر کو ارل آف بریڈل بین ایک شاندار گھوڑے پر سوار دو جوان نوکروں کو ساتھ لئے ۔ جن میں سے ہر ایک نے قیمتی لباس پہنا ہوا اور دو خوشنما گھوڑوں پر سوار تھے ۔ قلعہ میکڈانلڈ کے پھاٹک پر رکا ۔ وادی گلنکو کے رہنے والے قدیم سے اپنی مہمان نوازی کے لئے مشہور تھے ۔ اس لئے ارل آف بریڈل بین کا بڑا پرتپاک خیر مقدم ہوا ۔ خود لارڈ میکڈانلڈ اپنے سمدھی لارڈ گلن فان ۔ ایلین ۔ راڈرک اور ہیمش کے ساتھ قلعہ کے دروازہ پر معزز مہمان کے استقبال کو حاضر ہوا اور اسے بڑی عزت سے دعوتی ہال میں پہنچایا گیا جہاں لیڈی میکڈانلڈ اور لیڈی ایلین خیر مقدم کو موجود تھیں ۔ والئے گلنکو کا انداز اپنی طرز خاص پر خلیقانہ تھا ۔ اور لیڈی میکڈانلڈ کی صورت سے وقار ظاہر ہوتا تھا ۔ مگر ارل آف بریڈل بین کا شستہ خیالات کا امیر تھا ۔ سب سے پوری ظاہرداری اور اخلاق سے پیش آیا ۔ وہ لیڈی میکڈانلڈ کے ساتھ دسترخوان پر گیا ۔ اور جب سارے آدمی جمع ہو گئے تو اس کا انداز گفتگو اس قسم کا تھا ۔ کہ معلوم ہوتا تھا مہمان و میزبان میں کبھی ذرا سی کدورت بھی پیدا نہیں ہوئی ۔

آخر جب کھانا ختم ہوا تو لارڈ میکڈانلڈ اپنے معزز مہمان کو اس کمرہ کی طرف لے چلا ۔ جہاں معاملہ کی گفتگو ہوئی تھی ۔ باقی آدمی بھی ساتھ ہو لئے ۔ جب سارے ایک میز کے گرد بیٹھ چکے ۔ تو لارڈ میکڈانلڈ نے کہا " اب آپ کل کی چٹھی کے متعلق جو کچھ بیان کرنا چاہتے ہوں ۔ میں اسے غور سے سننے کے لئے تیار ہوں ۔"

" میرا خیال تھا کہ میں نے اپنا مدعا اس چٹھی میں بوضاحت بیان کر دیا ہے ۔" ارل آف بریڈل بین نے اس بے تکلفی سے کام لیکر جس کا وہ عادی تھا کہا " لیکن آپ شاید ان تفصیلات کو اور زیادہ صحت کے ساتھ میری زبانی سننا چاہتے ہیں ۔ اس صورت میں میں مکرر عرض کرتا ہوں ۔ کہ گذشتہ

دو سال کے عرصہ میں چونکہ اس علاقہ میں ہر طرح امن و امان رہا ہے۔ اور پچھلے ڈھائی سال میں قبلیہ گلنکو گلن فان۔ نیز دیگر قبائل میں جن پر آپ کا اثر واقتدار ہے۔ کوئی غیر معمولی واقعہ پیش نہیں آیا۔ اس لئے ہز مجسٹی شاہ ولیم کا ارادہ ہے کہ جن والیان ریاست نے ان کی حکومت کو اس پرامن طریقہ پر تسلیم کیا۔ ان کی خدمات کا فیاضانہ معاوضہ پیش کیا جائے۔ جیسا میں نے کل کی چھٹی میں لکھا تھا آپ کا نام بھی ایسے والیان ریاست کی فہرست میں شامل ہے۔ اور لارڈ گلن فان کا بھی۔ ہز مجسٹی نے ازراہِ عنایت یہ فرض میرے سپرد کیا ہے۔ کہ ان کا عطا کردہ انعام مستحق اصحاب میں تقسیم کردوں۔ اس لئے سب سے پہلے میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ جو حصہ اس روپیہ میں سے آپ کی نذر کیا جائے گا۔ کیا آپ اُسے منظور کرنے کو تیار ہیں؟"

"اپنے متعلق اور اپنے معزز رشتہ دار لارڈ گلن فان کی طرف سے" والئے گلنکو نے سرد لہجہ میں کہا "میں پہلے یہ دریافت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جو رقوم آپ پیش کرتے ہیں۔ کیا وہ حقیقت میں شاہ ولیم کی وفاداری کا حلف لینے کے لئے آمادہ کرنے کو رشوت کی حیثیت تو نہیں رکھتیں؟"

مائی لارڈ اس سے انکار کی گنجائش نہیں۔" بریڈل بین نے جواب دیا۔ "کہ عنقریب آپ کو اور باقی پہاڑی والیان ریاست کو بھی بادشاہ سلامت کی وفاداری کا حلف لینا ہوگا۔"

"اور ہم سب اس قسم کا حلف لینے کو تیار ہیں۔" والئے گلنکو نے کہا "لیکن ہمارا نقطہ خیال کسی قدر توضیح طلب ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ برطانیہ کی کثیر التعداد آبادی نے ولیم آف آرینج کو بادشاہ تسلیم کر لیا ہے۔ اور جس فیصلہ کو کثرت رائے منظور کر لے۔ اس کے خلاف چلنا عاقبت اندیشی سے بعید ہوتا ہے۔ پس میرا جواب یہ ہے کہ جو روپیہ انگلستان اور سکاٹ لینڈ کے کثیر التعداد لوگوں نے اختیار کیا ہے۔ محض اسکی وجہ سے اور پاس وفاداری سے نہیں۔ ہم ایسا حلف لینا منظور کریں گے۔"

"آپ کے الفاظ فی الجملہ دانائی اور دوراندیشی پر مبنی ہیں۔" ارل آف بریڈل بین نے کہا "اور ان کا مطلب دوسرے معنوں میں یہ ہے کہ آپ اس مالی امداد کو جو میں پیش کرتا ہوں۔ منظور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اب چونکہ حالات تبدیل ہو چکے ہیں۔" ارل نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا "میرے خیال میں آپ ہر دو اصحاب کو وہ رقم واپس دینے میں عذر نہ ہوگا۔ جو آپنے ۱۶۸۹ء کے موسم بہار میں جبراً مجھ سے وصول کی تھی۔ واقعی ایسا کرنے میں آپ کو عذر نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس روپیہ کو وضع کرنے کے بعد بھی میں ایک معقول رقم پیش کر سکوں گا۔"

"مگر کیوں مائی لارڈ حالات میں کونسی تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ جس کا آپ ذکر کرتے ہیں؟" میک آئین

والئے گلن نے بدستور پرسکون لہجہ میں دریافت کیا۔

"یہ کہ ساڑھے تین سال قبل گلنکو اور گلن فان کی فوجیں اس قابل تھیں۔ کہ قلعہ کلچرن پر قبضہ کر کے میرے قبیلہ۔ نیز میرے متعلقین میں سے قبیلہ ابرڈس، اور میرے معاون قبیلہ گلز جی کو ذلیل کر سکیں۔ لیکن اب ہم اپنی موجودہ حالت میں اس داغ ندامت کو بآسانی دھو سکتے ہیں۔ اس لئے کہ ایک انگریزی فوج فورٹ ولیم میں ہے۔ ایک اور قصبہ انوریری میں۔ ڈیوک آف آرگل کی رجمنٹ بھی جس میں قریبًا ایک ہزار جوان ہیں۔ پاس ہی موجود ہے۔ اور پرتھ سٹارئیہ پہ بھی انگریزی سپاہ کا قبضہ ہے۔ ایسے حالات میں آپ اچھی طرح اندازہ کر سکتے ہیں کہ آپ کی مشترکہ فوجیں ہر قسم کے معاونوں سے مل کر بھی ہماری جمعیت کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔"

"معلوم ہوتا ہے۔ یور لارڈ شپ کو وہ وقت بھول گیا" والئے گلنکو نے طنز آمیز لہجہ میں کہا "جب ہماری مٹھی بھر فوج نے انگریزی جرنیل اور اس کی تربیت یافتہ سپاہ کو درہ کلی کرینکی میں شکست فاش دی تھی۔ دیکھئے وہ بہادر جوان جس نے گلنکو اور گلن فان کی متحدہ فوجوں کی مدد سے وہ کار نمایاں سرانجام دیا تھا۔ آپ کے سامنے حاضر ہے۔" اور یہ کہتے ہوئے اس نے فخر سے ڈاڈرک کی طرف اشارہ کیا۔

"مجھے ان واقعات کا ہر ایک حصہ اچھی طرح یاد ہے۔" بریڈل بین نے لاپروائی ظاہر کرنے کے لئے پھیکی ہنسی ہنستے ہوئے کہا "لیکن اس کا میں آپ کو بزور یقین دلاتا ہوں کہ وہ وقت گذر گیا جب آپ درہ کلی کرینکی میں فتح حاصل کر سکتے تھے۔ یا میں قلعہ کلچرن میں شکست یاب ہو سکتا تھا۔"

"خیر یہ لفظی تکرار بے سود ہے۔" والئے گلنکو نے مختصر طور پہ کہا "سوال اتنا ہے کہ جس صورت میں ہم وہ زرتاوان جو ہم نے زور بازو سے وصول کیا تھا واپس نہ دیں تو کیا آپ کی طرف سے ان واقعات کے انتقام کی تیاری عمل میں آئے گی؟ اور کیا اس کا یہ مطلب ہوگا کہ آپ پھر ایک بار اس معاہدہ کو فراموش کر دیں گے۔ جس پہ آپ نے دستخط کرتے وقت اقرار کیا تھا۔ کہ میری طرف سے عرصہ معینہ تک حفظ امن میں رہیگا؟"

"میری رائے میں آپ کا نمک کھانے کے بعد میرے لئے تہدیدی رویہ اختیار کرنا ادب میزبانی سے بعید ہوگا۔" بریڈل بین نے جواب دیا "لیکن مختصر طور پہ میں پھر کہتا ہوں کہ بہتر ہو اس امن کو برقرار رکھنے کے لئے جس کا آپ ذکر کرتے ہیں۔ میری شرطیں منظور کر لی جائیں۔"

"مائی لارڈ آپ نے جو کہنا تھا کہہ دیا۔ اب اس کے متعلق میرا اور لارڈ گلن خان کا جواب سن لیجئے" اور یہ کہتے ہوئے معمر دائے گلنکو آہستہ مگر وقار کے ساتھ اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ "درحقیقت ہمارا شروع سے ہی یہ ارادہ تھا کہ رشوت کے اس روپیہ کو جس کی بدولت شاہ ولیم ہمیں ذلیل کرنا چاہتا ہے۔ نفرت وحقارت کے ساتھ نامنظور کر دیں بے شک وہ ہم سے وفاداری کا حلف لے سکتا ہے لیکن اگر وہ ہمارے دلوں کو اپنا بنانا چاہتا ہے۔ تو یہ کسی حال میں ممکن نہیں۔ ملکی ضرورت کا کوئی موقعہ پیش آئے گا۔ تو ہم شاہ ولیم کی مدد کے لئے تیار ہوں گے۔ لیکن یہ امداد ہماری دلی وفاداری یا حقیقی جان نثاری سے سراسر غیر متعلق ہوگی۔ یہاں تک ہمارے سابقہ خیالات کا اظہار تھا۔ لیکن [illegible] کچھ آپ نے اس وقت کہا ہے۔ اس کے بعد ہمارے پاس انکار کی دس ہزار مزید وجوہ ہیں۔ یہ روپیہ جو آپ ہمیں بطور رشوت دینے کے لئے ساتھ لائے ہیں۔ آپ ہی کو [illegible] لیکن ارل آف بریڈل بین اس بات کو اچھی طرح یاد رکھئے کہ جو زتنا وان ہم نے آپ سے [illegible] کیا تھا۔ اسے ہم کبھی واپس نہ کرینگے۔۔ کبھی نہ کرینگے۔ تمہیں اختیار ہے جس قدر رنجشیں [illegible] پیدا کرو۔ انگریزی فوجوں کی امداد ملتی ہے۔ تو اسے بھی حاصل کر لو۔ معاہدات کو توڑ دو اور جو کچھ جی میں آتا ہے۔ کرو۔ لیکن بوقت آزمائش تم دیکھو گے۔ کہ گلنکو اور گلن خان کے بہادر ان لوگوں کا جو پیش دستی کریں کس شجاعت سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔ بس مجھے اسی قدر کہنا تھا۔ اور یہیں پہ ہماری ملاقات ختم ہوتی ہے۔"

"بہت اچھا جیسے آپ کی مرضی" ارل آف بریڈل بین نے جواب دیا۔ مگر اس کے چہرہ پہ پھر بھی مایوسی یا ملال کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوا۔ اسی اخلاق اور شستہ انداز سے جو اس نے شروع سے برقرار رکھا تھا۔ وہ اپنے میزبان سے رخصت ہوا۔

باب-۳۴

۳۰-دسمبر

ارل آف بریڈل بین کے ساتھ اس تازہ بگاڑ سے لارڈ میکڈانلڈ اور گلن خان کو قدرتاً احتمال پیدا ہو گیا کہ دشمن قبیلہ کے لوگ موقعہ ملتے ہی ضرور اس نفرت وانتقام کو عمل میں لائیں گے جس کی کسک ۱۶۸۹ء کی ذلت اور شکست کے بعد اب تک ان کے دلوں میں باقی تھی۔ ان حالات میں فیصلہ کیا گیا کہ دشمن

کے خلاف وادی گلنکو اور قلعہ گلن فان میں حفظ ماتقدم کے طور پر فوراً ضروری تیاریاں عمل میں لائی جائیں
اس میں شک نہیں کہ قبیلہ بریڈل بین یا کیمبل کی طرف سے براہ راست اعلان جنگ کا بہت کم اندیشہ
تھا۔ کیونکہ وہ گلنکو اور گلن فان قبائل کے ساتھ صلح و آشتی قائم رکھنے کا عہد کر چکے تھے۔ اور گو
ارل آف بریڈل بین جیسے عیار شخص سے ہر قسم کی تحریرات کی خلاف ورزی ذرا بعید از امکان نہ تھی
تاہم ظاہر تھا۔ کہ ایسے معاہدات کا جو احترام لوگوں کے دلوں میں ہے۔ اسے پیش نظر رکھتے ہوئے وہ کبھی
ان کی خلاف ورزی نہ کر سکیگا۔ خطرہ اگر تھا تو شاہی فوج کی طرف سے جس کی نسبت یہ اندیشہ
کیا جاتا تھا۔ کہ ممکن ہے قبیلہ بریڈل بین اور کیمبل کے اکسانے سے اس فوج کے بعض افسر اس باغیانہ
تحریک کے بہانے سے جس کا آغاز معرکہ کلی کرینکی سے اور اختتام ڈنکلڈ کی فصیل کے نیچے ہوا تھا کوئی
تادیبی مہم شروع کر دیں۔ اس دور اندیشی کا تقاضا یہی تھا۔ کہ مناسب احتیاطی تدابیر بروقت عمل میں
لائی جائیں۔ کہ ضرورت پڑنے پر ہر قسم کے حالات کا مقابلہ ہو سکے۔

ارل آف بریڈل بین کی واپسی کے دوسرے دن لارڈ گلن فان اپنے علاقہ میں واپس چلا گیا
تاکہ فوج کے استحکام۔ سامان رسد کی بہم رسانی اور بصورت محاصرہ مقابلہ کی ضروری تیاریاں عمل میں
لائے۔ اسی طرح وادی گلنکو میں پہرہ داروں کی تعداد بڑھا دی گئی۔ اور وادی میں داخل ہونے کے
جس قدر رستے تھے۔ مثلاً شیطانی زینہ۔ بالاہولش وغیرہ ان سب میں گارد ہاؤس تیار کرائے گئے
اس کے ساتھ ہی لارڈ میکڈانلڈ نے معتبر آدمی اس مطلب کے لیے مختلف اطراف میں روانہ کئے۔ کہ
معلوم کریں علاقہ آرگل شائر اور اس کے نواحات میں شاہی فوج کس قدر تعداد میں پھیلی ہوئی ہے
یہ لوگ چند دن کی سیاحت کے بعد واپس آئے۔ تو ان کے بیان سے معلوم ہوا کہ ارل آف بریڈل
بین نے فوجی تقسیم کے بارہ میں جو کچھ بیان کیا۔ اس میں مبالغہ کو ذرا بھی دخل نہ تھا۔ فی الحقیقت یہ
فوج اس کے بیان سے بدرجہا زیادہ تھی۔ چنانچہ جھیل لیون کے شمالی کنارہ پر فورٹ ولیم میں مضبوط
قلعہ نشین فوج حاضر تھی۔ انویرڈس کیسل میں بھی جو سر کالن کیمبل کا مقام سکونت تھا۔ بہت سی
سپاہ جمع تھی۔ ڈیوک آف آرگل کی رجمنٹ جس سے کپتان کیمبل کا تعلق تھا۔ انویریری میں جمع تھی اور
سر ڈانلڈ میک گریگر کے صدر مقام گلنرچی میں ہر طرف فوجی سپاہی پھیلے ہوئے تھے۔ کلچرن میں بریڈل بین
قبیلہ کی سپاہ کے علاوہ شاہی فوج بھی موجود تھی۔ اور پرتھ شائر اور انورنس کے نواحات میں بھی
کئی فوجیں جمع تھیں۔ غرض مجموعی طور پر ظاہر ہوتا تھا۔ کہ بادشاہ ولیم یا تو اس بات پر تلا ہوا ہے
کہ ایک عظیم مظاہرہ کے ذریعہ پہاڑی قبائل کو مطیع و فرمانبردار کرے۔ یا وہ بعض خوفناک انتقامی

تدابیر عمل میں لانے کی فکر میں ہے۔

اس میں شک نہیں کہ لارڈ میکڈانلڈ اور اس کے قبیلہ کے لوگ بڑے بہادر اور جنگجو تھے۔ اور بوقت ضرورت قبیلہ گلکن خان کی سپاہ سے بھی معقول امداد ملنے کی توقع تھی۔ تاہم تمام حالات پر غور کرنے میں کسی قسم کی جارحانہ کارروائی اختیار کرنا دیوانگی سے بعید نہ ہوتا۔ دراصل ابھی کارروائی شروع کرنے کے لئے کوئی عذر بھی موجود نہ تھا شاہ جیمز کے حامی سب ہٹ چکے تھے۔ دراصل کی قطعاً امید نہ تھی کہ اس کی طرف سے کوئی میدان میں اترنے کے لئے تیار ہوگا۔ علاوہ بریں شاہ ولیم کی فوج نے اب تک کوئی کارروائی ظلم یا پیش دستی کی قسم سے ایسی نہ کی تھی۔ جس کے بہانہ حکومت کی خلاف ورزی کی جاتی۔ پھر اس سے چند ماہ پہلے جب لارڈ میکڈانلڈ نے ان پہاڑی قبائل کے رؤسا کے خیالات معلوم کئے۔ جن پر اس کا اقتدار تھا۔ تو اس وقت بھی وہ اسی نتیجہ پر پہنچا کہ ان میں سے ہر شخص اپنی حفاظت کا خواہشمند اور شاہ وقت کی فرمانبرداری کے ذریعہ خانہ جنگی کا احتمال رفع کرنے کا خواستگار ہے۔ پس اگر وہ بغاوت کرتا بھی۔ تو اسے لارڈ گلکن خان کے سوا اور کسی سے امداد کی توقع نہ تھی۔ اور صاف ظاہر ہے کہ اس عظیم الشان فوج کے مقابلہ میں جو چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی۔ ان دو رشتہ داروں کی مشترکہ فوج کی کامیابی سراسر محال تھی۔ غرض سارے پہلو سوچ کر والئے گلنکو نے آخری نتیجہ یہی اخذ کیا۔ کہ واقعات کی رفتار کا انتظار کرنا چاہیئے۔ مدافعانہ تدابیر عمل میں لانے کے بعد وہ اس فکر میں ہوا کہ مستقبل کیا رنگ اختیار کرتا ہے۔

شاہی فوجوں کے آرگل شائر اور اس کے نواحات میں جمع ہونے سے میکڈانلڈ اور گلکن خان قبیلہ کے لوگوں کو جو فکر و تشویش پیدا ہوئی۔ اس کی حالت یہی تھی جو اوپر بیان کی گئی ہے کہ واقعات مذکورہ سے قریباً پندرہ دن بعد تمام پہاڑی رؤسا کے نام ایک شاہی فرمان کی نقول پہنچیں۔ جن میں لکھا ہوا تھا۔ کہ سنہ رواں یعنی ۱۶۹۱ء کی آخری تاریخ تک ان میں سے ہر ایک کو وفاداری کا حلف لے لینا چاہیئے۔ چونکہ دسمبر کا آخری ہفتہ گذر رہا تھا۔ اس لئے ۳۱ تاریخ بہت ہی قریب تھی اور فرمان میں درج تھا کہ حلف کی میعاد ماہ رواں کی ۳۱ تاریخ کو بوقت نصف شب ختم ہو جائیگی اس وقت تک جو رؤسا وفاداری کا عہد نہ کریں گے۔ ان کے خلاف شمشیر و آتش کے خطوط جاری کئے جائیں گے۔ اور وہ خود اور ان کے قبائل باغی و غدار قرار پا کر اس سزا کے مستوجب ہوں گے جو ان جرائم میں دی جا سکتی ہے۔

اس فرمان کی نقل ۲۹۔ دسمبر کی رات کو وادی گلنکو میں پہنچی۔ لارڈ گلکن خان کو اسی روز کچھ

عرصہ پہلے ایک نقل موصول ہو چکی تھی۔ اور چونکہ دونو والیان ریاست میں یہ بات طے ہو چکی تھی۔ کہ بوقت ضرورت حلف لینا ہی بہتر ہوگا۔ اس لیئے اس نے لارڈ میکڈانلڈ کو کہلا بھیجا۔ کہ میں کل بدرقہ سمیت انوریری میں حلف لینے جاؤنگا۔ فرمان کی عبارت سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ اس قسم کا حلف ہر ایسے شہر یا قلعہ میں لیا جاسکتا ہے۔ جہاں شاہی فوجیں متعین ہوں۔ اور چونکہ قصبہ انوریری جھیل ایوڈ سے قریب تھا۔ اس لیئے لارڈ لکلن خان بسہولت وہاں جا کر حلف لے سکتا تھا۔ مگر وادی گلنکو سے یہ جگہ بہت دور پڑتی تھی۔ وہاں سے فورٹ ولیم قریب تھا اس لیئے لارڈ میکڈانلڈ نے فیصلہ کیا۔ کہ مجھے وہاں جا کر حلف لینا چاہیئے۔ اس میں شک نہیں کہ ایک بار حلف لینے کا فیصلہ کرنے کے بعد اس کا مضائقہ نہ تھا۔ کہ یہ رسم کس مقام پر ادا ہو۔ لیکن برف گر رہا تھا۔ رستے یخ بستہ تھے۔ اور پہاڑی علاقوں میں سفر کرنا دشوار و خطرناک تھا۔ اس لیئے قدرتی طور پر لارڈ میکڈانلڈ نے ادائے رسم کے لیئے اسی مقام کو پسند کیا۔ جو قریب تر تھا۔ یوں تو قلعہ ایرڈس بھی قریب تھا۔ اور فورٹ ولیم کی نسبت وہاں پہنچنا سہل تھا۔ ایرڈس کا والئے حکومت مجسٹریٹ کا درجہ رکھتے ہوئے اس قسم کا حلف دے بھی سکتا تھا۔ مگر والئے گلنکو کے وقار نے اس کی اجازت نہ دی کہ اس قسم کی اطاعت گذاری اپنے ایک قدیم اور موروثی دشمن کے سامنے کی جائے۔ غرض سارے پہلو سوچ کر آخری فیصلہ یہی ہوا کہ حلف کی رسم فورٹ ولیم میں ادا کی جائے۔ آخری تاریخ میں ابھی دو دن کی مہلت باقی تھی۔ اور اس عرصہ میں یہ سفر بآسانی طے کیا جاسکتا تھا۔

غرض ایسے حالات میں ۳۰ دسمبر کی صبح کو آٹھ بجے لارڈ میکڈانلڈ اپنے قلعہ سے روانگی کو تیار ہوا۔ اور اپنے دو بیٹے بارہ اہلکار اور تین خادم یعنی سب ملا کر ۱۸ آدمی ساتھ لیئے۔ بارہ اہلکاروں میں تھارسٹین بھی شامل تھا۔ لیکن جب وقت مقررہ پر روانگی کی تیاریاں کی گئیں۔ تو معلوم ہوا۔ کہ تھارسٹین حاضر نہیں۔ والئے گلنکو دونو بیٹے۔ گیارہ اہلکار اور تین خادم یہ سب دعوتی ہال میں جمع تھے۔ اور دروازہ پر ۱۸ گھوڑے بھی کسے کسائے تیار تھے۔ مگر تھارسٹین کہیں نظر نہ آتا تھا لارڈ میکڈانلڈ نے چاروں طرف دیکھ کر اپنے عملہ کو گنا۔ اور جب تھارسٹین نظر نہ آیا۔ تو پوچھا وہ کہاں ہے؟ حاضرین میں سے کوئی اس کا جواب نہ دے سکا۔ لیکن جب کہ ہر شخص اس دیو ہیکل بہادر کی عدم حاضری پر متعجب ہو رہا تھا۔ تھارسٹین خود اس حالت میں دعوتی ہال میں وارد ہوا کہ چہرے سے وحشت و اضطراب کے آثار ظاہر تھے۔

اسے دیکھ کر والئے گلنکو نے سخت لہجہ میں کہا۔ تھارسٹین تم اب تک کہاں تھے اور تم نے اس

وقت تک ہمیں کیوں منتظر رکھا ؟ اول تو وہ کام ہی جس کے لئے ہم جا رہے ہیں سخت ناگوار ہے اس پہ تمہاری یہ بے جا تاخیر سے اور زیادہ پریشانی ہوتی ہے ۔"

" میک آئین والئے گلنکو" تھارسٹین نے جواب دیا ۔ اور اس وقت اس کی آنکھوں کی خوفناک روشنی اس طرح چمک رہی تھی جیسے سیاہ بادلوں کے اندر بجلی چمکتی ہے ۔" آپ کو معلوم ہے کہ آپ کی خدمت گذاری میں میں اپنی جان تک قربان کرنے کو تیار ہوں ۔ اور اگر اس ذریعہ سے وہ داغ ندامت دھل سکے ۔ جو اپنی زندگی میں پہلی بار میرے نام پر آیا ۔ تو مجھے قطعاً عذر نہیں . . ."

" تھارسٹین واقعات گذشتہ کا ذکر جانے دو ۔" والئے گلنکو نے جواب دیا "جس معاملہ کا تم ذکر کر رہے ہو ۔ اُسے مدت گذری ہم معاف کر چکے ہیں ۔ لیکن کیا وجہ ہے تمہاری نگاہوں سے وحشت برستی ہے ۔ تمہارے چہرہ سے اضطراب ظاہر ہوتا ہے ۔ بالکل ایسا نظر آتا ہے کہ تم رات کو سوئے نہیں . . ."

" جی بالکل نہیں ۔" تھارسٹین نے دردار لہجہ میں کہا ۔" وادی گلنکو کے ہر حصہ میں آپ جدھر دیکھیں گے میرے قدموں کے نشان برف پر جا بجا نظر آئیں گے ۔ کونا کی پر خروش ندی کے ساحل پر پہاڑی ڈھلوانوں اور نہایت خطرناک مقامات میں بھی ۔ ہر جگہ آپ میری رات بھر کی آوارہ گردی کے نشانات دیکھ سکتے ہیں . . ."

" ہاں مگر تھارسٹین تم کس لئے رات بھر آوارہ پھرتے رہے ہو ؟" لارڈ میکڈانلڈ نے جو اپنے املاک کے وسط میں کھڑا اس تنومند پہاڑی کو نظر حیرت سے دیکھ رہا تھا ۔ پوچھا ۔

" کس لئے ! آپ پوچھتے ہیں میں کس لئے آوارہ پھرتا رہا ہوں ؟" تھارسٹین نے کہا ۔" میری رائے میں سوال یہ ہونا چاہیئے ۔ کہ ایسے حالات میں اوروں نے رات کو سونے کی کیونکر جرأت کی ؟ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ آج میکڈانلڈ کے مغرور نام کو کیسی ذلت نصیب ہونے والی ہے ! کیا آپ نہیں سمجھتے کہ گلنکو کے رئیس اعظم کا شاہ ولیم کے ایک نائب کے سامنے زانوے ادب تہ کرنا کس قدر غصہ جوش اور بے کسی کا احساس پیدا کرتا ہے ۔ میرے آقا ۔ آپ پوچھتے ہیں ۔ میری نظروں سے وحشت کیوں برستی ہے ۔ اور میرے چہرہ سے اضطراب کیوں ظاہر ہے ! اس لئے کہ میں رات بھر اپنے وطن کی اس پیاری سرزمین پر بے چینی کے ساتھ پھرتا رہا ہوں ۔ جس کی آزادی آج چھننا چاہتی ہے اس سرزمین پر جس سے مجھے ناقابل بیان محبت ہے ۔ اور جو مجھے اس صورت میں بھی عزیز ہے ۔ کہ اس پر برف کی چادر موت کے کفن کی طرح چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے ۔ رات جب تیز ہوا دریائے

گوما کے ساحل پر کھڑے ہوئے درختوں کی بے برگ شاخوں سے گذر کر سائیں سائیں کرتی تھی۔ تو اس شور میں مجھے کئی عجیب وغریب آوازیں سنائی دے رہی تھیں جن میں ساکنان گلنکو کے نام رنج والم تباہی اور بربادی کے پیغام مخفی تھے۔ اتنا ہی نہیں۔ اس ویران مقام پر کھڑے ہو کر میں نے کئی عجیب وغریب نظارے بھی دیکھے۔ ساڑھے تین سال پہلے ٹوگہارم کی خوفناک رات کو میں نے دریا کے ساحل پر بے بس پڑے ہوئے جو دروح فرسا منظر دیکھا تھا۔ اس کی ساری تفصیلات رات پھر ایک بار نظر آئیں۔ اس اگلی رات کے تمام پر اسرار اندیشے پھر ایک بار میرے ذہن میں تازہ ہو گئے۔ ایک بار پھر میں نے اپنے تخیل میں دیکھا۔ کہ ہمارے جنگجو بہادر۔ لاتعداد دشمنوں میں گھرے ہوئے انتہائی جدوجہد کر رہے ہیں۔ اور بہت دور فاصلہ پر۔ میں نہیں کہہ سکتا کتنی دور۔ لیکن شاید سیکڑوں میل کے بعد پر میں نے ایک شخص کو بلند مقام پر کھڑے ہوئے کشت وخون کے اس منظر کی طرف اشارہ کرتے دیکھا۔ بے شک یہ وہی شخص تھا جسے میں نے ٹوگہارم کی رات کو دیکھا تھا۔ وہی صورت۔ وہی انداز۔ وہی اشارہ۔ یقیناً آپ اس شخص سے ناواقف نہیں ہیں۔ اس وادی میں ایک بار وہ کونٹ ڈی ہیلیڈ کے نام سے وارد ہوا تھا۔ اور اس کی غداریاں آپ کو یقیناً بھولی نہ ہوں گی۔ اب وہ لندن میں شاہ ولیم کے نام سے اس تخت پر بیٹھا ہوا ہے جسے اس نے ایک دوسرے تاجدار سے غصب کیا ہے۔"

اس پرجوش تقریر کو سن کر سارے آدمی جو دعوتی ہال میں جمع تھے۔ حیران وششدر رہ گئے اور بہتوں کے چہرہ سے خوف کا اظہار ہونے لگا۔ ان الفاظ کو بیان کرتے ہوئے خود تقار سٹین کی حالت اس دن کی حالت سے مختلف نہ تھی۔ جب ٹوگھارم کی رات گذرنے پر صبح کو اسی دعوتی ہال میں اس نے اپنی خوفناک پیش بینی کا ذکر کیا تھا۔ اس دن کی طرح آج بھی اس کی آنکھیں دھکتے ہوئے کوئلوں کی طرح جل رہی تھی۔ پیشانی کی رگیں پھولی ہوئی تھیں بازوؤں اور ٹانگوں کی وریدیں اس طرح نمودار گویا پھٹا چاہتی ہیں۔ سانس تیز چلتی ہوئی۔ سینہ متلاطم نگاہ پر وحشت۔ انداز ہیبت خیز اور اشارے تیز اور پرجوش تھے۔ آخر جب اس کی تقریر ختم ہوئی۔ تو دعوتی ہال میں سناٹا چھا گیا۔ اس قسم کی خاموشی پیدا ہوئی۔ جیسی بجلی کی کڑاک کے بعد ہوا کرتی ہے۔ ہال میں ایک جانب لیڈی ہیلڈا مَلڈ اور اپنی تین چار خادماؤں کے ساتھ کھڑی تھیں۔ وہ اسی جگہ سکتہ کی حالت میں کھڑی رہ گئیں۔ ننھا میک آئین ماڈرک کا بیٹا جو اس وقت دو سال کا خوبصورت بچہ تھا۔ اور جس کے چہرہ سے اس کم سنی میں ہی ذہانت کے آثار نمودار تھے۔ ماں کے بدن سے اس طرح لگ گیا۔ جیسے بچے خوف کے مارے لگ جایا کرتا ہے

اس لئے کہ تھارسٹین کی گرجتی ہوئی آواز نے اس کو بھی سہما دیا تھا۔ ناظرین اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ راڈرک یا لیڈی ایلین دونو توہمات کے قائل نہ تھے۔ مگر تھارسٹین کے الفاظ اُن کے دلوں پر بھی اثر پیدا کئے بغیر نہ رہے۔

اتنے میں اس دیو قامت ہارلٹی نے پھر تقریر شروع کی۔ کہنے لگا "نہیں میک آیٹن، میں ایسی ذلت گوارا نہیں کر سکتا۔ مجھ پر اتنا کرم کیجئے کہ اپنے ساتھ چلنے کا حکم نہ دیجئے۔ اگر آپ حکم دیتے تو اس کی تعمیل مجھ پر فرض ہوگی۔ اس لئے کہ آپ میرے ولی نعمت ہیں۔ اور میرے لئے آپ کے احکام سے سرتابی محال ہے۔ جیسا میں نے پیشتر کہا۔ میری ناچیز ہستی ہر وقت آپ پر قربان ہونے کے لئے حاضر ہے۔ لیکن میں بہ منت عرض کرتا ہوں کہ مجھے اس کارروائی کا حصہ دار نہ بنائیے جسے سوچ کر ہی میرا بدن تھراتا ہے۔ اور جو ایسی ذلت آمیز ہے کہ میں نہیں سمجھتا تھا عظیم الشان والئے گلنکو کبھی اس میں حصہ لینا منظور کرے گا۔"

تھارسٹین کے پُرجوش الفاظ سُن کر ایک بار تو بڈھے حکمراں کے خون نے بھی جوش مارا۔ جی میں آئی کہ تلوار نکال کر اس کے برہنہ پھل کو بوسہ دیتے ہوئے اس بات کا عہد کرے کہ میں قابل نفرت ولیم آف آرینج کا وفادار رہنے کی بجائے رواکر جان دینا منظور کروں گا۔ مگر فوراً ہی صدہا خیالات دل میں پیدا ہوئے اور ہاتھ تلوار کے قبضہ کی طرف جاتے جاتے رُک گیا۔

"تھارسٹین"! اس نے ایسی آواز سے جو اگرچہ سخت نہ تھی۔ پھر بھی سردمہری اور سکون کا اثر لئے ہوئے تھی۔ کہا۔ "تمہارے لئے اس کے سوا چارہ کار نہیں کہ وفاداری کا حلف لیں۔ دیکھو مجھے روکنے کی کوشش نہ کرو۔ میں تمہارا حکمران ہوں اور چاہتا ہوں کہ میرے الفاظ تمام ساکنان گلنکو کو خبردار کردیں۔ کہ میں نے کس لئے موجودہ حکمت عملی منظور کی ہے۔ تھارسٹین اور باقی حاضرین سب میرے بیان کو غور سے سنیں۔ کوئی شخص یہ نہ سمجھے کہ میں نے موجودہ طرز عمل اختیار کرتے ہوئے دلی رنج۔ ذہنی اذیت اور شدید پریشانی محسوس نہیں کی۔ نہیں! بڑے جبر و استکراہ کے ساتھ میں اس رسم کے لئے آمادہ ہوا ہوں۔ اور یہ محض اس لئے کہ دشمن زبردست ہے۔ اور ہم تنہا۔ میری مغرور طبیعت۔ میری جنگ جو سرشت اور میری خاندانی روایات ہرگز اس کو گوارا نہ کرتی تھیں کہ میں دشمن کے آگے جھکنا منظور کروں۔ لیکن میں دیکھتا ہوں صد وجہد غیر مساوی ہے۔ میرا معزز رشتہ دار والئے کلن نان حلف وفاداری لینے کے لئے انوریری روانہ ہوچکا ہے۔ اور باقی ماندہ قبائل جن پر میرا اثر و اقتدار تھا۔ شاہ ولیم کے حامی بن چکے ہیں۔ اب تم سوچو کہ ہم اکیلے اس

مقابلہ میں کیونکر کامیاب ہو سکتے ہیں؟ بصورت انکار اس وادی میں کشت وخون اور آتش زدگی کا دور دورہ ہوگا۔ کیا اس وقت میں اس نظارہ کو دیکھ سکوں گا۔ کہ میری رعایا کے گھر برباد کئے جائیں۔ خوشنما وادی گلنکو ویران ہو۔ گلّے اور ریوڑ چھینے جائیں۔ اور ہمارے جنگجو بہادروں کی لاشیں خون آلودہ ہو کر برف سے ڈھکی ہوئی زمین پر جابجا بکھری ہوئی نظر آئیں؟ علاوہ بریں یاد رہے کہ ہمارے سوا ان جزائر کی تمام آبادی غاصب ولیم کی حامی بن چکی ہے۔ پھر ہم مٹھی بھر آدمی کس طرح خانہ جنگی کا علم بلند کر سکتے ہیں؟ میں جانتا ہوں وفاداری کا حلف لینا میرے لئے انتہائی ذلت اور سخت ندامت کا موجب ہے۔" یہ الفاظ کہتے ہوئے معمر حکمران کی آواز میں غیر معمولی جوش پیدا ہو گیا۔" اور فی الواقعہ میں اسے محسوس کرتا ہوں۔ لیکن اگر میں والئے گلنکو۔ تمہارا آقا اور ولی نعمت جس کا یہ فرض ہے کہ اپنے اور اپنے قبیلہ کے نام کی حرمت قایم رکھوں۔ ہاں اگر میں اپنی رعایا کی بہتری کو مدنظر رکھ کر اس قسم کی ذلت گوارا کرنا منظور کرتا ہوں۔ تو تمہارا کام انکار کرنا نہیں ہے لیکن خیر۔ تھارسٹین میں تمہیں مجبور نہیں کرتا۔ اگر تم میرے ساتھ جانے کو تیار نہیں ہو۔ تو نہ سہی۔ تمہاری بجائے کوئی اور شخص تیار ہو جائے۔ بہرصورت اس مضمون پر مزید بحث نہ ہونی چاہیئے"۔

یہ کہتے ہوئے والئے گلنکو نے ہاتھ سے اس قسم کا اشارہ کیا۔ جس سے ظاہر تھا کہ اب کسی کو اس پر کوئی اعتراض نہ کرنا چاہیئے۔ اور دعوتی ہال سے رخصت ہو گیا۔ رادرک تھوڑی دیر کے لئے اپنی ماں۔ بیوی اور بچہ سے رخصت ہونے کے لئے وہیں ٹھیرا۔ اس کے بعد وہ بھی تیز چلتا ہوا باپ کے پاس جا پہنچا۔ ساری جماعت انتہائی سکوت افسردگی کی حالت میں وہاں سے رخصت ہوئی۔ اور تھارسٹین اپنی جگہ پر کھڑا نیم متوحش نظروں سے ان لوگوں کی طرف دیکھتا رہا۔ جو اس کے خیال کے مطابق میکڈانلڈ کے مغرور نام کو خاک میں ملانے جا رہے تھے۔

اس کی جگہ پر کرنے میں کوئی خاص دقت پیش نہیں آئی۔ اور جلدی ہی یہ جماعت مکمل ہو کر اس ترتیب سے گھوڑوں پر سوار وہاں سے رخصت ہوئی۔ کہ آگے آگے لارڈ میکڈانلڈ اور اس کے دو نو بیٹے اور ان کے پیچھے بدرقہ کے باقی آدمی تھے یہ لوگ قلعہ سے بالاہولش کی جانب چلے۔ زمین پر ہر طرف برف کی تہ جمی ہوئی تھی۔ اور گھوڑوں کے سم اس کے اندر دلدل کی طرح کھبے جاتے تھے۔ سُموں کے نشانات سے نرم برف پر اس قسم کا رستہ تیار ہو گیا جیسے کسی جہاز کے سمندر پر گذرنے سے ہو جاتا ہے۔ اس وقت گلنکو وادی کے بلند پہاڑوں کا نظارہ کچھ اور ہی شان رکھتا تھا اب سیاہ بلندیوں کی جگہ پہاڑوں کی سفید چوٹیاں اس طرح نظر آتی تھیں۔ گویا سفید بالوں والے

دیودوں کی قطار کھڑی ہو۔ آسمان کی رنگت سیسے کی طرح مٹیالی اور تاریک تھی۔ آفتاب کی روشنی نام کو موجود نہ تھی۔ اور بحر مغرب سے چلنے والی تیز ہوا ہڈیوں کے مغز کو منجمد کر رہی تھی جس وقت یہ جماعت بالاہولش کے قریب پہنچی۔ تو جھیل لیون میں اٹھتی ہوئی لہروں کی آواز صاف طور پر سنائی دیتی تھی چاروں طرف برف کی چادر پھیلی ہوئی تھی۔ برف کے سوا کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ انتہائی بلندیوں تک پہاڑوں کا کوئی حصہ برف سے بچا ہوا دکھائی نہ دیتا تھا۔ ایک سفید چادر وادی کے ایک سرے سے دوسرے تک پھیلی ہوئی تھی۔ درختوں کی بے برگ شاخوں پر جھاڑیوں اور خشک گھاس پر۔ پہاڑوں کی ڈھلوانوں اور غاروں میں۔ غرض ہر جگہ برف ہی برف نظر آتی تھی

چلتے چلتے یہ لوگ جھیل لیون کے ساحل پر پہنچے۔ چونکہ ولیم گلنکو نے دیکت روز پہلے حکم بھیج دیا تھا۔ اس لیے متعدد کشتیاں گھاٹ پر تیار کھڑی تھیں۔ ان پر سوار ہو کر ترچی کا رستہ کسی حادثہ کے بغیر طے کیا گیا جس کے بعد یہ جماعت فورٹ ولیم کی طرف روانہ ہوئی۔ اسے ایک ٹیڑھے اور بکھرے رستہ پر سفر کرنا تھا جس کا فاصلہ تیس میل سے کسی طرح کم نہ ہوگا۔ سارا رستہ نہایت خطرناک اور دشوار گذار تھا۔ اچھے موسم میں جب برف کا نام و نشان نہ ہو۔ تب بھی اس پر چلنا بہت دشوار ہوتا تھا۔ مگر اب کہ دو دفعہ گہری برف گر چکی تھی۔ زین سواری میں کئی طرح کے مزید خطرات کا سامنا تھا۔ کئی بار لارڈ میکڈانلڈ اور اس کے بیٹوں نے صلاح کی۔ کہ گھوڑوں کو قریب ترین گاؤں میں چھوڑ کر باقی رستہ پیدل طے کیا جائے۔ مگر راڈرک کو احتمال تھا۔ کہ والد کبر سنی کی وجہ سے جلدی تھک جائینگے۔ لیس وہ گھوڑوں پر سوار رہنے کے لیے ہی اصرار کرتا رہا۔ اسی حالت میں برف آلود رستوں پر چلتے ہوئے یہ لوگ سہ پہر کے آخری حصہ میں عظیم الشان پہاڑ بن نیوس کے دامن میں پہنچے۔ جس کی چوٹی بادلوں میں چھپی ہوئی تھی۔ اور اس جگہ سے فورٹ ولیم سامنے نظر آتا تھا۔

باب - ۴۴

ایک گھنٹہ بعد

قلعہ میں پہنچنے کے بعد لارڈ میکڈانلڈ۔ اس کے بیٹے اور باقی آدمی بہت دیر تک اندر داخل نہ ہو سکے اس لیے کہ پہرہ دار اس کی اجازت نہ دیتے تھے۔ قلعہ نشین فوج میں زیادہ سپاہی ایسے تھے جنہوں نے جنرل میکائے کے زیر کمان معرکہ کلی کرینکی میں حصہ لیا تھا۔ انہوں نے جب راڈرک کو پہچانا۔ تو

انتقام کے خیال سے اس پر مصر تھے کہ قلعہ میں داخل ہونے سے پہلے وہ اپنے ہتھیار رکھ دیں۔ مگر گلنکو کا بڈھا حکمران اس وقت تک ایسا کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ جتنے کہ قلعہ کا کمانڈر خود آکر اس کا حکم دے۔ اتفاق سے افسر مذکور پڑوس کے شہر میں گیا ہوا تھا۔ اور معلوم ہوا وہ دو تین گھنٹے سے پہلے واپس نہ آئے گا۔ بڑی رد و کد کے بعد آخر والئے گلنکو اور اس کے آدمیوں کو ہتھیار رکھوائے بغیر قلعہ میں داخل ہونے کی اجازت دی گئی۔ اور یہ رعایت پہرہ داروں نے ایک نوجوان انگریز افسر کے ایما پر دی جس کے خیالات میں فیاضی کا عنصر غالب نظر آتا تھا۔

گھوڑوں کو اصطبل میں پہنچا دیا گیا۔ لارڈ میکڈانلڈ اور اس کے بیٹے ایک کمرہ میں ٹھیرے اور باقی آدمی دوسرے میں۔ وہی انگریز افسر نے ان کے لئے ناشتہ کا بھی انتظام کیا۔ کمانڈر رات کے دس بجے واپس ہوا۔ اور ایک آئین والئے گلنکو سے ملاقات کرتے کرتے ایک گھنٹہ اور گزر گیا۔ اس وقت معلوم ہوا کہ والئے گلنکو نے فرمان کا مطلب سمجھنے میں غلطی کی۔ درحقیقت فوجی حکام کو وفاداری کا حلف دینے کا اختیار نہ تھا۔ یہ رسم کسی مجسٹریٹ یا اور سول افسر کے سامنے ہی ادا ہونی چاہیئے۔ اس سے لارڈ میکڈانلڈ اور اس کے ساتھیوں کو جو مایوسی ہوئی۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ رات تاریک بادل گھرے ہوئے اور برف باری اب تک ہو رہی تھی۔ ایسے حالات میں دوبارہ سفر اختیار کرنا کسی طرح ممکن نہ تھا۔ قلعہ کے افسر نے بڑے اخلاق سے انہیں وہیں شب باش ہونے کے لئے کہا اور بامر مجبوری انہیں یہ دعوت منظور کرنی پڑی۔ مگر انہوں نے اس کا مصمم ارادہ کر لیا کہ دن نکلتے ہی آرگل شائر ہو کر سیدھے قصبہ انویری میں جائیں گے۔ کہ حلف لینے کی رسم بروقت ادا ہو سکے۔

رات بھر شدت کی برف باری ہوئی۔ اور صبح جس وقت مسافر گھوڑوں پر سوار ہوئے۔ تو انہیں معلوم ہو گیا کہ پہلے دن کی مشکلات اور خطرات آج المضاعف ہو چکے ہیں۔ علاوہ بریں انہیں فاصلہ بھی دگنا طے کرنا تھا۔ لیکن چونکہ کام کی سرانجام دہی ضروری تھی۔ اس لئے وہ آٹھ بجے کے قریب ہی جب کہ رات کی سیاہی پوری طرح صبح کی سپیدی میں مبدل نہ ہوئی تھی قلعہ سے روانہ ہو لئے۔ اس میں شک نہیں کہ ابھی انہیں آدھی رات تک مہلت حاصل تھی مگر اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ سہ پہر کو تین بجے سے ہی اندھیرا ہونے لگتا تھا۔ ان کے پاس سفر طے کرنے کو دن کا بہت کم حصہ باقی تھا۔

ساٹھ میل کا فاصلہ۔ رات کے بارہ بجے سے پہلے ختم کرنا ضروری تھا۔ کیونکہ آج ۳۱ دسمبر یعنی سال کا آخری دن تھا۔ اور شاہی فرمان میں لکھا تھا۔ کہ جو شخص یوم مذکور کو نصف شب تک وفاداری

کا حلف نہ لیگا۔ اُسے باغی و غدار سمجھ کر اس کے خلاف کشت وخون اور آتش زنی کے دھکا چھا دو کر دیئے جائیں گے۔ صاف ظاہر تھا کہ یہ صورت پیش آئی۔ تو لارڈ میکڈانلڈ کے قدیم دشمنوں کو بغض نکالنے کا خوب ہی موقع ملیگا۔

قلعہ سے رخصت ہو کر مسافر اس رستہ پر چلتے ہوئے جس پہ وہ پہلے دن آئے تھے۔ وہ گنی زندگی سے واپس ہوئے وقت اتنا قیمتی تھا۔ کہ انہیں معمولی احتیاطیں عمل میں لانے کی بھی فرصت نہ تھی۔ سوال زندگی اور موت کا تھا۔ اور وہ اس شخص کی طرح جس کی ہستی کا دارومدار منزل مقصود تک پہنچنے پہ ہو۔ اندھا دھند آگے کی طرف چلا کیئے۔ اس لئے نہیں کہ ان کی ہمت شکست ہو چکی تھی۔ اس لیئے بھی نہیں کہ وہ خوف زدہ تھے۔ بلکہ محض اس لیئے کہ بہادر سے بہادر شخص بھی زندگی کو موت پہ ترجیح دیتا ہے۔ اور پھر اس جماعت کے تین رہبروں میں سے دو کو ابھی بہت سے کام سرانجام دینے تھے۔ بڈھے واسلے گلنکو کو اپنی رعایا اور بیوی بچوں کا خیال تھا۔ اور رراڈرک کو حسین ایلین اور ننھے میک آئین کا۔ ایلن میکڈانلڈ کا بے شک کوئی خاص رشتہ نہیں تھا۔ اور نہ اس کے دل میں ایسے جذبات کے لئے جگہ تھی۔ مگر وہ بھی اس لئے سفر کو جلد سے جلد طے کرنے پہ تلا ہوا تھا۔ کہ گلنکو کے خاندانی دشمنوں کو خوفناک انتقام کا بہانہ نہ مل جائے۔ بدرقہ کے باقی آدمیوں کا یہ حال تھا کہ سب جانتے تھے۔ اگر ہم وقت پہ انوریری نہ پہنچے۔ تو اس کا نتیجہ خوفناک ہوگا۔ واقعی اگرچہ وہ بہادر شجاع اور دلیر تھے۔ پھر بھی ان میں سے کوئی اس بات کو پسند نہ کرتا تھا۔ کہ دشمن کے سپاہی وادی میں داخل ہو کر لوٹ مار تباہی اور موت کی گرم بازاری کردیں۔ ایسے حالات میں اس جماعت کے سبھی آدمی غیر معمولی جوش و استقلال کے ساتھ، مہم کے خطرات کو نظر انداز کرتے ہوئے پوری تیزی سے چلتے۔ منزل مقصود کی طرف رواں ہوئے برف کے گالے ہوا میں اُڑ کر اُن کے بدن پہ گرتے تھے۔ اور آسمان کی صورت سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ سلسلہ دن بھر اس طرح جاری رہیگا۔ سردی کی وہ شدت تھی کہ الامان! مغربی سمندر سے چلی ہوئی ہوا تیز، سرد اور خون کو منجمد کرنے والی تھی۔ چھوٹے ٹٹوؤں کے سموں سے برف پہ جو نشان پیدا ہوئے تھے۔ رات کی برف نے اُن سب کو مٹا دیا۔ اس لئے کہ کم ازکم ایک فٹ گہری برف سات رات میں گر چکی تھی۔

ایسے روح فرسا حالات میں مسافر تیزی سے آگے کی طرف چلتے گئے۔ خطرناک ڈھلوانوں سے بچتے۔ عمودی گھاٹیوں پہ احتیاط سے چڑھتے۔ اور وادیوں میں اُترتے وقت حزم و احتیاط سے

تمام چلتے ہوئے وہ جہاں تک ممکن تھا۔ تیزی رفتار سے چلا کیے۔ برف کے گالے بڑے بڑے پتوں کے برابر چوڑے گرنے لگے۔ ہوا اور بھی سرد اور تیز ہوگئی۔ دن کے ایک بجے یہ لوگ جھیل لیون کے ساحل پر پہنچے۔ اور پھر ایک بار کشتیوں پر سوار ہوئے۔ لیکن اس مرتبہ یہ سفر اتنا سہل نہ تھا جیسا کہ پہلی دفعہ ہوا تھا۔ فی الحقیقت ایک بار تو یہاں تک نوبت پہنچ گئی۔ کہ فیصلہ ہوا کشتیوں کو غرقابی سے بچانے کے لئے گھوڑوں کو جھیل کے پانی میں گرا دیا جائے۔ مگر شکر ہے کہ یہ سانحہ پیش نہیں آیا۔ اور یہ لوگ سخت پریشان حالی میں۔ پانی میں شرابور دوسرے کنارہ پر کشتیوں سے اترے۔ گھوڑوں کو چارہ دینے اور کپڑے خشک کرنے کے لئے بالا ہوٹل میں ایک گھنٹہ قیام ہوا۔ وہیں سے قاصد کی معرفت لیڈی میکڈانلڈ اور رابلن کو ایک پیغام بھیجا گیا۔ جس میں ان اسباب کا ذکر تھا۔ جن کی بدولت سفر نے طوالت اختیار کی۔ یہ اطلاع اس لئے بھیجی گئی۔ کہ وہ ان کی واپسی کے متعلق فکرمند نہ ہوں۔

غروب آفتاب کے بعد یہ جماعت پھر آگے کو روانہ ہوئی۔ اب اس کا رستہ ارگل شائر کے ان وحشت خیز مقامات سے ہو کر گذرتا تھا۔ جن سے وہ پوری طرح واقف تھے۔ فی الحقیقت یہ رستہ وہی تھا جس پر ہو کر شجاعان گلنکو کیچرن کی مہم پر گئے تھے۔ ہمارے مسافر جہاں تک ممکن تھا۔ سیدھی راہ اختیار کر کے جھیل ایٹو کی طرف ہو لئے۔ لیکن اگرچہ وہ اس علاقہ کے چپہ چپہ سے واقف تھے۔ پھر بھی رستہ میں کئی طرح کی مشکلات و خطرات کا سامنا ہوا۔ گھوڑے جا بجا ٹھوکریں کھاتے اور کئی جگہ گر گر پڑتے تھے۔ جا بجا بکریاں اور دوسرے جانور جو حرارت کی امید پر بلندیوں سے اتر آئے تھے برف میں اکڑے ہوئے نظر آتے۔ اس اثنا میں آسمان کی رنگت بدستور تاریک اور برف باری کا سلسلہ جاری تھا۔ کئی بار اس برف کی سفیدی ہی انہیں کھڈوں میں گرنے سے بچانے کا موجب ہوئی۔ بعض مقامات پر پہاڑی ندیوں کی تیز بہنے والی رو جن کی تیزی رفتار کو موسم سرما کا یخ بستہ ہاتھ بھی نہیں روک سکا تھا۔ ان کے کانوں میں پہنچتی اور سیدھی راہ پر ڈالنے کا ذریعہ بنتی تھی۔ اس لئے کہ انہیں مختلف ندیوں کا محل وقوع اچھی طرح معلوم تھا۔ رات کے وقت ... کی روشنی میں وہ بلند پہاڑیوں پر سے یہ ندیاں بہتی ہوئی آتی تھیں۔ دھندلی دکھائی دیتی تھیں۔ ان کی پیچ پیچ پر اُگے ہوئے صنوبر کے درخت بھی اس وقت برف سے بالکل سفید سے
(چلتے چلتے یہ لوگ جھیل ایٹو کے قریب اس مقام پر پہنچے۔ جہاں ایک پہاڑی ندی اس میں گرتی ہے۔ عام حالات میں یہ جگہ دریا عبور کرنے کے لئے موزوں سمجھی جاتی تھی۔ مگر اس وقت اس کا پانی

بھی چڑھاؤ پر تھا۔ مجبوراً سواروں کی ایک جماعت کوئی اور مقام۔ جہاں سے ندی کو بآسانی عبور کیا جاسکے تلاش کرنے کے لیے روانہ ہوئی۔ اور گو آخر کار انہوں نے دریا کو بحفاظت عبور کرلیا تھا۔ اس جدوجہد میں بہت سا قیمتی وقت اور بھی ضائع ہوگیا۔ دریا کے دوسری جانب یہ لوگ کوہ کرہ کے دامن میں پہنچے۔ جہاں سے فاصلہ پر قلعہ کلیچرن کی روشنی نظر آتی تھی۔ اس اثنا میں گھوڑے اتنے تھک گئے تھے۔ کہ معلوم ہوتا تھا۔ ان میں سے بعض کسی طرح بھی انوریری تک نہ پہنچ سکیں گے ان کے اندازہ کے مطابق اس وقت رات کے دس بجے تھے۔ اور ابھی کئی میل فاصلہ طے کرنا باقی تھا۔ عجب نہیں۔ دس سے بھی زیادہ کا وقت ہو۔ بہرحال اس سے کم نہ تھا۔ اور صحیح اندازہ اس لئے غیر ممکن تھا۔ کہ سردی کی شدت سے راڈرک کی گھڑی چلنی بند ہوگئی تھی۔ ایک بار انہوں نے روشنی کرکے گھڑی دیکھی۔ مگر اس کی سوئیاں رکی ہوئی تھیں۔

ہر قسم کے خطرات و مشکلات پر غالب آتے۔ گھوڑوں کو بے وقت چلاتے۔ جو اپنی مصیبت میں جانوروں سے رحم و ہمدردی کا سلوک نظرانداز کرکے یہ لوگ جتنی بھی تیزی سے ممکن تھا انوریری کی طرف چلتے گئے۔ منٹوں پر منٹ گذرے جاتے تھے۔ وہ منٹ جو اس وقت سونے سے زیادہ قیمتی تھے۔ اس لئے کہ زندگی اور موت کے ترازو میں ایک طرف وہ تھے اور دوسری طرف فاصلہ۔ گرتے پڑتے یہ لوگ اس قصبہ میں جو جھیل فائن کے قریب واقع ہے وارد ہوئے۔ مگر ذرا بھی دم لئے بغیر انوریری کی طرف ہو لئے۔ اب ہوا اور بھی تیز چلنے لگی تھی۔ اور برف باری بدستور تھی۔ بعض اوقات جب ہوا کا تیز جھونکا آتا۔ تو برف کا بادل مسافروں کی نظروں میں تاریکی اور سیاہی پیدا کردیتا تھا۔ علاوہ بریں اب وہ ملک کے ایسے حصہ میں پہنچ گئے تھے۔ جس سے انہیں بہت کم واقفیت تھی۔ سفر کی مشکلات اور خطرات بڑھتے جارہے تھے۔ گھوڑے بمشکل قدم اٹھاتے تھے۔ کیونکہ حد سے زیادہ تھک گئے تھے۔ سوال یہ تھا۔ کیا اس جدوجہد کے باوجود انوریری میں بروقت پہنچنا ممکن ہوگا؟ ضعف، تکان اور موسمی مشکلات کے باوجود عمر رسیدہ دالئے گلنکو برابر آگے چل رہا تھا۔ راڈرک گاہ بگاہ حوصلہ افزائی کے الفاظ کہنا ضروری سمجھتا تھا۔ مگر ایلین بالکل خاموش تھا۔ اتنے میں ہوا اتنی سرد۔ تیز اور چھبنے والی ہوچکی تھی۔ کہ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ جیسے استروں کی دھار بدن کاٹ رہی ہے۔ لیکن ہر قسم کی تکالیف کے باوجود سفر جاری رکھنا ضروری تھا۔ کیونکہ اس خیال کو ان میں سے کوئی بھی نظرانداز نہ کرسکتا تھا۔ کہ ہمارے لئے منزل مقصود پر بروقت پہنچنا ہی زندگی ہے۔

آخرکار بہت دور فاصلہ پر تاریکی میں جھلملاتی ہوئی روشنی نظر آئی۔ یقیناً یہ قصبہ انویری کے چراغوں کی روشنی تھی۔ شکر ہے۔ کہ ہر قسم کے خطرات کے باوجود صدہا مشکلات پر غالب آ کر ویران علاقوں اور بکھرے رستوں سے ہو کر برف کے طوفان میں چلتے ہوئے۔ یہ خوفناک منزل ختم ہوئی شہر سامنے تھا۔ مگر گھوڑے اتنے تھک گئے تھے۔ کہ انہیں بار بار آگے چلنے کے لئے اکسانا پڑتا تھا۔ مہمیز کے کانٹوں سے گھوڑوں کا بدن زخمی ہو گیا۔ اور خون کے قطرے جا بجا سفید برف پر گرتے تھے۔ اگرچہ فوراً ہی برف کے گالے ان کو بھی نظروں سے چھپا دیتے تھے۔

شکر شکر کر کے یہ منزل ختم ہوئی۔ قافلہ انویری میں پہنچ گیا۔ اب شہر کی فصیل سامنے تھی۔ اور بلند عمارات میں جلتے ہوئے لیمپوں کی روشنی فرش زمین پر گری ہوئی برف میں منعکس ہو رہی تھی فصیل سے قریباً ایک سو گز کے فاصلہ پر پہنچ کر راڈرک نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی۔ اور تیز دوڑا کر دروازہ تک لے گیا۔ اس نے تلوار کے قبضہ سے دروازہ پر بزور دستک دی۔ آواز سن کر ایک سنتری نے کھڑکی کھولی۔ اور دریافت کیا۔ "کون ہے؟" راڈرک نے اس سوال کا جواب دینے سے پہلے خود سوال کیا۔ "کیا بجا ہے؟"

جواب ملا۔ "ایک"۔

"ایک!" راڈرک نے چونک کر اضطراب کی حالت میں کہا۔ "افسوس کہ ہم ایک گھنٹہ بعد از وقت پہنچے!" پھر وہیں سے گھوڑے کو پھیر کر وہ چند قدم پیچھے مڑا۔ کہ باپ کو رستہ میں ہی حقیقت حال سے آگاہ کر سکے۔

بے شک قبیلہ میکڈانلڈ کے لوگ انویری میں ساٹھ منٹ بعد از وقت پہنچے۔ اور گویا یہ تاخیر محض ایک گھنٹہ کی تھی۔۔۔ بہ حقیقت ایک گھنٹہ کی حیات انسانی میں کوئی بھی اہمیت نہیں رکھتا مگر افسوس کہ اس ایک گھنٹہ کے عرصہ میں ہی سال ۱۶۹۱ء ختم ہو کر سنہ ۱۶۹۲ء شروع ہو چکا تھا!

باب ۴۵

جذبۂ انتقام

واقعات مذکورہ کو ایک ماہ کا عرصہ گذر گیا۔ اور اب جنوری سنہ ۱۶۹۲ء کی ۲۶ تاریخ تھی۔ کہ سہ پہر کے تین بجے کپتان جان کیمبل سکنہ گلن لائن دو نوکروں کو ساتھ لئے گھوڑے پر سوار قلعہ کلچرن سے

صحن میں داخل ہوا۔ قلعہ کے فوجی جوان اس کے استقبال کو آگے بڑھے۔ ان سے اس کا پہلا سوال یہ تھا کیا ارل آف بریڈل بین واپس آگئے ؟ اس کا جواب نفی میں دیا گیا۔ مگر ساتھ ہی اطلاع ملی کہ ان کی واپسی کا ہر لمحہ انتظار ہے۔ ارل کی آمد کی اطلاع حکام قلعہ کو پہنچ چکی تھی۔ اور چونکہ کپتان کیمبل کو بھی معلوم تھا۔ کہ ارل عنقریب واپس آیا چاہتا ہے۔ اس لئے اس نے انتظار کرنے کا فیصلہ کیا۔ قلعہ کے آدمیوں نے اسے ایک الگ کمرہ میں پہنچا دیا۔ جہاں وہ وقت گذارنے کے لئے میز پر رکھی ہوئی چیزوں کی خورد و نوش میں مصروف ہوا۔

واضح ہو کہ کپتان کی شادی تین سال پہلے ہو چکی تھی۔ اس عرصہ میں میاں بیوی بہت کم ایک دوسرے کے پاس رہے۔ سال میں قریباً آٹھ مہینے یہ شخص ایڈنبرگ میں اور باقی چار اپنی رجمنٹ متعینہ آرگل شائر میں بسر کیا کرتا تھا۔ لیکن صدر مقام میں رہتے ہوئے بھی اس کا وقت زیادہ تر اپنے دوستوں ہی میں کٹتا تھا۔ اس کی عادات نے کبھی باقاعدگی کی صورت اختیار نہیں کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ماسٹر راس ساہوکار کی بیٹی کو جس سے اس کی شادی ہوئی تھی۔ بہت جلد اس کی محبت کا افسانہ معلوم ہو گیا۔ اور اس ناخوشگوار شادی کی تلخیوں نے اس کے خواب راحت کو تلف کرنا شروع کیا۔ ماسٹر راس اپنی بیٹی کی شادی کے قریباً ایک سال بعد فوت ہو گیا تھا۔ لیکن مرنے سے پہلے اس نے اپنی عظیم دولت کا بڑا حصہ ایسے طریق پر مختلف کاموں میں لگا رکھا تھا کہ گو اس سے معقول سالانہ آمدنی ہوتی تھی۔ تاہم اس کا داماد اصل تک رسائی نہ کر سکتا تھا۔ لیکن بڈھے ایڈم راس کے لئے ہر قسم کی ذہانت سے کام لینے کے باوجود یہ بات عملی طور پر غیر ممکن تھی۔ کہ وہ اپنے سرمایہ کی سالانہ آمدنی کو بھی داماد کے ہاتھوں تک پہنچنے سے روک دیتا۔ اس صورت میں کپتان کیمبل اس آمدنی کی بنا پر غیر معمولی شرح سود منظور کر کے بہت سا روپیہ قرض لے لیتا تھا۔ اور اسے ایسی شرطیں لکھ دینے میں ذرا بھی تامل نہ ہوتا تھا۔ جنہیں کوئی صحیح الدماغ شخص ہرگز منظور نہیں کر سکتا جب کپتان کیمبل کی شادی میری راس سے ہوئی۔ تو اس وقت بھی وہ قرض سے بے حد دبا ہوا تھا لیکن اس کے خسر نے ساری رقوم اپنی گرہ سے ادا کر کے اس کے لئے دنیا کا رستہ ہموار کر دیا مگر کپتان کے اسراف میں ذرا فرق نہ آیا۔ اور ماسٹر راس کے انتقال پر تو اس کی شاہ خرچیاں حد انتہا سے بڑھ گئیں۔ وہ بہت سا روپیہ جوئے میں برباد کر دیتا تھا۔ اور اگر روپیہ پاس ہو۔ تو اسے دوستوں کو قرض دینے میں بھی تامل نہ ہوتا تھا۔ وہ انہیں دعوتیں دیتا۔ تھیٹر میں بلاتا۔ اور اصطبل میں بیسیوں شاندار گھوڑے رکھنے کا عادی تھا۔ شادی کے موقعہ پر اس نے ایڈنبرگ میں جو مکان

کرایہ پر لیا اس کے اخراجات کا پیمانہ بھی شاہی انداز پر تھا۔

غریب میری کو جلدی ہی اس شادی پر افسوس ہونے لگا۔ اُسے بعد از وقت معلوم ہوا کہ اس شخص کو میری ذات کی نہیں۔ صرف میرے روپیہ کی پرواہ ہے۔ شادی کے پہلے سال میں یعنی اس وقت تک کہ ماسٹر راس زندہ تھا۔ کپتان اپنی بیوی سے حسن سلوک سے پیش آتا رہا۔ جس سے میری کے لئے وجہ شکایت پیدا نہ ہوئی۔ مگر بڈھے کے آنکھیں بند کرتے ہی کپتان کیمبل نے اس سے عام اخلاق کا برتاؤ بھی ترک کر دیا۔ اور بہت عرصہ نہیں گذرا تھا۔ کہ اس کے تغافل نے نمایاں صورت اختیار کر لی۔ اس میں شک نہیں کہ کپتان کو سالانہ آمدنی کے روپیہ کی ضمانت پر قرض حاصل کرنے کے لئے اقرارنامہ پر اپنی بیوی کے دستخط بھی کرانے پڑتے تھے۔ اور شروع میں وفادار میری اس خیال سے شوہر کی ہر بات مانتی ہی رہی۔ کہ شاید اس ذریعہ سے اس کی محبت پھر عود کر آئے۔ مگر جب اس نے دیکھا کہ اس کی بے توجہی روز بروز بڑھتی ہی جاتی ہے۔ تو اس نے دستخط کرنے میں تامل ظاہر کرنا شروع کیا۔ اس پر تکرار کی نوبت آئی۔ جس نے بعض حالتوں میں گالیوں کی صورت اختیار کی شوہر نے بیوی کو دھمکایا۔ بیوی نے اس کو ملامت کی۔ اور اس طرح دونوں کی زندگی تلخ ہونے لگی میری چونکہ فطرتاً نرم دل عورت تھی۔ اس لئے انجام کار وہی دینا منظور کرتی تھی جس سے کپتان کی حکومت برابر چلتی رہی۔ مگر وقت کے ساتھ ساتھ میری کی زندگی اور زیادہ تلخ ہونے لگی۔ اور اس شاندار محل میں رہتے ہوئے بھی جو ایڈنبرگ میں کرایہ پر لیا گیا تھا۔ اُسے تنہائی اور افسردگی کا ایسا احساس ہونے لگا۔ جیسے اس نے اپنے باپ کے گھر رہتے ہوئے کبھی محسوس نہ کیا تھا۔

آنسٹڈا کیمبل اب تک اپنی خالہ کے پاس رہتی تھی۔ جو دائم المرض ہونے کی وجہ سے اس کی توجہ کی محتاج تھی۔ آنسٹڈا کے وقت کا بڑا حصہ وہیں بسر ہوتا تھا۔ اس لئے کہ اب وہ سوسائٹی کی چہل پہل میں وہ دلچسپی حاصل نہ کرتی تھی۔ جو کسی زمانہ میں ہوا کرتی تھی۔ فی الحقیقت جب سے ایڈنبرگ میں اس کی سر راڈرک میکڈانلڈ سے ملاقات ہوئی۔ اور اس نے اس کے ساتھ شادی کی بے سود کوششیں کیں تبھی سے اس نازنین کا مزاج یاس و افسردگی کے باعث چڑچڑا ہو گیا۔ ناظرین کو معلوم ہے کہ اُسے راڈرک سے کس درجہ محبت تھی۔ اور اس کے زیر اثر اس نے اپنی زندگی راڈرک سے وابستہ کرنے کی کتنی پُر زور کوشش کی۔ اس نے فریب دیئے۔ منتیں بھی کیں۔ غرض کوئی تدبیر جس میں کامیابی کی امید نظر آتی تھی۔ اُٹھا نہ رکھی۔ مگر ہر بار اُسے ناکامی ہی ہوئی۔ جس قدر تجاویز سوچی گئیں۔ سب خاک میں مل گئیں۔ اور آخری کوشش یعنی وہ جو سینٹ میری کے گرجا کے کھنڈر میں

میں راڈرک سے اُن کی شادی کرنے کے متعلق کی گئی تھی۔ ناکام ہونے پر آمنڈا غم و غصہ کی حالت میں کئی دن زار و قطار روتی رہی۔ اس کے بعد اُسے خبر ملی کہ راڈرک نے لیڈی ایلن گلن وان سے شادی کر لی ہے۔ اس خبر نے اُس عظیم محبت کو جو کبھی اس کے دل میں راڈرک کے لئے تھی۔ انتہائی نفرت کی صورت میں بدل دیا۔ اس کی طبیعت فطرتاً انتہا پسند واقع ہوئی تھی۔ اور کسی بھی حالت میں اعتدال پر قائم نہ رہ سکتی تھی۔ یہی وجہ تھی۔ کہ اس کی نفرت نے بھی اتنی ہی شدید صورت اختیار کی۔ جیسی اس کی محبت نے کی تھی۔ اور اب اس ساڑھے تین سال کے عرصہ میں جو ان واقعات کو پیش آئے، گذر چکے تھے۔ شب و روز یہی ایک خیال آمنڈا کے لئے موجب تسکین تھا۔ کہ میں اپنی زندگی میں راڈرک سے ضرور اس بدسلوکی کا عبرت انگیز انتقام لوں گی۔ ایسی افسردگی کی حالت میں یقیناً اس کے لئے زندگی کی تفریحات کوئی دلچسپی نہ رکھ سکتی تھیں۔ پس یہی وجہ تھی۔ کہ اس نے ان مقامات میں جانا ترک کر دیا۔ جہاں سوسائٹی اوقات فرصت بسر کرنے کے لئے جمع ہوتی ہے۔ اب اُسے تنہائی سب سے زیادہ مرغوب تھی۔ اس کے وقت کا کچھ حصہ اپنی بیمار خالہ اور باقی اپنے کمرہ میں بسر ہوتا تھا۔ جہاں وہ خلوت میں اپنے رنجدہ خیالات پر کڑھتی ہوئی انتقام کی نئی نئی تجویزیں اختراع کیا کرتی تھی۔ اور اُسے اس وقت کا بڑی بے چینی سے انتظار تھا۔ جب وہ ان تجاویز کو عملی صورت دے سکے گی۔

جو حالات اوپر بیان کئے جا چکے ہیں۔ ان سے ناظرین نے اندازہ کر لیا ہو گا۔ کہ آمنڈا کیمبل کا اب میری سے بہت کم ملنا ہوتا تھا۔ ایک طرف آمنڈا کو اس کی صحبت مرغوب نہ تھی۔ دوسری جانب میری اس لئے اس سے میل جول پسند نہ کرتی تھی۔ کہ اس کی طبیعت میں ایسا عظیم انقلاب واقع ہو چکا تھا۔ پس ایک دوسرے سے بگاڑ نہ ہونے کے باوجود دونو الگ رہتی تھیں۔ اور ان کی ملاقات بھی محض سرسری ہوا کرتی تھی۔ اس لئے کہ میری آمنڈا کی افسردگی کی حقیقت سمجھنے سے قاصر تھی اور آمنڈا کو بھاوج کی باتوں میں کوئی دلچسپی محسوس نہ ہوتی تھی۔

ان ساری تفصیلات کے بعد جو داستان کا سلسلہ قائم رکھنے کے لئے ضروری تھیں۔ ہم اپنے قصہ کو پھر وہیں سے شروع کرتے ہیں۔ جہاں ہم نے اسے چھوڑا تھا۔ ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ کپتان کیمبل قلعہ کلچرن میں وارد ہو کر ارل آف بریڈل بین کی واپسی کا منتظر تھا۔ مگر وہ برگنڈی شراب کی ایک ہی بوتل ختم کرنے پایا تھا کہ ایک نوکر نے حاضر ہو کر اطلاع دی کہ ارل آف بریڈل بین تشریف لے آئے ہیں۔ اور فوراً ہی لباس تبدیل کر کے آپ سے ملیں گے۔ اس کے قریباً نصف گھنٹہ

ابعد وہ ایک دوسرے سے ملے۔ اور کپتان کیمبل نے ارل کے چہرہ سے ہی اندازہ کر لیا۔ کہ وہ جس مدعا کیلئے اس ناگوار موسم میں لندن گیا تھا۔ اس میں بوجہ احسن کامیاب ہوا ہے۔

رسمی سلام کے بعد کپتان کیمبل نے پوچھا۔ کیا میں امید رکھ سکتا ہوں کہ انتقام کا وقت قریب ہے؟

"ہاں دوست" ارل نے جواب دیا۔ "اور ایسا انتقام کہ دنیا دیکھے گی۔"

"بہت اچھا" کیمبل نے کہا۔ اور ایک لمحہ کے لئے اس کے چہرہ پر ایسی شیطانی مسرت نمودار ہوئی جس سے ظاہر ہوتا تھا۔ اس کے دل میں بغض وکینہ کا کتنا زوردار احساس ہے۔ پھر وہ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے اپنے الفاظ پر زور دے کر بولا۔ "گویا اب وقت آگیا ہے جب ہماری شکست و ذلت کا داغ اچھی طرح دھویا جا سکے گا۔ لیکن بریڈل بین تم خوب جانتے ہو میرے دل میں ان بدمعاشوں کے خلاف کتنا غصہ ہے۔ مزا جب ہو کہ ان کی مکمل بیخ کنی کی جائے۔"

"ایسا ہی ہوگا۔" ارل نے اس کی طرف پر معنی نظروں سے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا تم بادشاہ سے مل کر ضروری احکام لے آئے ہو؟" کیمبل نے دریافت کیا۔

"ہاں لے آیا۔" ارل نے جواب دیا۔ "میں سیدھا بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ اور ان سے مل کر میں نے ان تمام کوششوں کا ذکر کیا۔ جو نومبر ۱۶۸۳ء کی مہم سے پہلے ہم ان کی حمایت کے لئے کرتے رہے تھے۔ میں نے بہت سی باتیں بادشاہ کے روبرو بیان کیں۔ جن سے انہیں معلوم ہو گیا۔ کہ ڈیڈبرگ میں ہم اوروں کو ان کا طرفدار بنانے کے لئے کیا کیا تدبیریں عمل میں لاتے رہے ہیں"

"آہ! تو کیا بادشاہ کی طرف سے بھائی ہیکٹر ماتھیسے کو کوئی معقول معاوضہ ملنے کی امید ہے؟" کپتان نے جلدی سے پوچھا۔ "ہمیں امید کرنی چاہیئے۔ کہ ایسا ہوگا۔ اس لئے کہ ہیکٹر ایک بہت بڑی رقم کے لئے میرا مقروض ہے۔ اور اس وقت اگر بادشاہ سے روپیہ مل جائے تو وہ بہت کارآمد ثابت ہوگا"

"دیکھو جان۔ اگر روپیہ کا خیال کرتے ہو۔" بریڈل بین نے کہا۔ "تو جو رقم تمہیں ہیکٹر سے وصول کرنی ہے۔ اس سے ہاتھ دھونا ہی بہتر ہوگا۔ اس لئے کہ بادشاہ کے پاس روپیہ بہت کم ہے۔ اور جو ہے وہ اسے دینا منظور نہ کرے گا۔ تم بھول گئے کہ اس نے وہ چند ہزار روپیہ بھی کس مشکل سے دینا منظور کیا تھا۔ جس سے میں نے پہاڑی رؤسا کو ورغلانے کی کوشش کی۔"

"خیر نہ سہی" کپتان نے جواب دیا۔ "لیکن اسے ماتھیسے کو کچھ نہ کچھ معاوضہ ضرور دینا ہوگا۔ اس لئے کہ ایڈنبرگ میں ہمارے خفیہ جلسے ماتھیسے ہی کے مکان پر ہوا کرتے تھے۔ یقیناً تم نے بادشاہ کو اطلاع دی ہوگی۔ کہ ہمارے اجلاس اسی کے مکان کے تہ خانہ میں ہوتے تھے۔ اور چونکہ اس زمانہ

میں کیتھولک جماعت کا زور تھا۔ اس لئے ہمیں کئی طرح کے خطرات کا مقابلہ ہوتا تھا [illegible] اس کام پر روپیہ بھی کچھ کم صرف کرنا نہیں پڑا۔۔۔"

"ان سب باتوں کا ذکر میں نے بادشاہ سے کر دیا ہے۔" بریڈل بین نے جواب دیا۔ "اور اس کے عوض بادشاہ نے سر ہیکٹر راتھسے کو ارل کا خطاب دینے پر رضامندی کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی وعدہ کیا ہے۔ کہ ضبطی جائداد کا جو عمل ملک میں شروع ہوا چاہتا ہے۔ اس کے دوران میں جس وقت کوئی اچھی سی چیز ہاتھ لگی۔ تو وہ ضرور ہیکٹر کو دے دی جائے گی۔"

"آہ!" کیمبل نے خوش ہو کر کہا۔ "یہ خبر واقعی خوشگوار ہے۔ اس سے میرے دل میں پھر اس کی امید پیدا ہونے لگی ہے۔ کہ میں نے جو بے شمار روپیہ ہیکٹر کو قرض دے رکھا ہے۔ اس کا کچھ حصہ ضرور وصول ہو جائے گا۔ ہاں مگر ذکر کچھ اور تھا۔ تم یہ بیان کرو۔ کہ بادشاہ سے گفتگو قبیلہ گلن خان اور وحشی قبیلہ میکڈانلڈ کی نسبت تم نے کیا کہا؟"

"سچ پوچھتے ہو۔ تو میں نے لارڈ گلن خان اور اس کے قبیلہ کی نسبت تو نرمی ہی برتی ہے۔" ارل نے کہا۔ "میرا سارا زور قبیلہ میکڈانلڈ کے خلاف غصہ اور جوش پیدا کرنے میں ہی صرف ہوا ہے۔ اور میں نے بادشاہ کو اس کا یقین دلا دیا ہے۔ کہ سکاٹ لینڈ میں کوئی جماعت ایسی سرکش نہیں جیسے اس قبیلہ کے لوگ۔ گلن خان کو میں نے اس لئے چھوڑ دیا کہ اندیشہ تھا بادشاہ ایک ساتھ دو قبیلوں کے خلاف سختی کرنے کی اجازت نہ دے گا۔ علاوہ بریں گلن خان کے خلاف جوش دلانا بھی بے کار تھا۔ اس لئے کہ وہ وقت پر حلف لے چکا ہے۔ پھر اس کے خلاف ہمیں اتنا غصہ بھی نہیں۔ جیسا اس بڈھے میکڈانلڈ کے خلاف ہے۔ اس لئے کہ ہم جانتے ہیں وہ اس کے ہاتھ میں محض ایک کٹھ پتلی تھا۔"

"ٹھیک ہے" کپتان نے تسلیم کیا۔ "لیکن میں سمجھتا ہوں۔ قبیلہ میکڈانلڈ کے خلاف شدید ترین شاہی احکام صادر کرانے میں کسی دقت کا سامنا نہ ہوا ہو گا۔"

"بالکل نہیں" بریڈل بین نے جواب دیا۔ "اس دستاویز کی مدد سے جو راڈرک میکڈانلڈ نے نقشہ جنگ کے متعلق تیار کی تھی۔ میں جو چاہتا بادشاہ سے کہہ سکتا تھا۔"

"آہ! میں اب سمجھا!" کیمبل نے کہا۔ "تمہارا اشارہ اس نقشہ اور تحریر کی طرف ہے۔ جو سر راڈرک کے عدم پتہ ہونے کے بعد مارکوئیس آف ایتھول کے مکان پر اس کے کمرہ میں ملی تھی۔۔۔؟"

"ہاں۔ اور جسے مارکوئیس نے شاہی فرمانبرداری کا حلف کر لینے کے بعد اپنے ہاتھ سے میرے حوالہ کر دیا تھا۔" بریڈل بین نے کہا۔ "اس قسم کی تحریر دیکھ کر بادشاہ کو راہ پر لانا نہایت ہی آسان تھا

علاوہ بریں شاہ ولیم وہ وقت بھی تو نہیں بھولا جب کونٹ ڈی ہیلڈر کی حیثیت میں اس نے وادی گلنکو میں داخل ہونے کی جرأت کی تھی۔ یا جب اس کے بعد وہ قلعہ کلچرن سے فرار ہو کر ایلن میکڈانلڈ کے قابو آ گیا تھا۔ گلنکو میں رہتے ہوئے اس نے بڈھے میکڈانلڈ کے مزاج سے اچھی واقفیت حاصل کر لی ہوگی۔ اور وہ اس حقیقت سے بے خبر نہ ہوگا۔ کہ وقت آنے پر والئ گلنکو کی طرف سے کس زور کا مقابلہ ہو سکتا ہے۔ حاصل کلام یوں سمجھو۔ کہ بادشاہ نے میرا بیان سن کر تھوڑا تامل کیا۔ مگر آخر میرے اس مشورہ کو منظور کر ہی لیا۔ کہ ساکنان گلنکو کو بالکل فنا کر دینا چاہیئے۔"

"اور شکر ہے کہ اس کے لئے موقعہ بھی اچھا مل گیا۔ اس ذریعہ سے ہمارے انتقام کی پیاس خوب ہی بجھ سکے گی۔"

بریڈل بین نے اپنی طرف سے اس معاملہ کو بادشاہ پہ واضح کرنے کی پوری کوشش کی تھی۔ لیکن معلوم ہوا۔ کہ وہ اس کے مختلف پہلوؤں سے پہلے ہی خوب واقف ہے۔ اسے معلوم تھا کہ قبیلہ میکڈانلڈ کے لوگ پہلے حلف لینے کیلئے فورٹ ولیم ہی گئے تھے۔ اور جب وہاں کامیاب نہ ہوئے تو جس قدر تیزی سے ممکن تھا۔ سفر کرتے ہوئے انوریری کی طرف واپس ہوئے۔ مگر بد قسمتی سے اتفاق سے ایک گھنٹہ بعد از وقت پہنچے۔ اور چونکہ وہ حلف لینے کو تیار تھے۔ اس لئے آرگل شائر کے شیرف نے انہیں یہ حلف انوریری پہنچنے کے چھ گھنٹہ کے اندر اندر دے دیا۔ ان تمام باتوں سے بادشاہ میرے بیان سے پہلے ہی واقف تھا۔۔۔"

"ہوگا۔ مگر تم یہ بیان کرو۔ کہ اس کے تازہ احکام کہاں ہیں؟ وہ خط کہاں ہے جس میں وادی گلنکو میں کشت و خون اور آتش زنی کی اجازت دی گئی ہے؟" کپتان نے حالت اضطراب میں پوچھا۔ "کیا تم اسے ساتھ لائے ہو۔ یا اسے بعد میں ایڈنبرگ بھیجا جائے گا؟"

"صبر کرو۔ میرے دوست اتنے بے چین نہ ہو۔" ارل نے کہا۔ "میں تمہیں سب حالات سے واقف کئے دیتا ہوں۔" اس کے بعد اپنی واسکٹ کی جیب سے ایک دستاویز نکال کر ارل آف بریڈل بین نے اس کو کھولتے ہوئے کہا۔ "شاہی حکمنامہ میرے پاس ہے۔ دیکھو یہی وہ خط ہے جس میں قبیلہ میکڈانلڈ سکنہ گلنکو کے خلاف شاہی عتاب کا اظہار کیا گیا ہے۔ نیچے شاہی دستخط ثبت ہیں۔ اور مہر بھی لگی ہوئی ہے۔"

"دستاویز طویل ہے۔" کیمبل نے اسے حریصانہ نظر سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "مگر میں اس کا ہر ایک لفظ پڑھنا چاہتا ہوں۔"

"ٹھیرو۔ پہلے اس خاص فقرہ کو پڑھ لو جس کا تعلق سب سے زیادہ ان لوگوں سے ہے جن سے ہمیں انتقام لینا ہے۔" اور یہ کہتے ہوئے ارل نے انگلی سے اس مضمون کی طرف اشارہ کیا۔ "دیکھو اس میں لکھا ہے :-

"۔ ۔ ۔ رہ گیا میک آئین سکنہ گلنکو اور اس کے قبیلہ کا معاملہ میری رائے میں اگر انہیں باقی پہاڑی قوموں سے شناخت کیا جا سکے۔ تو انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ چوروں اور ڈاکوؤں کی اس جماعت کا پورا استیصال کر دیا جائے ۔ ۔ ۔"

"اور یقیناً کیا جائے گا۔" کیمبل سکنہ گلن لائن نے میز پر زور سے مکہ مارتے ہوئے کہا۔ "ان کو فنا کرنا میرا ذاتی فرض ہے۔ میں خود وادی گلنکو میں شمشیر و آتش لے کر جاؤنگا۔ اور ہر ایک گھر کو جلا کر۔ ہر ایک باشندہ کو خاک و خون میں ملادونگا ۔ ۔ ۔ مگر ٹھیرو کیا بادشاہ نے وادی کے کسی شخص سے رعایت کا ذکر بھی کیا ہے؟ اس نے سر راڈرک کی نسبت کوئی خاص ہدایت تو نہیں دی؟"

"اس لئے راڈرک کا ذکر کیا تھا۔" ارل نے جواب دیا۔ "اور ایک دو بار نہیں بلکہ کئی مرتبہ۔ چنانچہ سب سے پہلے تو اس نے اس نقشہ کے متعلق ہی اس کا ذکر کیا۔ جو میں نے پیش کیا تھا ۔ ۔ ۔"

"ٹھیک ہے۔" کیمبل نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "کیوں بھلا بادشاہ نے اس محسن غدار کے ارادوں کی نسبت کیا کہا۔ جو کلی کرینکی کی فتح سے پھولا ہوا۔ اپنے زعم میں یہ سمجھتا تھا کہ میں فتوحات حاصل کرتا سیدھا ایڈنبرگ پہنچ جاؤنگا۔"

"نقشہ دیکھ کر بادشاہ کے چہرہ سے غیر معمولی سختی کا اظہار ہوا۔" ارل آف بریڈل بین نے جواب دیا "اس لئے تم اچھی طرح سمجھ سکتے ہو۔ کہ اس کے بعد جب اس نے اس کا نام لیا۔ تو ذکر رحم آمیز نہ تھا نہیں شاہ ولیم کی عادت ہے کہ جو شخص اس کو ضرر پہنچائے۔ وہ اسے کبھی کسی حال میں معاف نہیں کرتا۔ نہ اسکو جو اس کی نافرمانی کرے کبھی بھولتا ہے۔ تمہیں یاد ہو گا کہ ایک بار راڈرک ہیگ میں اس کے اختیار میں تھا۔ مگر بچ گیا پس کسی اور وجہ سے نہیں تو محض اس وجہ سے ہی بادشاہ اسے چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ علاوہ بریں میرا خیال ہے کہ سارے قبیلہ میکڈانلڈ میں راڈرک سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ پھر یہ کیونکر ممکن تھا۔ کہ بادشاہ کلی کرینکی کی شکست کو بھول جاتا؟ یا اس کے تیار کردہ نقشہ کی تحریر کو نظر انداز کرتا؟ یہ بھی اس صورت میں کہ سمجھ لیا جائے۔ اس نے ہالینڈ سے راڈرک کے فرار کو معمولی سمجھ کر اس سے درگذر کیا۔ اس لئے میرے دوست اطمینان رکھو۔" ارل نے کہا۔ "اس دستاویز میں جو میرے ہاتھ میں ہے ساکنان گلنکو میں کسی شخص کے ساتھ رعایت کا ذکر درج نہیں ہے ۔ ۔"

"عورتیں۔ بچے مرد سب فنا کئے جائیں گے سب کا قتل عام ہو گا۔" کیمبل سکندر گلن لائن نے جوش کی حالت میں کہا۔ "بریڈل بین ہمیں اپنی زندگی میں ایک بار جو ذلت نصیب ہوئی تھی۔ اس کا یہ کتنا خوشگوار انتقام ہے۔۔۔ ہاں مگر تم نے جزوی تفصیل بھی طے کر لی؟"

"ابھی نہیں۔" ارل نے جواب دیا۔ "میں اس بارہ میں تم سے مشورہ کرنا ضروری سمجھتا تھا۔ اسی لئے کل میں نے کار لائل سے یہ پیغام بھیجا تھا۔ کہ مجھ سے کلچرن میں ملنا۔ میں چاہتا ہوں۔ اس کام میں تاخیر نہ ہو۔ اور یہ سوال طے ہو جائے۔ کہ فرمان شاہی کو عملی صورت کیونکر دی جانی چاہیئے۔"

"مجھ سے پوچھو تو کام فوراً ہونا چاہیئے۔" کپتان کیمبل نے سپاہیانہ پھرتی سے جواب دیا۔ "ہاں مگر ایک بات ہے۔ اگر تم چاہو کہ یہ کام محض طاقت کی مدد سے ہو۔ تو یہ غیر ممکن ہے۔ اس میں طاقت سے زیادہ فراست کی ضرورت ہے۔ سنو میں اپنا مطلب اچھی طرح واضح کرتا ہوں۔ فرض کرو کہ فوج کی ایک جماعت گلنکو پر حملہ آور ہو۔ اس صورت میں فریق ثانی کی طرف سے یقیناً زوردار مزاحمت ہو گی۔ مجھے کامل یقین ہے۔ کہ ساکنان گلنکو وادی میں تھوڑی دیر کے لئے ہماری فوج کو روکے رکھیں گے اور اس اثنا میں گلن خان کا لشکر بھی ان کی مدد کے لئے آ جائے گا۔ یہ حالت دیکھ کر دوسرے باغی قبیلے بھی مقابلہ کو اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور چونکہ ایسے واقعات کا اثر متعدی ہوتا ہے۔ اس لئے عجب نہیں کہ یہ خرابی سارے پہاڑی علاقہ میں وسعت اختیار کرے۔"

"میں تمہارا مطلب سمجھ گیا۔" ارل نے کہا۔ "تم چاہتے ہو کہ وار یکایک ہونا چاہیئے۔ کام ایسے طریق پر ہو کہ کسی کو پیش بندی کا موقعہ نہ ملے۔۔۔"

"بس بس یہی میرا مطلب ہے۔ بہت سے بہت ایک رات بلکہ اگر ممکن ہو۔ تو ایک گھنٹہ میں ہی سب کچھ ہو جانا چاہیئے۔" کپتان نے اپنے لفظوں پر زور دیتے ہوئے کہا۔ اور اس کے بعد اس نے اس تجویز کی تفصیلات بیان کرنی شروع کیں۔ جو اس کے ذہن میں تھی۔

ارل اس کے بیان کو پوری دلچسپی سے سنتا رہا جس کے بعد اس نے کہا۔ "بہت اچھا۔ اسی طرح ہو گا۔ لیکن اگر میری یاد غلطی نہیں کرتی تو تم نے اور تمہارے چچا نے بھی اس معاہدہ پر دستخط کئے تھے۔ کہ عرصہ معہودہ میں تم دونو قبیلہ میکڈانلڈ کے آدمیوں پر وار نہ کرو گے۔"

"اوہ!" کپتان نے نفرت کے لہجہ میں کہا۔ "کیا تم سمجھتے ہو۔۔۔ اس قسم کے معاہدے ہمارے نزدیک کچھ اہمیت رکھتے ہیں؟ علاوہ بریں اس معاہدہ میں صلح کا انسداد ان قبائل سے مشروط ہے۔ جو ہمیں اپنا افسر سمجھتے ہیں۔ اور اگر جو کچھ میں کہا یا سنتا ہوں۔ وہ صرف میری فوج کے جوانوں کی طرف

سے ہوگا۔ ہماری کارروائی دو قبیلوں کی جنگ کی صورت اختیار نہ کرے گی۔ ان سب باتوں پر مستزاد یہ کہ ہمارے پاس شاہی فرمان موجود ہے۔ ہمیں تو فقط اس فرمان کی تعمیل کرنا ہے۔"

"ٹھیک ہے۔" بریڈل بین نے تسلیم کیا۔ "لیکن جو تفصیلات تم نے بیان کی ہیں۔ انہیں پورا کرنے میں بعض اور دقتوں کا بھی سامنا ہوگا۔ میرا خیال ہے تم نے معاملہ کو پوری طرح نہیں سوچا۔"

"کونسی دقتوں کا؟" کیمبل نے دریافت کیا۔

"ایک یہ کہ تمہیں ایسا رہبر کہاں ملیگا۔ جو بوقت ضرورت ساری فوج کو جسے خفیہ مقام پر چھپایا ہوا ہوگا۔ وادی کے اندر پہنچادے؟ غور کرو تو معلوم ہوگا۔ کہ کسی باشندہ گلنکو کو اولڈ میکڈونلڈ کی وفاداری سے منحرف کرنا اور روپیہ کے لالچ سے اپنے ساتھ ملانا سخت دشوار بلکہ ناممکن ہے۔"

"بے شک ہے۔ مگر میں نے اس کا بھی تدارک کرلیا ہے۔" جان کیمبل نے جواب دیا۔

"ابھی سے!" ارل نے متعجب ہوکر دریافت کیا۔ "اچھا تو وہ تدارک کیا ہے؟"

"یہ کہ ایڈنبرگ میں ایک شخص موجود ہے۔ جو اس کام کو پوری خوش اسلوبی سے سرانجام دے گا" کپتان کیمبل نے جواب دیا۔ "اعتراض جو تم نے کیا۔ ٹھیک تھا۔ مگر میں اس کی طرف سے بھی غافل نہیں رہا۔"

"بس تو جو کچھ کرنا ہے۔ اسے فوراً بلا تاخیر شروع کردینا چاہیئے۔" ارل نے جواب دیا۔ "خدا چاہے تو دنیا دیکھے گی کہ ہم نے میکڈانلڈ والوں سے کیسا مکمل اور شاندار انتقام لیا۔"

باب-۸۹

کپتان کیمبل گلنکو میں

قلعہ کلچرن میں ارل آف بریڈل بین اور کپتان کیمبل کے درمیان جو گفتگو ہوئی تھی۔ اس کے دو روز بعد آخرالذکر ڈیوک آف آرگل کی رجمنٹ کے ایک سو جوان ساتھ لیئے وادی گلنکو کے اس دہانہ پر نمودار ہوا۔ جو بالاہولش کے قریب واقع ہے۔ گلنکو کے دو آدمی اس جگہ پہرہ دے رہے تھے انہیں فوجی سپاہی آتے دیکھ کر سخت حیرت ہوئی۔ اور اس سے بھی زیادہ یہ جان کر کہ قبیلہ میکڈانلڈ کے موروثی دشمن قبیلہ کیمبل کا آدمی ان سپاہیوں کے ساتھ وادی میں داخل ہونا چاہتا ہے حیرت اس وجہ سے تھی۔ کہ اس مختصر فوج کا کسی فاسد ارادے سے وادی میں داخل ہونا صریحاً مضحکہ خیز

تھا۔ کیونکہ ساکنان گلنکو ان مٹھی بھر سپاہیوں کو بڑی آسانی سے فنا کر سکتے تھے۔ خیر وادی کے دہانہ کے قریب پہنچ کر کپتان کیمبل نے اپنے جوانوں کو ٹھہرنے کا حکم دیا۔ اور پہرہ داروں میں سے ایک نے اس نے مخاطب ہو کر پوچھا۔ کیوں صاحب آپ وادی میں کس سے ملنے جا رہے ہیں؟"

"میں زر مالگذاری اور ٹیکس کا روپیہ وصول کرنے آیا ہوں۔ جو تمہارے آقا کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ میری آمد کا منشا یہ بھی ہے۔ کہ آئندہ کے لئے ان رقوم کی وصولی کا مناسب انتظام ہو جائے۔"

"مگر یہ سپاہ کس لئے آپ کے ساتھ آئی ہے؟" پہرہ دار نے پوچھا۔ "اور سپاہ بھی ایسی جو آرگل کے قبیلہ کیمبل سے تعلق رکھتی ہے۔"

کپتان نے ہنس کر کہا۔ "شاید تمہیں معلوم نہیں کہ میں ڈیوک آف آرگل کی رجمنٹ میں کپتان ہوں اور مجھے سپاہیوں کی ایک کمپنی ساتھ رکھنے کا اختیار ہے۔ یہ لوگ محاصل کی فراہمی میں مدد دینے ساتھ رہتے ہیں جس جگہ ٹیکس وصول کرنا ہو۔ وہیں ان لوگوں کا قیام ہوتا ہے۔ کیونکہ افسران بالا کا یہی حکم ہے۔ اور ایک ماتحت کی حیثیت میں ان احکام کی تعمیل مجھ پر اسی طرح فرض ہے جیسے تم لوگوں کے لئے وادئے گلنکو کے احکام کی۔ ظاہر ہے کہ ہم میں سے کوئی ان احکام کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا جو افسران بالا کی طرف سے صادر ہوئے ہوں۔"

پہرہ دار بولا۔ "میں یہ کہنے کو تھا کہ وادی میں داخل ہونے سے پہلے آپ اس بات کا وعدہ کریں کہ آپ کی آمد کسی فاسد ارادہ سے نہیں ہے۔ لیکن اب میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کا وعدہ غیر ضروری ہوگا۔ اس لئے کہ آپ کے یہ مٹھی بھر جوان کونسی اہمیت رکھتے ہیں کہ ان کی طرف سے ساکنان گلنکو کو خوف ہو۔ یہ جمعیت تو خود ان لوگوں کے رحم پر ہوگی۔ اس لئے چاہیئے آپ کو وادی میں داخل ہونے کی اجازت ہے۔"

"اگر تم چاہتے ہو۔ تو میں وعدہ کرنے کو بھی تیار ہوں۔" کپتان کیمبل نے صاف گوئی کے انداز سے کہا۔ "مجھے یہ کہنے میں ذرا بھی عذر نہیں کہ میں وادی گلنکو میں ہرگز کسی بری نیت سے نہیں آیا بلکہ میری آرزو تو یہ ہے کہ وادئے گلنکو سے مصافحہ کر کے اس کدورت کو بھی رفع کر دوں۔ جو ہمارے اور ان کے قبیلے کے درمیان عرصہ دراز سے چلی آتی ہے۔"

"آپ کا وعدہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔" گلنکو کے پہرہ دار نے جواب دیا۔ "اور چونکہ ہر قوم کے سپاہی کا عہد یکساں قابل احترام ہوتا ہے۔ اس لئے میں بخوشی آپ کو وادی میں داخل ہونے کی اجازت

دیتا ہوں ۔ اگرچہ یہ بات پھر بھی واضح رہے ۔ کہ جو کچھ میں کہہ یا کر رہا ہوں ۔ اس میں مجھے والئے گلنکو کی طرف سے کسی طرح کا اختیار حاصل نہیں ۔"

"یہ میں اچھی طرح سمجھتا ہوں ۔" کپتان کیمبل نے جواب دیا "لیکن بہتر ہو کہ ضابطہ پورا کرنے کے لیئے تم آگے جا کر والئے گلنکو کو ہماری آمد کی خبر دے دو ۔ میں تمہارے پیچھے فوج لے کر آتا ہوں اپنے آقا کو میرا سلام کہنا ۔ اور عرض کرنا کہ گو ایک بار میں ان کے قیدی کی حیثیت میں وادی میں داخل ہوا تھا ۔ بہرحال میں امید کرتا ہوں کہ اب ان کو مجھ سے ایک دوست کی حیثیت سے ملنے میں عذر نہ ہوگا ۔"

"بہت اچھا ۔ میں آگے جا کر ان سے سب حال عرض کرتا ہوں ۔" پہرہ دار نے کہا ۔ اور اپنے ساتھی کو وادی کے دہانہ پر چھوڑ کر وہ قلعہ میکڈانلڈ کی طرف روانہ ہوا ۔

لارڈ میکڈانلڈ اپنے محل کی کھڑکی سے باہر کا نظارہ دیکھ رہا تھا ۔ کہ دور سے اس کو وہی پہرہ دار قلعہ کی طرف آتا نظر آیا ۔ وہ اس کا ذکر لیڈی میکڈانلڈ ، راڈرک اور لیڈی ایلین سے کر کے جو اتفاق سے وہیں موجود تھے ۔ اس سے ملنے کو دعوتی ہال کی طرف روانہ ہوا ۔ وہ تینوں بھی اس کے پیچھے ہو لیئے ۔ ہال میں انہیں ایلین میکڈانلڈ ملا ۔ جو پہاڑ میں شکار کھیلنے جا رہا تھا ۔ عفارسٹین بھی وہیں تھا ۔ مگر غیر معمولی بے چینی کے ساتھ کمرہ میں اِدھر اُدھر ٹہل رہا تھا ۔ اگرچہ یہ بات زیادہ تعجب خیز نہ تھی ۔ اس لئے کہ جب سے والئے گلنکو انوریری میں وفاداری کا حلف لے کر واپس ہوا ۔ اس وقت سے ہی اس شخص کی طرف سے غیر معمولی بے چینی ظاہر ہو رہی تھی ۔

پہرہ دار تیز چلتا ہوا ۔ دعوتی ہال میں داخل ہوا ۔ اس کا دم پھولا ہوا تھا ۔ اس لیئے ذرا رک کر اس نے والئے گلنکو کے روبرو آمد کا مدعا بیان کیا ۔ مگر جونہی اس نے کپتان کیمبل کا نام لیا تھا عفارسٹین نے ایک ایسی پُرجوش اور خوفناک چیخ ماری کہ اس کی گونج محل کے ہر حصہ میں پھیل گئی ۔ لیڈی ایلین اس آواز کو سن کر اتنی ڈری کہ شوہر کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو گئی ۔ ہر شخص عفارسٹین کی طرف دیکھنے لگا ۔

"میک آئین والئے گلن !" دیو قامت پہاڑی نے پیش گوئی کے انداز سے دونوں بازو سامنے کی طرف پھیلا کر کہا ۔ "جو القا مجھے ٹوگھارم کی رات کو ہوا تھا ۔ اب اس کی تکمیل کا وقت آگیا ہے اس مہینہ میں میں نے کئی طرح کے خوفناک خواب دیکھے ہیں ۔ جن کی دہشت روز بروز بڑھتی جاتی ہے اور ان کی وجہ سے میرے دل میں کئی خوفناک اندیشے پیدا ہو گئے ہیں ۔ میک آئین والئے گلن ۔

میں آپ سے سچ عرض کرتا ہوں کہ قبیلہ کیمبل کے کسی شخص کو قلعہ میں داخلہ کی اجازت دینے سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ کہ آپ کسی زہریلے سانپ کو آستین میں پالنا منظور کریں۔"

اتنا کہہ کر تھارسٹبین دعوتی ہال کے اس دروازہ کی راہ سے باہر نکل گیا۔ جو کہ رجا کی طرف نکلتا تھا۔

لارڈ میکڈانلڈ نے دونوں بازو چھاتی پر لپیٹ لئے۔ اور چند منٹ گہری سوچ میں رہا۔ اس عرصہ میں کسی شخص کو کوئی ایسا لفظ زبان سے کہنے کی جرأت نہ ہوئی۔ جو اس سکوت و سکون میں خلل انداز ہوتا۔ ہر شخص بے چینی سے اس کے فیصلہ کا منتظر تھا۔

آخر اس نے مہر خموشی کو توڑا۔ اور استقلال آمیز لہجہ میں کہنے لگا۔ "کپتان کیمبل کو آنے کی اجازت دے دو۔ وہ اس بادشاہ کے افسر کی حیثیت میں آتا ہے۔ جس کی وفاداری کا حلف میں اس سے پہلے لے چکا ہوں۔ جو شخص بادشاہ کے قائمقام کی حیثیت میں وادی میں آئے اُسے روکنا داخل بغاوت سمجھا جائے گا۔ آج تک گلن کے قبیلہ میکڈانلڈ نے کبھی کسی افسر کو زر مالگذاری یا ٹیکس ادا نہ کیا تھا۔ لیکن اب" اس نے موقعہ کی ذلت کو پوری طرح محسوس کرتے ہوئے افسردگی کے لہجہ میں کہا۔ "اب چونکہ میں شاہی قوانین کی تعمیل کا عہد کر چکا ہوں۔ اور ان قوانین میں سے ایک کا تقاضا یہ بھی ہے۔ کہ ہر قسم کے ٹیکس ادا کئے جائیں۔ اس لئے بصورت مجبوری ہمیں ایسا کرنا لازم ہے۔ پہرہ دار تم کہتے ہو کیمبل نے بیان کیا ہے۔ کہ میں صلح و آشتی کی نیت سے آرہا ہوں؟"

"جی ہاں اس نے ایک مرد شریف اور سپاہی کی حیثیت میں اس کا اقرار کیا ہے۔" گلنکو کے پہرہ دار نے عرض کیا۔

"میں دشمن کے اقرار کو سراسر بے حقیقت سمجھتا ہوں!" ایلن نے نیام سے تلوار کھینچتے ہوئے جوش کی حالت میں کہا۔ "والد آپ تھارسٹبین کے کہنے پر چلیں یہ موقعہ ہے کہ ہم اپنے آدمی جمع کر کے کیمبل اور اس کی فوج پر حملہ کر دیں۔"

"نہیں ایلن نہیں" معمر والئے گلنکو نے افسردگی کے لہجہ میں کہا۔ "میں جو حلف لے چکا ہوں اس کے خلاف عمل نہیں کر سکتا۔ علاوہ بریں کیمبل کے پاس ایک سو جوان ہیں۔ ان کی مدد سے وہ کیا ضرر پہنچا سکتا ہے؟ ہم اس بات کا پوری طرح خیال رکھیں گے۔ کہ ان کے بعد اور سپاہی وادی میں نہ آنے پائیں۔ آؤ تو چل کے معلوم کریں۔ کپتان کیمبل کیا چاہتا ہے؟"

اتنا کہہ کر لارڈ میکڈانلڈ اپنے کنبہ کے آدمیوں کو ساتھ لیے چند سات اہلکاروں سمیت قلعہ سے باہر نکلا۔ کیا دیکھتا ہے کہ کپتان کیمبل کے سپاہی سامنے ڈھلوان پر چلے آرہے ہیں۔ سب آدمی پیادہ

تھے۔ اور کپتان کیمبل بھی پیدل ہی آگے چل رہا تھا۔ قلعہ کے پاس آکر کپتان نے اپنا سفید رومال تل[illegible]
کی نوک پر رکھ لیا جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ وہ صلح و آشتی کے کام پر آیا ہے۔ واضح ہو کہ یہ نشان پہاڑ[illegible]
قوموں میں اتنا ہی اہم سمجھا جاتا تھا۔ جتنا وہ عہد جو کپتان کیمبل نے اس سے پیشتر کیا تھا۔ پس سپاہ[illegible]
بلا مزاحمت آگے کی طرف آتے رہے۔ مگر جب قلعہ سے قریباً پچاس گز کے فاصلہ پر رہ گئے۔ تو کپتا[illegible]
نے ان کو ٹھیرنے کا حکم دیا۔ پھر اس نے سپاہیوں کو والئے گلنکو کے سامنے فوجی سلام کا اشارہ کیا جس
سے یہ ظاہر کرنا مطلوب تھا۔ کہ وہ والئے گلنکو کی وجاہت کو تسلیم کرتا ہے۔

میک آئین والئے گلن نے اس سلام کا اخلاق سے جواب دیا۔ اور اب اس کو اور زیادہ
اطمینان ہو گیا۔ کہ کپتان کیمبل حقیقتاً ایک دوست کی حیثیت میں آیا ہے جس سے وہ اس کے سا[illegible]
خلق و مروت سے پیش آنے پر مجبور ہوا۔ ایک طرف سے وہ آگے بڑھا۔ دوسری طرف سے کپتا[illegible]
اور اس طرح وہ دونو قلعہ کے دروازہ اور اس مقام کے وسط میں جہاں کیمبل کی فوج ٹھیر گئی تھ[illegible]
ایک دوسرے سے ملے۔

"مائی لارڈ" کپتان کیمبل نے مخلصانہ انداز سے کہا "کیا میرے پیغام کو شرف قبول حاصل ہ[illegible]
بہادروں کا شیوہ ہے کہ دشمن ہو کر بھی ایک دوسرے کی عزت و احترام کریں۔ اور بظاہر کوئی وجہ نہ[illegible]
کہ ہمارے تعلقات دوستانہ نہ ہوں۔ اس دوستی کے لئے میں خود پیش قدمی کرتا ہوں۔ اور اگر آ[illegible]
میری درخواست قبول فرمائیں۔ تو ہمارے آئندہ تعلقات اس مفاہمت پر مبنی ہو سکتے ہیں۔ کہ
زمانہ گذشتہ کی یاد کو دل سے بھلا دیں۔"

"کپتان کیمبل۔" والئے گلنکو نے جواب دیا۔ "اگر آپ واقعہ میں دوستی کے خواہشمند ہیں۔ تو میر[illegible]
طرف سے انکار نا شرافت سے بعید ہو گا۔ اس لئے میں شوق سے آپ کی خواہش منظور کرتا ہوا
جس کے ثبوت میں میرا ہاتھ ایک سچے دوست کے ہاتھ کی طرح پیش ہوتا ہے۔"

کپتان نے لارڈ میکڈانلڈ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اس کو اس زور سے دبایا۔ کہ صاف معلو[illegible]
ہوتا تھا اسے والئے گلنکو سے دلی محبت ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس کی نگاہ سے صداقت و دیانت
کا ایسے طریق پر اظہار ہوا کہ تجربہ کار والئے گلنکو بھی یہ محسوس نہ کر سکا۔ کہ اس ساری ظاہرداری کی
تہ میں ایک خوفناک فریب کام کر رہا ہے۔

"میں بیگم صاحبہ کی خدمت میں بھی سلام عرض کرتا ہوں۔" کپتان نے اپنی طرہ دار ٹوپی
[illegible] لیڈی [illegible] کے سامنے [illegible] جھکتے ہوئے کہا [illegible]

کی طرف متوجہ ہو کر اُسے بھی ایسے ہی خلیقانہ انداز سے سلام کرتے ہوئے کہنے لگا "لیڈی ایلین ڈالیہ گلن خان کی دختر کو بھی میرا سلام پہنچے . . . سر ایلین میکڈانلڈ میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے تعلقات بہت جلد دوستانہ ہو جائینگے . . . سر راڈرک ہماری تلواریں کئی بار ایک دوسری سے ٹکرائی ہیں اور ایک خاص موقعہ ایسا بھی پیش آیا تھا جس کا ذکر اب ناگوار ہوگا - اگرچہ اس موقعہ پر بھی آپ ہی فتحیاب ہوئے تھے - فیاضی بہادروں کا جوہر ہوتی ہے - پس میں امید کرتا ہوں کہ آپ بھی مجھ ناچیز سے فیاضی کا سلوک کرینگے - آپ کی فراخدلی سے مجھے کامل امید ہے کہ ہمارے درمیان بہت جلد سچے دوستانہ تعلقات پیدا ہو جائیں گے ۔"

یہ سب فقرات اس ریاکار شخص نے ایسی صاف بیانی اور مخلصانہ انداز سے کہے - کہ کسی کو بھولے سے بھی اس کا خیال نہ ہوا - کہ ان کی تہ میں خوفناک مکر و فریب کام کر رہا ہے - صرف ایک شخص . . . ایلین میکڈانلڈ - جو خود بھی ریاکار اور دھوکہ باز تھا - اس صورت میں بھی بدگمانی کا اظہار کر سکتا تھا اور اگرچہ بحالت موجودہ کوئی خاص رائے قائم کرنے سے قاصر تھا - تاہم فطرتاً اب بھی اس کو کپتان کیمبل اور اس کے افعال سے کامل بدگمانی تھی - اس سلئے نہیں کہ کیمبل کے طرز عمل میں کوئی بات قابل گرفت تھی - بالکل نہیں - اس کی بدگمانی کی کوئی خاص وجہ موجود نہ تھی - یہ ایسا احساس تھا جو اس صورت میں بھی اس کے دل میں پیدا ہوتا کہ کپتان کیمبل کی بجائے کوئی اور قدیم دشمن اس قسم کا دوستانہ رویہ اختیار کرتا -

کپتان کے سلام کا جواب لیڈی میکڈانلڈ نے ایسی نخوت اور سرد مہری سے دیا جسے وہ ایسے موقعوں پر بآسانی اختیار کر لیتی تھی - لیڈی ایلین نے اُسے نیم مخلصانہ طریق پر منظور کیا - اگرچہ اس کے چہرہ سے خوف کا اظہار ہوتا تھا - مگر راڈرک نے جو ہمیشہ پوری فیاضی کا ثبوت دینے کو تیار رہتا تھا - اور جو ہر قسم کے ضرر کو بھول کر فطرت انسانی کے روشن پہلو کو ہی پیش نظر رکھتا تھا - باپ کی تقلید میں فوراً اپنا ہاتھ کپتان کی طرف بڑھایا جسے اس نے اس سے بھی زیادہ گرمجوشی کے ساتھ دبایا - جس کا اظہار اس کی طرف سے والئے گلنکو کے مصافحہ میں ہوا تھا -

"مائی لارڈ" آخر کار کپتان نے پھر ایک بار میک آئین والئے گلن سے مخاطب ہو کر کہا "جیسا آپ کو پیشتر اطلاع دی جا چکی ہے - میں بعض سرکاری محاصل کے تصفیہ کے لئے حاضر ہوا ہوں - عنقریب ایک اہلکار یہ تحقیق کرنے کے لئے آئے گا - کہ محصولات کی جدید شرح کیا ہونی چاہیئے اور اس کام کی تکمیل تک سب مجھے یہیں ٹھیرنا ہوگا - میرے ساتھ جو یہ مٹھی بھر سپاہی موجود ہیں - انہیں میں

ساکنان گلنکو کو ڈرانے یا خود اپنی حفاظت کے خیال سے نہیں لایا۔ کیونکہ ایسی مختصر جمعیت سے کوئی ایک کام بھی نہیں کر سکتی۔ اصل یہ ہے کہ آرگل کی رجمنٹ چونکہ موسم سرما کے لئے منتشر کر دی گئی ہے۔ اس لیئے ہر ایک کپتان کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی سپاہ کو ساتھ لے کر جہاں کام ہو جائے۔ گویا میں اس سپاہ کو محض رسماً اپنے ساتھ لے آیا ہوں۔ آپ کو اختیار ہے کہ انہیں جہاں جی چاہے رکھئے اور وادی کے جس حصہ میں مناسب سمجھئے بھیج دیجئے۔ جب تک میں آپ کا مہمان ہوں ہر بات اور ہر کام آپ کے منشا عالی کے مطابق کرونگا۔ التجا فقط اتنی ہے کہ آپ اور آپکے کنبہ کے لوگ واقعات ماضی کی یاد کو دل سے محو کر کے یہی سمجھیں کہ میں جو کچھ کرونگا وہ دوستانہ پیرایہ میں۔ نیک نیتی پر مبنی ہوگا۔"

والئے گلنکو کے صاف دل پر ان باتوں کا بہت اثر ہوا کہنے لگا۔"آپنے بیان کی ضمانت میں جو کچھ آپ کہہ چکے ہیں۔ اس سے زیادہ کا مطالبہ کسی سپاہی اور مرد شریف کی نیت پر شک لانے کے برابر ہوگا۔ اس لیئے میں پھر ایک بار اپنا ہاتھ دوستانہ طریق پر پیش کرتا ہوں۔ اور چونکہ آپ ایک دوست ہی کی حیثیت میں آئے ہیں۔ اس لیئے میں تہ دل سے آپ کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ ابھی حکم دیا جائے گا کہ آپ کے سپاہیوں کی خاطر داری کا پورا انتظام کیا جائے۔ قلعہ کا کماندار ان کے لئے ایسے مقامات میں رہنے کا انتظام کر دیگا۔ جو فراخ اور باآسائش ہوں۔ اب کپتان کیمبل آپ بھی قلعہ میں تشریف لائے کہ ہم ملکر دوستی کا جام پئیں۔"

اس طرح اس قابل یادون کو میکڈانلڈ والئے گلن نے قدارشین کے لفظوں میں ایک سانپ کو اپنی آستین میں رکھا۔

باب - ۴۷

افسر پیمائش

کپتان کیمبل اور اس کے سپاہیوں کو وادی میں آئے ہوئے بارہ دن گذر گئے۔ اور اس عرصہ میں کپتان نے قولاً یا فعلاً کسی طرح بھی یہ ظاہر نہ ہونے دیا۔ کہ وہ کس بری نیت سے وہاں آیا ہے اس کے اطوار خلیقانہ تھے۔ بیان میں چرب زبانی پائی جاتی تھی۔ اور گفتگو ہمیشہ دلچسپ ہوتی تھی وہ ایک کامل ریاکار شخص تھا۔ جو بوقت ضرورت نیک طینتی کا ایسا مکمل اظہار کر سکتا تھا کہ کسی کے

لئے اس کے دلی خیالات سے واقف ہونا سراسر غیر ممکن تھا۔ ایسے حالات میں یہ امر باعث حیرت نہیں کہ اس مختصر عرصہ میں اس نے ان لوگوں کو جن کے خلاف وہ ایک خوفناک تجویز عمل میں لا رہا تھا۔ اپنی خلوص نیت کا پورا یقین دلا دیا۔ صحیح ہو کہ اس کی فاسد نیت اور قاتلانہ ارادوں کا خود اس کے سپاہیوں کو بھی علم نہ تھا۔ اور نہ یہی معلوم تھا کہ انہیں کس لئے وہاں لایا گیا ہے۔ ساکنان گلنکو کی طرح وہ بھی یہی سمجھے ہوئے تھے کہ ہماری آمد محض جدید پیمائش اور فراہمی محاصل کے سلسلہ میں ہے۔

کیمبل کی فوج کے آدمی جب گلن میں وارد ہوئے۔ تو شروع میں وادی کے باشندوں نے ان کی نسبت شک و بے اعتمادی کا اظہار کیا تھا۔ ان کی مہمان نوازی بھی جبر و سرد مہری پر مبنی تھی۔ لیکن جب لوگوں کو معلوم ہوا کہ کپتان کے تعلقات ساکنان گلنکو سے دوستانہ ہیں۔ اور وہ خود ان کے گلنکو سردار میک ایان اور ایلسٹر میک ایان کے ساتھ بارہا سیر کو جاتا ہے۔ تو ان کے شبہات بتدریج مٹنے لگے۔ اور جلد ہی ان سپاہیوں کے ساتھ ان کے تعلقات بھی دوستانہ ہو گئے۔ اس جگہ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ وادی میں داخل ہونے سے پہلے کپتان نے اپنے سپاہیوں کو تاکید کر دی تھی۔ کہ ساکنان گلنکو سے تمہارے تعلقات ہر لحاظ سے دوستانہ و مخلصانہ ہونے چاہئیں۔ سپاہیوں نے سمجھا یہ حکم سچے دل سے دیا گیا ہے۔ انہیں کیا معلوم کہ اس کی تہ میں کوئی خاص راز مخفی ہے بس وہ اس پر سچے دل سے عمل کرتے رہے۔ بات یہ ہے کہ بہادر آدمی کسی بھی قوم یا فرقہ کے ہوں ہمیشہ ایک دوسرے کی عزت کرتے ہیں۔ اور خوشگوار حالات میں ایسے احساس کو دوستی کا رنگ اختیار کرتے دیر نہیں لگتی۔ کپتان کیمبل کے سپاہی دل سے ساکنان گلنکو کی عزت کرتے تھے۔ اور چونکہ خود ان کا تعلق ایک ایسی قوم سے تھا۔ جو اپنی شجاعت کے لئے سکاٹ لینڈ بھر میں مشہور تھی۔ اس لئے جلد ہی فریقین کی طرف سے دوستی اور رفاقت کا اظہار ہونے لگا۔ جتنا زیادہ یہ تعلق بڑھا اسی قدر باشندگان گلنکو کی بے اعتمادی کم ہوتی گئی حتے کہ جیسا بیان کیا گیا ہے۔ آخر کار ان کی طبعی فیاضی ان کی بدگمانی پر غالب آگئی۔ مختصر یہ کہ بارہ دن کے قلیل عرصہ میں کیمبل کی فوج کے سپاہیوں اور ان لوگوں سے جن کے وہ مہمان تھے باہمی تعلقات ہر لحاظ سے دوستانہ ہو گئے۔

لیکن یہ سب کچھ ہوتے پر بھی وادی میں دو آدمی ایسے تھے جن کے شیشہ دل سے بدگمانی کا غبار اب تک دور نہ ہوا تھا۔ یہ ایلین میکڈانلڈ اور تھارسٹین احمر تھے۔ مگر چونکہ ایک طرف ایلین کو تھارسٹین سے اس وقت سے نفرت ہو چکی تھی [illegible] کام [illegible] میں [illegible] ایلین نے ڈنکن بر [illegible] کی [illegible] سے [illegible] تھی۔ [illegible]

تھارسٹین کے اپنے دل میں ایلن کے لئے اچھے خیالات نہ تھے۔ کیونکہ ان واقعات کی وجہ سے وہ اُسے غدار اور دھوکہ باز سمجھتا تھا۔ اس لئے دونوں میں بہت کم گفتگو ہوتی تھی۔ یہ حالت نہ ہوتی تو عجب نہیں دونوں کرا پنے اثر سے کیمبل اور اس کے سپاہیوں کے خلاف ساکنان گلنکو کے دلوں میں بھی بدگمانی پیدا کر دیتے۔ لیکن بصورت موجودہ ایلن کے وقت کا بڑا حصہ پہاڑوں میں شکار کرتے ہوئے بسر ہوتا تھا۔ اور تھارسٹین کا آوارہ گردی میں کبھی وہ سخت جوش کی حالت میں نظر آتا۔ اور کبھی انتہائی افسردگی اور مایوسی کی حالت میں۔

مگر ایلن اور تھارسٹین کے خیالات کچھ بھی ہوں۔ لارڈ اور لیڈی میکڈانلڈ۔ راڈرک اور لیڈی ایلن کے دل میں کپتان کیمبل کے خلاف کوئی بدگمانی نہ تھی۔ کپتان کی ظاہری صفائی کی وجہ سے اہل گلنکو کے شکوک بالکل رفع ہو چکے تھے۔ لیڈی میکڈانلڈ رفتہ رفتہ اپنا تکبر کم کرنے لگی۔ اور گو کپتان کی باتوں کا راڈرک اور لیڈی ایلن کے دل پر کوئی خاص اثر نہیں ہوا تھا۔ تاہم بتدریج انہوں نے یہی سمجھنا شروع کیا۔ کہ اس کے دعوے صحیح اور عزائم دوستانہ ہیں۔ اس لئے کہ اپنی طبعی فیاضی سے وہ اسے قرین قیاس نہ سمجھتے تھے۔ کہ کوئی شخص ایسے خلوص محبت کی تہ میں بھی بری نیت رکھ سکتا ہے علاوہ بریں جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ وہ ہمیشہ معاملات کے روشن پہلو کو ہی دیکھا کرتے تھے۔

کپتان کیمبل کے ساتھ اس کے دو ماتحت افسر لفٹننٹ لنڈسے اور انساین لنڈری بھی تھے۔ جو اہل گلنکو کے ایما پر وہ قلعہ ہی میں قیام پذیر ہو گئے۔ دونوں خاندانی خلیق اور شکیل تھے۔ اور گو فوج میں ان کا طرز عمل حرف گیری سے بالاتر تھا۔ تاہم اندرونی زندگی بے اصول اور عیاشانہ تھی۔ گویا مجموعی طور پر وہ کپتان کیمبل کی مقصد براری کا نہایت موزوں اور مناسب ذریعہ تھے۔ ایک اور شخص جس پر کیمبل کو پورا اعتماد تھا۔ اس کی فوج کا متوسط العمر سارجنٹ باربر نامی تھا۔ اور یہ شخص چونکہ قلعہ میں نہیں رہتا تھا۔ بلکہ ایک باشندہ گلن کے مکان پر ٹھیرا ہوا تھا۔ اس لئے بوقت ضرورت اس سے کئی خاص کام لئے جا سکتے تھے۔ اس مطلب کے لئے کیمبل نے اُسے حکم دے رکھا تھا۔ کہ وہ ہر رات آٹھ اور نو بجے کے درمیان اس کے تازہ احکام معلوم کرنے آیا کرے۔ اور ان مکانات کا گشت بھی کرے جہاں کپتان کے سپاہی ٹھیرے ہوئے تھے۔ یہ کارروائی اُن سپاہیوں کی حاضری لینے کے برابر سمجھی جاتی تھی۔

خیر جیسا ہم نے بیان کیا۔ کپتان کیمبل اور اس کے سپاہیوں کو وادی گلنکو میں داخل ہوئے بارہ دن گذر گئے۔ آخر تیرھویں دن کی صبح کو اس نے ناشتہ کے بعد والئے گلنکو سے کہا۔ "مجھے

آپ کی مہمان نوازی کا لطف حاصل کرتے ہوئے کئی دن ہوگئے۔ ارادہ صرف چند روزہ قیام کا تھا۔ مگر تاخیر ہوگئی۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ جس سرکاری افسر نے محاصل کی جانچ کرنی تھی۔ وہ اب تک نہیں آیا لیکن اب اطلاع ملی ہے۔ کہ ماسٹر ایلی سن یعنی افسر مذکور آج یہاں آگیا ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ شام تک اپنا کام مکمل کرے گا۔ ان حالات میں میں آپ کی مہمان نوازی سے زیادہ سے زیادہ کل یا انتہا درجہ پرسوں تک فیضیاب ہوسکوں گا۔"

والئے گگلنک نے اس پر آمادگی ظاہر کی۔ کہ ایلی سن مذکور کو جہاں تک ممکن ہوگا۔ اس کے کام میں مدد دی جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کپتان کیمبل کا اس کے تعریفی کلمات کے لئے شکریہ ادا کیا۔ اور کہا "آپ کا قیام میرے لئے ہر طرح موجب راحت ثابت ہوا ہے۔ جتنا عرصہ آپ یہاں ٹھہرے ہنسی خوشی میں کٹ گیا۔" کپتان نے موزوں الفاظ میں جواب دیا۔ اور تجویز پیش کی کہ آپ ایلی سن کو بلکہ ضروری معاملات کو جس قدر جلد ممکن ہو طے کرلیں۔ غرض دونو اُٹھ کر دوسرے کمرہ میں چلے گئے جہاں تھوڑی دیر بعد ایلی سن بھی پہنچ گیا وہ کاروباری صورت کا ایک سن رسیدہ شخص تھا۔ اور اس نے میدانی وضع کا لباس پہن رکھا تھا۔ چند کتابوں۔ تحریروں اور سامان نوشت کا بستہ اس کی بغل میں تھا۔ والئے گگلنک کے ایما پر اس نے میز کے پاس بیٹھ کر دستاویزات کو بڑے اہتمام سے ادھر ادھر پھیلا دیا۔ اور تھوڑے سے عرصہ میں مختلف محصولات کی میزان مکمل کرکے والئے گگلنک کو پیش کی چونکہ روپیہ حاضر تھا۔ اس لئے لارڈ میکڈانلڈ نے وہیں گن کر میز پہ رکھ دیا۔ اس کے بعد ماسٹر ایلی سن کی طرف سے ضابطہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ اس نے والئے گگلنک کی ریاست کی نسبت مختلف سوالات پوچھے۔ دریافت کیا اس کی آبادی کتنی ہے؟ کتنے گھر آباد ہیں؟ ریوڑ اور گلوں کی تعداد کیا ہے؟ اس کے علاوہ اور تفصیلات بھی جن کی ایسے موقعوں پر ضرورت ہوتی ہے۔ دریافت کی گئیں۔ اس میں کئی گھنٹے صرف ہوگئے۔ اور آخر جب یہ کام مکمل ہوا۔ تو ماسٹر ایلی سن نے کہا "ضابطہ پورا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ موقعہ پر جاکر ان تفصیلات کی تصدیق کی جائے" اس پر کپتان کیمبل نے کہا "مجھے بھی از روئے فرض آپ کے ساتھ چلنا چاہیئے" مگر لارڈ میکڈانلڈ اس خیال سے رُک گیا۔ کہ اگر میں نے ساتھ چلنے پر اصرار کیا۔ تو شاید سمجھا جائے۔ اسے اتنی بدگمانی ہے کہ سارے حسابات کی ذاتی تصدیق کرنا چاہتا ہے۔

ماسٹر ایلی سن ایک گھوڑے پر سوار ہوکر آیا تھا۔ کپتان کیمبل کی سواری کے لئے لارڈ میکڈانلڈ کے اصطبل سے دوسرا گھوڑا حاضر کردیا گیا۔ اور دونو سوار ہوکر موقعہ کی طرف روانہ ہوئے۔ کوتا کی تیزرو

ندی کے کنارہ پر چلتے ہوئے وہ ساتھ ساتھ وادی سے ہو کر گذرے۔ کبھی کبھی وہ کسی مقام پر ٹھہر کے ہو کر مکانات کی تعداد گننے لگتے تھے۔ اور ایک افسر پیمائش کی حیثیت میں ایلی سن ساتھ ساتھ اپنے کاغذات سے مقابلہ کرتا جاتا تھا۔ زمین اب تک برف سے ڈھکی ہوئی تھی۔ ہوا سرد چلتی ہوئی اور وادی کے اندر گاہ بگاہ تیسرے جھکڑ کی صورت اختیار کر لیتی تھی۔ سارے مویشی سرمائی مقامات میں جمع تھے۔ اس لئے ان کا شمار ایسی جلدی میں جیسی کہ ایلی سن کو درپیش تھی غیر ممکن تھا۔ اور حقیقت میں اس کی ضرورت بھی کیا تھی۔ اس لئے کہ جیسا ناظرین سمجھ سکتے ہیں۔ یہ ساری کارروائی محض ایک بہانہ تھی جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ ایک تو قبیلہ میکڈانلڈ کے آدمیوں کو کامل یقین ہو جائے کہ کیمبل اور اس کے ساتھیوں کی آمد امن و آشتی پر مبنی ہے۔ اور دوسرے خود کیمبل کو چند اور شخصوں سے جو دوسری جگہ چھپے ہوئے تھے۔ حالات بیان کرنے اور ان سے ضروری سوالات پوچھنے کا موقعہ مل جائے۔ اگر وہ اس کام کو قاصدوں کے سپرد کرتا۔ یا خط و کتابت کی مدد لیتا تو باشندگان وادی کے دلوں میں شبہات پیدا ہونا لازم تھا۔ حالانکہ بصورت موجودہ اس کا کسے گمان ہو سکتا تھا۔ کہ ماسٹر ایلی سن کا حقیقت میں صیغہ پیمائش سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ اور وہ کپتان کیمبل کے اپنے آدمیوں میں سے ایک ہے۔ جو اس موقعہ پر ایک خفیہ جاسوس یا مخبر کا فرض انجام دے رہا ہے۔

دونوں گھوڑوں پر سوار وادی میں چلتے ہوئے شیطانی زینہ کے قریب ایک ایسے مقام پر پہنچے جہاں وہ ساکنان گلنکو کی نظروں سے پوشیدہ تھے۔ یہاں ٹھہر کر کپتان کیمبل نے دفعتاً اپنے ساتھی کو کہا "ایلی سن اب اس نقل کو جاری رکھنے کی ضرورت نہیں۔ تم نے افسر پیمائش کا سوانگ خوب بھرا مگر اب ہمیں اصلی معاملہ کی طرف آنا چاہیئے۔"

"اچھا تو سنئے" ایلی سن نے کہا "پہلی خبر میں یہ لایا ہوں۔ کہ آپ کی ہمشیر کل سہ پہر کو ایرڈس میں پہنچ گئیں۔"

"اور وہ آدمی ... ڈنکن میرڈوی؟"

"وہ بھی ان کے ساتھ ہے۔ لیڈی آسنڈا کو اسے ایڈنبرگ میں تلاش کرنے میں کسی قدر وقت کا سامنا ہوا تھا۔ یا یوں کہنا چاہیئے۔ ان کی طرف سے مجھے اس کی تلاش میں دشواری ہوئی ..."

"حالانکہ آسنڈا اچھی طرح جانتی ہے۔ کہ بروڈی ایڈنبرگ میں کہاں مل سکتا ہے۔" کپتان نے کہا "یہ شخص سخت مصیبت میں تھا۔ اور اس نے کئی بار مجھ سے اور آسنڈا سے مالی امداد طلب کی تھی۔"

"درست ہے" ایلی سن نے جواب دیا۔ "کیونکہ جب میں اس سے ایک نہایت ادنیٰ درجہ کے مکان میں ملا۔ تو واقعی وہ زار حالت میں تھا۔"

"بہرحال وہ مل گیا۔ اور آسنڈا ضرور اُسے اپنے ساتھ لے آئی ہوگی" کپتان کیمبل نے کہا۔ اب سوال یہ ہے۔ کیا وہ اس معاملہ میں اپنے فرض کو پوری وفاداری سے انجام دے گا؟"

"یقیناً" ایلی سن نے باصرار جواب دیا۔ "لیڈی آسنڈا نے اس دورخی کے لئے جو اس نے کئی سال پہلے ایڈنبرگ میں ایک اور معاملہ میں برتی تھی۔ مدت ہوئی اس کو معاف کر دیا ہے۔ . . ."

"مجھے معلوم ہے" کیمبل نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "اور میں خود بھی اس کو معاف کر چکا ہوں کیونکہ ہم سمجھتے تھے۔ یہ شخص ضرور کسی نہ کسی وقت فائدہ مند ثابت ہوگا۔ معلوم ہوتا ہے ہمارا وہ خیال غلط نہ تھا۔ . ."

"خیر تو اس کا یقین رکھئے۔" ایلی سن نے کہا۔ "یہ شخص ڈنکن بروڈی اس کام کو جو اس کے ذمہ ڈالا گیا ہے۔ بوجہ احسن پورا کرے گا۔"

"اچھا۔ اور ارل؟" کیمبل نے جلدی سے دریافت کیا۔

ایلی سن کہنے لگا۔ "ارل آف بریڈل بین کل رات ایروڈس کو روانہ ہو گئے۔ کیونکہ انہیں آپکے چچا سرکالن کی طرف سے اس مطلب کا خط موصول ہوا تھا۔ کہ لیڈی آسنڈا آ گئی ہیں۔ . . ."

"بہت اچھا۔" کیمبل نے کہا۔ "رہ گیا فوج کا سوال . . ."

"اس کی نسبت یہ کہ آپ کی رجمنٹ کی تین کمپنیاں ان نواحات میں پہنچ چکی ہیں۔ اور اطلاع پاتے ہی صف بستہ ہونے کے لئے تیار ہیں۔"

"بس تو سمجھنا چاہیئے کہ سب کام تیار ہے۔" کیمبل نے کہا۔ "اور بریڈل بین نے ان تفصیلات کو اچھی طرح سمجھا ہے۔ جو دو ہفتے پیشتر اس کے روبرو طے ہوئی تھیں۔ بس ایلی سن۔ اور کونسا معاملہ فیصلہ طلب ہے؟ آؤ اب قلعہ کو واپس چلیں۔ قریباً تین بج گئے ہیں۔ اور آفتاب غروب ہوا چاہتا ہے تمہارے لئے کھانا کھا کر پھر سفر کرنے کو بہت تھوڑا وقت باقی ہے۔ تمہیں جس قدر جلد ممکن ہو ایروڈس کی طرف جانا چاہیئے۔ مگر کیا فوری کی اندھیری رات اور اس حالت میں کہ زمین برف سے ڈھکی ہوئی ہے۔ تم اسی رستہ پر واپس جا سکو گے۔ جس پر صبح آئے تھے؟"

"آپ کسی طرح کا اندیشہ نہ کیجئے۔ آخر میری عمر کا بڑا حصہ آرگل شائر میں بے سود بسر نہیں ہوا۔ میں اس زمین کے چپہ چپہ سے واقف ہوں۔" ایلی سن نے کہا۔

"بس تو ٹھیک ہے۔ تم جس قدر تیزی سے ممکن ہو۔ واپس جاؤ۔ اس لئے کہ جیسا میں نے بیان کیا ہے۔ ہمارے پاس ضائع کرنے کو وقت نہیں۔ وار آج ہی رات ہونا چاہیئے ۔ . . ہاں آج ہی رات کو مزید تاخیر خطرناک ہوگی۔ کیا عجب کسی کو معلوم ہو جائے کہ ڈنکن بروڈی ایہ ڈس میں ٹھیرا ہوا ہے اور میری ہمشیرہ بھی وہیں ہے۔ اس کے علاوہ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ مضافات گلن میں ہماری فوج کی تین کمپنیوں کی نقل و حرکت کا لوگوں کو کب علم ہو جائے۔ اس بارہ میں اگر کوئی بھی خبر اس قبیلہ کے لوگوں کو مل گئی۔ تو ان کے شبہات ضرور تازہ ہو جائیں گے۔ اور عجب نہیں۔ کہ وادی کے ایک سرے سے دوسرے تک جوش کی آگ بھڑک جائے بصورت موجودہ یہاں کے باشندے بالکل بے فکر ہیں۔ انہیں اصل حالات کا علم نہیں۔ اور اب جبکہ یہ خبر گھر گھر مشہور ہو چکی ہے کہ سرکاری افسر نے جانچ ختم کر لی ہے۔ ان کا یقین و اعتماد اور بھی بڑھ جائے گا۔ قدرتی طور پر وہ بھی سمجھیں گے کہ جو کچھ کپتان کیمبل نے زبانی کہا تھا۔ عملی طور پر اس کی تصدیق ہو گئی۔ اگر انہیں کوئی خرابی برپا کرنی ہوتی۔ تو محاصل کی جانچ نہ کی جاتی۔ بس ابلی سن تم اچھی طرح دیکھ سکتے ہو کہ ہمارے لیئے وار کرنے کو یہ وقت سب سے موزوں ہے۔ اور جو کچھ کرنا ہو۔ وہ آج ہی رات کرنا چاہیئے"!

"جس طرح آپ حکم دیں۔ مجھے اس کی تعمیل میں عذر نہیں۔" خادم نے جواب دیا۔ "مگر آپ کے قابل تعظیم چچا اور ارل آف بریڈل بین نے ایک بات کی مجھے بڑی تاکید کی تھی۔ اور کہا تھا کہ کپتان کیمبل سے اس کا ذکر کر کے کہنا وہ اس پر پوری طرح غور کریں . . ."

"کیا بات؟"

"یہ کہ کیا آپ کو پورا یقین ہے۔ کہ فوج کی چار کمپنیاں یعنی ایک وہ جو آپ کے ساتھ ہے۔ اور تین وہ جنہیں بوقت ضرورت وادی میں داخل کیا جا سکتا ہے۔ آپ کے مطلب کے لیئے کافی ہیں"؟

"کیا! چار سو مسلح آدمی ان مٹھی بھر وحشیوں کو ہلاک کرنے کے لئے کافی نہ ہونگے؟" کپتان کیمبل نے نفرت سے کہا۔ "یقیناً ہمارے چار سو قواعد دان سپاہیوں کے آگے یہ لوگ ہرگز تاب مقابلہ نہ لا سکیں گے۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ اتنی تعداد دن کے وقت۔ یا اس صورت میں کہ باشندوں کو تیاری کا وقت ملتا۔ اور وہ بھی باقاعدہ نظام اختیار کر لیتے کافی ہوتی۔ لیکن موجودہ صورت میں وہ لحاظ سے کافی ہے۔ بس تم نے سر کالن اور ارل آف بریڈل بین کو میری طرف سے کہہ دینا۔ کہ حملہ آدھی رات کے وقت ہی ہونا چاہیئے۔ جب کثیر التعداد باشندے سو رہے ہوں۔ لیکن ہمارے لیئے اس سوال پر مزید گفتگو جاری رکھنا بے سود ہے۔ آؤ۔ اب واپس چلیں۔ ہاں ایک بات

تم سے اور کہنا چاہتا ہوں ۔"

"کہیئے ۔ ڈنکن بروڈی کس وقت . . . ؟"

"آہ یہ تو میں بھول ہی گیا تھا ،" کیمبل نے کہا ۔ "انتظام ایسا ہونا چاہیئے ۔ کہ ٹھیک آدھی رات کو تینوں کمپنیاں تیار ہوں ۔ اور جس وقت اشارہ کیا جائے . . ۔"

"مگر وہ اشارہ کیا ہوگا ؟" ایلی سن نے پوچھا

"تم نے وہ کھڑکی دیکھی ہے ۔ جو قلعہ کے پھاٹک سے دائیں ہاتھ واقع ہے ؟ وہ میرے ہی کمرہ میں کھلتی ہے ۔ جب تک فوج کے داخلہ کی ضرورت نہ ہو ۔ اس وقت تک میرے کمرہ میں کامل تاریکی رہیگی مگر جس وقت اس میں چراغ جلتا نظر آئے ۔ تو ڈنکن بروڈی بلا تامل ان بہادر سپاہیوں کو ساتھ لے کر چل دے . . ۔"

"بہت اچھا ۔" ایلی سن نے قطع کلام کرکے کہا ۔ "لیکن اگر اس وقت قلعہ کی بہت سی کھڑکیوں میں روشنی دکھائی دے ۔ تو ڈنکن بروڈی کو کس طرح معلوم ہو ۔ ان میں سے کونسی کھڑکی آپ کے کمرہ کی ہے ؟"

"اس طرح کہ اپنے کمرہ کی کھڑکی کے قریب میں لیمپ کے سامنے ادھر ادھر ٹہلتا رہوں گا ۔" کیمبل نے جواب دیا ۔ "جس وقت بروڈی اس روشنی کو کبھی ظاہر اور کبھی گم ہوتے دیکھے تو سمجھ لے کہ یہ اشارہ اسی کے لئے ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہوگا ۔ کہ قلعہ میں سب لوگ بے خبر سوتے ہیں کسی کو مطلق اندیشہ نہیں ۔ وہ اس اشارہ کو فوجی حکم کے برابر سمجھے . . ۔"

"بہتر اب میں آپ کا مطلب سمجھ گیا ۔" ایلی سن نے کہا ۔ "لیکن ایک اشارہ اور بھی طے ہونا چاہیئے ۔ میرا خیال ہے کہ حملہ تمام مقامات پر ایک ہی وقت ہونا ہے . . ۔"

"ہاں ایک ہی وقت" کیمبل نے جواب دیا ۔ "میں نے تمہارا اعتراض سمجھ لیا ۔ اس لئے سنو ۔ کہ جس وقت بروڈی میرے کمرہ کی روشنی کو طریق مذکور پر کبھی ظاہر اور کبھی گم ہوتا دیکھے ۔ تو فوجوں کو بڑی احتیاط کے ساتھ چپ چاپ اس درہ کی راہ سے وادی میں داخل کر دے ۔ جس پر سے ہو کر اُسے آنا ہے اور اس کے بعد دوسرے اشارہ کا انتظار کرے ۔ جو اس بارہ میں ہوگا ۔ کہ اب عمل کا وقت آگیا ہے اور قتل عام فوراً شروع ہونا چاہیئے ۔ یہ اشارہ باروت کی اس بڑی مقدار کے دھماکہ کی صورت میں ہوگا جسے میں نے اپنے پاس رکھا ہوا ہے ۔ جب قلعہ کے سامنے پڑے زور کی آواز پیدا ہو ۔ یعنی ایسی گویا اس بارہ توپیں ایک ساتھ چلی ہوں ۔ تو اس وقت ہماری فوجیں غیر معمولی تیزی کے ساتھ حملہ کر دیں"

"میں نے آپ کی ہدایات کو پوری طرح سمجھ لیا۔ اور ان پر مکمل طور سے عمل کیا جائیگا۔"

اس کے بعد دونوں نے گھوڑوں کو ایڑ لگائی۔ اور قلعہ کی طرف واپس ہوئے۔ وہاں آکر ایلی سن نے جواب تک افسر پیمائش کا پارٹ ادا کر رہا تھا۔ لارڈ میکڈانلڈ سے کہا۔ کہ میں نے جتنے مقامات کا معائنہ کیا۔ وہ سب آپکے بیان کے مطابق ثابت ہوئے۔ اور میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوا۔ کہ جدید پیمائش کے بعد آپکے قابل وصول رقم میں سابقہ محاصل کی نسبت بہت تھوڑا اضافہ ہوا ہے۔" اس کے بعد کھانا کھا کر وہ اس کام کی انجام دہی کے لئے روانہ ہوا۔ جو کپتان نے اس کے ذمہ ڈالا تھا۔ وادی میں اس نے اپنے فرض کو اس خوش اسلوبی سے سر انجام دیا تھا۔ کہ ایلین یا تھارسٹین کے دل میں بھی جن سے مزاج بے حد شکی واقع ہوئے تھے۔ ذرا سی بدگمانی پیدا نہ ہوئی۔

اس جگہ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ جس وقت کیمبل اور فرضی افسر پیمائش ایلی سن گھوڑوں پر سوار وادی کے دوسرے حصہ میں گئے ہوئے تھے۔ لارڈ گلن فان۔ فاضل ہمیش اور ان کے چھ سات نوکر قلعہ میکڈانلڈ میں آگئے۔ انہیں معلوم ہوا تھا۔ کہ کپتان کیمبل اور اس کے سپاہی وادی میں خیمہ زن ہیں۔ مگر چونکہ راڈرک اور ایلین کی طرف سے وقتاً فوقتاً تسلی کے خطوط موصول ہوتے رہے تھے۔ اس لئے لارڈ گلن فان یا ہمیش کو اس جماعت کی آمد کی نسبت ذرا سی بدگمانی بھی نہیں تھی بلکہ یوں سمجھنا چاہیئے۔ کہ لارڈ گلن فان محض اس غرض سے قلعہ میکڈانلڈ میں آیا تھا۔ کہ مخالف قبائل میں مدت سے جو عداوت چلی آتی تھی۔ اس کے اختتام پر فریقین کو مبارکباد دے۔ چنانچہ جس وقت ایلی سن روانہ ہو گیا۔ تو کپتان کیمبل سے ملکر لارڈ گلن فان نے کہا۔

"مجھے یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی ہے۔ کہ قبیلۂ کیمبل کے ایک ایسے معزز رکن نے جیسے کہ آپ ہیں قبیلہ میکڈانلڈ سے آشتی کی خواہش کی۔ مجھ سے پوچھیئے تو یہ خاندانی جھگڑے جن کی بدولت اس پہاڑی سرزمین میں بارہا تباہی نمودار ہوئی ہے۔ سخت ہی ناپسندیدہ ہیں اور یہ جاننا باعث مسرت ہے۔ کہ مستقبل قریب میں اس عداوت کی جگہ صلح و آشتی رونما ہونے والی ہے۔ دالیے گلنکو کے قریبی رشتہ دار اور معاون کی حیثیت میں میں نے ضروری سمجھا۔ کہ گلن میں آکر بذات خود آپ سے مصافحہ کروں۔"

کپتان کیمبل نے مکر و ریا برقرار رکھتے ہوئے لارڈ گلن فان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر زور دبایا۔ اور اس کے بعد ہمیش سے بھی مصافحہ کیا جس کے بعد اس قابل یادداشت کو قلعہ کے سارے مکین کپتان کیمبل سمیت دعوتی ہال میں کھانا کھانے کی میز پر جمع ہوئے۔ صرف ایک شخص ان

میں موجود نہ تھا۔ یعنی ایلین میکڈانلڈ!

باب ۔۴۴

ہدایات

آٹھ اور نو بجے کے درمیان کپتان کیمبل نے میزبان سے کہا۔ کہ جس وقت میں ایلی سن کے ساتھ پہاڑیاں دیکھنے گیا تھا۔ رستہ میں سردی لگ گئی۔ اب میری طبیعت ناساز ہے۔ اس لئے اجازت دیجئے کہ اپنے کمرہ میں جاکر آرام کروں۔ اس کے بعد وہ بڑی محبت اور اخلاق کے ساتھ وا لئے گفتگو دیر اس کے رشتہ داروں سے جدا ہوا۔ اور چلتے وقت کہنے لگا۔ کل میں اپنے سپاہیوں کو ساتھ لے کر یہاں سے رخصت ہو جاؤنگا آپ کے در دولت پر میں نے جو آرام پایا ہے۔ بخدا میں اسے مدت العمر فراموش نہیں کر سکتا۔"

اُسے رخصت ہوئے تھوڑی دیر گذری تھی۔ کہ فوج کا سارجنٹ حسب معمول اس کے احکام حاصل کرنے قلعہ میں آیا۔ اس سے پہلے کیمبل نے ہمیشہ اس سے خاندان میکڈانلڈ کے افراد کے روبرو ملاقات کی تھی۔ مگر آج چونکہ اس سے علیحدگی میں ملنا تھا۔ اس لئے وہ بیماری کا بہانہ کر کے اپنے کمرہ میں چلا آیا۔ جب سارجنٹ دعوتی ہال میں جہاں وہ عموماً کپتان سے ملا کرتا تھا۔ گیا۔ تو لارڈ میکڈانلڈ نے اُسے ایک خادم کے ساتھ کپتان کیمبل کے کمرہ میں بھیجدیا۔ جب نوکر چلا گیا۔ تو سارجنٹ باربر نے دروازہ بند کر کے کپتان کے چہرہ کی طرف دیکھا۔ اور اُسے فوراً معلوم ہو گیا۔ کہ آج کوئی خاص ہی معاملہ درپیش ہے۔

کپتان کیمبل نے اپنا ہاتھ سارجنٹ کے شانہ پر رکھ دیا۔ اور لیمپ کی روشنی میں اس کے چہرہ کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ "سارجنٹ باربر میں یقین کرتا ہوں تم شاہ ولیم کے وفادار ہو۔ کیا یہ ٹھیک ہے؟"

"جی ہاں۔ کیوں؟" سارجنٹ نے متعجب ہو کر پوچھا۔

"میں اپنا جواب پھر دونگا۔ پہلے تم میرے سوالوں کا جواب دو۔ اور بتاؤ کیا تم اولوالعزم۔ شجاع اور بہادر ہو؟ کیا تمہارے دل میں بلند آرزوئیں ہیں؟ اور کیا تم فوجی ملازمت میں اونچا درجہ حاصل کرنا چاہتے ہو؟"

باربر نے فوجی نخوت سے سر اٹھایا۔ پھر کہنے لگا۔ "آپ حکم دیجئے۔ کہ میں کس طریق پر اپنے افسر کی خوشنودی مزاج حاصل کر سکتا ہوں۔ اور میں یقین دلاتا ہوں کہ میری طرف سے کسی فرض کی انجام دہی میں کوتاہی نہ ہوگی۔"

" شاباش سارجنٹ! کیمبل نے خوش ہو کر کہا۔" میں یقین کرتا ہوں کہ تم اپنے الفاظ پر قائم رہو گے۔ تم نے ابھی کہا ہے کہ مجھے معلوم ہونا چاہیئے کس طریق پر اپنے افسر کی خوشنودی حاصل کی جا سکتی ہے۔"

" جی ہاں اور میں پھر یہی کہتا ہوں۔" سارجنٹ نے یہ دیکھ کر کہ کپتان کوئی خاص ذکر کرنا چاہتا ہے اپنے لفظوں پر زور دیتے ہوئے کہا۔

" میرے دوست" کیمبل نے سارجنٹ کے چہرے کی طرف اور زیادہ غور سے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔" آج رات ہمیں ایک بہت بڑا کام سرانجام دینا ہے۔" اور اس کے بعد اس حالت میں کہ اس کی آنکھوں میں ایک خوفناک روشنی نمودار تھی۔ اس نے آواز دبا کر آہستہ سے کہا۔" بادشاہ کا حکم جمعیت کی خواہش اور سکاٹ لینڈ کے امن کا تقاضا یہ ہے۔ کہ بدمعاش چوروں کی وہ جماعت جو اس وادی میں آباد ہے فنا کردی جائے ۔۔۔"

کپتان کیمبل کے تمہیدی کلمات کے بعد سارجنٹ بار کو بے شک کسی اہم بیان کی امید تھی جس کی نوعیت کا اس کو علم نہ تھا۔ مگر ایسی اطلاع جیسی کہ اب اس کو دی گئی۔ اس کے فہم و قیاس کی انتہا سے باہر تھی۔ بہت دیر تک وہ حیرت زدہ ہو کر اس کی طرف دیکھتا رہا۔ گویا یہ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ کہ جو کچھ اس نے کہا ہے وہ مذاق تو نہیں؟ لیکن معلوم ہوا کہ کیمبل کے چہرہ سے عزم و استقلال ظاہر تھا جس سے سارجنٹ کو یقین ہو گیا۔ کہ جو کچھ اس نے کہا ہے؟ وہ نہ تو مذاق ہے۔ اور نہ اس سے اس کی وفاداری کی آزمائش مطلوب ہے۔

اتنے میں کپتان نے پھر سلسلہ تقریر شروع کیا۔ مگر اس کے الفاظ اسقدر دبے ہوئے تھے۔ گویا ڈرتا تھا۔ کہ دیوار بھی کان نہ رکھتی ہو۔ کہنے لگا۔" یہ طے ہو چکا ہے۔ کہ قبیلہ میکڈانلڈ کے ہر فرد بشر کو فنا کر دیا جائے وار آج ہی رات ہونا ہے۔ اور یہ کام تمہارا ہے۔ کہ سب آدمیوں کو اس وقت عمل کے لئے تیار رکھو۔ جب ان کو اشارہ دیا جائے۔ لفٹنٹ لنڈسے اور انسائن لنڈسی کو میرے ارادہ کا علم ہے۔ لیکن اگر وہ قلعہ سے باہر جا کر سپاہیوں کو حقیقت حال سے آگاہ کرنے کی کوشش کریں۔ تو شبہ پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ اس لئے میں اس فرض کو تمہارے ذمہ ڈالتا ہوں۔ آجتک تم ہر رات یہ جاننے کے لئے مختلف مقامات کا دورہ کرتے رہے ہو۔ کہ کیا ہر ایک سپاہی موقعہ پر حاضر ہے یا نہیں آج بھی اسی طرح کرو۔ تو کسی کے دل میں شک پیدا نہ ہو گا۔ اور تم اس ذریعہ سے ہر شخص کو وقت معینہ کے لئے تیار کر سکو گے۔"

" کپتان کیمبل" سارجنٹ بار نے اپنے افسر کی طرف سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے کہا۔" آپ کوئی بھی

میرے ذمہ ڈالیں۔ میں اس کی انجام دہی کے لئے تیار ہوں۔ لیکن جو فرض اس وقت آپ نے تجویز کیا ہے۔ وہ اتنا اہم ہے . . . "

"بے شک ہے" کپتان نے قطع کلام کر کے کہا" اور اسی لئے کامل حزم و احتیاط کی ضرورت ہے۔ دیکھو، شاہی حکم نامہ میرے پاس موجود ہے۔ تم پڑھے لکھے ہو۔ اور اس کی عبارت پڑھ سکتے ہو دیکھ لو۔ اس میں کیا لکھا ہے ۔"

سارجنٹ نے شاہ ولیم کا جاری کردہ خوفناک فرمان ہاتھ میں لے کر لیمپ کی روشنی میں اول سے آخر تک پڑھا۔ اور اس عرصہ میں اس کے چہرہ سے انتہائی سنجیدگی کا اظہار ہوتا تھا۔ مطالعہ ختم کر کے اس نے کاغذ واپس دیتے ہوئے کپتان سے کہا "کام بہت خوفناک ہے ۔ مگر شاہی حکم کی تعمیل کرنی ہی پڑے گی ۔"

"ہاں ۔ اس لئے کہ اگر ہم تعمیل نہ کریں ۔ تو خود باغی قرار دیے جائیں گے" کیمبل نے جواب دیا" پس اب میں ضروری ہدایات دیتا اور وہ تجاویز بیان کرتا ہوں جن پر عمل کر کے تم میرے اشارہ کے مطابق چل سکو گے ۔"

اس کے بعد کپتان نے سارجنٹ کے روبرو ضروری تفصیلات بیان کیں ۔ اور اپنی تقریر کے آخر میں کہا۔

"بارپر ۔ بادشاہ کا حکم ہے ۔ کہ وادی گلنکو کو شمشیر و آتش کی نذر کر دیا جائے ۔ اس کام کی انجام دہی میں رحم و انسانیت کو طاق نسیان میں رکھ کر فرض انسانی کو نظر انداز کرنا ہوگا ۔ اس کا خیال بھی دل میں نہ لانا چاہیئے ۔ کہ بادشاہ کے احکام کو عمل میں لاتے ہوئے ہم اس مہمان نوازی کو پیش نظر رکھیں جو یہاں رہ کر حاصل ہوئی ہے ۔ مرد عورتیں بچے ۔ بوڑھے اور جوان خواہ وہ کسی جنس کے ہوں بلا استثنے و امتیاز سب کو ہلاک کر دینا چاہیئے ۔ ان کے مکانات آگ کی نذر کئے جائیں ۔ اور قلعہ کو مسمار کر کے اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے ۔ کہ آیندہ ایسے چوروں کی کسی جماعت کو وادی میں پناہ لینے کا موقعہ نہ رہے ۔ تم میرا مطلب سمجھے ؟ اور کیا تم میری بہادر سپاہ کو اس کام کی انجام دہی کے لئے جو آج ہی رات مکمل ہونا ہے ۔ تیار کر سکو گے ؟"

"کر دونگا ۔" بار پر نے آہستہ سے جواب دیا" مجھے اپنے سپاہیوں کی وفاداری پر کامل یقین ہے اگرچہ اس کے باوجود یہ بھی احتمال ہے ۔ کہ جب ہیں ۔ نہ اول مرتبہ ان کے سامنے یہ ذکر چھیڑ ۔ تو وہ ضرور چونک جائیں گے ۔"

" غیروں کے استعجاب کو فرو کرنے کا سامان میرے پاس ہے"۔ کپتان کیمبل نے کہا "میں تمہیں روپیہ دیتا ہوں۔ اس کو کھلے دل سے سپاہیوں میں تقسیم کرنا۔ اپنے لئے حصہ رکھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ تمہارا انعام کل دیا جائے گا۔ اور تم دیکھو گے۔ کہ وہ اس سرگرمی کے مطابق ہوگا۔ جو میرے احکام کی تعمیل میں ظاہر کرو گے۔"

یہ کہتے ہوئے کپتان کیمبل نے چارپائی کھول کر اس میں سے سونے کے سکوں کی بھری ہوئی تھیلی نکالی۔ اور اسے سارجنٹ کو پیش کیا۔ آخر الذکر کو روپیہ سے محبت تھی۔ تھیلی ہاتھ میں حرکت دی۔ تو طلائی سکوں کی آواز سے اس کے چہرہ پر مسرت کے آثار نمودار ہو گئے۔ کمرہ میں لوہے کا ایک بڑا سا کنستر تھا جس میں چار پانچ سیر کے قریب بارود ہوگا۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کیمبل نے کہا۔ "کیوں یار۔ اس کی آواز غالباً وادی کے سب گھروں تک۔ جہاں آدمی مقیم ہیں پہنچ جائے گی؟"

سارجنٹ نے اس کا جواب اثبات میں دیا۔ اور طلائی سکوں کی تھیلی کو جیب میں ڈال کر رخصت ہوا۔ اس کے چند منٹ بعد کپتان نے لیمپ گل کر دیا۔ مگر ایسا کرنے سے پہلے ضرورت کے موقعہ پر روشنی کرنے کا سامان پاس رکھ لیا۔ تاریکی میں اس نے چارپائی پر لیٹنے کی جرأت نہیں کی۔ کہ ایسا نہ ہو۔ آنکھ لگ جانے سے وقت نکل جائے۔ مگر یہ احتیاط غیر ضروری تھی۔ اس لئے کہ اس کے خیالات میں ایک عجیب جوش موجود تھا جس کا تعلق اس جذبہ انتقام سے سمجھا جا سکتا ہے جو اس کے سینہ میں کام کر رہا تھا۔ اور ایسے حالات میں اُسے نیند آنا سراسر دشوار تھا۔ بہرحال وہ تاریکی میں بیٹھ کر اپنے خیالات پر غور کرنے لگا۔

دس بجے کے قریب لفٹننٹ لنڈسے اور اسٹائن لنڈری والئے گلگتو کے کنبہ کے لوگ ... کو شب بخیر کہہ کر قلعہ میں اپنے کمرہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اور چونکہ لارڈ ڈگلس ثان سفر کی وجہ سے تھکا ماندہ تھا۔ اس لئے وہ بھی اپنے کمرہ میں چلا گیا۔ ایلن میکڈانلڈ جو ایک مدت سے خلوت پسند تھی کپتان کیمبل سے بھی پہلے اپنی خوابگاہ کو جا چکا تھا۔ جہاں اس نے شراب کے کئی جام پیئے۔ اس لئے کہ وہ اپنے خیالات کے اثر تلخ کو اسی طرح رفع کر سکتا تھا۔ اب گویا کمرہ نشست میں صرف لارڈ اور لیڈی میکڈانلڈ لیڈی ایلن یا ڈرک اسٹیش باقی رہ گئے۔ اور وہ اس عظیم سانحہ سے بے خبر جو ساکنان وادی کے خلاف سوچی جا چکی تھی۔ اور جس کی تکمیل کا وقت لمحہ بہ لمحہ قریب آ رہا تھا۔ باہم بے فکر ہو کر گفتگو کرتے رہے۔ آخر رات کے گیارہ بجے تھے۔ کہ لارڈ ا...

لیڈی میکڈانلڈ اپنے کمرہ کی طرف روانہ ہوئے ہمیش بھی رخصت ہو گیا۔ اور راڈرک اور ایلین اپنی خوابگاہ کی طرف چلنے کے لئے اُٹھے۔ جہاں ننھا میک آئین پہلے سو رہا تھا۔ مگر وہ اُٹھے ہی تھے کہ فاکنر حالت اضطراب میں تیز ملتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"ولیم" راڈرک نے اسے دیکھ کر انداز حیرت سے کہا "تم اب تک سوئے نہیں کیا؟ میں نے تمہیں اس کی اجازت دے دی ہے کہ اگر کسی موقعہ پر مجھے دیر تک بیدار رہنے کی ضرورت بھی ہو تو تم بہر حال وقت پر سو سکتے ہو . . ."

"سر راڈرک" ولیم فاکنر نے قطع کلام کرکے کہا "میں اس بے جا مداخلت کے لئے معافی چاہتا ہوں مگر آپکو اطلاع دینا ضروری تھا۔ کہ ایک عورت قلعہ میں آئی ہے۔ جو اسی وقت لیڈی ایلین سے ملنا چاہتی ہے۔ آپ اس سے واقف ہیں۔ مگر خدا جانے کس لئے وہ اس وقت عجیب وحشت کی حالت میں ہے . . ."

"آخر وہ کون ہے؟" ایلین نے انداز حیرت سے دریافت کی۔

"بیگم صاحب مارگرٹ لیبلی" خادم نے عرض کیا "معلوم ہوتا ہے وہ آپ کے لئے کوئی خاص خبر لائی ہے۔ اگرچہ مجھے معلوم نہیں وہ خبر کیا ہے۔ میں نے اس سے کہا تھا۔ کہ شائد آقا اور بیگم سو چکے ہیں۔ اور میں صبح تک کسی خادمہ خلد راکے سپرد کرنا چاہتا تھا۔ مگر اس نے باصرار کہا۔ کہ خواہ کچھ ہو میں اسی وقت ان سے ملنا چاہتی ہوں۔"

"اچھا تو آنے دو۔" راڈرک نے کہا۔

"میں ابھی اس کو بلا لاتا ہوں" خادم نے جواب دیا "لیکن آپ نے میرے اس وقت تک بیدار رہنے پر حیرت ظاہر کی تھی۔ اس کی نسبت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم دس بارہ آدمی باورچی خانہ میں بیٹھے ہوئے تھا رسٹین کی باتیں سن رہے تھے۔ جو آج بالکل ہی مجذوب معلوم ہوتا ہے۔ معلوم نہیں اسے کیا تکلیف ہے۔ مگر وہ بار بار کہتا ہے۔ کہ آج رات وادی گلنکو پر ضرور کوئی خوفناک آفت نازل ہونے والی ہے . . ."

"مجھے ڈر ہے۔ کہیں تھارسٹین کا دماغ نہ چل جائے" راڈرک نے کہا "میں کچھ مدت سے دیکھ رہا ہوں کہ اس کے انداز عجیب وحشت کی صورت اختیار کر رہے ہیں۔ مگر ولیم تم یقیناً اس کی باتوں کو قابل تسلیم نہیں سمجھتے ہو؟"

"سر راڈرک میں حیران ہوں کہ اس کا کیا جواب عرض کروں" خادم نے کہا "اس لئے کہ میرے

اپنے دل میں ایک مبہم اور نامعلوم اندیشہ پیدا ہو رہا ہے . . . "

"آہ! کیا تم بھی بیوقوف بننے لگے ہو۔" راڈرک نے ہنستے ہوئے کہا "مگر جاؤ۔ مارگرٹ انتظار کرتی ہو گی۔ اس کو یہیں بھیج دو۔ عجب نہیں وہ کوئی خاص خبر لائی ہو۔"

یہ حکم پاکر ولیم فاکنر کمرۂ نشست سے رخصت ہو کر دعوتی ہال میں آیا۔ یہاں آتشدان کے سلگتے ہوئے کوئلوں کے پاس بیٹھی ہوئی مارگرٹ لیسلی بدن گرم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس نے برف سے ڈھکی ہوئی زمین پر بہت سا فاصلہ پیدل طے کیا تھا جس سے بدن سُن ہو چکا تھا۔ پاؤں بھیگے اور بال بکھرے ہوئے تھے۔ اور چہرہ سے توحش ظاہر ہوتا تھا۔ ولیم فاکنر نے اسے ساتھ چلنے کو کہا اور اس کمرہ میں لے گیا۔ جہاں راڈرک اور ایلن بیٹھے ہوئے تھے۔ قدرتی طور پر فاکنر کے دل میں یہ جاننے کی خواہش تھی۔ کہ مارگرٹ نے ایسی خوفناک رات میں اتنی جلدی کا سفر کیوں اختیار کیا اور اس نے اس کی آمد کو ایک حد تک ان مبہم اندیشوں سے منسوب کرنے کی بھی کوشش کی۔ جو اس کے اپنے دل میں پیدا ہو رہے تھے۔ لیکن چونکہ بلا طلب وہاں ٹھیرنا سوئے ادب تھا اس لئے وہ طوعاً و کرہاً اس کمرہ سے واپس ہوا۔ اور دعوتی ہال میں پہنچکر وہیں آتشدان کے پاس بیٹھ گیا کیونکہ سردی سے اسے نیند کی رغبت نہ تھی۔

اس کے چلے جانے پر مارگرٹ لیسلی آگے بڑھ کر بہنوں کی محبت کے ساتھ لیڈی ایلن سے بغلگیر ہوئی۔ پھر مضطربانہ راڈرک کی طرف رُخ کر کے اس کا ہاتھ اس طرح اپنے ہاتھ میں لیا جیسے بہن نے بھائی کے ہاتھ کو پکڑا ہو۔ اس کی صورت سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ دلی جذبات الفاظ کو زبان سے ادا ہونے نہیں دیتے۔ راڈرک اور ایلن کچھ دیر ہمدردانہ طریق پر اس کی طرف دیکھتے رہے۔ اگرچہ ان کے دل میں یہ جاننے کے لئے بے چینی تھی۔ کہ وہ کیا کہنا چاہتی ہے۔ خصوصاً اس لئے کہ کسی نامعلوم وجہ سے گذشتہ چند منٹ کے عرصہ میں خود ان کے اندر اسی قسم کے اندیشے پیدا ہو گئے تھے۔ جیسے تھوڑی دیر پیشتر ولیم فاکنر نے ظاہر کئے تھے۔

"مارگرٹ" ایلن نے اینڈریو لیسلی کی بیوی کی طرف دیکھ کر ہمدردی کے لہجہ میں کہا "سردی کی شدت سے تمہارا حال ابتر ہے۔ اور آگ کے پاس بیٹھ جاؤ۔ اس بوتل میں شراب ہے۔ تھوڑی پیو۔ کہ تمہارا بدن گرم ہو۔"

"معزز خاتون آرام کی فکر سے پہلے مجھے وہ بات عرض کر لینے دیجئے جس کے لئے میں نے لنڈن سے یہاں تک کا سفر اختیار کیا۔ فاصلہ طویل اور رستہ خطرناک تھا" مارگرٹ نے کانپتے

"ہاں ٹھیک ہے۔" راڈرک نے زور سے کہا "معلوم ہوتا ہے ہم نے اس موقعہ پر غیر معمولی طور پر سادہ لوح ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ مارگرٹ شاید تمہیں معلوم نہ ہو۔ مگر یہ امر واقعہ ہے کہ قبیلہ کیمبل کے آدمی وادی میں داخل ہو چکے ہیں . . ."

"قبیلہ کیمبل کے آدمی!" مارگرٹ نے انداز حیرت سے کہا۔ "وہ جو آپ کے جانی دشمن ہیں! اسرائے کنگس ہوس میں میرے رشتہ داروں کو اس کا حال معلوم نہیں۔ ورنہ وہ ضرور مجھے اس کی خبر دیتے مگر یہ بھی ممکن ہے کہ وہ جلدی میں سارا حال نہ کہہ سکے ہوں۔ اس لئے کہ میں وہاں صرف گھوڑا بدلنے کے لئے ٹھہری تھی۔ اور ہاں اب مجھے یاد آ گیا۔ بڑے ابا نے ذکر کیا تھا کہ آج شام کو آرگل کی فوج کی ایک کمپنی سرائے میں ٹھہری تھی جس کے بعد وہ گلن کے جنوبی پہاڑوں کی طرف روانہ ہو گئی۔"

"اُف! اب میرے دل میں اتنے ہی زیادہ شکوک و شبہات پیدا ہو رہے ہیں۔ جتنا میں نے آنکھیں بند کر کے اعتماد کیا تھا۔" راڈرک نے جلدی سے کہا "مگر ہمیں کوئی کام سوچے سمجھے بغیر حالت اضطراب میں نہ کرنا چاہیئے۔ اگر وادی کے لوگوں میں جوش پھیل گیا۔ تو گلنکو کے آدمی کیمبل کے سپاہیوں کو آن واحد میں ہلاک کر دیں گے۔ میں جا کر دیکھتا ہوں کہ آج کی رات سکون رہے گا یا نہیں۔ صبح میں والد اور لارڈ گلن خان سے اس کا ذکر کروں گا۔ اور ان کے مشورے سے ضروری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ ایلین تم اپنی اچھی سہیلی مارگرٹ کی خاطر داری کرو۔ میں ابھی واپس آتا ہوں۔"

اتنا کہہ کر سر راڈرک میکڈانلڈ ایلین سے بغلگیر ہوا۔ اور طرہ دار ٹوپی پہن کر دعوتی محل کی طرف اُترا۔ کسی نامعلوم وجہ سے ایلین کو اس کی یہ عارضی رخصت بھی صدمہ جان گداز کی طرح محسوس ہوئی۔ مگر اس نے اُسے واپس بلانا یا ٹھہرنے کی التجا کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اس لئے کہ آخر وہ بھی ایک بہادر خاندان کی بیٹی تھی۔ اس کی طرف سے کمزوری کا اظہار غیر ممکن تھا۔

دعوتی محل میں راڈرک نے دیکھا۔ کہ ولیم خاکمز آتش دان کی بجھتی ہوئی آگ کے پاس بیٹھا ہے اس نے اُسے بھی اپنے ساتھ لے لیا۔ مختصر لفظوں میں اس نے اس سے مارگرٹ لیسلی کی آمد کا پُر اسرار مقصد بیان کیا۔ اور بتایا کہ وہ کس لئے لندن سے سفر کرتی ہوئی یہاں آئی ہے۔ سارا حال سُن کر خادم نے کہا "سر راڈرک یقین جانئے مس رشین کے الفاظ محض کسی مذہب کی بڑ نہیں ہیں۔"

"چپ!" راڈرک نے جلدی سے کہا "ایسا نہ ہو کسی کو خبر ہو جائے۔ تمہاری تلوار غالباً تمہارے پاس ہے۔ اور میں بھی مسلح ہوں۔ ٹوپی پہن لو۔ اور میرے ساتھ چلو۔"

خادم و مخدوم دونوں محل سے رخصت ہوئے۔ پھاٹک پر حسب معمول دو آدمی پہرہ دے

رہے تھے۔ لیکن گوراڈرک نے باہر نکلتے ہی شناخت کا خفیہ لفظ کہہ دیا۔ تاہم انہوں نے کسی نامعلوم
وجہ سے "ہو کم در" کی آواز نہیں لگائی۔

باب ۔ ۵۴

غدر سے پہلے

مسز راڈرک میکڈانلڈ کو قدرت سے خود ضبطی و استقلال کا مادہ بدرجہ اتم حاصل تھا۔ وہ عام حالات میں
وہ بآسانی جوش میں نہیں آتا تھا۔ جب خطرہ کا سامنا اور حزم و احتیاط کی ضرورت ہو تو ایسے موقعوں پر
اس کی طرف سے ایسی دلیری کا اظہار ہوتا تھا۔ اس لئے کہ وہ سکون و استقامت جو اس کی فطرت کا حصہ
تھی۔ ایسے موقعوں پر خوب کام دیتی تھی۔ اس قسم کا جوش لامحالہ جو انسان کو آزمائش کے وقت مضطرب
و پریشان کر دیتا ہے اس میں قطعاً موجود نہ تھا۔ پس قلعہ سے نکل کر نہ اس نے جلد بازی کی۔ نہ اس
کی صورت سے اضطراب ظاہر ہوا۔ اس کی نقل و حرکت پتہ دیتی تھی۔ کہ وہ اپنے خیالات پر پوری
طرح قادر ہے۔ اور طبعی استقلال سے حالات و اتفاقات کا بخوبی مقابلہ کر سکتی ہے۔ اس کا مطلب
یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ جب مارگرٹ لیبلی کے بیان سے اس کے دل میں تنبیہ کیمبل کے متعلق عظیم اتہام
نے دفعتاً بدگمانی کی صورت اختیار کی۔ تو اس سے اس کے سینہ میں مضطربانہ خیالات کا ہجوم
نہیں ہوا۔ نہیں۔ ایسا ہونا تو قدرتی تھا۔ مگر اس نے جلدی ہی ان خیالات پر اس طرح قابو پا لیا۔
کہ ان کی وجہ سے وہ گھبراہٹ جو ایسے موقعوں پر پیدا ہوا کرتی ہے۔ رونما نہ ہو سکی۔

وہ اس ڈھلوان پر جو وادی کے اندر کی طرف جاتی تھی۔ بڑے سکون کے ساتھ اتری۔ ولیم فاکس
چپ چاپ اس کے ساتھ تھا۔ رات انتہا درجہ تاریک اور سرد ہوا چل رہی تھی۔ گذشتہ برفباری
کے باعث زمین اب تک یخ بستہ تھی۔ اور محض اس برف میں منعکس ہونے والی روشنی کی بدولت تاریکی
میں رستہ چلنا ممکن تھا۔ پھر بھی راڈرک کبھی کبھار ادھر ادھر دیکھنے کے لئے رک جاتا تھا۔ لیکن سکوت میں
کوئی آواز جو بے چینی کا موجب ہوتی سنائی نہ دی۔ اہل وادی کے مکانات کے قریب اس نے کان لگا
کر سنا۔ ہر طرف کامل خاموشی تھی۔ کہیں کہیں کسی مکان کی کھڑکی سے روشنی نظر آتی تھی۔ لیکن ایسی علامات
سے معلوم ہوتا کہ بعض لوگ اب تک بیدار ہیں۔ تاہم وہ مدہم تھیں۔ اور دو تین مقامات پہ تو
راڈرک کے دیکھتے دیکھتے روشنی گل کر دی گئی۔ غرض گلنکو میں کامل سناٹا تھا۔ صرف قدرت کی آواز

جو کبھی خاموش نہیں ہوتی۔ اس سکوت میں خلل انداز ہوتی تھی۔ کونا ندی کا جھاگ اڑاتے ہوئے بہنا پہاڑی دریاؤں کا دبا ہوا شور۔ ہوا میں درختوں کی بے برگ شاخوں کے حرکت کرنے کی آواز یا گاہ بگاہ پہاڑی کوؤں یا عقابوں کی چیخیں۔ بس یہ آوازیں تھیں جو وادی میں کبھی کبھی سنائی دے جاتی تھیں ان کے سوا کامل خاموشی تھی۔

راڈرک آگے کی طرف چلتا گیا۔ اور اس اثنا میں اس کے اور ولیم فاکنر کے درمیان بہت کم گفتگو ہوئی۔ مگر دفعتاً اس قسم کی آواز سنائی دی۔ جیسے کوئی وحشی درندہ زور سے کراہتا ہو۔ اسے سن کر دونو رک گئے۔ اور کان لگا کر سننے لگے۔ آواز بدستور آ رہی تھی۔ کونا کی پر خروش ندی کے شور میں وہ کبھی دب جاتی۔ اور کبھی اس سے بلند و بالا پھر ایک بار صاف وہ اچھے طور پر سنائی دیتی تھی راڈرک اور اس کا خادم آہستہ چلتے ہوئے دریا کے کنارے تک گئے تاریکی میں آنکھیں پھاڑ کر دیکھا۔ تو رات کے سناٹے میں پھیلا ہوا صلیبی درخت اور بھی تاریک اور خوفناک نظر آتا تھا۔ چونکہ آواز اسی طرف سے آتی تھی۔ اس لئے وہ اور آگے گئے۔ تو معلوم ہوا کہ کوئی تاریک چیز جو شب کی سیاہی سے بھی زیادہ تاریک ہے۔ درخت کی بے برگ شاخ کے ساتھ لٹک رہی ہے۔ ولیم فاکنر اس خیال سے خائف ہو کر کہ یہ شاید ہرڈک اسود کی روح ہے جسے اسی درخت سے پھانسی پر لٹکایا گیا تھا۔ اپنے آقا کے ساتھ لگ گیا مگر عین اس وقت وہ تاریک صورت درخت سے جدا ہو کر ہوا میں اڑنے لگی۔ اب جو اس نے بازو پھیلائے تو معلوم ہوا کہ کوئی بہت بڑا عقاب تھا۔ جو ان کی آمد پر وہاں سے اڑ گیا۔ اتنے میں کونا کے کھولتے ہوئے پانی کے شور سے اونچی ایک تیز چیخ کی آواز سنائی دی۔ جس نے راڈرک اور فاکنر کے دل میں واٹ گلنکو کے اس بچہ کی روایت کی یاد تازہ کر دی جس کی نسبت مشہور تھا۔ کہ کئی سال گذرے۔ وہ اس ندی میں غرق ہو گیا تھا۔ اور اس کی غرقابی کی چیخ اب تک آدھی رات کے وقت لوگوں کو سنائی دیتی تھی۔ مگر جب وہ عظیم پرندہ پھر ان کے پاس سے اڑتا ہوا گذرا تو معلوم ہوا کہ یہ چیخ حقیقت میں اسی کی تھی۔ لیکن اس کے بازوؤں کی پھڑپھڑاہٹ رکی ہی تھی۔ کہ ایک اور آواز ان کے کانوں تک پہنچی جس سے انہوں نے معلوم کیا۔ کہ کوئی شخص یخ بستہ زمین پر چلتا ہوا ان کی طرف آ رہا ہے۔ اس کے پاؤں سے برف کے تڑخنے کی آواز صاف طور پر سنائی دیتی تھی۔ اس سے انہیں اس خوفناک مقام کی نسبت ایک اور روایت یاد آئی۔ جو یہ تھی۔ کہ بدنصیب کیٹرینا کی روح رات کے وقت اس مقام کو دیکھنے کے لئے آیا کرتی ہے جہاں قتل کی واردات ہوئی تھی۔ اتنے میں کراہنے کی وہی آواز جسے سن کر راڈرک اور ولیم فاکنر اس طرف آئے تھے۔ مگر جو گذشتہ چند لمحوں میں بند ہو گئی تھی۔ پھر سنائی دی۔ اور اس مرتبہ وہ اسی سمت

سے آتی تھی۔ جدھر انہوں نے قدموں کی چاپ سنی تھی۔ ان کے دیکھتے دیکھتے رات کی تاریکی سے ایک لمبی تڑنگی صورت نمودار ہوئی۔

"ڈرو نہیں۔ یہ تھارسٹین ہے۔" راڈرک نے فالکنر سے کہا۔

"آہ میرا نام کون لیتا ہے؟" دیو قامت شخص نے پوچھا۔ اور پھر تیز چلتا ہوا وہ بھی اسی مقام پر آگیا۔ جہاں راڈرک اور فالکنر کھڑے تھے۔ انہیں پہچان کر اس نے کہا "کیوں بھلا۔ اتنی رات گئے آپ کو یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا آپ بھی ان روحانی آوازوں کو سننے آئے ہیں۔ جو ہوا میں شامل ہیں؟ یا اس پیام تنبیہہ کو سننے کے لئے جسے بادنسیم بازوؤں پہ لئے پھرتی ہے؟"

راڈرک نے دیکھا کہ تھارسٹین اس وقت بڑے اضطراب کی حالت میں ہے۔ اس کی نگاہوں سے غیر معمولی چمک خارج ہوتی تھی دلاسا دے کر کہنے لگا "تھارسٹین یہ تو مجھے تم سے پوچھنا چاہیئے کہ تم کیوں رات کے وقت بے چین پھرتے ہو؟ کس لئے تمہارے منہ سے کراہنے کی پر درد آواز نکل رہی ہے؟"

"مسٹر راڈرک۔ آپ کو میرے اضطراب و اضطرار کی وجہ معلوم ہے۔" تھارسٹین نے جواب دیا۔ "آپ خوب جانتے ہیں میں کس لئے بادیہ پیمائی کر رہا ہوں۔ دیکھیے میں پھر کہتا ہوں۔ وقت پر خبردار ہو جائیے۔ ہماری سرزمین وطن کو لاتعداد خطرات کا سامنا ہے۔ اور میرا دل کہہ رہا ہے۔ کہ وہ خطرات اب سر پر آ چکے ہیں۔۔۔ مگر نہیں آپ جائیے۔۔۔ دونوں تشریف لے جائیے۔ میں صلیبی درخت کے پھیلے ہوئے بازوؤں کے نیچے لیٹ کر پھر ایک بار ان روحانی آوازوں کو سنوں گا۔ جو رہ رہ کر میرے کانوں میں آ رہی ہیں۔"

"تھارسٹین" راڈرک نے کہا "تم کس طرح کے افسردہ کن خیالات کو دل میں جگہ دو۔ ان سے قوت فیصلہ میں خلل واقع ہوتا ہے۔ اور وہ تمہاری ذہانت پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان کی الجھن میں تم نہیں جان سکتے۔ کیا ہونے والا ہے۔ یہ بات مجھے بھی معلوم ہے۔ کہ ہم سے کوئی غداری ہوا چاہتی ہے۔۔۔"

"آہ!" تھارسٹین نے چونک کر کہا "کیا میرے کان صحیح سنتے ہیں؟ کیا یہ الفاظ سر راڈرک میکڈانلڈ ہی کے منہ سے نکلے ہیں؟ کیا آخر کار آپ کی آنکھیں بھی کھلنے لگی ہیں؟۔۔۔"

"بدقسمتی سے۔ ہاں!" راڈرک نے جواب دیا "اب میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہمارے خلاف ضرور کوئی سازش کی گئی ہے۔ مگر وہ سازش کیا ہے۔ اس کا حال نہ مجھے معلوم ہے اور نہ تمہیں۔"

"لیکن کیا آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ اس سازش کی تہ میں کس کا ہاتھ کام کرتا ہے؟" بھارشین نے پوچھا۔

"جی میں جانتا ہوں۔" راڈرک نے جواب دیا۔ "اور اگر میرے شبہات بے جا ہوں۔ تو میں ان کے لئے خدا سے مغفرت کا طلبگار ہوں۔ بصورت موجودہ میرا خیال ہے کہ تمہارے اندیشے صحیح ہیں۔ اور جان کیمبل حقیقت میں قبیلہ میکڈانلڈ کا دوست نہیں۔ فی الواقعہ بھارشین مجھے آج شب اطلاع ملی ہے کہ ہم سے عنقریب کوئی غداری ہوا چاہتی ہے۔ اسی لئے میں اس وقت قلعہ سے باہر نکلا ہوں۔ . . ."

"اطلاع! ہم۔ اچھا تو کس ذریعہ سے اطلاع ملی ہے؟" دیوہیکل پہاڑی نے دریافت کیا۔

"مارگرٹ بیلی کی معرفت۔ جو سرائے کنگس ہوس کے مالک بڈھے مارین کی پوتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ محض یہ اطلاع دینے لنڈن سے یہاں آئی ہے۔ اور اس خراب موسم میں اس نے ایسے طویل سفر کی زحمت صرف اس لئے گوارا کی ہے . . ."

"بس میں سمجھ گیا۔" بھارشین نے جوش کی حالت میں قطع کلام کرکے کہا۔ "اور اب اس مضمون پر زیادہ بحث کی ضرورت نہیں۔ آئیے ہم قلعہ میں چل کر کیمبل کو گلے سے پکڑ لیں۔ اور صاف لفظوں میں کر دیں کہ تم دغاباز اور غدار ہو۔ ہم اسے حقیقت حال کے اظہار پر مجبور کریں۔ اور اس کے بعد صلیبی درخت پہ لٹکا کر اسکی ناپاک زندگی کا خاتمہ کر دیں۔ پھر وادی کے ہر حصہ میں اعلان عام ہو کہ اسکی فوج کے ہر جوان کو بلا تامل نذر اجل کیا جائے۔ ہمارے کھانڈے آتا ہوا چاہتے ہیں۔ آئیے آئیے . . . وہ منتظر بیٹھا ہے۔"

"نہیں بھارشین مجھکو یہ درست نہیں۔" راڈرک نے استقلال کے لہجہ میں کہا۔ "تمہارے ولی نعمت کے بیٹے کی حیثیت میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اس خوفناک اور مجنونانہ تجویز کو دل سے نکال دو۔ اور جس طرح میں کہتا ہوں کرو۔"

"اچھا تو جیسے میں ایسی طرح کروں گا۔" بھارشین نے رنج و افسردگی کے لہجہ میں کہا۔ "مگر اتنا مجھے پھر کہنے دیجئے۔ کہ جو کرنا ہو اسے اپنی اور دوسروں کی سلامتی کو پیش نظر رکھ کر کیجئے۔"

"بھارشین" راڈرک نے سنجیدہ آواز میں کہا۔ "اگر مجھے تمہاری دیانت اور نیک ارادہ کا یقین نہ ہوتا تو یقیناً ان الفاظ کو ہرگز برداشت نہ کرتا۔ مگر تم ایک وفادار دوست ہو۔ اس لئے آؤ ہم دونوں پھر قلعہ میں جا کر نگرانی کریں گے۔ اور صبح اس معاملہ کو مارگرٹ بیلی کی دی ہوئی اطلاع کی روشنی میں سب کے سامنے زیر بحث لایا جائے گا۔"

اتنا کہہ کر راڈرک صلیبی درخت سے ایک طرف کو چلا۔ اور فاکز اور بھارشین بھی اس کے

میں خوب آنکھیں پھاڑ کر دیکھا۔ لیکن کچھ نظر نہ آیا۔ ہاں آوازیں برابر سنائی دیتی تھیں۔ اور وہ بھی کچھ کم خوفناک نہ تھیں۔ دوسری جانب ان کے سامنے قلعہ کی کھڑکی میں اب تک وہ عجیب بیہودہ روشنی کبھی گم اور کبھی ظاہر ہو رہی تھی۔ تینوں حیران تھے۔ کہ آخر کیا اسرار ہے۔ وہ عقاب اسی تیزی رفتار سے اڑے جا رہے تھے جس کی انہیں امید نہ تھی۔ اور اسی رفتار سے۔ راڈرک کے دل میں فکر و تشویش بڑھ رہی تھی۔

اس عرصہ میں قدموں کی آواز قریب تر ہوتی گئی۔ اور اب اس میں کچھ بھی شک نہ تھا۔ کہ وہ بہت سے آدمیوں کے برف پر چلنے کی آواز ہے۔ یہ معلوم کرنا ذرا بھی مشکل نہ تھا۔ کہ کوئی مسلح جماعت وادی میں داخل ہو رہی ہے۔ مگر کس طرح؟ اس کا اندازہ کرنا سخت دشوار تھا۔ اس لئے کہ وادی کے دونو جانب اور اس کے وسط میں بھی جا بجا پہرہ دار متعین تھے جن کے پاس آتشی اسلحہ موجود تھے۔ یہ پہرہ دار بوقت ضرورت ان کے فائر سے ساکنان وادی کو باآسانی خبردار کر سکتے تھے۔ لیکن نہ انہوں نے فائر کیا۔ نہ کسی اور طریقہ پر اطلاع دی۔ مگر۔ آہ! دفعتاً راڈرک کے دل میں ایک اور خیال پیدا ہوا۔ شاید یہ آواز اس تنگ پہاڑی رستہ کی طرف سے آ رہی تھی جس کی راہ سے بہ ہزار ہمت کہ آدمیوں نے اسٹہ اور لیڈی ایلین کو ۱۶۹۲ء کے موسم بہار میں بھگانے جانے کی کوشش کی تھی۔ کچھ شک نہیں کہ قبیلہ کلنکو کے خلاف کوئی نہایت خوفناک پیچیدہ اور پراسرار سازش عمل میں لائی جا رہی تھی۔ جس کے خطرات شب کی تاریکی میں اور زیادہ ہیبت اختیار کر رہے تھے۔

یہ خیالات عقاب کی تیزی پرواز کے ساتھ راڈرک کے دماغ میں پیدا ہوئے۔ اور اس نے خلاف معمول جوش کے لہجہ میں کہا "تھارسٹین۔ فاکز۔ طوفان نمودار ہوا چاہتا ہے۔ جلد ہی قلعہ تک پہنچنے کی کوشش کرو۔"

تینوں آگے کی طرف بھاگنے لگے۔ مگر جلدی ہی معلوم ہوا کہ ایک اور جماعت ان کے آگے تھوڑے فاصلہ پر چل رہی ہے۔ جو شاید اس جماعت کا ہراول تھی جس کے قدموں کی آواز انہوں نے پیشتر سنی تھی۔ ان کے بھاگنے کی آواز سن کر اگلی جماعت کے آدمی چونک گئے۔ اور ان کو پکڑنے کے لئے پیچھے مڑے۔ یہ حالت دیکھ کر تینوں نے اپنے ہتھیار سنبھال لئے۔ مگر دشمن کے آدمی کثیر التعداد تھے۔ انہوں نے ان کو واحد میں ان کو نرغہ میں لے لیا۔ پھر بھی اس جرأت و شجاعت سے کام لے کر جو خطرہ کی حالت میں آپ ہی آپ صورت اختیار کر لیتی ہے یہ لوگ دشمن کی صفوں کو چیر کر نکل گئے۔ راڈرک کی تلوار نے کئی آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتارا۔ تھارسٹین کے قوی ہاتھوں میں اس کی تلوار نے خوب ہی جوہر دکھائے۔

ولیم فاکنر نے بھی کچھ کم داد شجاعت نہیں دی۔ سارا عمل صرف دو تین منٹ کے عرصہ میں ختم ہوا۔ اور اس کے
بعد وہ دشمن کے نرغہ سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس میں شک نہیں۔ غنیم کے سپاہیوں کے پاس
اب وقت بھی نہیں۔ مگر اس بارہ میں تاکیدی احکام جاری کئے جا چکے تھے کہ فوری اشارہ سے پہلے
جو کپتان کیمبل نے قلعہ سے دینا تھا۔ کسی کی طرف سے کوئی ایسی کارروائی ہرگز عمل میں آنے پائے جس
سے شور پیدا ہو۔ علاوہ بریں تاریکی میں سپاہیوں کو اس کا بھی علم نہ ہو سکا۔ کہ ان شخصوں میں جو
ان کے قابو میں آ کر نکل گئے۔ راڈرک شامل تھا۔ ورنہ وہ نتائج کی پرواہ نہ کر کے ضرور ہی ان پر فائر
کر دیتے۔ بہرحال تینوں دشمن کی گرفت سے بچ کر نکل گئے۔ اور شب کی تاریکی سے مدد پا کر بے تحاشا
بھاگ نکلے۔ چند آدمیوں نے ان کا تعاقب کیا۔ مگر ناکام رہے۔ اور وہ بھاگ کر کھاروں کے پیچھے
ایک تنگ مقام پر پناہ گزین ہو گئے۔

مگر اس موقعہ پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس آزمائش کے وقت انہوں نے بھاگنا کیوں منظور کیا؟
آخر کم تھا ڈیشین جیسے محب وطن کو یہ کیونکر گوارا ہوا کہ وہ تلوار ہاتھ میں لئے ہوئے لڑ کر جان دے دینے
کی بجائے راہ فرار تلاش کرے؟ بات یہ ہے کہ دشمن کے نرغہ میں آتے ہی انہوں نے معلوم کیا کہ یہ سپاہی
آرگل کی رجمنٹ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یعنی اس فوج سے جن کے ساتھ غدار کیمبل کا تعلق تھا۔ یہ معلوم کرتے
ہی ان کے دلوں میں سازش و غداری کے بدترین شبہات کی تصدیق ہو گئی۔ اور اب انہوں نے سمجھا کہ
ضرورت ان کے ساتھ لڑ کر جانیں ضائع کرنے کی نہیں۔ بلکہ جس طرح بھی ممکن ہو ان سے بچ کر کسی نہ کسی
طریق پر ان سے پہلے قلعہ میں پہنچنے کی ہے کہ مکینوں کو معاملات کی خوفناک حقیقت سے آگاہ کیا جا سکے۔

لیکن سلسلہ داستان جاری رکھنے سے پہلے ہم اس جگہ یہ واضح کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ اس وقت
جس کا حال ہم بیان کر رہے ہیں معاملات کی صحیح حالت کیا تھی۔ راڈرک، ڈیشین اور ولیم فاکنر کا مقابلہ
دشمن کی ہراول فوج سے قلعہ کے سامنے پھاٹک سے قریباً [illegible] گز کے فاصلے پر ہوا تھا۔ اور جب وہ
ان کی گرفت سے بچنے میں کامیاب ہوئے تو اس سمت میں بھاگ نکلے جدھر [illegible] تھا جس مقام پر
وہ پناہ گزین ہوئے۔ وہ گلن کا سب سے ویران حصہ تھا۔ یہاں نہ آبادی تھی نہ کوئی مکان تھا۔ ہاں کسی گڈریا
کی جھونپڑیاں اس [illegible] پر واقع تھیں جن پر [illegible] تو اس کے متعلق دشمن کے سپاہیوں
سے ملے تھے۔ جس مقام پر وہ اس وقت پہنچے۔ اس سے قریب ترین [illegible] کی تھی۔ لیکن اس تک
پہنچنے کا اس کے سوا کوئی رستہ نہ تھا کہ وہ اسی [illegible] جہاں انہوں نے مقابلہ کیا تھا

کی گرفت میں آنے کا خطرہ تھا۔ پس وہ اسی راہ پر تیز چلتے گئے۔ مگر ایک دوسرے کے ساتھ نہیں۔ بلکہ
اس صورت میں کہ جو ان میں زیادہ تیز رفتار تھا۔ سب سے آگے۔ دوسرا اس سے پیچھے اور تیسرا دونوں کے آخر
میں۔ یہ بیان کرنا لاحاصل ہے کہ سرعت رفتار میں راڈرک ہی سب میں بڑا ہوا تھا۔ کسی خوفناک مبہم
خطرہ کے احساس سے پریشان ہو کر جو اس کے اعزہ و اقارب پر برق کی تیزی رفتار سے گرا چاہتا تھا۔
وہ بے تحاشا آگے کی طرف دوڑ رہا تھا۔ وقت ایسا نہ تھا کہ ذہنی سکون یا طبعی اطمینان قائم رہتا۔ خطرہ
کی حالت میں کون ہے جو ہراساں نہیں ہو جاتا؟ دماغ میں ایک گرداب عظیم اور قلب کے اذن و بطن
میں خون کی رفتار تیز رو پہاڑی ندی کی باڑھ سے مشابہ تھی۔ اضطراب نے پاؤں کو صبا رفتار بنا دیا۔
ایک لمحہ میں ۱۲۔ ۱۵ قدم کی رفتار سے چلتا وہ برف سے ڈھکی ہوئی زمین کو طے کرتا گیا۔ رساتھی پیچھے
رہ گئے۔ مگر اسے ان کو ساتھ لینے کی مہلت نہ تھی۔ فی الحقیقت ان کا خیال ہی اس وقت دماغ سے
خارج ہو چکا تھا۔ کوشش فقط یہ تھی۔ کہ کسی طرح دشمن سے پہلے قلعہ میں پہنچ کر سب کو اتنی دیر پہلے خبردار
کر دیا جائے۔ کہ چھت پر الاؤ جلانے سے وادی کے تمام باشندے خطرہ سے آگاہ ہو جائیں۔

غرض وہ پوری تیزی رفتار سے آگے کی طرف چلتا گیا۔ اور گو یہ دوڑ زندگی اور موت کی دوڑ
تھی۔ تاہم رفتار کی تیزی خیالات کی تیزی پر غالب ہوئی۔ وہ ہر قدم پر اس کے ساتھ تھے۔ آتشی تیروں
کی طرح دماغ میں داخل ہو کر وہ دائرہ کی صورت میں حرکت کرتے ہوئے اضطراب و انتشار پیدا کر کے
برق کی تیزی سے یکے بعد دیگرے نمودار ہو رہے تھے۔ اس حالت میں بھی یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ وہ ایک
دوسرے سے الجھے ہوئے تھے۔ کیونکہ سرعت میں بھی ان کے اندر ایک خوفناک وضاحت نمودار تھی۔
رہ رہ کر سوال پیدا ہوتا تھا۔ آخر اس غداری کی نوعیت کیا ہے؟ کیا دشمن ہمیں زیر حراست کرنا چاہتا
ہے۔ یا قتل عام پر تلا ہوا ہے؟ اُف! پہلا خیال ہی کم ہیبت ناک نہ تھا۔ مگر یہ دوسرا تو انتہا درجہ
روح فرسا اور جانگداز تھا۔ اگر واقعی دشمن کی نیت یہ ہے۔ تو پھر ساکنان گلنکو کا انجام صلیب کشی
سے کم نہ ہوگا۔ مگر آہ! کیا فطرت انسانی اتنی مکروہ و ذلیل ہو سکتی ہے۔ کہ دشمن بخواہ بھی ایسی حرکت
کی جرات کرے؟ اس وقت خیالات کی ادھیڑ بن میں تھا۔ شین امر کے الفاظ۔ اسکی وہ پیش بینی جو
اس نے کرسمس کی رات کے بعد مفصل بیان کی تھی۔ اور جس کا اعادہ اس نے اس روز پھر کیا تھا
جب وہ اپنے گلنکو پہنچا۔ اہل کار دن ہیبت حلف وفاداری لینے کو روانہ ہوا۔ وضاحت کے ساتھ راڈرک
کے دل میں تازہ ہوئی۔ اے خدا کیا وہ پیش گوئی جسے میں آج تک مجذوب کی بڑ سمجھا کرتا تھا۔ آخر کار
بہر حال ایک حقیقت کی صورت اختیار کیا چاہتی ہے؟ اس خیال نے راڈرک کے دماغ پر تشویش سوال

اکام کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر اس وقت اسکی کھوپڑی چھیل کر برہنہ دماغ پر پگھلا ہوا سیسہ یا جلتا ہوا تیل ڈال دیا جاتا۔ اور کسی فوق الفطرت طاقت سے وہ اس عمل کے دوران میں بھی زندہ رہتا تو اس صورت میں اس کی اذیت اتنی خوفناک نہ ہوتی جیسی اب تھی۔

تقریباً پاؤ گھنٹہ وہ اسی طرح دوڑ آگیا۔ اور اس عرصہ میں طرح طرح کے ہیبت ناک خیالات سرعت رفتار سے اس کے دماغ پر ہتھوڑے چلاتے رہے۔ آخر کار اس نے وہ تنگ راستہ طے کر لیا جو چٹانوں اور دراروں میں پیچ در پیچ اس طرح بنا ہوا تھا۔ گویا قدرت نے کبھی حالت جوش میں اس کو تیار کیا ہو۔ اب قلعہ اس کے سامنے صرف ۵۰ گز کے فاصلہ پر تھا۔ اُف! اگر اس جدوجہد کے باوجود میں وقت پر نہ پہنچ سکا! مگر نہیں۔ ابھی ہر طرف سکوت و سکون تھا۔ کوئی آواز اس کامل خموشی کو توڑنے والی نہ تھی۔ قدموں کی چاپ کہیں سنائی نہ دیتی تھی۔ اوڈرک کے دل میں اس خیال سے خوشی پیدا ہوئی کہ میں وقت پر قلعہ تک آنے میں کامیاب ہو گیا اور دشمن کی جمعیت پیچھے رہ گئی۔ مگر آہ! یہ تیز خیرہ کن روشنی کیا تھی۔ جو اس طرح نمودار ہوئی۔ گویا کوہ آتش فشاں کی دبی ہوئی آگ زمین پھاڑ کر دفعتاً ظاہر ہوئی ہو۔ اور پھر اس کے ساتھ جو دھماکا ہوا وہ کتنا خوفناک اور کیسا زوردار تھا! بالکل ایسا معلوم ہوتا تھا۔ جیسے طوفان میں صدہا بادلوں کی گرج یا میدان جنگ میں سینکڑوں توپوں کی باڑھ ایک دم سنائی دی ہو۔ اس روشنی نے جو اس دھماکے سے پہلے نمودار ہوئی۔ اور جو برق آسمانی کی تمازت تیز روشنی سے بھی زیادہ تابناک تھی۔ چند منٹ کے لئے پاس کی چیزوں کو ظاہر کرتے ہوئے ایسی تیرگی اختیار کی کہ زمین و آسمان اس طرح روشن ہو گئے جیسے کسی عظیم آتشزدگی کے موقعہ پر ہوا کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی کثیف دھوئیں کی مقدار کثیر نے ہوا میں شامل ہو کر قلعہ کو سیاہ تہ دار بادلوں میں چھپا دیا اس لئے کہ دھماکا عین قلعہ کے پاس ہوا تھا۔

اس کے بعد پھر سیاہی چھا گئی۔ اوڈرک جو اس روشنی اور آواز کی وجہ سے چند لمحوں کے لئے اپنی جگہ پر رک گیا تھا۔ پھر بے تحاشا آگے کی طرف بھاگا۔ اور عین اس وقت قلعہ کے ہر حصہ سے غصہ کی چیخیں اور جوش کی آوازیں اس طرح سنائی دینے لگیں۔ گویا فرشتہ مرگ ہزار ہا زبانوں میں بول رہا ہو لیکن خوفناک اشارہ ہو چکا۔ بارود کا بھرا ہوا کنستر جس کے ساتھ روشن فلیتہ لگا ہوا تھا کیمپ کی طرف سے پھینکا جا چکا۔ یہ روشنی اور دھماکا اسی بارود کے اڑنے سے تھا۔ اسی کی وجہ سے وہ ہولناک آواز پیدا ہوئی جس کی بدولت چٹانیں ہل گئیں اور قلعہ کی بنیادوں میں لرزہ آ گیا۔ یہی مہلک اشارہ تھا جسے [illegible] کی فوجوں نے وادی گلنکو میں [illegible] خونی شروع کر دیا!

باب - ۹۰

قتل عام

بارود کے دھماکے سے خوف زدہ ہو کر گنگو کے دو پہرہ دار جو قلعہ کے دروازہ پر متعین تھے۔ فرش زمین پر گر گئے۔ وہ تھوڑی دیر بے حرکت رہے۔ اور جب ہوش آیا۔ تو بے شمار مسلح آدمیوں نے دوڑ کر ان کو گھیر لیا۔ اور اس کے تھوڑی دیر بعد بڑی بے رحمی سے قتل کر دیا۔

قدرتی طور پر اس خوفناک آواز کو سن کر ہر شخص جو قلعہ کے اندر تھا چونک گیا۔ سونے والے بیدار ہو گئے۔ اور اس طرح اٹھے۔ گویا جنگی بگل [illegible] دیکھا تو بڑی تیز روشنی نظر آئی۔ جو تھوڑا ہی تاریکی میں بدل گئی۔ جو بیدار تھے [illegible] خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ ... وہ اس ہولناک آواز کو سن کر اور اس کے ساتھ ہی تیز روشنی دیکھ کر مرعوب ہو گئے۔ خود کپتان کیمبل جو اس تمام شیطانی سازش کا بانی تھا۔ اور جس کا مدعا اندر [illegible] کی طرح بتدریج پھیلنے لگا تھا۔ اور اس کے اثر سے آگ۔ بربادی اور تباہی پیدا ہونے لگی تھی۔ برہنہ تلوار ہاتھ میں لئے بھرے ہوئے پستولوں کی جوڑی کمر سے لگائے۔ دوڑتا ہوا اس مجمع میں شامل ہو گیا۔ جو قلعہ میں داخل ہو چکا تھا۔

کیمبل منڈلے اور لینڈری کے سوا قلعہ کے رہنے والوں میں اس وقت جو اضطراب و پریشانی پھیلی۔ اس کا مفصل حال بیان کرنا غیر ممکن ہے۔ اگر اس وقت کوئی شخص قلعہ کے ہر کمرہ میں داخل ہو کر اس خوف و اضطراب کا مشاہدہ کرتا۔ جو اس وقت ہر طرف پھیلا ہوا تھا۔ اور پھر اس کا مفصل حال قلمبند کرنے لگتا۔ تو اس کے لئے دفتر درکار ہوتے۔ علاوہ بریں یہ ساری تفصیل تحریر کی سیاہی میں بہت طویل [illegible] واقعات [illegible] تیزی رفتار سے ظہور میں آئے جن سے قلعہ کے رہنے والوں کے دلوں میں گوناگوں خیالات پیدا ہو رہے تھے یہ تفصیل کو نظر انداز کر کے اس جگہ سرسری تذکار پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔

ایک کمرہ میں این میکڈونلڈ نے میں سر شام معمولی لباس اتار کر چارپائی پر لیٹا ہی تھا۔ کہ دھماکا سن کر جاگ اٹھا۔ اور اس نیم بیہوشی کی حالت میں اس تیز روشنی کو تاریکی میں غائب ہونے سے پہلے دیکھا جو دھماکے کے ساتھ نمودار ہوئی تھی۔ قاعدہ ہے کہ روشنی کے بعد تاریکی پیدا ہو تو وہ اتنی کثیف ہوتی ہے کہ پاس کی چیز بھی نظر نہیں آتی۔ یہی حالت اس وقت ایلن کو پیش آئی

وہ زور دار آواز جس کے اثر سے کان بہرے ہوئے جاتے تھے۔ اب تک ہوا میں تھی۔ اس نے دونوں بازوؤں کو تاریکی میں اس طرح ادھر ادھر پھیلایا۔ گویا معلوم کرنا چاہتا تھا۔ کہ میں آزاد ہوں۔ یا حراست میں۔ مگر معلوم ہوا۔ کہ اب تک آزادی قائم ہے۔ البتہ تاریکی میں دم گھٹا جاتا ہے۔ بدقت تلوار تلاش کرکے وہ اُسے ہاتھ میں لیے جوش و اضطراب کی حالت میں کمرہ سے باہر نکلا۔

قلعہ کے ایک اور کمرہ میں لارڈ اور لیڈی میکڈانلڈ جو ذرا دیر پیشتر سو گئے تھے۔ دفعتاً بیدار ہوئے۔ بارود کی آگ ہر چند کہ آن واحد میں نظروں سے غائب ہو گئی تھی۔ تاہم اس کی تیز روشنی کی خیرگی اب تک آنکھوں میں باقی تھی۔ پھر اس کے بعد جو تاریکی پیدا ہوئی۔ وہ نہایت کثیف اور دم گھونٹنے والی تھی۔ لیڈی میکڈانلڈ کا اضطراب ناقابل بیان تھا۔ لیکن معمر والئے گلنکو نے اس پھرتی سے جو ایک سن رسیدہ اور کارآزمودہ سپاہی کا حصہ ہو سکتی ہے۔ جھٹ پلنگ سے اٹھ کر تلوار ہاتھ میں لی۔ اس کی بیگم نے ہوش سنبھال کر چند الفاظ کہے۔ مگر والئے گلنکو نے ان کو نہیں سنا۔ شاید دھماکے کی آواز نے اس کے کانوں پر اتنا اثر کیا۔ کہ قوت سامعہ عارضی طور پر معطل ہو گئی۔ پہلے اس نے سمجھا۔ کوئی خوفناک حادثہ ہو گیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ جو شور و غل سنائی دیا۔ اس سے اس نے اندازہ کیا کہ ہو نہ ہو۔ کسی نے غداری کی ہے۔ پس وہ دوڑتا ہوا کمرہ سے باہر نکلا۔

قاسم ہمیش لارڈ گلن خان کی خوابگاہ سے ملحق کمرہ میں بے خبر سو رہا تھا۔ کہ دھماکے کی آواز نے اس کو بھی بیدار کر دیا۔ خود لارڈ گلن خان حالت خواب میں تھا۔ مگر آواز سن کر اس کی نیند بھی کافور ہو گئی۔ اس لئے کہ آواز شور قیامت سے کم نہ تھی۔ تھوڑی دیر کے لئے وہ اتنا خوف زدہ ہوا۔ کہ نہیں جانتا تھا مجھے کیا خیال کرنا چاہیئے۔ مگر ہمیش نے اپنی فطری ذہانت سے فوراً معلوم کر لیا۔ کہ ضرور کوئی خرابی برپا ہوئی ہے۔ اس خیال سے فوراً اس کا دماغ آگ کی تیزی سے مشتعل ہو گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گرم سرخ لوہے کا ایک حلقہ اس کی پیشانی پر جم گیا ہے۔ اتنے میں شور و غل کی آوازیں سنائی دیں۔ تو ان سے اس کے اندیشوں کی مزید تصدیق ہو گئی۔ چنانچہ کمرہ کی تاریکی میں تھیلا ٹٹول کر وہ یہ کہتا ہوا لارڈ گلن خان کے کمرہ میں گیا۔ کہ "جب تک خون کا آخری قطرہ میرے بدن میں ہے۔ اپنے محسن کو ہرگز کوئی ضرر نہ آنے دونگا۔"

راڈرک کے کمرہ میں۔ اس کے گشت پر روانہ ہونے کے بعد لیڈی ہیلن نے خادمہ فلورا کو حکم دیا۔ کہ مارگرٹ لیسلی کے لئے جو سردی سے نیم مردہ ہو رہی تھی۔ کھانا اور تبدیل لباس کے کپڑے لاد۔ جس کے بعد تینوں میں بیٹھ کر راڈرک کی واپسی کا انتظار کرنے لگیں۔ تھوڑی دیر بعد دھماکا ہوا اور روشنی نظر آئی۔

تو ہر ایک کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ اور چند منٹ کے لئے تینوں یعنی لیڈی ایلن مارگریٹ اور فلورا سخت پریشانی کی حالت میں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگیں۔ اتنے میں شور وغل کی آوازیں سنائی دیں تو انہوں نے پھر ان کو حقیقت حال کی طرف متوجہ کر دیا۔ اور اس خیال کے زیر اثر کہ جس طوفان کا اندیشہ تھا۔ وہ آخر کار ظاہر ہو گیا ہے۔ لیڈی ایلن دیوانہ وار دوڑتی اس کمرہ کی طرف گئی جہاں ننھا سیک آئین یعنی اس کا عزیز بیٹا جس کی عمر اب دو سال سے قدرے زیادہ تھی سو رہا تھا۔ کمرہ میں چراغ جلتا تھا۔ اس کی روشنی میں ایلن نے دیکھا کہ بچہ خوفناک آواز سن کر چونک گیا ہے۔ ماں کو دیکھتے ہی اس نے دونوں بازو پھیلا دیئے اور اس نے جھٹ اُسے چھاتی سے لگا لیا۔

قلعہ کے باقی حصوں میں لارڈ میکڈانلڈ کے خادم اور اہلکار نیزہ و تفنگ [illegible] کے ساتھ آئے تھے۔ اور گلنکو کی گارد کے دو جوان جن میں سے دو آدمی باری باری پھاٹک پہ پہرہ دیا کرتے تھے۔ سب اس خوفناک آواز کو سن کر گھبرا گئے۔ گارد کے جوان سب سے پہلے پھاٹک کی طرف دوڑے جہاں اُن کا دشمن ان سپاہیوں سے مقابل ہوا۔ جو بارود چلنے کے بعد خوفناک چیخیں مارتے اور وحشیانہ نعرے بلند کرتے قلعہ کے اندر گھسنے کی کوشش کر رہے تھے۔

جس وقت کپتان کیمبل زینہ کی راہ سے نیچے اترا تو لفٹننٹ لنڈسے اور انسائن لنڈسے بھی اس سے آملے۔ تینوں دعوتی ہال میں پہنچے۔ تو دیکھا کہ کشت و خون کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ لیمپ کی روشنی میں انہیں اپنے سپاہیوں کی خوفناک سفاکیاں صاف طور پہ نظر آتی تھیں۔ آخر انہوں نے گلنکو کی گارد سے دس بارہ آدمیوں کو نرغہ میں لے کر فوراً مغلوب کر لیا۔ اور وہ آن واحد میں نذر اجل ہوئے۔ اس اثنا میں مزید فوجیں برابر قلعہ میں داخل ہو رہی تھیں لیکن کپتان کیمبل کی تیز نگاہ صرف ایک چہرہ پر جم کر رہ گئی۔ جو لاش کی طرح زرد تھا مگر اس کی آنکھیں سیاہ تیز اور چمکدار تھیں اور ان کی روشنی سے خوفناک باطنی جذبات کا اظہار ہوتا تھا۔ جس شخص کی طرف کپتان دیکھ رہا تھا۔ اس کے گلے میں ترنگی کی فوج کی وردی نہ تھی۔ لباس میدانی وضع کا اور سادہ تھا جو اس کی دراز قامت اور لاغر بدن پہ ہر طرح موزوں تھا۔ ایک بیش قیمت خنجر اس کے ہاتھ میں اور بند تلوار اس پیٹی میں لٹک رہی تھی۔ جو اس کی نازک کمر میں بندھی ہوئی تھی۔ اس کے پیچدار گھنے ایسے سیاہ بال ٹوپی میں چھپے ہوئے تھے جس پہ لگا ہوا شملہ پشت کی طرف جھکا ہوا تھا۔

آ گیا ہو۔ واسئے گلنکو نے پورے جوش سے دشمن پر حملہ کیا۔ اور ایلین بھی ایک وحشیانہ نعرہ مارکر لڑنے بڑھا۔ اتنے میں قابل احترام لارڈ گلن خان اور فاضل ہمیش بھی ہاتھوں میں تلواریں لئے وہیں آ گئے۔ دونوں کی ٹانگیں، اور پاؤں برہنہ اور صرف گلے میں شجواہی کے کوٹ تھے۔ مجاہدوں اس جوش واستقلال سے لڑے۔ کہ ایک بار تو کثیر التعداد دشمن کی تلوار کا منہ بھی پھر گیا۔ انہوں نے غدار کپتان کے آدمیوں کو آگے بڑھنے سے ہی نہیں روکا۔ بلکہ چند قدم پیچھے بھی ہٹا دیا۔ اور اب ایک لمحہ کے لئے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وحشی حملہ آوروں میں گھبراہٹ پیدا ہو گئی۔ کہ عین اس وقت ایک عورت میدان کارزار میں نمودار ہوئی جس کے بال شانوں پر بکھرے ہوئے آنکھیں شعلہ بار اور ہاتھ میں ایسی وزندار تلوار تھی۔ کہ ہر ایک مرد بھی اس کو آسانی سے نہیں چلا سکتا۔ یہ لیڈی میکڈانلڈ تھی۔ جو مردانہ وار لڑتی ملک و قوم کی حفاظت کے لئے اپنے شوہر کے پہلو میں جا کھڑی ہوئی۔

یکایک ایک شخص اور اس منظر پر نمودار ہوا۔ یہ ہاڈرک تھا جو قلعہ کے [illegible] حصے داخل ہو کر دعوتی ہال کے اس سرے سے آتا ہوا نظر آیا۔ جہاں گھمسان کی لڑائی ہو رہی تھی۔ ایک ہی نظر میں معاملات کی صورت معلوم کر کے اور یہ دیکھ کر کہ والدین نیم برہنہ حالت میں سپاہ قلب دشمن کے سپاہیوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اس نے دیوانہ وار غنیم پر حملہ کیا۔ اس کی تلوار بجلی کی طرح چمکتی اور خون کی بارش کر رہی تھی۔ دشمن سپاہی کی ایک تلوار اس کی ماں کا سینہ چاک کیا ہی چاہتی تھی۔ کہ اس نے آگے بڑھ کر حملہ آور کا ہاتھ تلوار سمیت کاٹ دیا۔ اور اس کے بعد اس زور کا ہاتھ دکھایا کہ کشتوں کے پشتے بندھ گئے۔ چند منٹ زور کا مقابلہ جاری رہا مگر جوڑ غیر مساوی تھا۔ آخر یہ حالت کب تک جاری رہ سکتی تھی۔ اس کے باوجود دشمن فوج میں اضطراب پیدا ہو چکا تھا۔ اور وہ فرار ہوا چاہتی تھی۔ کہ دفعتاً سارجنٹ بار بیرنے آگے بڑھ کر پستول سے ایلن کے منہ کے پاس فیر کیا۔ اور وہ کٹے ہوئے درخت کی طرح وہیں گر گیا۔

"میرا بیٹا! ہائے ظالموں نے میرے بیٹے کو ہلاک کر دیا!" لیڈی میکڈانلڈ کے منہ سے غصہ اور جوش کی حالت میں نکلا اور وہ بپھری ہوئی شیرنی کی طرح اور بھی زور سے دشمن سپاہیوں پر حملہ آور ہوئی۔

اتنے میں جان کیمبل سے اس کا سامنا ہوا۔ اور اس بہادر عورت کو ہلاک کرنے کا شرف شنیع اس پاجی غدار۔ اس نمک حرام دھوکے باز نے ہی سرانجام دیا جس کے بد ترین ہتھیار شخص

پھر کبھی نوع انسان میں پیدا نہیں ہوا۔ اس کی ٹانگیں تلوار اس قابل احترام خاتون کے سینہ میں کھپ گئی۔ لیڈی سیکنڈ لینڈ ایک جگر دوز چیخ مار کر پیچھے گری۔ اور اس کا خون قاتل کے کپڑے پر پڑا۔ بے رحم والے گنگنا کر اس جگر پاش نظارہ کی تاب نہ لا سکا۔ ہیبت زدہ ہو کر اس نے تلوار پھینک دی اور اپنی مجروح بیوی کے پاس ہی دو زانو ہو گیا۔ یہ حالت دیکھ کر سفاک کیمبل نے اپنی تلوار سے اس پر بھی وار کیا جس سے اس کے سینہ سر کے دو ٹکڑے ہو گئے۔

راڈرک اس وقت بہت آگے تلوار چلا رہا تھا۔ اس لئے وہ اس سانحہ روح فرسا کو نہ دیکھ سکا۔ مگر جلدی ہی اپنے ماں اور بھائی کے قتل کی خبر سپاہیوں کے پرجوش نعروں کی بدولت اس کے کانوں تک بھی پہنچ گئی۔ اور اس نے تلوار کو ایک ثانیہ کے لئے بھی نہ روک کر پیچھے ڈال دیا ہی تھا کہ لفٹننٹ لنڈرس اور السائن لنڈری نے اس کی بیوی کے محترم باپ لارڈ گلنگ تان کو اس کی نظروں کے سامنے قتل کر دیا۔ ایک لمحہ کے لئے راڈرک کی آنکھوں میں وہ شخص پیدا ہو گیا۔ ... ایک لمحہ کے بعد اس کے بعد تلوار کے ایک وار سے اس نے حملہ آور کو ہلاک کر کے گرا دیا۔ اور اب تمام خویش و اقارب کو اس بے رحمی سے قتل ہوتے دیکھا اور مقابلہ کو ہر لحاظ سے بےسود پا کر اس کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ آخر اس جدوجہد کو جاری رکھنے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے؟ ساتھ ہی اپنی بیوی اور خورد سال بچہ کا خیال آیا جو نامعلوم اس وقت کہاں اور کس حال میں تھے۔ پس وہ ان کو بچانے کے لئے دشمن کی صفوں کو چیرتا ہوا زینہ کی طرف بڑھنے لگا۔ ... زینہ تک پہنچا ہی تھا کہ دشمن سپاہیوں نے ... اور بہادر سر راڈرک کا یقیناً خاتمہ ہو جاتا۔ کہ عین وقت پر مدد پہنچ گئی۔ دست ... کی مزاحمت کو توڑتا ہوا۔ یہ ... تھا سٹین اپنی وزنی تلوار سے دشمن کی صفوں میں گذرنے کی کٹھن راہ تیار کرتا وہاں تک آ پہنچا۔ فاکنر اس کے ساتھ تھا۔ اور فاضل ہمیشہ بھی جس نے اس معرکہ میں کم زور دار حصہ نہ لیا تھا۔ دوڑتے سے آ ملا۔ تینوں دشمن کے آدمیوں کو خاک و خون میں ملاتے راڈرک کی مدد کو پہنچ گئے۔ اور بڑی جدوجہد سے اس کو دشمن کے نرغہ سے نکالا۔ راڈرک کی نظروں میں دنیا اندھیر تھی۔ بیوی اور بچہ کی تلاش کے خیال سے وہ زینہ کی طرف دوڑا۔ کئی سپاہی بھی پیچھے بھاگ کر حملہ آور ہوئے۔ اتنے میں دیو ہیکل تھا سٹین نے آگے بڑھ کر ان سب کو کپڑے کی طرح چیر کر گرا دیا جیسے کاشت کار اناج کی بالوں کو توڑ کر پھینکتا ہے۔ اور اس طرح زینہ کی راہ کو محفوظ رکھا۔ مگر اس جدوجہد میں تھا سٹین اپنے

ساتھیوں سے بچھڑ گیا۔ اور اسے تنہا دیکھ کر ظالم کیمبل نے جھٹ اس پر پستول کا فیر کر دیا۔ گولی اس کے دل میں لگی۔ وہ بادل کی گرج کے ساتھ مجروح شیر ببر کی طرح ایک فٹ ہوا میں اُچھلا اور اس کے بعد دھڑام سے زینہ کے سامنے گر پڑا۔ اس کے علاوہ مسٹر ایمن، مس ہیٹش، ورفاکنر بھی مقتول ہوئے۔ اس ہولناک قتل عام میں کسی کا زندہ بچنا قسمت ہی پر منحصر تھا۔

اس جگہ ہم یہ بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ دشمن سپاہیوں نے گو کشت وخون کا عمل بڑی حد تک تلوار ہی سے مکمل کیا اور آتشی اسلحہ سے بہت کم کام لیا۔ تو اس کی وجہ محض یہ تھی۔ کہ اس گھمسان کی لڑائی میں جہاں دوست دشمن ایک دوسرے میں اس طرح ملے ہوئے تھے۔ کہ ایک کو ایک سے الگ کرنا دشوار تھا۔ بندوق یا پستول کے فیر سخت خطرناک ہوتے۔ اس لئے کہ معلوم نہیں ان سے دشمن کے یا اپنے آدمی کس حد تک ہلاک ہو جاتے۔ اگر یہ خیال پیش نظر نہ ہوتا تو یقیناً بے رحم دشمن کو آتشی اسلحہ سے کام لینے میں ذرا بھی تامل نہ تھا۔

صرف ایک اور جگر دوز واقعہ بیان کر کے ہم بارڈرک کے پیچھے چلتے ہیں جسے ہم نے بیوی بچوں کی تلاش میں زینہ پر دوڑتے ہوئے چھوڑا تھا۔ یہ واقعہ جس کا ہم اب ذکر کرتے ہیں۔ محترم پادری ہیو بارٹ کا قتل تھا۔ جب قلعہ میں ہر طرف شور وغل پیدا ہوا۔ تو وہ بھی قدرتی طور پر اس طرف کو روانہ ہوا جدھر سے آوازیں آرہی تھیں۔ وہاں پہنچ کر جب اس نے دیوان ہال کے فرش کو زخمیوں اور مردوں کی لاشوں سے پٹا ہوا دیکھا۔ جب اسے والئے گلگت اور اس کے اعزہ کی لاشیں خاک وخون میں بھری ہوئی پامال نظر آئیں اور وہ مہر جو خواب راحت سے عادی تھے۔ ٹھوکریں کھاتے دکھائی دیئے۔ تو اس کے خوف، پریشانی اور افسوس کی انتہا نہ رہی۔ والئے گلگت۔ لیڈی میکڈانلڈ۔ ایمن۔ لارڈ گلکن خان۔ نافض ہیٹش۔ ولیم فاکنر۔ عقابشین اصغر۔ یہ سب اس کی نظروں کے سامنے مرے پڑے تھے۔ ہر طرف مُردوں اور زخمیوں کے ڈھیر نظر آتے تھے۔ اور زندگی کا خون پانی کی طرح فرش زمین پر بہہ رہا تھا۔ اس ہولناک اور مہیب منظر کو دیکھ کر محترم پادری نے خدا سے ان ظالم و بے رحم قاتلوں کے حق میں ابدی لعنت کی دعا کی۔ جنہوں نے ساکنان گلگت کی مہمان نوازی کا حق اس بے دردی سے ادا کیا تھا۔ مگر عین اس وقت ایک ہتھیار نے اس قابل تعظیم ہستی کو بھی ہمیشہ کی نیند سلا دیا۔ یہ وہی اسلحہ تھا جس نے اس رات بہتوں کا خون بہایا تھا۔ یعنی وہ جو جان کیمبل کے پاس تھا!

دوسری طرف جب بارڈرک اندھا دھند زینہ کی راہ سے اوپر کی طرف دوڑا تو اس کا دل

آگ کی گرمی سے مشتعل اور دماغ جنون کی حالت میں تھا۔ کمرہ کی دہلیز پر اس نے ٹھوکر کھائی۔ جھک کر دیکھا تو فرش پر ایک لاش پڑی ہوئی تھی۔ یہ بدنصیب فلورا کی لاش تھی جسے شاید کسی بدباطن سپاہی نے ہلاک کر دیا تھا۔ کمرہ میں شمع روشن تھی۔ اس کی روشنی میں راڈرک نے متوحش نظروں سے ادھر ادھر دیکھا تو ایک عورت زور سے چیخ مار کر خون آلود خنجر ہلاتی اس پر حملہ آور ہوئی۔ اس نے خود بھی پہچانا کہ یہ آئیلڈ اکیمبل تھی ۔ وہی آئیلڈا جو کبھی اس سے بے حد عشق کرتی تھی۔ مگر جس کی محبت اب انتہائی نفرت میں بدل چکی تھی۔ اس کا چہرہ غصہ سے زرد۔ آنکھوں میں خوفناک اور تیز روشنی تھی۔ راڈرک نے آگے بڑھ کر اس کی کلائی پکڑ لی۔ اور خنجر ہاتھ سے چھین کر پرے پھینک دیا وہ چاہتا تو اس وقت اُسے ہلاک کر سکتا تھا۔ کیونکہ تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ مگر نہیں عورت پر وار کرنا مرد کا شیوہ نہیں۔ اس جوش وجنون کی حالت میں بھی جب کہ اس کے ناہنجار بھائی کی شقاوت کا نظارہ آنکھوں کے سامنے اور بیوی اور بچہ کی سلامتی کی فکر دل میں تھی۔ راڈرک کا دماغ اتنا ازکار رفتہ نہیں ہوا کہ وہ ایک عورت پر وار کرتا۔ خواہ وہ عورت جان کیمبل کی بہن ہی کیوں نہ ہو۔

"دیکھ راڈرک!" سیہ باطن عورت نے وحشیانہ جوش کی حالت میں کہا۔ جب کہ اس کی آنکھوں کی چمک اور بھی تیز نظر آتی تھی۔ "دیکھ یہ میرا انتقام ہے!" اور یہ کہتے ہوئے اس نے بازو پھیلا کر کمرہ کے سرے کی طرف اشارہ کیا۔

اس کے بعد وہ اس کے پاس سے گذر کر کمرہ سے باہر چلی گئی۔ اور وہ دیوانہ وار اس حصہ کی طرف بڑھا۔ جدھر اس نے اشارہ کیا تھا۔ کیا دیکھتا ہے کہ پلنگ کی آڑ میں فرش زمین پر ایک بے جان لاش پڑی ہے۔ جس کے سینہ سے اب تک خون بہ رہا تھا۔ یہ مارگرٹ لیسلی کی بے جان لاش تھی!

مگر ایلن اور بچہ . . . وہ کہاں تھے؟

باب-۹۱

ملاپ

اس یادگار رات کو جب راڈرک میکڈونلڈ پے در پے اتنے خوفناک واقعات سے گذر چکا تھا جب

انسانی خون پانی کی طرح بہتا ہوا اور قتل عام کا سانحہ مہیب صورت میں اس کے پیش نظر ہو چکا تھا۔ جس وقت اس نے ہولناک کشت و خون کے اس آخری منظر کو دیکھا۔ یعنی جب اس کی نظر مقتول مارگریٹ لیسلی کے چہرہ پر پڑی۔ تو اسے اتنا صدمہ نہیں ہوا جیسا عام حالات میں ہوتا۔ اس لیے کہ انسان جس چیز کا خوگر ہو جائے۔ اس کا اثر بالطبع گھٹ جاتا ہے۔ فی الحقیقت یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ جب اس نے اس مقام پر جہاں آشنا کیمبل نے اشارہ کیا تھا۔ ایلین کی بجائے جس کے قتل کا خیال اس کے خوف زدہ اور ناقص یافتہ ذہن نے پیدا کیا تھا۔ مارگریٹ لیسلی کو مرا ہوا دیکھا۔ تو اسے قدرے تسکین ہوئی۔ ایک ہی نظر میں اس کو معلوم ہو گیا۔ کہ بدنصیب عورت ہر قسم کی انسانی امداد کے دائرہ سے باہر ہے۔ قاتل تشدد کا داغ ہلاک تھا۔ اور مارگریٹ لیسلی کی روح عناصر میں شامل ہو چکی تھی۔ مگر دوسرا سوال یہ تھا۔ کہ ایلین اور بچہ کہاں ہیں؟ اور انہیں کس جگہ تلاش کرنا چاہیے یاس سے مجذوب اور شکوک سے متوحش راڈرک عظیم پریشانی کی حالت میں کمرہ سے باہر نکلا۔

خیال آیا۔ کہ اگر وہ بچہ کو لیکر فرار ہو گئی ہے۔ تو ضرور قلعہ کی عقبی راہ سے نکلی ہوگی۔ پس وہ بھی پچھواڑے کے زینہ کی طرف دوڑا۔ مگر اس مقام پر پہنچا ہی تھا۔ کہ خوشی کا ایک زوردار نعرہ اس کے کانوں میں پہنچا۔ وہ رک گیا۔ اس لئے کہ دشمن کی طرف سے اس قسم کا اظہار مسرت بے وجہ نہ ہو سکتا تھا۔ ضرور کوئی نیا اور خلاف امید سانحہ پیش آیا ہوگا۔ جس پر اس زور کا اظہار اطمینان ہوا تھا۔ اس کو محسوس ہوا کہ ہوا گرم۔ کثیف۔ دم گھوٹنے والی اور رال کی سی بو لئے ہوئے ہے اب وہ سمجھا کہ اس نعرہ مسرت کا کیا مطلب تھا۔ دشمن نے قلعہ کو آگ لگا دی۔ اور اسے جلد تر خاک سیاہ کرنے کے لئے ہر قسم کے آتشگیر مادے آگ میں جھونکے جا رہے تھے۔ دیوانہ وار دوڑتا ہوا وہ زینہ کی راہ سے اترا۔ دروازہ کھلا تھا۔ وہ اس میں ہو کر بگولہ کی طرح گذر گیا۔ کھلے میدان میں پہنچ کر ٹھنڈی ہوا کا احساس بالکل اس طرح ہوا جیسے کوئی شخص ایک دم حمام سے نکل کر برفاب میں جا گرے۔

اب وہ قلعہ کے عقبی صحن میں اور اصطبل سے تھوڑی دور تھا۔ یہاں وہ ایک بار پھر رکا۔ اس لئے کہ متضاد خیالات کا روح فرسا گرداب پریشان کئے دیتا تھا۔ حیران تھا۔ ایلین اور بچہ کی تلاش میں کدھر جائے۔ اور کونسی راہ اختیار کرے۔ کیا عجب ایلین بچہ کو گود میں لیکر گھوڑے پر فرار ہو گئی ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ کسی خادم نے جو خوش نصیبی سے اس قتل عام سے محفوظ رہ گیا دونوں کو فرار میں مدد دی ہو۔ وہ بے خبری میں دوڑتا ہوا اصطبل کی طرف گیا۔ وہاں کامل تاریکی تھی

ساتھیوں کو نام لے کر آوازیں دیں۔ کوئی جواب نہ ملا۔ پھر ایک بار پریشان و متوحش وہ اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا۔ سامنے پھاٹک سے دشمن کے پرجوش نعرے اور آوازیں اب تک سنائی دیتی تھیں اصطبل کے دروازہ پر کھڑے ہو کر اس نے قلعہ کی طرف دیکھا۔ معلوم ہوا شعلے دو طرف سے کھڑکیوں میں ہو کر بھبک رہے ہیں۔ دیکھتے دیکھتے آگ اور آگے بڑھی۔ ۔ ندرت منت ایک بدنصیب تا ڈرک خوف سے مسحور اس طرح اپنی جگہ کھڑا تھا کہ آنکھیں سر سے نکلی جاتی تھیں۔ دماغ گھومتا اور دل زور سے دھڑک رہا تھا۔ اس نصف لمحہ کے عرصہ میں اس نے وہ درد اذیت محسوس کیا۔ جو شاید گنہگار روحوں کو نار دوزخ سے مدت دراز میں بھی محسوس نہیں ہوتا۔ ہر خیال جو اس کے دماغ میں پیدا ہوتا روح فرسا اور ہر تجویز جو وہ سوچتا جانگداز تھی۔ دفعتاً اس روشنی میں جو آگ کے شعلوں سے پیدا ہو رہی تھی اس نے کیمبل کے سپاہیوں کو ایک بغلی دروازہ سے نکل کر عقبی صحن میں داخل ہوتے دیکھا۔ بلاشبہ وہ اصطبل کی طرف آ رہے تھے۔ کیونکہ ان کے منہ سے بار بار گھوڑوں کا لفظ نکل رہا تھا۔ اس برہنہ تلوار کی مدد سے جو اب تک ہاتھ میں تھی۔ راڈرک نے قریب ترین گھوڑے کے گلے میں بندھی ہوئی رسی کاٹ دی۔ اور اس کی ننگی پیٹھ پر سوار ہو کر گھوڑے کو ان سپاہیوں کے اندر سے گذار لے چلا جو اب اسی کی طرف بڑھے آ رہے تھے۔

اسے پہچان کر بہتوں نے آواز دی "یہ راڈرک ہے خبردار جانے نہ پائے"! اور ایک لمحہ کے لئے اس داستان کے بہادر کو بھی خونخوار صورتوں اور خون آشام ہتھیاروں میں گھر کر یہی محسوس ہوا کہ اب بچاؤ کی کوئی صورت نہیں۔ اس اثنا میں آگ برابر تیزی سے چل رہی تھی۔ اور اس کی روشنی میں دونوں فریق ایک دوسرے کو اچھی طرح دیکھ سکتے تھے۔

لیکن دفعتاً دیوانوں کے جوش اور یاس کی پیدا کردہ دلیری سے کام لے کر راڈرک نے تلوار سے دائیں بائیں وار کرتے ہوئے گھوڑے کو زور کی ایڑ لگائی۔ کئی گولیاں سنسناتی ہوئی پاس سے نکل گئیں۔ مگر زندگی باقی تھی کہ ان میں سے کوئی کارگر نہ ہوئی۔ گھوڑا ابھی خوف سے بھڑک گیا۔ وہ اس مسلح جماعت کی صفوں کو چیرتا ہوا بے تحاشا بھاگ نکلا۔ راڈرک اسکی پیٹھ پر بیٹھا برابر دشمن پر وار کرتا رہا۔ سارا عمل چند منٹ کے عرصہ میں ہو گیا۔ اور وہ بغلی دروازہ کی راہ سے صحیح سلامت قلعہ سے باہر نکلنے میں کامیاب ہوا۔ تلواروں کے آخری وار اور پستولوں کے آخری فیر بیکار ناکام رہے۔ اور وہ دروازہ سے گذر کر دیکھتے دیکھتے نظروں سے غائب ہو گیا۔

گھوڑا اپنی مرضی سے اس ڈھلوان کی طرف دوڑنے لگا۔ جس کے وسط میں قلعہ بنا

ہوا تھا۔ باگ ڈور کاٹتے وقت راڈرک نے اتفاقاً اتنی رسی چھوڑ لی تھی جو گھوڑے کی لگام کا کام دیتی
اس کا بایاں بازو زخمی ہو چکا تھا۔ اور دائیں میں تلوار تھی جسے وہ اس لئے نیام میں داخل کرنے کی
جرأت نہ کر سکتا تھا۔ کہ نہ معلوم کب اور کس موقعہ پر اس کی ضرورت ہو۔ لیکن سرپٹ گھوڑے پر
بیٹھے ہوئے اس نے ادھر ادھر دیکھا تو معلوم ہوا کہ سر دست کسی طرح کا خطرہ درپیش نہیں۔ پس اس نے
دکھتے ہوئے بازو کی مدد سے ہی کسی نہ کسی طرح کٹی ہوئی رسی کو قابو کرنے کی کوشش کی۔ حسن اتفاق
سے گھوڑا وہی تھا جس پر وہ عموماً سوار ہوا کرتا تھا۔ وہ اس کی آواز پہچانتا تھا۔ پس جس وقت اس
نے رسی کو کھینچا تو گھوڑے نے رفتار ہلکی کر دی۔ اور رفتہ رفتہ بالکل تھم گیا۔ قلعہ سے قریباً پاؤ میل
کے فاصلہ پر ایک بارڈر پہ کھڑے ہو کر راڈرک نے وادی میں چاروں طرف نظر ڈالی۔ اُف کتنا
بھیانک منظر تھا! وادی کے ہر گھر میں آگ لگی ہوئی تھی۔ بالکل ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ وادی کی ڈھلوان
پر جھلملاتی برف کی چادر پھیلی ہوئی تھی۔ لاتعداد الاؤ جل رہے ہیں۔ مگر آہ! اس وقت یہ خیال راڈرک
کے لئے کس درجہ جگر پاش تھا۔ کہ یہ آگ ان گھروں کی چھتوں اور دیواروں کو بھسم کر رہی ہے
جن میں کبھی تک گلگنو کے بہادر رہا کرتے تھے۔ ان گھروں کو جنہیں پہلے تلوار کی مدد سے ویران کیا
گیا۔ اور جن کی تباہی پر نوحہ خوانی کو اب کوئی متنفس باقی نہیں۔ بڑا خوفناک نظارہ تھا! آتشی
عنصر مکانوں کے چوبی سامان کو جلا کر خاک سیاہ کئے دیتا تھا۔ اور ہر گھر سے اس طرح چنگاریاں
اڑ رہی تھیں جیسے کسی لوہار کی بھٹی سے نکلا کرتی ہیں۔ آگ کی روشنی ہر طرف تیز۔ خوفناک اور
مہیب تھی۔ اور قلعہ تو روشنی کا مینار بنا ہوا تھا۔ دشمن سپاہیوں نے اس میں روغنی اشیاء کی مدد کر
ایسی تیز آگ لگا دی۔ کہ شعلے لکڑی کے سامان کے ساتھ اینٹ پتھر کو بھی خاک کر رہے تھے چنگاریاں
آگ کے شعلوں سے بھی زیادہ بلندی تک پہنچی تھیں۔ یکایک زور کا دھماکا ہوا۔ بالکل ایسا جو بارود
میں آگ لگنے سے ہوا کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی دھڑام۔ ساری عمارت فرش زمین پر آ رہی۔ دیوار
گر گئیں۔ چھتیں بیٹھ گئیں اور قلعہ مسمار ہو گیا۔ ایک لمحہ کے لئے ایسا معلوم ہوا۔ کہ عمارت گرنے سے
آگ کے شعلے بجھ جائیں گے۔ مگر نہیں۔ اس کے بعد وہ فوراً ہی پھر بھڑکے۔ آگ کا ستون غیر معمولی
بلندی تک اٹھا۔ اور اس کی روشنی میں دشمن سپاہیوں اور ان گھوڑوں کی شکلیں صاف نظر آنے
لگیں جن کو انہوں نے اصطبل سے نکالا تھا۔ آگ کے شعلوں پر کثیف اور سیاہ دھواں بالکل
اس طرح نظر آتا تھا جیسے کسی آتش فشاں پہاڑ سے نکل رہا ہو۔ لیکن یہ زور عارضی ثابت ہوا۔
آگ جلد ہی فرو ہو گئی۔ اور دیکھتے دیکھتے بجھ گئی۔ اب جا کر راڈرک نے نظر اٹھائی۔ تو [illegible]

جہاں آج صبح تک شاندار قلعہ موجود تھا۔ جلے ہوئے کھنڈروں کا ڈھیر نظر آیا۔ وہ قلعہ جو گذشتہ چار سو سال سے ... مقابلہ کرتا رہا تھا۔ اور باد و باران کے اثرات جس میں کوئی نقص پیدا نہ کر سکے تھے۔ انسان کے ناپاک ہاتھوں نے بارود اور آتش گیر مادوں کی مدد سے اس کو چند لمحوں کے عرصہ میں ... وہ کام جسے قدرت شاید آئندہ چار سو سال میں بھی نہ کر سکتی۔ چند منٹوں میں ہو گیا۔

... کے چاروں طرف تباہی اور بربادی کا جو عمل جاری تھا اُسے دیکھ کر جس قدر اذیت اس کے دل کو ہوئی۔ اس کا صحیح اندازہ کرنا دشوار ہے۔ اسے محسوس ہوتا تھا۔ کہ میرا دماغ چل گیا ہے۔ اور وہ واقعات پیش آمدہ محض ایک خوفناک اور بھیانک خواب کی حیثیت میں نظر آتے تھے ... کیا یہ ... خیال ہو سکتی ہے۔ کہ آبائی گھر جل گیا۔ باپ ماں۔ بھائی اور دوست سب ہلاک ہو گئے۔ اور بیوی بچہ کا پتہ نہیں۔ کہ زندہ ہیں یا مر گئے۔ اس آخری خیال کے دل میں آتے ہی سوال پیدا ہوا کہ انہیں کہاں تلاش کیا جائے۔ اپنی سلامتی کی اُسے ذرا پروا نہ تھی۔ اپنی خاطر وہ ہرگز ... سے فرار ہونے کے لئے تیار نہ تھا۔ بلکہ اس کا ارادہ تھا۔ کہ اگر وہ عزیز جن کی اُسے تلاش تھی۔ اور جن کی خاطر وہ اب تک زندہ تھا نہ ملے تو پھر یا قاتلوں کے ہاتھوں جان دے دوں گا یا حالت یاس میں زندگی پہ کھیل جاؤں گا۔ ان کے بغیر زندہ رہنا محال اور غیر ممکن تھا۔ فی الحقیقت ان بھیانک مناظر کے بعد جو اس رات دیکھے گئے۔ ان کے ساتھ زندہ رہنا بھی مشکوک تھا۔

وہ کشت و خون اور آتش زدگی کے مقام سے اتنی دور پہنچ چکا تھا۔ کہ جو لوگ اس کے خون کے پیاسے تھے۔ وہ اُسے دیکھ نہ سکتے تھے۔ اس لئے کسی نے اس کا تعاقب نہ کیا۔ مگر اب رہ رہ کر اس کے دل میں سوال اُٹھتا تھا۔ کہ آخر میں کدھر جاؤں اور کیا کروں۔ تلوار کو نیام میں داخل کر کے اس نے ... گھوڑے کو ایڑ لگائی۔ اور تیز چلتا ایک ایسے مقام پر پہنچا۔ جو اتنا عمودی تھا کہ ... دشوار تھا۔ یہ مقام قلعہ کے وسطی حصہ میں تھا۔ کچھ جھونپڑیاں اب تک جل رہی تھیں۔ اور ان کے پاس بعض آدمی بھی حرکت کر رہے تھے۔ اس نے دیکھا وہ ان نگلوں اور پیڑوں کو لوٹے جا رہے تھے۔ جو اب ان لوگوں کی ملکیت بن چکے تھے۔ جن کو شاہی عتاب نامہ ... لانے کا فرض سپرد ہوا تھا۔ گھوڑے کا منہ اس طرف پھیر کر جدھر سے وہ آیا تھا۔ اس نے ... اور سرپٹ دوڑاتا بالا ہولش کی طرف چلا۔

... اسے خیال آیا۔ کہ ایلین بچہ کو لیکر خواہ پیدل فرار ہوئی ہو۔ یا گھوڑے پر۔ ہر طرف ...

اس کا کوئی نہ کوئی نشان ضرور باقی ہوگا۔ اضطراب و توحش میں یہ حقیقت ہی کہ بالکل نظرانداز ہوگئی تھی۔ اس لیے اب وہ اسے اتفاق محسوس ہوئی۔ مگر سوال یہ بھی تو تھا کہ ایلین کا کھوج کہاں لگایا جائے۔ اس مطلب کے لیے اس مقام پر چلنا لازم تھا۔ جہاں سے وہ جدا ہوئی۔ اور اس مقام پر اس وقت راکھ کے گرم ڈھیر کے سوا اور کیا تھا۔ علاوہ بریں وہاں تک جانا گویا شیر میں جانے کے برابر تھا۔ مگر نہیں جوی اور بچہ کی تلاش میں راڈرک کو جان کی پروا نہ تھی۔ اس نے گھوڑے کو سرپٹ ڈال دیا۔ تلوار پھر نیام سے کھینچ لی۔ اور جب اس نے دستے کو مضبوطی سے پکڑا تو چہرہ پر جوش اور تندی کے آثار نمودار ہوئے۔

تھوڑی دیر میں وہ اس مقام پر پہنچ گیا۔ جہاں کچھ عرصہ پہلے اس کا آبائی قصر دق تھا۔ سپاہیوں نے اُسے دیکھ کر پھر ایک بار "سر راڈرک" کا نعرہ لگایا۔ عین اس موقعہ پر اسے برف پر کوئی سیاہ چیز نظر آئی۔ جو شب کی تاریکی میں بھی صاف طور پر دکھائی دیتی تھی۔ وہ جھٹ گھوڑے سے کود گیا۔ کیونکہ دل میں خیال آیا۔ ضرور کسی کی لاش ہے۔ مگر نہیں قریب جاکر دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ رومال ہے۔ جو گھبراہٹ میں کسی سے فرش زمین پر گر گیا ہے۔ اُٹھا کر دیکھا تو معلوم ہوا۔ یہ وہی ہے جسے ایلین پاس رکھا کرتی تھی۔ اُٹھاتے وقت وہ فرش زمین کی طرف جھکا تھا۔ قدموں کے نشان بھی نظر آئے۔ نقش پا کو غور سے دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ زنانہ پاؤں کے نشان ہیں۔ امید و بیم کے متضاد اثرات اس کے دل میں پیدا ہوئے۔ یقیناً وہ پاؤں ایلین کے ہی ہو سکتے تھے۔ ان کا نشان چھوٹا تنگ۔ کم چوڑا۔ مقابلتہً لمبا اور نہایت موزوں تھا۔ اور یہی ایلین کے پاؤں کی خصوصیت تھی۔ گھوڑے کی باگ ہاتھ میں لیے وہ چند قدم ان نشانات کے ساتھ ساتھ آگے کی طرف چلا گیا۔ مگر اتنے میں دشمن کے سپاہی جنہوں نے اسے دیکھ لیا تھا۔ تعاقب کرتے ہوئے قریب پہنچ گئے۔ ان صبا رفتار گھوڑوں پر سوار ہو کر جنہیں بے رحم قاتلوں نے لارڈ فیلڈ کے اصطبل سے نکالا تھا۔ وہ اسی کے فرزند عزیز کو قتل کرنے چلے آرہے تھے۔ پیچھے مڑ کر دیکھا تو چاروں طرف تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔ مگر اس تاریکی میں بھی چھ سات سوار گھوڑوں کو سرپٹ دوڑاتے اپنی طرف آتے نظر آئے۔ وہ جھٹ گھوڑے پر سوار ہوگیا۔ اور اُسے پوری تیزی رفتار سے اس راہ پر ڈال دیا جدھر قدموں کے نشان جاتے تھے۔

اتنے میں پیچھا کرنے والے قریب تر آگئے۔ ایک گولی سنسناتی ہوئی راڈرک کے کان کے پاس سے گذری۔ ایک اور پھر پے در پے کئی گولیاں چلیں۔ مگر وہ ان کے ضرر سے محفوظ رہا۔ اس کے بعد

دفعتاً فائر بند ہوگئے۔ جس سے اس نے اندازہ کیا۔ کہ بھری ہوئی گولیاں ختم ہوگئی ہوں گی۔ مگر جب
یہ وقفہ نسبتاً طویل ہوا۔ تو اس نے جانا۔ کہ وہ گولیوں کو دوبارہ بھرنے کے لئے ٹھیرے بھی نہیں
چند منٹ ہی۔ دو سوار اس کے بالکل ہی پاس پہنچ گئے۔ اور اب راڈرک کو اپنے اندر ایسی دلیری
محسوس ہوئی۔ جیسی اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔ حالانکہ جیسا ناظرین جانتے ہیں وہ پہلے دن سے
بڑا بہادر اور دلیر تھا۔ اس وقت اس کی حالت بپھرے ہوئے شیر کی سی تھی۔ جب دیکھا کہ دشمن سر پر
آگئے۔ تو اس نے اپنے گھوڑے کا منہ پھیرا۔ اور تلوار سے اس زور کے وار کئے۔ کہ آن واحد میں ان
سواروں کو یکے بعد دیگرے فرش زمین پر گرا دیا۔ دونوں کو مہلک زخم آئے۔ اور خون کی سرخ رواں
کے زخموں سے نکل کر برف پر بہنے لگی۔ اُن کے گھوڑے ڈر کر بے تحاشا بھاگ نکلے۔ اس کام سے
فارغ ہوکر راڈرک نے پھر اپنے گھوڑے کا منہ پھیرا۔ اور ہالا ہولش کی سمت میں چلا۔ پیچھا کرنے والوں
میں سے جو باقی رہ گئے تھے وہ یا تو اپنے ساتھیوں کی حالت دیکھ کر اتنے خوف زدہ ہوئے کہ انہوں
نے تعاقب جاری رکھنا پسند نہ کیا۔ یا بہت پیچھے رہ جانے کی وجہ سے تعاقب ترک کر دیا۔

اس دہان مقام پر گھوڑا اچھلتے ہوئے آدھی رات کے سناٹے میں راڈرک نے زور سے آواز
دی۔ "ایلین۔ پیاری ایلین تو کہاں ہے؟" اور کئی بار اس آواز کو دہرایا۔ ایک بار اس نے گھوڑے
کو روک کر جوابی آواز سننے کی بھی کوشش کی۔ مگر کچھ سنائی نہ دیا۔ تعاقب کرنے والوں کی آواز
بھی اب سنائی نہ دیتی تھی۔ تلاش بسیار پر بھی جب ایلین کا کچھ سراغ نہ چلا تو راڈرک نے گھوڑے سے
اتر کر چاروں طرف برف پر دیکھا۔ عین اس موقعہ پر پچھلی رات کا چاند مٹیالے آسمان پر نمودار ہوا۔
اور اس کی روشنی سے بھی اس کو تلاش میں مدد ملی۔ دشمن کے آگے بھاگتے ہوئے ایلین کے نقش پا اس کی
نظروں سے گم ہو چکے تھے۔ مگر اب اطمینان سے دیکھنے پر وہ پھر نظر آ گئے۔ ان کی راہ پر چلتا ہوا وہ
برابر ایلین کو آوازیں دیتا گیا۔ چند منٹ کے عرصہ میں اُسے کوئی سیاہ رنگ کی چیز برف سے ڈھکی
ہوئی زمین پر نظر آئی۔ اور اس کے ساتھ ہی کراہنے کی آواز سنائی دی۔ وہ دوڑ کر آگے بڑھا۔ کیا
دیکھتا ہے۔ کہ ایلین بے جان زرد رو . . . اور شاید مردہ فرش زمین پر پڑی ہے۔ اور ننھا میک
آیئن اس کی چھاتی سے لپٹا ہوا ہے۔ وہ آواز جو راڈرک کو سنائی دی بچے کے منہ سے ہی نکلی تھی۔

راڈرک نے بچے کو اُٹھا کر سینے سے لگایا۔ پھر ایلین کو سہارا دے کر اٹھایا۔ مگر آہ! اس کی اس
وقت کی خوشی کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔ جب اس نے معلوم کیا کہ وہ زندہ ہے! پر خوف رات
کے ہولناک مناظر سے مجذوب سا راڈرک تھا جس نے تھوڑی دیر پیشتر نہایت مہیب واقعات دیکھے تھے

اور جس کے دل میں کسی طرح کے اندیشے پیدا ہو رہے تھے۔ یعنی بچہ کی سلامتی پر خوشی کا احساس عظیم ہوا۔ اس نے دیکھا۔ کہ ایلین بیہوش ہے۔ اسے رفتہ رفتہ ہوش آیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ان ہولناک واقعات کی یاد تازہ ہوئی جن سے وہ گذر چکی تھی۔ ورجن کی تفصیلات ابھی اس کو معلوم نہ ہوئی تھیں۔ پہلے اس نے راڈرک کو نہیں پہچانا۔ لیکن آخر جب اسے شناخت کیا اور معلوم ہوا کہ وہ جو مجھ پر جھکا کھڑا ہے۔ میرا اپنا پیارا راڈرک ہی ہے۔ تو اس کے منہ سے بھی بے اختیار خوشی کی چیخ نکل گئی۔ اس نے راڈرک کو بدن سے لگایا۔ اور پے در پے بوسے دیے۔

لیکن ان کے لئے بہت دیر وہاں ٹھیرنا خطرناک تھا۔ راڈرک کو مجبوراً اس حقیقت کا اظہار کرنا پڑا۔ مگر بات ابھی اس کے منہ میں تھی کہ ایلین نے سوالات کی بھرمار شروع کر دی۔ اور بڑے جوش کی حالت میں سارے حالات دریافت کئے۔ اس نے اپنے متعلقین۔ والد خسر اور خوش دامن کی عافیت پوچھی۔ ہمیش کا حال دریافت کیا۔ اور ایلین بیکڈانلڈ کا بھی۔ اس لئے کہ رنج و مصیبت کی اس گھڑی میں اس شخص کی تمام سیاہ کاریاں بھی اس کے سینہ سے محو ہو چکی تھیں۔ اس نے دریافت کیا۔ کہ مارگرٹ لیسلی فلورا۔ تھا پٹپن۔ ولیم فاکنر اور کنبہ کا معمر پادری یہ سب لوگ کہاں اور کس حال میں ہیں؟ راڈرک ان سوالات کا کیا جواب دیتا۔ رُکتا تھا۔ اور رو رو دیتا تھا۔ ان علامات سے اس کی بیوی نے اپنے سارے سوالات کا ایک ہی جواب سمجھا۔ یعنی وہ جو راڈرک کے چہرہ سے ظاہر تھا۔ جو اس کے کف افسوس ملنے اور آنسو بہانے سے واضح ہو رہا تھا۔ اس وقت ایلین کے منہ سے پھر ایک بار چیخ نکلی۔ مگر اس مرتبہ یہ چیخ خوشی کی نہیں۔ مذہبی رنج و اذیت کی تھی۔ اور اس میں ایسا اثر تھا۔ گویا وہ سننے والے کے دل کو چیر دے گی۔

راڈرک نے اس کو بہت سمجھایا۔ اور تسکین دی۔ اس نے کہا غم و الم کے اظہار کے لئے ساری عمر باقی ہے۔ اس وقت سلامتی کی فکر مقدم سمجھنی چاہئیے۔ لیکن تھوڑی دیر کے لئے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ کوئی کلمہ تسکین اس خوفناک زخم کو مندمل نہیں کر سکتا۔ جو اس حسینہ کے دل میں پیدا ہوا۔ ناچار راڈرک نے بچے کا حوالہ دے کر اس سے التجا کی۔ کہ اگر اپنے لئے نہیں۔ تو اس معصوم کی خاطر ہمیں بے رحم قاتلوں سے بچنے کی فکر کرنی چاہئیے۔ ان الفاظ کا ایلین کے مادرانہ جذبات پر فوری اثر ہوا۔ وہ برف آلودہ زمین سے اٹھی۔ راڈرک نے اسے گھوڑے پر سوار کر کے بچہ اس کی گود میں دیا۔ پھر خود اس کے پیچھے سوار ہو گیا۔ اور گھوڑا جو مضبوط اور سبک رفتار

نقا ساوان کو لے کر بالاہولش کی طرف چلا۔ وہاں انہوں نے دو تازہ دم گھوڑے حاصل کیے اور راتوں رات چلتے ٹھیک اس وقت قصر گلن فان میں پہنچے۔ جب موسم سرما کی دھندلی صبح کی روشنی شرقی پہاڑیوں پر نمودار ہو رہی تھی۔

باب - ۹۲

دُورفنا

گذشتہ باب میں ہم نے داستان کا سلسلہ قائم رکھنے کے لیے صرف ان واقعات کا ذکر کیا ہے۔ جو سر ہاڈرک کو بیوی اور بچہ کی تلاش میں پیش آئے تھے۔ مگر قصہ کو جاری رکھنے سے پہلے گلنگو کے ہولناک قتل عام کی بعض اور تفصیلات کا بیان لازمی ہے۔ اسلئے اس ذکر کو پھر اسی مقام سے شروع کیا جاتا ہے۔ جب کپتان کیمبل نے قلعہ کی کھڑکی سے بارود کا جلتا ہوا کنستر پھینک کر کشت و خون کے آغاز کا اشارہ کیا تھا۔

جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہے۔ وہ ایک سو فوجی جوان جنہیں ساتھ لے کر یہ نمک حرام غدار بار اول وادی میں داخل ہوا۔ مختلف مکانات میں اقامت گزین تھے۔ سارجنٹ بار بر نے اس سے ہدایات پا کر انہیں سمجھا دیا تھا کس طرح انہیں مقررہ اشارہ پر قتل عام شروع کر دینا چاہیئے۔ اور پختہ کرنے کے لیے انہیں کھلے دل سے انعامات بھی دیے گئے تھے۔ پس بارود کے خوفناک دھماکے کی آواز سنتے ہی تمام سپاہیوں نے ان گھروں میں جہاں وہ مہمانوں کی حیثیت رکھتے تھے۔ کشت و خون کا آغاز کر دیا جس گھر میں جتنے سپاہی ٹھہرے ہوئے تھے سب وقت آنے پر مار آستین بن گئے قلعہ سے اشارہ پاتے ہی ہر بدسرشت نے بندوق اٹھائی اور مہمان نواز اہل گلنگو کی فیاضی کا معاوضہ سیسہ کی گولیوں کی صورت میں دیا۔ پستولوں اور تلواروں سے بھی کام لیا گیا۔ مردوں پر اکتفا نہ کر کے ظالموں نے عورتوں اور بے کس بچوں کو بھی نہ چھوڑا۔ اس طرح پر ہر گھر میں جہاں کوئی سپاہی قیام پذیر تھا۔ خوفناک قتل عام ظہور میں آیا۔ اور جب ذبح کا عمل ہر طرح مکمل ہو چکا۔ تو جلتی ہوئی مشعلوں سے گھروں میں آگ لگا کر اسے اور زیادہ بھڑکانے کو سارا ایندھن اوپر ڈال دیا گیا

لیکن کئی گھر ایسے بھی تھے جہاں کوئی سپاہی مقیم نہ تھا۔ اس نقص کو یوں رفع کیا گیا۔ کہ باربر نے خفیہ طور پر حکم جاری کر دیا۔ کہ سپاہی ان گھروں میں کام کر کے جن میں وہ ٹھہرے ہوئے

تھے۔ پھر ان کا رخ کریں جن میں کوئی سپاہی نہ تھا۔ اور وہاں بھی اسی طرح شمشیر و آتش کے ذریعہ تباہی پھیلائیں۔ تجویز سہل تھی۔ مگر اس پر عمل کرنا آسان نہ تھا۔ دھماکے کی آواز سن کر جب ہر شخص چونکا تو ایسے گھروں کے مکین جن میں کیمپ کے سپاہی موجود نہ تھے۔ خبردار ہو گئے۔ اور جب انہوں نے بندوقوں کی باڑھ اور ان عورتوں اور بچوں کی چیخیں سنیں۔ جنہیں بے رحم سپاہی نہایت بے دردی سے قتل کر رہے تھے۔ تو وہ سمجھ گئے۔ کہ ضرور کوئی عظیم خطرہ پیش آیا ہے۔ پس وہ خبر پاتے ہی مختلف اطراف میں بھاگ نکلے۔ فوری خطرہ کے وقت بہادر سے بہادر شخص بھی ہراساں ہو جاتا ہے۔ علاوہ بریں لوگوں نے سمجھا کہ لاانتہا فوج گلگت میں گھس آئی ہے۔ اس لئے مقابلہ کی کوئی صورت ممکن نہیں۔ اس وقت کا ہولناک نظارہ بیان کرنے سے زبان قلم عاجز ہے۔ جوش میں آئے ہوئے سپاہیوں نے روپیہ کے لالچ اور خون کے نشہ میں سرشار ہو کر نیم برہنہ پناہ گیروں کا تعاقب شروع کیا۔ بندوقوں اور پستولوں کو بار بار بھر کر چلایا جاتا تھا۔ اور اس طرح صدہا باشندوں کو جو خوف زدہ عورتوں اور روتے ہوئے بچوں کو ساتھ لئے نیم عریاں اور برہنہ پا برف پر بھاگے جاتے تھے۔ ہلاک کر دیا گیا۔ شاذ حالتوں میں بدنصیب باشندوں نے مقابلہ بھی کیا۔ اور ایسے موقعوں پر دونوں میں شدید جدوجہد ہوئی۔ جس میں بعض قاتل مارے بھی گئے۔ مگر کثیر التعداد۔ مقتولین بد بخت ساکنان گلگت ہی کے حصہ میں آئی جن سے قسمت کی دیوی بے طرح روٹھ گئی تھی۔ ان ظالموں کے ہاتھ سے بچ نکلنا جو تیر و تفنگ سے مسلح اور جوش میں بھرے ہوئے تھے۔ سہل کام نہ تھا۔ اس لئے ہولناک قتل عام ہوا۔

اس کے باوجود جیسا بیان کیا گیا ہے۔ کچھ آدمی بچ گئے۔ ان کی صحیح تعداد تو کسی کو معلوم نہیں بہر حال اندازہ ہے کہ وہ سب ملا کر قریباً ۵۰ کنبوں کے برابر آدمی تھے۔ وادی سے ہٹ کر وہ سب نیم بے خبری۔ نیم وحشت کی حالت میں شیطانی زینہ کی طرف بھاگتے گئے۔ بہت دور محفوظ مقامات پر پہنچ کر انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو گھر جل رہے تھے۔ انہوں نے قلعہ کی آگ بھی دیکھی اور اس کے بعد دوسرا دھماکا سنا جس کی بدولت قلعہ کی عظیم الشان عمارت سپاٹ ہو گئی۔ سارے حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کے لئے اس بات کا اندازہ کرنا دشوار نہ تھا۔ کہ ان کا محترم سردار والئے گلگت اور اس کے اعزہ اس قتل عام میں ہلاک ہوئے۔ جنون کی سی حالت میں دوڑتے ہوئے وہ مشہور وادی کے ان حصوں کو پیچھے چھوڑ گئے جہاں ان کے مکانات جل کر راکھ ہو گئے تھے۔ اور بندوق اور تلوار نے کسی متنفس کو زندہ نہیں چھوڑا تھا۔ اس وقت بہادر سے

بہادر پہاڑی کا دل بھی خوف سے مغلوب تھا۔ حوصلہ شکن اور ہمت شکست ہو چکی تھی۔ ہاتھ جو تلوار چلانے میں اتنے تیز ہوا کرتے تھے۔ شل تھے۔ چہروں پر ہوائیاں چھٹ رہی تھیں۔ اوسان مفقود اور وقار نابود تھا۔ ان بدنصیب مفرور پناہ گیروں کو اس بے سروسامانی کی حالت میں بھاگتے ہوئے دیکھنے کا نظارہ اتنا ہولناک تھا۔ کہ زبان اس کے بیان سے قاصر ہے۔

جو لوگ بھاگنے میں کامیاب ہوئے۔ ان کے بدن پر بہت کم لباس تھا۔ بعض نیم برہنہ اور بچے اکثر حالتوں میں بالکل ننگے تھے۔ مصیبت زدہ مائیں ان کو چھاتی سے لگائے بے رحم ظالموں کو بددعائیں دے رہی تھیں [illegible] کی بدولت یہ ساری تباہی عمل میں آئی۔ واقعی یہ اسی کے خونناک فرمان کا نتیجہ تھا کہ ایسا ہولناک قتل عام ہوا۔ سن رسیدہ آدمی فرض شناس بیٹوں کا سہارا لئے۔ بھائی بہنوں کے ہاتھ پکڑے اور شوہر بیویوں کو تھامے ہوئے چل رہے تھے۔

چند گھنٹہ بعد سپیدۂ صبح نمودار ہوا۔ اور اس کی روشنی میں شیطانی زینہ کے ناہموار رستہ اور پوشانا ہیڈ کی ڈھلوانوں پر جابجا مصیبت زدہ پناہ گیر برف پر بیٹھے یا لیٹے ہوئے اور بعض سخت پریشان حالی میں آگے کی طرف جاتے نظر آئے۔ بچوں میں سے بعض سردی سے اکڑ کر مر گئے۔ باقی نزع کی حالت میں تھے۔ بالغ شخصوں میں سے بھی کئی ہجوم مصائب کی تاب مقابلہ نہ لا کر موت کے انتظار میں برف پر لیٹ گئے۔ اور جو زیادہ جفاکش تھے۔ وہ گرتے پڑتے وادی کی حدود کے باہر قریب ترین گاؤں کی طرف روانہ ہوئے۔ کہ وہاں سے کھانا کپڑا مانگ کر لائیں عورتیں اور بچے اب ایک قدم بھی آگے نہ چل سکتے تھے۔ اس لئے ان کو وہیں چھوڑ گیا۔ لیکن سردی کی شدت۔ بھوک اور ہجوم افکار بجائے خود تباہی پیدا کر رہے تھے۔ سب سے زیادہ اموات کم سن بچوں کی ہوئیں۔ اور بہت سی مائیں اس تازہ مصیبت کی تاب نہ لا کر اپنی تکالیف کا خاتمہ کرنے کے لئے کوناکی یخ بستہ ندی میں کود گئیں۔ بعض بعض مقامات پر مرد عورتوں کو بازوؤں میں لئے جائے پناہ تلاش کرتے پھر رہے تھے۔ لیکن ان میں سے اکثر تھوڑی دور چل کر فرش زمین پر جا گرتے اور برف میں ہلاک ہوتے تھے۔ مختصر یہ کہ جو لوگ قتل عام سے محفوظ رہے۔ صبح ہونے تک ان میں سے کئی ایک سردی اور زود دکشی سے ہلاک ہو گئے۔ دشمن سپاہیوں نے ان کا تعاقب شاید اس لئے غیر ضروری سمجھا کہ وہ جا سکتے تھے اس کڑاکے جاڑے میں جبکہ برف کی چادر ہر طرف زمین کو ڈھانپے ہوئے ہے۔ نیم برہنہ پناہ گزینوں میں سے کسی کا زندہ رہنا محال ہے۔ مالکونے

انہوں نے وادی کو چھوڑنا اس لئے مناسب نہ جانا کہ اس صورت میں ہم زرومال کی اس لوٹ سے محروم رہ جائیں گے۔ جو تباہ شدہ علاقوں میں شروع ہو گئی تھی۔ لیکن ہمارے خیال میں داستان کے اس بیہودہ حصہ کو طول دینا غیر ضروری ہے۔ مختصر یہ کہ ان پچاس کمپنیوں میں سے جو بچنے میں کامیاب ہوئے اور محض دو سو آدمیوں پر مشتمل تھے۔ نوے فیصدی یو تشائل اینوؤ کی برف یا کونل کے تیز رو پانی میں ہلاک ہو گئے۔ باقی جو محفوظ رہے۔ انہوں نے ملک کے دوسرے حصوں میں پناہ لی۔ کسی کو اس کی جرأت نہ ہوئی۔ کہ اپنے وطن کو واپس آتا۔ یا اس میں سکونت اختیار کرتا۔ پس اگرچہ گلنکو کا نام قائم رہا۔ تاہم ساکنان وادی صفحۂ ہستی سے محو ہو گئے۔

ہاں مگر مظلوم گلنکو کا نام تب تک باقی ہے۔ اور تا ابد رہیگا۔ اس لئے کہ جور و جفا سے کسی چیز کی ہستی کو بے شک ختم کر دیا جائے۔ اس کا نام کسی حال میں نہیں مٹ سکتا۔ وہ عظیم الشان وادی جو کسی زمانہ میں سکاٹ لینڈ کے مایہ ناز بہادروں کا مسکن تھی۔ اب ایک خوفناک ویرانہ ہے۔ زلزلہ نے ان پہاڑوں کو نہیں گرایا۔ جو اس کے دونوطرف محافظ پہرہ داروں کی طرح کھڑے ہیں۔ نہ کسی انقلاب فضائی نے گلن کی عظمت میں تبدیلی کی ہے۔ انسان نے جہاں تک ممکن تھا۔ اس خطۂ گلزار کو برباد کیا۔ باشندے مقتول۔ گھر مسمار۔ اور مویشی ناپید ہوئے۔ باغوں میں خاک اڑنے لگی غرض تہذیب و تمدن کا کوئی نشان باقی نہ رہا۔ مگر اب بھی جو سیاح اس ویران علاقہ سے گذرتا ہے۔ اس کے دل پر قدرتی مناظر کی ہولناک عظمت کا اتنا اثر نہیں ہوتا۔ جتنا اس خوفناک قتل عام کی واردات کا جو یہاں شاہی فرمان سے عمل میں لائی گئی۔ شاہی مظالم کی پرخوف یادگار۔ وادی گلنکو اب بھی قائم ہے۔ مگر جو اسے دیکھتا ہے۔ وہ ایسے فعل شنیع پر نفرین کئے بغیر نہیں رہتا۔ جیسے ایک مطلق العنان تاجدار کے حکم سے عمل میں لایا گیا۔ آج ان ویران پہاڑیوں کا سکوت توڑنے والی انسانی آوازیں کہاں ہیں؟ مگر خون کی آواز اب بھی "انتقام" پکارتی ہوئی آسمان تک جاتی ہے۔ گلنکو کی تاریک وادی۔ تیرے پرخون مناظر سے بھی زیادہ تاریک اور خوفناک وہ جرم تھا جس کا ارتکاب تیرے وسط میں ہوا۔ اتنا بھیانک کہ تیرے ہیبت ناک کراروں کی سیاہی بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

اس وقت کے بعد ولیم آف آرینج کے متعصب جانبدار اور بے خبر عذر خواہوں نے بارہا یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ گلنکو کے قتل عام میں اس کا دخل بہت کم تھا۔ لیکن اس خونیں فرمان کی نسبت وہ کیا جواب دے سکتے ہیں جس پر شاہی مہر اور بادشاہ کے دستخط ثبت ہیں۔ وہ رجسٹ

میں ایک خطرناک شہادت کی طرح موجود ہے۔ مانا کہ وہ کیتھولک مذہب کے جبر و تشدد کا مخالف اور پراٹسٹنٹ عقیدہ کا حامی تھا۔ اور یہ بھی تسلیم کیا۔ کہ اس نے انگلستان کو خاندان سٹوارٹ کی قابل اعتراض حکومت سے نجات دی۔ مگر اس سے ثابت کیا ہوتا ہے۔ جن افعال کی اس کے مداح تعریف کرتے ہیں۔ وہ حقیقتاً ایسے دور زندگی کا لازمی نتیجہ سمجھے جا سکتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ بات اس کے مفید مطلب ثابت ہوتی۔ تو اسے مسلمان بننے میں بھی عذر نہ ہوتا اور اگر قوم اجازت دیتی۔ تو وہ پراٹسٹنٹ مذہب کے پردہ میں انہی مظالم کے اعادہ سے دریغ نہ کرتا۔ جنہیں اس نے کیتھولک عقیدہ کے مٹانے کی کوشش میں صرف کیا۔ مگر اس کی زندگی اچھی ہو یا بری۔ سب سے بڑی بات جسے کسی حال میں فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ہے کہ اس کا نام کہیں لکھا ہوا ہے۔ وہ اس خونی دھند کے پردہ میں ہی رہے گا۔ جو آج تک وادی گلنکو پر محیط ہے۔

باب ۹۲

ضروری تفصیل

اس جگہ یہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ لیڈی ایلن سنے میک آئین کو ساتھ لے کر کن حالات میں قلعہ سے فرار ہوئی۔ اور بدنصیب مارگرٹ لیسلی کس طرح آنند کیمبل کے ہاتھوں ماری گئی۔ ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ جس وقت سر ایڈرک وادی میں گشت کرنے گیا۔ تو ایلن اور مارگرٹ اس کی دلبستگی کے انتظار میں کمرہ نشست میں ٹھیر گئی تھیں۔ لیڈی ایلن نے فلورا کو حکم دیا تھا کہ مارگرٹ کے لئے کھانا اور نئے کپڑے لائے۔ اور وہ ایلن کے کمرہ میں جاکر اس کا صبح کے پہننے کا لباس جو عارضی ضروریات کے لئے کافی تھا۔ اٹھا لائی تھی۔ علاوہ بریں وہ ایک اس قسم کی چادر بھی ساتھ لائی جو قبیلہ میکڈانلڈ کی پوشش سے مخصوص تھی کہ اسے بھی مارگرٹ کو پہنا دے۔ یہ اس لئے کہ رات غایت درجہ سرد تھی۔ اور نشست گاہ کے آتش دان میں جلتی ہوئی آگ بھی اس کے اثر کو کم نہ کر سکتی تھی۔ وہ اس کے لئے جرابیں اور ایلن کے پہننے کے بوٹ بھی لائی تھی نہیں اس کمرہ میں چھوڑ کر جہاں ایلن بیٹھی ہوئی تھیں۔ وہ پھر تیز چلتی باورچی خانہ میں گئی۔ اور کھانے کی چیزیں شراب کی بوتل اور اسے گرم کرنے کا برتن لیکر واپس ہوئی۔

اس اثنا میں مارگریٹ اپنا لباس اتار کر جو برف میں سفر کرنے سے بھیگ گیا تھا۔ فلورا کے لائے ہوئے کپڑے پہن چکی تھی۔ مگر کھانے کی چیزوں میں اس نے چند گھونٹ شراب کے سوا اور کسی چیز کو نہ چھوا۔ کیونکہ جو تشویشناک خبریں کہ وہ یہاں آئی تھی۔ اس نے اسے سب سے مغموم و متفکر بنا رکھا تھا۔ اس کے بعد ایلین مارگریٹ اور فلورا سر رواڈرک کی واپسی کا انتظار کرنے لگیں۔ اسی طرح کچھ وقت گذر گیا۔ حتے کہ یکایک زور کا دھماکا سنائی دیا۔ باروت کی آگ سے جو خیرہ کن روشنی پیدا ہوئی اسے بھی انہوں نے دیکھا۔ اور جیسا اس سے پیشتر بیان کیا جا چکا ہے۔ تینوں حالت اضطراب میں ایک دوسرے کے منہ کی طرف دیکھنے لگیں۔ پھر جب اس دھماکے کے بعد شور و غل اور چیخوں کی آواز سنائی دی۔ تو انہیں یقین ہو گیا۔ کہ جس خطرہ کا احتمال تھا۔ وہ پیش آگیا۔ اس وقت ایلین بے تحاشا دوڑتی ہوئی اس کمرہ میں گئی۔ جہاں ننھا میک آئیور سو رہا تھا۔ دوڑ کے اسے اٹھا کر چھاتی سے لگا لیا۔ دھماکے کی آواز سے بچہ سہما ہوا تھا۔ ایلین نے اسے دلاسہ دیا۔ اور اس کے بعد تھوڑی دیر اس فکر میں رہی۔ کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ غیر معمولی جوش کی حالت میں اس نے جلد جلد بچہ کے کپڑے پہنا دیئے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتی تھی۔ کہ کیا کیا مصیبت پیش آنے والی ہے۔ اور نامعلوم کب فرار ہونے کی ضرورت پڑے گی۔ اس اثنا میں فوجی سپاہیوں کا شور و غل اور مقتولوں کی چیخ پکار اس کے کانوں تک پہنچتی رہی۔ اور اسے سن کر وہ دیوانہ وار بچہ کو چھاتی سے لگائے کمرہ سے بھاگ نکلی۔ عقبی زینہ کی راہ سے اتر کر وہ صحن میں پہنچی۔ اور وہاں سے چھپتی ہوئی دیوار تک گئی تھی کہ دفعتاً کسی نے دروازہ کھولا۔ اور برہنہ تلوار ہاتھ میں لئے ہوئے تیز دوڑتا پاس سے گذر گیا۔ جس وقت وہ قلعہ میں داخل ہوا۔ تو ایلین بچہ کو گود میں لئے ہوئے اس کے کھلے ہوئے کواڑ کے پیچھے چھپ گئی۔ کہ مبادا کوئی دشمن ہو۔ اسے کیا معلوم تھا۔ کہ یہ اس کا اپنا شوہر رواڈرک تھا جو دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے دعوتی ہال کی طرف دوڑا جا رہا تھا۔ اس کے پیچھے جا کر ایلین کھلے دروازے کی راہ سے بھاگتی ہوئی باہر نکلی۔ اور پوری تیزی سے سفاکی سے جو اس کی موجودہ ذہنی حالت میں قدرتی تھی۔ دوڑنے لگی۔ اسے رواڈرک کے متعلق سخت پریشانی تھی۔ اسے معلوم نہ تھا وہ کہاں اور کس حالت میں ہے۔ پھر جب اس بات کو پیش نظر رکھا جائے۔ کہ اسے اپنے والد اور قلعہ کے دوسرے مکینوں کی نسبت بھی سخت تشویش تھی۔ تو اس کی پریشانی کا اندازہ کرنا مشکل نہیں ہو سکتا۔ دماغ اس وقت گرداب کی حالت میں تھا۔ اگر اس وقت اسے اس بچہ کا خیال نہ ہوتا جسے وہ گود میں لئے ہوئے تھی۔ تو یقیناً وہ بھی قلعہ [illegible]

منظور کرتی ہے جن کی سلامتی کی فکر اس کے لئے سوہان روح بنی ہوئی تھی۔ کم از کم پھر وہ فرار کی کوشش ہرگز نہ کرتی۔ لیکن ماں کے دل میں بچہ کے لئے قدرت نے ایسی زبردست محبت پیدا کی ہے کہ اس کے لئے وہ ایسے کام بھی کر گذرتی ہے۔ جو عام حالات میں غیر ممکن ہوں۔ اس نے بچہ کی عافیت فرار ہی میں سوچی۔ اور اس محبت نے جو اس کے دل میں بچہ کے لئے تھی۔ اس کے اندر وہ استقلال پیدا کر دیا جس کی اس وقت اشد ضرورت تھی۔ وہ بے تحاشا دوڑتی برف سے ڈھکی ہوئی زمین پر اس وقت تک چلتی گئی تھی کہ آخرکار بچہ کو چھاتی سے لگائے یخ بستہ زمین پر گر پڑی۔ اور اس کے کچھ عرصہ بعد روڈرک نے اسے وہاں سے اٹھایا۔

اس تفصیل کو مکمل کرنے کے لئے ہم پھر ایک بار قلعہ کی طرف چلتے ہیں۔ جہاں ایلین کے بے تحاشا بھاگ جانے پر مارگرٹ اور فلورا نشستگاہ میں رہ گئی تھیں۔ اتنے میں فلورا کو غش آگیا اور گو مارگرٹ بھی سہمی ہوئی تھی۔ تاہم اس نے اسے بحال کرنے کی کوشش شروع کی۔ اس میں کچھ وقت گذر گیا۔ مگر آخرکار فلورا نے آنکھیں کھولیں۔ پھر جب وہ اٹھنے کے قابل ہوئی۔ تو دونو خوف زدہ ہرنیوں کی طرح بھاگتی ہوئی ایلین کے کمرہ میں گئیں۔ اس لئے کہ دعوتی ہال کا ہنگامہ لمحہ بلمحہ بڑھ رہا تھا۔ ہتھیاروں کی جھنجھنی سپاہیوں کا شور ظالم و مظلوم کی آوازیں اور مرنے والوں کی دردناک چیخیں قریب تر ہوتی جا رہی تھیں۔ ایلین کے کمرہ میں گئیں۔ تو دیکھا کہ وہ موجود نہیں اور بچہ بھی غائب ہے۔ ظاہر تھا۔ کہ ایلین اسے لیکر بھاگ گئی ہے۔ دہشت زدہ فلورا نے بھی بھاگنا چاہا۔ مگر پیچھے مڑی ہی تھی۔ کہ اس نے ایک نوجوان کو دیکھا جس نے میدانی وضع کا سادہ لباس پہنا ہوا تھا۔ اور اسے معلوم ہوا کہ اس کی آنکھیں جلتے ہوئے کوئلوں کی طرح دمک رہی ہیں۔ مگر اس سے زیادہ وہ غریب نہ دیکھ سکی۔ کیونکہ دفعتاً ایک تیز خنجر اس کے سینہ میں بھونک دیا گیا۔ اور وہ بے جان ہو کر فرش زمین پر گر پڑی۔ موت اتنی سریع واقع ہوئی کہ منہ سے آواز تک نہ نکلی۔ ناظرین کو یہ بتانا غیر ضروری ہوگا۔ کہ نوجوان آسٹڈ کیمبل کے سوا کوئی اور نہ تھا۔

مارگرٹ لیسلی بھی فلورا کے ساتھ بھاگنے کی تیاری کر رہی تھی جس وقت یہ سانحہ ظہور میں آیا تو وہ بے حد خوف زدہ ہوئی۔ کمرہ میں لیمپ جل رہا تھا۔ اس کی روشنی میں مارگرٹ کی صورت قریباً میکڈونلڈ کی طرز کے لباس میں حوروں جیسی کا مجسمہ نظر آتی تھی۔ مگر وہ فوراً ہی چونک کر بیدار ہو گئی کیونکہ آسٹڈ کیمبل اب خنجر کو فلورا کی چھاتی سے نکال کر بھپری ہوئی شیرنی کی طرح اس کی طرف آ رہی تھی

جسے اس نے اپنے خیال میں لیڈی ایلین سمجھا تھا۔ بدنصیب مارگرٹ نے جب یہ حال دیکھا۔ تو ایک خوفناک چیخ مار کر کمرہ کے دوسرے حصہ کی طرف دوڑی۔ سنگدل بے رحم آمنڈا نے اس کا تعاقب کیا مارگرٹ انتہائی خوف کی حالت میں رحم کے لئے ملتجی ہونے کو پیچھے مڑی۔ مگر آمنڈا نے اُسے ایک لفظ تک کہنے کا موقعہ نہ دیا۔ خون چکاں خنجر جسے اس نے فلورا کی چھاتی سے نکالا تھا۔ جھٹ اس کے دل میں بھونک دیا۔ وہ اس ہولناک جرم سے بمشکل فارغ ہوئی تھی کہ تیز دوڑنے والے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ اور وہ خنجر کو مارگرٹ کے سینہ سے نکال کر تیر کی طرح راڈرک سیکڈانلڈ پر حملہ کرنے کے لئے بڑھی مگر اس کے بعد جو کچھ پیش آیا۔ اس کا حال ناظرین کو معلوم ہے۔ یعنی کس طرح راڈرک نے خنجر اس کے ہاتھ سے چھین کر پھینک دیا۔ اور وہ اس قسم کے کلمات کہتی ہوئی وہاں سے رخصت ہوئی۔ کہ آج میرا انتقام پورا ہوا۔

سطور بالا میں ہم نے جو تفصیلات قلمبند کی ہیں۔ ان کے بعد اس خوفناک رات کی داستان کو مکمل کرنے کے لئے غالباً اور کسی توضیح کی ضرورت نہ ہوگی۔ قدرتی طور پر ایلین اپنے شوہر سے اس وقت تک کے حالات ہی بیان کر سکی۔ جب وہ قلعہ سے فرار ہوئی تھی۔ مگر اس کے لئے باقی حالات کا اندازہ کرنا دشوار نہ تھا۔ کیونکہ وہ فلورا اور مارگرٹ کی لاشوں کو اسی کمرہ میں دیکھ چکا تھا۔ جہاں سے ایلین فرار ہوئی تھی۔ پھر اُسے قاتل کی شخصیت کا بھی علم تھا۔ پس یہ معلوم کرنا دشوار نہ تھا کہ آمنڈا کیمبل نے غلطی سے مارگرٹ کو ایلین سمجھا۔

راڈرک اور ایلین کے بحفاظت قصر گلن فال میں پہنچنے کا حال ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ اب راڈرک اپنے والد کے لقب و دولت کے علاوہ گلن فال کی زمین و قلعہ کا بھی مالک تھا۔ مگر اس قسم کے اعزاز میں شخص کو کیا اطمینان دے سکتے تھے۔ جس کی دنیاوی مسرتوں کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو چکا تھا۔ بارہا اس کا اضطراب انتہا کو پہنچ کر اسے خودکشی پر آمادہ کر دیتا تھا۔ مگر فوراً ہی بیوی اور بچہ کا خیال تقاضا کرتا۔ کہ اپنے لئے نہیں۔ تو ان کی خاطر زندہ رہنا فرض ہے۔ علاوہ بریں اب جذبۂ انتقام نے اس کے سینہ میں آگ سی پیدا کر دی تھی۔ جس طرح قدرت اپنے پُر اسرار طریقوں پر عظیم الشان انقلابات پیدا کر دیتی ہے۔ یعنی جہاں پُرفضا گلزار تھا۔ وہاں بنجر میدان۔ اور جہاں سرد پانی کا خوشنما چشمہ تھا۔ اس جگہ صحرائے بیابان نمودار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح راڈرک کی فطرت میں دفعتاً غیر معمولی تبدیلی ہو گئی تھی۔ رات رات کے عرصہ میں اس کا مزاج بالکل ہی بدل گیا۔ وہ رحمدل، جو چند گھنٹے پیشتر انتہا درجہ فیاض تھا۔ اور جس کا درگذر کمزوری کی حد تک پہنچا ہوا تھا۔ اس کے سینہ میں اب آتشِ انتقام کا شعلہ بھڑکنے لگا۔

انعام کے روپیہ کو سی کام پر صرف کریں گے۔

خود کیمبل اپنی بہن آئنڈا اور چند دوستوں کو ساتھ لیکر جن میں ڈنکن برو ڈی بھی شامل تھا ایڈیھی کیسل کی طرف روانہ ہوگیا۔ جہاں ارل آف بریڈل بین اور سر کالن قتل عام کی خبروں کا بے چینی سے انتظار کر رہے تھے۔ آئنڈا کیمبل خوش تھی۔ کہ میری خواہش انتقام پوری ہوئی۔ مگر اس کی یہ خوشی جلدی ہی رنج و افسوس میں بدل گئی۔ کیونکہ دن نکلنے کے قریباً ایک گھنٹہ بعد ایک شخص نے بالا ہوش سے قلعہ ایڈیس میں آکر یہ خبر دی۔ کہ راڈرک۔ لیڈی ایلن اور ان کا بچہ یہ تینوں بحفاظت گھوڑوں پر سوار گلن فان چلے گئے۔ جو شخص یہ خبر لایا۔ وہ اتنا معتبر تھا۔ کہ اس کے بیان پر شک و شبہ کی گنجائش نہ تھی۔ پس اب سوال پیدا ہوا۔ کہ جسے آئنڈا نے راڈرک کی چہیتی بیوی سمجھ کر جس کی خاطر راڈرک نے اس کے عشق کو رد کیا تھا قتل کیا وہ کون تھی؟ معاملہ اتنا پر اسرار تھا۔ کہ سردست کسی طرح حل ہوتا نظر نہ آتا تھا خصوصاً اس لئے کہ جسے آئنڈا نے قتل کیا۔ وہ ایلن ہی کے لباس میں ملبوس تھی۔ بہر حال اس خبر سے یہ ثابت ہوگیا۔ کہ آئنڈا کی آرزوئے انتقام اب بھی پوری نہ ہو سکی۔ وہ عورت جسے وہ اپنی محبت کا غاصب سمجھتی تھی۔ اور جو اس کی بجائے راڈرک پر قابض ہو چکی تھی۔ بچ گئی۔ اور اسے بے وجہ کسی بے گناہ عورت کے خون سے ہاتھ رنگنے پڑے۔

ہر چند آئنڈا نہایت بد باطن اور منتقم عورت تھی۔ پھر بھی اس خبر نے اس کے دل میں احساس تاسف پیدا کر دیا۔ کیونکہ نہایت سیاہ باطن انسان بھی کسی بلا قصور شخص کا خون بہانے کے جرم سے خوف کھاتا ہے۔ لیکن یہ تاسف بہت دیر قائم نہیں رہا۔ کیونکہ اب پھر اس کے دل میں شعلہ انتقام بھڑکنے لگا۔ اور اس نے بھائی سے تحریک کی۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو فوجوں کو جمع کر کے قلعہ گلن فان پر حملہ کر دینا چاہیئے۔ یا تو اس کا محاصرہ کر لیا جائے۔ یا یلغار کر کے سر کرنے کی کوشش کی جائے مگر کیمبل اس کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے کہ شاہی فرمان محض وادی گلنکو سے متعلق تھا اور وہ اپنی ذمہ داری پر گلن فان پر حملہ کرنے کے لئے آمادہ نہ ہو سکتا تھا۔ ارل آف بریڈل بین اور سر کالن کیمبل بھی آئنڈا کی تجویز کے مزاحم ہوئے۔ شاید اس لئے کہ وہ سمجھتے تھے معاملہ پہلے ہی انتہائی صورت اختیار کر چکا ہے۔ پس کوئی چارہ کار نہ دیکھ کر آئنڈا کیمبل حالت یاس میں قلعہ ایڈیس کے اس کمرہ میں چلی گئی جو اس کی سکونت کے لئے مقرر ہوا تھا۔ اور وہاں تنہائی میں اس قسم کی تجویزیں سوچنے لگی۔ کہ اب مجھے کس طریق پر موثر انتقام لینا چاہیئے۔

کپتان کیمبل رات بھر نہیں سویا تھا۔ تھوڑی دیر آرام کر کے اس نے ایک نوکر کے ہاتھ ڈنکن برو ڈی

کو ملایا۔ ناظرین سمجھ گئے ہونگے۔ کہ اس ملعون غدار نے شب ماسبق کے سانحہ عظیم میں کیا حصہ لیا تھا یہی وہ شخص تھا جس نے تازہ دم فوج اس پہاڑی رستے سے گلن میں داخل کی۔ جس کا ذکر قبل ازیں اس داستان کے سلسلہ میں مفصل آچکا ہے۔ مگر خود اس رستہ کے دہانہ سے آگے نہیں گیا۔ وہ کشت وخون اور غارت کے وقت بھی موقعہ پر نہیں تھا۔ اس لئے کہ ڈرتا تھا اگر ساکنان گلنکو دشمن فوج پر غالب آگئے۔ تو پھر کوئی طاقت مجھے ان کے جوش سے نہ بچا سکے گی۔ پس وہ بدبخت گلنکو کی تنگ فصیل پر درہ کے قریب کھڑا ہوا واقعات کے نتیجہ کا منتظر رہا۔ وہیں سے اس نے گلنکو کے قلعہ اور ساکنان وادی کے گھروں کو جلتے ہوئے دیکھا۔ اور اس نظارہ سے اسے گونہ تسکین ہوئی۔ کیونکہ والئے گلنکو کے خلاف اس کے دل میں بھی کچھ کم جوش انتقام نہ تھا۔ آخر جب یہ ہولناک سانحہ ختم ہوا تو وہ پہلے وادی میں اترا۔ اور اس کے بعد کپتان کیمبل کے آدمیوں کے ساتھ قلعہ ایڈس کو واپس ہوا۔ اب اس کے انعام کا وقت آگیا تھا۔ اور اسی مطلب کے لئے کپتان نے اسے اپنے سامنے بلایا تھا۔

مخفی نہ رہے۔ کہ دنیا کی سب سے زیادہ خبیث اور کور باطن ہستیاں جب کم حیثیت لوگوں کو کسی فعل شنیع میں اپنا آلہ کار بناتی ہیں۔ تو دل میں انہیں ضرور ان سے نفرت وحقارت ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح کے خیالات ڈنکن بروڈی کی نسبت کپتان کیمبل کے دل میں تھے۔ اور اب جبکہ وہ شرمناک کام جس کی انجام دہی کے لئے اس نے اس کی خدمات حاصل کی تھیں۔ پایہ تکمیل کو پہنچ گیا۔ تو اب جس قدر جلد ممکن ہو وہ اسے رخصت کر دینے کا آرزومند تھا۔ طلائی سکوں سے بھری ہوئی ایک تھیلی ڈنکن بروڈی کے ہاتھ میں دے کر اس نے محض اتنا کہا۔ کہ "اب تمہاری خدمات کی ضرورت نہیں۔ اور تم جس وقت مناسب سمجھو ایڈس سے روانہ ہو سکتے ہو۔" اس مطلب کے لئے اس نے وہ گھوڑا بھی پیش کیا۔ جو اس نے اپنے اصطبل واقع ایڈنبرگ سے اب تک بروڈی کو دے رکھا تھا۔ ڈنکن نے روپوں کی تھیلی وصول کی اور سلام کر کے رخصت ہوا چاہتا تھا۔ کہ دفعتاً کپتان کے دل میں ایک خیال پیدا ہوا۔ اور اس نے اسے اشارہ سے واپس بلایا۔

کہنے لگا۔ "اگر تمہیں ایڈنبرگ جانا ہے۔ تو وادی گلنچی کی راہ سے جانے میں بہت پھیر پڑے گا۔ بلکہ یہ رستہ اختیار کرنا اس وجہ سے بہتر ہوگا۔ کہ ایسا نہ ہو سیدھی راہ پر چلتے ہوئے ساکنان گلنکو میں سے کوئی جو ان کے قتل عام سے بچ گیا ہو سامنے آجائے۔ ان میں سے کسی نے تم کو ان واقعات میں پھرتے دیکھ لیا۔ تو یہی سمجھے گا کہ تمہارا بھی اس واقعہ میں ضرور کچھ حصہ ہے۔"

ڈنکن بھڈی نے جواب دیا "اگر میرے وادی گلنرچی کی راہ سے جانے میں آپ کا بھی فائدہ منصور ہے۔ تو مجھے آپکے مشورہ پر عمل کرنے سے انکار نہیں۔ جو کام ہو فرمائیے۔ میں اُسے پورا کرکے ایڈنبرگ جاؤں گا۔"

"میرے دوست سر رونالڈ میک گریگر کو یہ جان کر بہت خوشی ہوگی۔ کہ پہاڑی ڈاکوؤں کی ایک قابل نفرت جماعت کا خاتمہ ہو چکا۔" کیمبل نے جواب دیا۔ "پس اگر تم اس رستہ سے ہو کر جاؤ۔ تو میں سر رونالڈ کے نام اس مضمون کی چند سطور لکھ کر تمہارے حوالہ کئے دیتا ہوں۔"

ڈنکن بھڈی نے خط لے جانے پر آمادگی ظاہر کی۔ اور کپتان کیمبل نے ضروری تفصیلات لکھ کر خط کو لفافہ میں بند کیا۔ اور مہر لگا کر ڈنکن بھڈی کے حوالہ کر دیا۔ سرنامہ پر دالئے میک گریگر کا نام لکھا تھا۔

سہ پہر کے دو بجے تھے کہ ڈنکن بھڈی قلعہ ایڈرس سے روانہ ہوا۔ وہ تنہا تھا۔ اس علاقہ کے ہر حصہ سے اچھی طرح واقف اور ایک عبار فنار گھوڑے پر سوار تھا۔ علاوہ بریں اس لئے بزعم خود ایک نہایت سہل طریق پر آنا روپیہ کما لیا تھا۔ جو اس کے لئے عمر بھر کو کافی تھا۔ اپنی سابقہ احتیاج کا موجودہ تمول سے مقابلہ کرتا ہوا گھوڑے پر سوار وہ زمانہ آئندہ کے زریں خواب دیکھ رہا تھا۔ جب ایڈنبرگ پہنچ کر وہ اس روپیہ کو فائدہ بخش کاموں میں لگا کر معقول نفع حاصل کر سکے گا۔ اثنائے راہ میں اس نے مستقبل کی نسبت کئی شاندار تجویزیں سوچیں۔ چلتے چلتے شام ہو گئی۔ مگر وادی گلنرچی ابھی فاصلہ پر تھی۔ اتنے میں ہر طرف تاریکی پھیلنے لگی۔ چونکہ زمین برف سے ڈھکی ہوئی تھی۔ اس لئے سفر کی رفتار معمول سے بہت کم رہی۔ اب رات ہو جانے پہانے سے ناچار یہ نتیجہ اخذ کرنا پڑا۔ کہ قلعہ میک گریگر کی منزل آج طے نہ ہو سکیگی۔ رستہ میں کسی جگہ ٹھیرنا ضروری تھا۔ مگر علاقہ ویران اور دیہات بہت کم اور غیر معمولی فاصلہ پر واقع تھے۔ اکے دکے مکانات بھی کم نظر آتے تھے۔ خیالات کے انہماک میں اُسے یہ بھی یاد نہ رہا۔ کہ میں کہاں پہنچ چکا ہوں۔ اور اب مجھے کس طرف چلنا چاہیئے۔ وہ یہی سوچ رہا تھا۔ کہ رات کہاں بسر کی جائے۔ مگر یکایک کسی نے زور سے آواز دی "کون ہے!"

ڈنکن بھڈی کا ہاتھ جھٹ تلوار کی طرف گیا۔ چونکہ اب سات بج چکے تھے۔ اور چاروں طرف اندھیرا چھا گیا تھا۔ اس لئے اس نے پیچھے مڑ کر آنکھیں پھاڑتے ہوئے دیکھا۔ چند منٹ کے عرصہ میں اسے ایک لمبا تڑنگا شخص اس ڈھلوان پر چڑھتا ہوا نظر آیا۔ جس کی چوٹی پر اس وقت چل رہا تھا۔

کہاں سوار ہو کدھر جاتے ہو؟" شخص مذکور نے تحکمانہ لہجہ میں دریافت کیا۔ "یہ علاقہ ویران اور

خطرناک ہے۔ اور بہت کم مسافر ایسے وقت میں اس طرف کا سفر اختیار کرتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ تمہیں اپنے گھوڑے پر خاص اعتماد ہے . . ."

"گھوڑا بے شک بہت سیانا ہے" بروڈی نے قطع کلام کر کے کہا۔ "مگر سچ پوچھو۔ تو میں اس وقت رستہ بھول گیا ہوں۔ اور نہیں جانتا کہ کہاں چلوں۔ ابھی میں اس فکر میں تھا۔ کہ رات بسر کرنے کے لئے جگہ مل جائے۔ تو وہیں ٹھکانا کروں۔ اتنے میں تمہاری آواز سنائی دی . . ."

یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ اجنبی جو پیدل چل رہا تھا۔ اس مقام تک آ گیا۔ جہاں بروڈی نے گھوڑا روکا تھا۔ اور گو رات کی تاریکی کافی چھا چکی تھی تاہم اس روشنی میں جو برف پر منعکس ہو کر پیدا ہوتی تھی دونو نے ایک دوسرے کی صورت دیکھی۔ نووارد لمبے قد کا جوان تھا۔ عمر میں ۳۳-۳۴ سال کے قریب اور صورت کے لحاظ سے بھی اچھا تنومند تھا۔ اس نے بھدا لباس اور پہاڑی چیلیوں کی کھال کے موٹے چمڑے کے بوٹ پہنے ہوئے تھے۔ کندھے پر بندوق اور اس کے ساتھ ایک تھیلا جانب پشت لٹک رہا تھا۔ ہاتھ میں ایک مضبوط لاٹھی تھی۔ معلوم ہوتا تھا وہ پہاڑی بکریوں کا شکار کر کے آ رہا ہے۔ کیونکہ گوشت کے بہترین ٹکڑے اس کے تھیلے میں موجود تھے۔ لاٹھی سے برف پر چلتے ہوئے وہ یہ معلوم کرتا تھا کہ یخ کی تہ میں کہیں کوئی گڑھا تو نہیں ہے۔ علاوہ بریں کسی مقام پر پھاندنے کی ضرورت ہو۔ تو اس میں بھی لاٹھی کو دوسری طرف ٹیکنے سے مدد مل جاتی تھی۔

بروڈی کے الفاظ سن کر اس نے کہا۔ "آہ! تو کیا آپ رات بسر کرنا چاہتے ہیں؟ مگر سرائے کا تو معلوم نہیں۔ قریب ترین گاؤں یہاں سے کئی میل کے فاصلہ پر ہے۔ البتہ کسی غریب آدمی کے روکھا پھیکا کھانا قبول ہو تو بندہ کا گھر حاضر ہے لیکن اگر آپ کو سفر جاری رکھنا ہی مطلوب ہے۔" اس نے لاپروائی کے مخصوص انداز سے کہا۔ "تو پھر مجھے آپ کو اگلے گاؤں تک چھوڑ آنے میں بھی عذر نہیں۔ اس کا معاوضہ عمدہ شراب کا صرف ایک گلاس ہوگا . . . مگر ٹھیریے۔ میرے تھیلے میں گوشت کے بعض نہایت لذیذ ٹکڑے موجود ہیں۔ برہ کا بھنا ہوا گوشت پینے کو شراب اور سونے کو گرم بستر مل جائے تو اس سے زیادہ آپ کو اور کیا چاہیے؟"

"میں اس عنایت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔" لیکن بروڈی نے کہا۔ "معلوم ہوتا ہے مجھے رات کے لئے تمہیں کو تکلیف دینی پڑے گی۔ چونکہ سرد ہوا چل رہی ہے۔ اور میں بھی تھک گیا ہوں۔ اس لئے سفر کا باقی حصہ ملتوی کر کے مجھے تمہارے مکان تک چلنے میں عذر نہیں۔"

"تو چلئے۔" شکاری نے جواب دیا۔ "مجھے بھی آج غیر معمولی دیر ہو گئی ہے۔ میں خود پہاڑوں میں

پھر تے پھرتے تھک گیا ہوں۔ گھر میں آگ جل رہی ہوگی۔ اس کی حرارت ہم دونو کے لیے باعث راحت ہوگی۔ گھوڑا چلائیے۔ میں ساتھ چلتا ہوں۔"

ڈنکن بروڈی نے گھوڑا ہانک دیا۔ اور شکاری میٹھی میٹھی باتیں کرتا ساتھ ہولیا۔

باب - ۹۵

بدی کا بدلہ

تھوڑی دیر چل کر دونو ایک جھونپڑی میں داخل ہوئے جس کا دروازہ ایک دراز قامت سوکھی کھڑنگ عورت نے جو عمر رسیدہ ہونے کے باوجود تیر کی طرح سیدھی تھی۔ کھولا۔ اس نے ڈنکن بروڈی کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ کہنے لگی "شکر ہے میرا بیٹا سینڈی بھی آپ کے ساتھ آگیا۔ دیر ہو جانے سے میرے دل میں کئی طرح کے اندیشے پیدا ہو رہے تھے۔ کیونکہ ملک کا یہ حصہ غیر آباد اور برف باری کی وجہ سے خطرناک ہے"

سینڈی نے تھیلا ماں کے حوالے کیا۔ اور کہنے لگا "اس میں جو بہترین گوشت ہے تم اسے تیار کرو۔ میں ابھی آتا ہوں۔" اور وہ بروڈی کے گھوڑے کو مکان کے دوسرے حصہ میں جو اصطبل کا کام دیتا تھا چھوڑنے چلا۔ بروڈی نے جھونپڑی میں قدم رکھا۔ تو کتے کے غرانے کی سی آواز سنائی دی جس سے اس نے معلوم کیا۔ کہ کتا شکاری ہے۔ پس وہ دہلیز پر رک کر فکر و تشویش کی نظر سے ادھر اُدھر دیکھنے لگا۔

بڑھیا نے اس کی پریشانی دیکھی۔ تو تسکین کی غرض سے کہنے لگی "آپ ڈریں نہیں۔ کتا مضبوط بندھا ہوا ہے۔ چونکہ جگہ ویران ہے۔ اور سینڈی دن بھر باہر رہتا ہے۔ اس لیے ہم نے حفاظت کے لئے اسے پال رکھا ہے۔"

"بے شک یہ احتیاط معقول ہے۔" بروڈی نے تسلیم کیا۔ "مگر اس نسل کے کتے بھیڑیوں سے اکثر نفرت کیا کرتے ہیں۔ اس لئے اگر میں ایک لمحہ کے لئے خوف زدہ ہو کر رک گیا۔ تو اس کی وجہ سے یہ نہ سمجھئیے۔ کہ مجھے تمہاری مہمان نوازی پر کسی طرح کا شک ہے۔"

عورت اسے جھونپڑی کے وسطی کمرہ میں لے گئی۔ جہاں خوشگوار آگ جل رہی تھی۔ وہاں پہنچ کر وہ کہنے لگی "آپ یہاں بیٹھئے۔ میں ابھی کھانا تیار کرکے لاتی ہوں۔ شراب کی بوتل حاضر ہے۔ اس سے آپ کو سردی دور کرنے میں مدد ملے گی۔ ہماری جھونپڑی بہت ادنیٰ ہے۔ اور ہم غریب ہیں۔ مگر اس کا

یقین رکھئے۔ کہ ہمارا افلاس ہماری مہمان نوازی پر اثر انداز نہ ہوگا۔"

"نیک عورت اس تسلی کیلئے میں تمہارا بھی اسی طرح شکریہ ادا کرتا ہوں جیسے پیشتر تمہارے بیٹے کا ادا کر چکا ہوں۔" بروڈی نے جواب دیا۔

اتنے میں سینڈی گھوڑا باندھ کر واپس آگیا۔ اور بروڈی کو اطمینان دلا کر اس کے آرام کا پورا انتظام کر دیا گیا ہے۔ وہ اس کے ساتھ شراب پینے میں مشغول ہو گیا۔ اس کی ماں کھانا تیار کرنے لگی۔

شراب پیتے ہوئے سینڈی نے جو ایسے موقعوں پر بہت خلیق بن سکتا تھا۔ پوچھا۔ کیا آپ نے بہت لمبا سفر کیا ہے؟ ... مگر آہ! میں بھول گیا۔ یہ تو آپ نے پہلے ہی کہدیا تھا۔ کہ میں بہت دور سے آرہا ہوں۔ لیکن رستہ میں کیا آپ نے یہ عجیب افواہ بھی سُنی۔ کہ میکڈانلڈ کے علاقہ میں بعض پراسرار واقعات ظہور میں آئے ہیں؟ سہ پہر کو مجھے ایک شخص بالا ہولس کی طرف سے آتا ہوا ملا تھا۔ اس کی زبانی اتنا معلوم ہوا کہ شاہی فوج نے کل رات گلنکو میں بڑی تباہی پیدا کی۔"

"ہاں خبر تو میں نے بھی سنی تھی۔" بروڈی نے جواب دیا۔ مگر اس کی تفصیل معلوم نہیں ہوئی۔ اس لئے میں اس کی تصدیق یا تردید نہیں کر سکتا۔"

• یہ الفاظ کہتے ہوئے اس نے اپنی ثقاہت کو پوری طرح برقرار رکھا۔ کیا مجال اس کے چہرہ پر ذرا سا اثر غیر بھی ظاہر ہوا ہو۔ ناظرین جانتے ہیں یہ شخص پورا ریاکار تھا۔ اس موقعہ پر اس نے اس وصف سے خوب ہی کام لیا۔ وہ نہیں جانتا تھا۔ کہ ان لوگوں کا سا کنان گلنکو کی نسبت کیا خیال ہے اور میرے بیان کا ان پر کیا اثر ہوگا۔ پس اس نے لاعلمی ظاہر کرنا ہی محفوظ تر سمجھا۔ اس کے بعد مختلف معاملات پر گفتگو ہونے لگی۔ جتنے کہ کھانا تیار ہو گیا جیسے بروڈی۔ سینڈی اور اس کی ماں نے مل کر کھایا۔ پھر تینوں نے شراب پی۔ ڈنکن بروڈی چونکہ تھکا ہوا تھا۔ اس لئے کھانا کھاتے ہی اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں۔ اس نے آرام کی خواہش کی۔ اور بڑھیا اسے پاس والے کمرہ میں چھوڑ آئی۔ جہاں اس نے ایک جلتا ہوا چراغ رکھ دیا۔ اور مہمان کو شب بخیر کہہ کر واپس ہوئی۔

اکیلا رہ جانے پر ڈنکن بروڈی نے کمرہ کو غور سے دیکھنا شروع کیا۔ ناظرین اس مقام سے پہلے ہی واقف ہیں۔ سامان بہت ردی تھا۔ مگر ایسے غریب گھر میں اس سے بہتر کی امید بھی کیا ہو سکتی تھی۔ بروڈی کے دل میں کسی طرح کا شک وشبہ نہ تھا۔ سینڈی کی مخلصانہ گفتگو اور ماں کی مہمان نوازی نے اس کے دل میں اس کا موقعہ ہی نہیں آنے دیا تھا۔ پس اگر اس نے کمرہ کو غور سے دیکھا۔ اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ اسے اندر کی طرف بند کرنے کا کوئی ذریعہ ہے یا نہیں۔ تو اسے کسی گمانی

پر محمول نہ کرنا چاہیئے۔ نہیں یہ ایک معمولی احتیاط تھی جسے ہر مسافر ضروری سمجھتا ہے۔ اور برودی کے پاس تو زر نقد بہت تھا جس کی حفاظت ضروری تھی۔ مگر اس نے دیکھا۔ کہ دروازہ کو اندر کی طرف سے بند کرنے کے لیئے زنجیر موجود نہیں۔ ناچار بھدی ساخت کا ایک بھاری سٹول اٹھا کر بند دروازہ کے آگے رکھ دیا۔ اور اس کے بعد کپڑے اتارنے لگا۔ شہزادہ ولیم اور ایڈ ریولیسلی جب ایک بار اس خوابگاہ میں آئے تھے۔ تو چارپائی کی ساخت سے ان کے دل میں شبہ پیدا ہو گیا تھا۔ مگر ڈنکن برودی کے دل میں اسکے متعلق کبھی کوئی شبہ پیدا نہ ہوا۔ پہاڑی علاقہ کے غریب گھروں میں فرنیچر کے سامان کا کام کئی طرح کی چیزوں سے لیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اس چارپائی کے متعلق اس سے زیادہ عجیب بات بھی کیا تھی۔ کہ اس پر لکڑی کے تختے چڑھے ہوئے تھے۔ ڈنکن تھکا ماندہ تھا۔ اس نے روپوں کی تھیلی سرہانے کے نیچے رکھی۔ اور لیٹتے ہی سو گیا۔

سینڈی اور اس کی ماں اب تک اسی کمرہ میں تھے۔ جہاں تینوں نے مل کر کھانا کھایا تھا۔ بہت دیر تک دونو چپ رہے۔ اگرچہ جلتی ہوئی آگ کی روشنی میں نگاہوں کے انداز سے پایا جاتا تھا۔ کہ دونو کے دل میں ایک ہی طرح کے خیالات اٹھ رہے ہیں۔ آخر دونو ایک دوسرے کی طرف جھک گئے۔ اور دبی آواز میں گفتگو کرنے لگے۔

"تمہاری رائے میں معاملہ اس قابل ہے کہ خطرہ مول لیا جائے؟" بڑھیا نے پوچھا۔

"مجھے اس کا پورا یقین ہے" بیٹے نے جواب دیا "دیکھتی نہیں ہو۔ وہ ایک عمدہ گھوڑے پر سوار ہے۔ اور صورت سے بھی مالدار معلوم ہوتا ہے۔ ایک عرصہ سے شکار ہاتھ نہیں آیا تھا۔ اس لیئے اس موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔"

"واقعی۔ اس وقت کے بعد کہ وہ دو آدمی یہاں سے فرار ہوئے۔ کوئی مسافر ہمارے دام میں نہیں پھنسا" بڑھیا نے تسلیم کیا "سینڈی تمہیں یاد ہے۔ ان کے لیئے ہمیں کتنی بھاگ دوڑ کرنی پڑی تھی؟"

"تو میں کیا اس واقعہ کو بھول سکتا ہوں!" سینڈی نے جواب دیا "کئی دن تک ہمیں یہی خوف لگا رہا تھا۔ کہ ایسا نہ ہو وہ مخبری کریں۔ اور سر رونالڈ میک گریگر جس کا لباس ان میں سے ایک نے پہنا ہوا تھا۔ انتقام کے درپے ہو۔ اب جو میں سوچتا ہوں۔ تو واقعی حیرت ہوتی ہے کہ وہ معاملہ بالکل دب ہی گیا۔"

اس کے چند ہفتے بعد ہم نے سنا تھا۔ کہ ایک غیر ملکی نواب اور اس کا خادم قلعہ کلیرن سے اس وقت

بھاگ نکلے تھے۔ جب قبیلہ میکڈانلڈ نے اس پر قبضہ کیا۔ اس اطلاع سے ہمارا اطمینان ہو گیا تھا کہ وہ شخص جو فرار ہوئے ضرور یہی ہونگے۔"

"ہاں، ہاں مجھے یہ واقعہ اچھی طرح یاد ہے۔" سینڈی نے کہا۔ "مگر ذکر تو اس مہمان کا تھا۔ تم نے سنا اس نے دروازہ بند کر کے پیچھے اسٹول اس کے ساتھ رکھ دیا ہے"

"ٹھیک ہی ہو گا؟" بڑھیا کہنے لگی۔ "اس سے پہلے کئی بار لوگوں نے اس سٹول کو دروازہ کے ساتھ رکھا۔ مگر میں اسے کھسکانے میں ہمیشہ ہی کامیاب ہو گئی۔ بس اگر تمہارا ارادہ مصمم ہو تو اس کا اطمینان رکھو کہ ایسی رکاوٹیں آسانی سے رفع کی جا سکتی ہیں۔ تم اپنی بندوق بھر لو۔ اگر اس نے بیدار ہو کر مقابلہ شروع کیا۔ تو ایک گولی اسے ٹھنڈا کرنے کو کافی ہو گی۔ اور ہم اس کے روپیہ پر قبضہ کر لینگے لیکن میرا خیال ہے۔ اس کی ضرورت نہیں ہو گی۔ وہ بے خبر سو رہا ہے۔ اور اب تک کسی طرح کا شبہ اس کے دل میں پیدا نہیں ہوا۔"

"اماں تم دروازہ کے ساتھ کان لگا کر سنو تو سہی۔ کیا وہ حقیقت میں سو گیا ہے؟ میری بندوق بھری رکھی ہے۔ میں اسے اٹھا لاتا ہوں۔"

عورت دروازہ کے پاس گئی۔ اور چپ چاپ کان لگا کر سننے لگی۔ ڈنکن بروڈی کے سانس لینے کی آواز گہری اور ہموار تھی۔ جس سے اس نے اندازہ کیا کہ وہ بے فکر سو رہا ہے۔ یہ معلوم کر کے اس نے آہستہ آہستہ دروازہ کو اندر کی طرف دھکیلنا شروع کیا۔ جس کے ساتھ سٹول پیچھے کی طرف ہٹنے لگا یہ کام اس عیار عورت نے ایسی احتیاط سے کیا۔ کہ نہ کسی طرح کا شور ہوا اور نہ سونے والے کی نیند میں خلل آیا۔ چند منٹ کے عرصہ میں دروازہ اس قدر کھل گیا۔ کہ سینڈی نے بازو داخل کر کے سٹول کو فرش زمین سے اونچا اٹھا لیا۔ چونکہ اس کا بدن مضبوط تھا۔ اور وہ بھاری سٹول کو بسہولت اٹھا سکتا تھا۔ اس لئے کام کا یہ حصہ اس نے سرانجام دیا۔

اب ان کے لئے کمرہ میں داخل ہونے کا رستہ کھلا تھا۔ مگر جس وقت وہ اندر قدم رکھنے لگے تو بڑھیا نے یکایک سینڈی کا بازو پکڑ لیا۔ اور اشارہ سے کہا "سنتا ہے کیا آواز تھی"۔ دونو بت کی طرح بے حرکت کھڑے ہو گئے۔ مگر سینڈی نے ماں کے چہرہ کی طرف دیکھا۔ تو معلوم ہوا اس کی توجہ مہمان کی طرف نہیں بلکہ مکان کے باہر کسی آواز کی طرف لگی ہوئی ہے۔ اس نے آنکھ کے اشارہ سے پوچھا۔ کیا بات ہے؟ وہ اسے جھونپڑی کے دروازہ کی طرف لے گئی جسے اس نے غیر معمولی احتیاط سے کھولا۔ کہ ایسا نہ ہو۔ ڈنکن بروڈی بیدار ہو جائے۔ اور اندھیری رات میں دیہات کی طرف کان

لگا کر غور سے سننے لگی۔

"آخر کیا معاملہ ہے؟" سینڈی نے آہستہ کر پوچھا۔ "کیا سننے کی کوشش کر رہی ہو؟"

بڑھیا نے کہا "جس وقت ہم خوابگاہ میں داخل ہونے لگے۔ تو مجھے کوئی آواز سنائی دی تھی"

"مگر اب تو کوئی آواز سنائی نہیں دیتی۔ کم از کم میں اسے نہیں سن سکتا۔ میرا خیال تو یہ ہے

کہ محض تمہارا وہم ہوگا"

"ممکن ہے یہی بات ہو" بڑھیا نے کہا۔ پھر تھوڑی دیر تک کان لگا رکھنے کے بعد اس نے آہستہ

تو گہری آواز میں کہا "سینڈی کیا ہمیں دوسری دنیا کی آوازیں بھی سنائی دے سکتی ہیں؟ کچھ عرصہ

میرا دل بہت کمزور ہو گیا ہے۔ اب میں اس مقام میں تمہارے رہتے ہوئے ڈرتی ہوں۔ جہاں اتنے آدمی..."

"اماں بس کرو" سینڈی نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "یہ تو بچوں کی سی باتیں ہیں۔ میں اس قسم

کے اندیشوں کو سراسر باطل سمجھتا ہوں۔ وہ آواز جس کا تم ذکر کرتی ہو۔ یقیناً تمہارے وہم ہی کی ہوگی

اور بالفرض اس ویرانہ میں کوئی مسافر اس وقت سفر کر بھی رہا ہو۔ تو کرے۔ اس میں ہمارا کیا ہرج ہے؟

اسے بھی آنے دو۔ ہم اس کے آنے تک چارپائی خالی کر چھوڑیں گے"

"نہیں سینڈی نہیں" عورت نے بیٹے کا بازو پکڑ کر التجائی لہجہ میں کہا۔ اور نظر غور سے اس کے

چہرہ کی طرف دیکھنے لگی "معلوم نہیں آج کیا بات ہے۔ کہ میرے دل میں طرح طرح کے اندیشے پیدا ہو رہے

ہیں۔ معلوم ہوتا ہے آج کوئی خاص ہی واقعہ ظہور میں آنے والا ہے۔ میرا کہا مانو۔ تو اس معاملہ

کو یہیں تک رہنے دو"

"واہ! یہ آج تم کیسی بہکی باتیں کر رہی ہو" بیٹے نے دبی ہوئی مگر تند آواز سے کہا "ایسی کمزوری

کا اظہار آج تک تم سے نہیں ہوا تھا۔ ایسے کاموں میں تم ہمیشہ پہل کیا کرتی تھیں"

"سینڈی میں نہیں جانتی کیا بات ہے" بڑھیا نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "مگر آج میرے

دل میں از خود اندیشے پیدا ہو رہے ہیں..."

"تو تم انہیں جس قدر جلد رفع کر دو اچھا ہے" سینڈی نے جوش کے لہجہ مگر بدستور دبی ہوئی

آواز میں کہا "ایک گلاس شراب کا پی لو۔ یا جو مناسب ہو کرو۔ بہرحال مجھے اس کام سے نہ روکو

کیونکہ میں اسے کرنے پر تلا ہوا ہوں۔ تم جانتی ہو عنقریب ہم سے کئی طرح کے ٹیکسوں کا مطالبہ ہوگا پھر

کیا ان کی ادائیگی کے لئے ہمارے پاس نقدی ہے؟ بالکل نہیں۔ اس لئے روپیہ کہیں نہ کہیں سے ملنا

چاہیئے۔ اور سب سے سہل طریقہ یہی ہے کہ اس شخص سے حاصل کیا جائے"

بڑھیا نے تکرار کرنا نامناسب سمجھا۔ اس لئے کہ وہ بیٹے کی طبیعت سے اچھی طرح واقف تھی اور اُسے ناراض کرنا نہ چاہتی تھی۔ پس جھونپڑی کا دروازہ بند کر کے وہ پھر اس کے ساتھ اس مقام پر آئی جہاں آتش دان میں آگ جل رہی تھی۔ اور سینڈھی کے مشورہ کے مطابق شراب کی بہت سی مقدار پی۔ اتنے میں سینڈھی بندوق اُٹھا لایا اور اس نے ماں کو خوابگاہ میں چلنے کا اشارہ کیا۔ دونوں اس طرح دبے پاؤں اندر داخل ہوئے۔ جیسے تجربہ کار مجرم کیا کرتے ہیں۔ ڈنکن برودی کے کمرہ میں اب تک چراغ جل رہا تھا۔ اس کی روشنی میں انہوں نے دیکھا۔ کہ وہ بے خبر سو رہا ہے۔ سوتے میں کمبل کٹ سے سرہانہ اِدھر اُدھر ہٹ گیا۔ اور تھیلی نظر آنے لگی۔ سینڈی کی تیز آنکھ نے فوراً اسے دیکھ لیا ماں کی توجہ اس طرف دلاتے ہوئے اس نے اشارہ کیا۔ کہ تم آگے بڑھ کر اسے اُٹھا لو میں اتنے میں یہ بندوق لے کر ڈنکن برودی کے سرہانے کھڑا رہتا ہوں۔

شراب پینے کے باوجود بڑھیا کا اضطراب اب تک رفع نہ ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ اور وہ استقلال جس سے وہ عموماً کام لیا کرتی تھی مفقود ہو چکا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ کسی خوفناک کھڈ کے کنارے کھڑی اور اس میں گرا چاہتی ہے۔ گھبراہٹ میں کام اس پھرتی سے نہ ہو سکا جس سے ہونا چاہیے تھا۔ تھیلی نکالنے میں طلائی سکوں کی آواز جو پیدا ہوئی۔ تو اسے سن کر برودی کی آنکھ کھل گئی۔ نیم بیداری کی حالت میں جب اس نے معاملات کی یہ حالت دیکھی۔ تو غصہ اور خوف کی چیخ اس کے منہ سے نکل گئی۔ سینڈی نے جھٹ اس کے سر کا نشانہ لے کر بندوق چلا دی۔ گولی نے اس بدنصیب کا بھیجا اڑا دیا۔ خون کے چھینٹے دیوار اور سرہانے پر گرے موت چشم زدن میں واقع ہوئی۔ اور ڈنکن برودی جو حالت اضطراب میں اپنی جگہ سے اُٹھا چاہتا تھا۔ مر کر پیچھے گر پڑا۔

"آہا! اس میں طلائی سکے ہیں!" سینڈی نے کھنکھناہٹ سن کر خوشی کے لہجہ میں کہا۔ اور تھیلی کو بیباکانہ انداز سے ماں کے ہاتھ سے چھین لیا۔ جو زرد رو اور رعشہ بر اندام لاش کی طرف دیکھ رہی تھی۔ پھر وہ اسے اس حالت میں دیکھ کر زیادہ جوش سے کہنے لگا۔ "آخر اب تمہیں کیا تکلیف ہے؟ کیا اس سے پہلے تم نے کبھی لاش کی صورت نہ دیکھی تھی؟"

"لاشیں تو میں نے بہت دیکھی ہیں۔" بڑھیا نے مایوسانہ لہجہ میں جواب دیا۔ "مگر آج میرا دل کہے دیتا ہے۔ کہ یہ آخری واردات ہے۔ جو اس جھونپڑی میں ہوئی۔ سینڈی بیچ جاؤ۔ ضرور ہم پر کوئی مصیبت نازل ہوا چاہتی ہے۔"

"اوہ! کیسی فضول باتیں کر رہی ہو۔ اگر اس سے بہتر کچھ نہیں ہو سکتا۔ تو بس چپ رہ کر مجھے لاش کو ٹھکانے لگانے میں مدد دو۔"

یہ کہتے ہوئے سینڈی نے طلائی سکوں کی تھیلی میز پر رکھ دی۔ اور خطرناک چارپائی کے ڈھکنے کو اس طرح حرکت دی کہ نیچے کا گڑھا نمودار ہو گیا۔ پھر اس نے اس تاریک غار میں مقتول بڈھی کی لاش کو دھکیل دیا۔ بوجھ کے پانی میں گرنے سے آواز پیدا ہوئی۔ پھر خاموشی چھا گئی۔

سینڈی اطمینان سے مسکرا کر کہنے لگا "چلو چھٹی ہوئی۔ بس اتنی بات تھی۔ جس کے لئے اس قدر اضطراب و پریشانی کا اظہار ہو رہا تھا"۔ پھر وہ چارپائی کے ڈھکنے کو اس کی صحیح حالت میں لا کر کہنے لگا۔ "لاؤ اب دیکھیں۔ مہمان کے کپڑوں میں کوئی اور بھی کام کی چیز ہے یا نہیں؟"

اس نے بدنصیب ڈکمن بوڈی کے کپڑوں کی دیکھ بھال شروع کی۔ اور تھوڑی دیر میں اس کی جیب سے وہ خط نکالا۔ جو کپتان کیمبل نے سر رونالڈ میک گریگر کے لئے کلنچی کے نام لکھا تھا اسے دیکھ کر وہ کہنے لگا۔ معلوم ہوتا ہے وہ اسے لیکر میک گریگر کے وہاں جا رہا تھا۔ مگر لاؤ اسے کھول کر تو دیکھیں۔ اماں تم کہا کرتی ہو میں لکھ پڑھ سکتی ہوں۔ ذرا اس کا مضمون تو بتاؤ۔" اور یہ کہتے ہوئے اس نے خط اس کے ہاتھ میں دے دیا۔

"چپ سینڈی چپ!" بڑھیا نے بیٹے کے بازو کو زور سے پکڑتے ہوئے کہا وہ گھبرا کر کہنے لگا بے شک کئی آدمیوں کی چاپ معلوم ہوتی ہے۔ جو شاید مسافر ہیں۔ تم جا کر پہلے انہیں دیکھو۔ اور اگر ضرورت ہو۔ تو ان پر کتا چھوڑ دو۔ میں اتنے یہاں کا انتظام کرتا ہوں۔"

مگر الفاظ اس کے منہ میں ہی تھے۔ کہ جھونپڑی کا دروازہ بڑے زور سے کھلا اور شاہی فوج کے آدمی اندر گھس آئے۔ ان کے ساتھ ایک شخص سادہ لباس میں تھا۔ اور وہی ان کو ضروری احکام دے رہا تھا۔

خوابگاہ میں روشنی دیکھ کر وہ سپاہیوں سے کہنے لگا "پہلے اس طرف آؤ۔" اور ان کے آگے تیز چلتا ہوا کمرہ مذکور کی طرف روانہ ہوا۔

سینڈی نے اس جماعت کی طرف خوف کی نظروں سے دیکھا۔ اس کی ماں بھی حالت اضطراب میں اپنی جگہ پر کھڑی رہ گئی۔ مگر دونوں نے ایک ہی نظر میں پہچان لیا۔ کہ یہ سادہ پوش وہی ہے۔ جو کسی زمانہ میں ایک غیر ملکی نواب کے ساتھ یہاں آیا تھا۔ فی الحقیقت یہ شخص اینڈریو لیسلی کے سوا کوئی

اور نہ تھا۔

آخر الذکر نے بھی ایک ہی نظر میں جان لیا۔ کہ یہاں ضرور کوئی واردات ہوئی ہے۔ شبہ اس کے دل میں پہلے ہی تھا۔ کیونکہ اس نے اور سپاہیوں نے ذرا دیر پہلے بندوق چلنے کی آواز سنی تھی۔ اور اسی کوشش کر وہ اس طرح بے تحاشہ گھس آئے تھے۔ علاوہ بریں خون کے داغ جواب تک تکیہ اور دیوار پر موجود تھے۔ ان سے واقعہ پیش آمدہ کی پوری طرح تصدیق ہوتی تھی۔ مقتول کے کپڑے ایک کرسی پر اور طلائی سکوں کی تھیلی میز پر رکھی ہوئی تھی۔

"یہ قاتل ہیں۔ انہیں گرفتار کر لو" اینڈریو نے سپاہیوں کو حکم دیا۔ اور انہوں نے فوراً ماں بیٹے کو حراست میں لے لیا۔ پھر وہ جوش کے لہجہ میں کہنے لگا "بدبخت۔ سچ سچ بیان کرو۔ تم نے کسے ہلاک کیا ہے۔ خبردار انکار نہ کرنا۔ کیونکہ انکار بے سود ہے۔ تمہارے جرم کی شہادت سامنے موجود ہے"

"رحم! رحم!" بدنصیب عورت نے پریشانی کی حالت میں چیختے ہوئے کہا۔ "اے صاحب اگر میری جان بخشی ہو۔ تو میں سارا حال بیان کرنے کو آمادہ ہوں۔"

"اماں کیسی بہکی باتیں کر رہی ہو۔ سارا حال بیان کرنے پر بھی تو یہ لوگ ہمیں پھانسی دیئے بغیر نہ چھوڑیں گے۔" سینڈی نے ماں سے کہا۔

"پھانسی!" بڑھیا نے چیختے ہوئے کہا۔ "نہیں نہیں وہ مجھ ایسی غریب اور سن رسیدہ عورت کو یہ سزا نہیں دے سکتے۔ مگر کچھ بھی ہو میں ان کے رحم پر بھروسہ کر کے سارا حال بیان کرتی ہوں۔ ہاں صاحب یہ سچ ہے کہ ہم نے ایک شخص کو جو اس علاقہ میں سفر کر رہا تھا قتل کر دیا ہے۔ مگر ہمیں معلوم نہیں وہ کون تھا۔ ہاں اس کی جیب سے ایک خط نکلا ہے۔ وہ شاید اس سے معاملہ پر روشنی ڈال سکے"

جس وقت حملہ آور جماعت جھونپڑی میں داخل ہوئی۔ تو بڑھیا نے گھبرا کر خط ایک طرف پھینک دیا تھا۔ اب اینڈریو لیسلی نے اسے اٹھایا۔ اور چراغ کے پاس جا کر اسے پڑھنے لگا۔ لکھا تھا:۔

"ایروڈ ہم کیسل۔

محترم دوست۔

میں جانتا ہوں۔ آپ کو بدمعاشوں اور ڈاکوؤں کی اس جماعت سے جو جنگل کی وحشت خیز وادی میں آباد تھی۔ کسی طرح کی ہمدردی نہیں۔ بلکہ اگر میرا حافظہ صحیح کام دیتا ہے تو آپ اس تجویز کی تکمیل کے بے چینی سے منتظر تھے جس کا اشارہ ایک بار میرے معزز رشتہ دار ارل آف بریڈل بین نے کیا تھا۔ اس سلسلہ میں اب میں یہ دوا خوشخبری بھیجتا ہوں۔ کہ ... ... گزشتہ

فنا کر دیا گیا۔ بادشاہ سلامت نے ان کے خلاف آگ اور تلوار سے کام لینے کا جو فرمان جاری کیا تھا۔ اس پر پوری طرح عمل کیا گیا۔ ان بدمعاشوں کا بڑا حصہ تلف ہو گیا۔ اور گو چند آدمی بچ گئے، تاہم مجھے یقین ہے۔ کہ وہ بھی سردی یا دریرف میں ہلاک ہو گئے ہونگے۔ والٹے گلنکو۔ اس کی بیوی۔ ان کا بڑا بیٹا ایلین۔ والٹے گلن فان اور اس کا رشتہ دار ہمیش یہ سب موقعہ پر قتل ہوئے۔ افسوس اگر ہے تو صرف اس بات کا۔ کروڈرک۔ اس کی بیوی اور بچہ یہ تینوں کسی طرح بچ کر نکل گئے۔ جو حالات اب تک سُننے میں آئے ہیں۔ ان سے یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک اجنبی عورت لیڈی ایلین کے دھوکہ میں ہلاک ہوئی۔ مگر اس کے متعلق پورے حالات کا علم مجھے نہیں ہو سکا۔ اس لئے میں نہیں کہہ سکتا۔ وہ کون تھی۔ اور کس لئے قلعہ میں آئی تھی۔ اور اب یہ راز حل ہونا اس لئے مشکل ہے۔ کہ جو لوگ قلعہ میں ہلاک ہوئے۔ ان کی لاشیں بھی آگ میں جل کر خاک ہو چکی ہیں۔ مگر خیر اس کا مضائقہ نہیں۔ قبیلہ میکڈانلڈ کا دوست کوئی بھی ہو۔ مساوی سزا کا مستوجب تھا شکر ہے کہ اب وادی میں کوئی گھر باقی نہیں نہ کوئی انسان وہاں آباد ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ یہ خبر ہر طرح آپ کے لئے باعث تسکین ہوگی۔

اس واقعہ پر میری دلی مبارکباد قبول کیجئے۔

آپ کا دوست اور خادم

جان کیمبل

مکرر یہ کہ حامل خط ایک شخص ڈنکن بروڈی گلنکو ہی کا رہنے والا ہے۔ اس نے ہمیں اس کام میں بہت مدد دی تھی۔ لیکن اس کی امداد سے قطع نظر میں اُسے ایک نہایت بدسرشت اور خطرناک آدمی سمجھتا ہوں۔ میں نہیں چاہتا۔ وہ آپ کے پاس ٹھیرے۔ اس لئے جتنا جلد ممکن ہو۔ اُسے ایڈنبرگ کو روانہ کر دیجئے۔

خط کے مضمون میں جس مقام پر ایک اجنبی عورت کا ذکر تھا جسے لیڈی ایلین سمجھکر قتل کر دیا گیا وہاں پہنچکر اینڈریو کو بڑی پریشانی ہوئی۔ اُسے معلوم تھا۔ کہ اس کی بیوی وادی گلنکو کی طرف روانہ ہو گئی تھی۔ اور جب اس نے اس کی روانگی کے وقت کا حساب لگایا۔ تو معلوم ہوا وہ پہلی شام کو ضرور قلعہ گلنکو میں پہنچ گئی ہوگی۔ پس اس خیال سے اس کے بدن میں لرزہ پیدا ہو گیا۔ کہ ایسا نہ ہو قبیلہ میکڈانلڈ کے ساتھ جو پُراسرار اجنبی عورت ہلاک ہوئی وہ مارگریٹ ہی ہو۔

خط کا مضمون ختم کر کے اس نے گھبرا کر کہا۔ "گھوڑا لاؤ۔"

"گھوڑا اصطبل میں حاضر ہے۔" بوڑھی عورت نے اس شخص کو جس کے ہاتھ میں اس کی زندگی تھی۔ کسی نہ کسی طرح خوش کرنے کی نیت سے کہا۔

"اسے فوراً کس کے تیار کرو" ایڈریو نے حکم دیا۔ "جب تک کوئی شخص پہنچے اس کام کو انجام دو۔ تاخیر بالکل نہ ہو۔"

اس کے حکم کی فوراً تعمیل کی گئی جس کے بعد وہ سپاہیوں کو جھونپڑی کے مکینوں کی نسبت چند ضروری ہدایات دے کر گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ سپاہیوں میں سے ایک سے سرائے کنگس ہوس کا پتہ معلوم کر کے وہ رات کی تاریکی میں ہی راستہ کی صعوبتوں کی پرواہ نہ کرتا ہوا اس سمت مذکور میں روانہ ہوا۔ کہ جس طرح ممکن ہو اس شبہ کو جو اپنی چہیتی بیوی مارگریٹ کی نسبت اس کے دل میں پیدا ہو گیا تھا۔ رفع کرے۔

باب ۔ ۹۰

ایڈریو کی تحقیقات

یہاں پر تھوڑی دیر کے لئے اس داستان کا سلسلہ روک کر ہم یہ بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ایڈریو لیسلی کس لئے اپنی بیوی کی روانگی کے فوراً ہی بعد دربار شاہی سے سکاٹ لینڈ کے پہاڑی اضلاع کی طرف روانہ ہوا تھا در اصل جب سے ولیم آف آرینج تخت پر بیٹھا۔ اسے کئی بار وہ واقعہ یاد آ چکا جو اس زمانہ میں کہ وہ کونٹ ڈی ہیلڈر کا بھیس بدلے ہوئے ان اضلاع میں پھر رہا تھا۔ ایک رات اسے ایڈریو لیسلی کے ساتھ جنگل کی ایک ویران جھونپڑی میں پیش آیا تھا۔ اسے یقینی طور پر معلوم ہو گیا تھا۔ کہ اس جھونپڑی کے رہنے والے پیشہ ور قاتل ہیں۔ پس اس نے آرگل شائر کے مقامی حکام سے اس بارہ میں ضروری معلومات حاصل کیں۔ اور وہ معلومات ایسی تھیں۔ کہ ان کی بدولت ان ماں بیٹے کو گرفتار کر کے سزا دی جا سکتی تھی۔ تجویز جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ ایک مدت سے اس کے دل میں تھی۔ مگر کام کی مصروفیت میں ہر بار ملتوی ہوتی رہی حتے کہ آخر کار جب اس نے وادی گلنکو کو فنا کرنے کا فرمان جاری کیا۔ تو اس سلسلہ میں پھر ایک بار اسے وہ واقعات یاد آئے۔ جو اس کو اپنے وفادار خادم ایڈریو لیسلی کی معیت میں پیش آئے تھے مگر ارل آف بریڈل بن فرمان کی نقل لے کر لندن سے روانہ ہو چکا تھا۔ اور شاہ ولیم کا اخیر تھا

کہ میں نے ارل کو ہی جھونپڑی کے بارہ میں ضروری ہدایات کیوں نہ دے دیں۔ اس کے قریباً دو ہفتہ
بعد جب مارگریٹ لیسلی خفیہ طور پر جلدی میں پاڑ کو روانہ ہوئی۔ تو اس کے شبہ کو بھی ان خطرات کے
سلسلہ میں جو اسے سفر کرتے ہوئے پیش آ سکتے تھے۔ اس جھونپڑی کا خیال آیا۔ اور اس نے اس
بارہ میں بادشاہ کی یاد دہانی کی۔ بادشاہ نے سوچا۔ کہ ایسے اہم معاملہ کی طرف سے اتنی مدت
غافل رہنا واقعی شرمناک ہے۔ پس اس نے فیصلہ کیا کہ ایک قاصد کو شاہی احکام دے کر فوراً اگلی شام
کے قصبہ انوریری کی طرف روانہ کیا جائے۔ اینڈریو کو بیوی کی فکر دامنگیر تھی۔ اس نے اس کام
کے لئے اپنی ہی خدمات پیش کیں۔ اور کہا۔ کہ میں تو وہیں اس جھونپڑی کے رہنے والوں کو جانتا
ہوں۔ دوسرے اس کے اسرار سے بھی واقف ہوں۔ پس میں اس فرض کو بہتر انجام دے سکوں گا۔
بادشاہ نے اس کی تجویز منظور کی۔ اینڈریو لیسلی لندن سے روانہ ہو کر اس شام کو انوریری پہنچا۔ جہاں سے
دو سپاہیوں کی ضروری تعداد لے کر جھونپڑی کی طرف چلا۔ چونکہ رستہ میں چند سپاہی پیچھے رہ گئے
تھے۔ اس لئے اینڈریو نے ان کو زور کی آوازیں دیں۔ یہی وہ آوازیں تھیں۔ جنہوں نے بڑھیا
کے کانوں میں پہنچ کر اس کے ارادہ کو متزلزل کر دیا تھا۔ آخر جس وقت یہ لوگ جھونپڑی کے قریب پہنچے
اور انہیں بندوق چلنے کی آواز سنائی دی۔ تو وہ بے تحاشا دروازہ توڑ کر اندر گھس گئے۔

اس قدر تفصیل کے بعد ہم اینڈریو لیسلی کے پیچھے چلتے ہیں جسے ہم نے تیز رفتار رات میں
رستہ کے خطرات کی پرواہ نہ کر کے سرائے کنگس ہیڈ کی طرف سفر کرتے چھوڑا تھا۔ تھوڑی ہی دور ایک
گاؤں میں پہنچ کر اس نے ایک رہبر کی خدمات حاصل کیں۔ اور وہ دو سوار تیز چلتے ہوئے سرائے مذکور
میں پہنچ گئے۔ یہاں اس نے بڈھے مالکین اور اس کی بیوی کو سخت پریشانی کی حالت میں پایا۔ اور
ان کے ابتدائی الفاظ نے اس کے بدترین اندیشوں کی تصدیق ہو گئی۔ صاف ظاہر تھا۔ کہ غریب مارگریٹ
اب زندہ نہیں۔ اس کی عدم واپسی ہی ظاہر کرتی تھی۔ کہ بے رحم ہاتھوں نے اسے بھی قتل کر دیا۔ اپنی
بیوی کے شکستہ دل اور رسیدہ رشتہ داروں کی زبانی اسے معلوم ہوا کہ وادی کو جاتے ہوئے وہ
تھوڑی دیر سرائے میں ٹھہری تھی۔ اور جو رات جب قتل عام ہوا۔ اس نے قلعہ گلنکو ہی میں
بسر کی۔ ایسے حالات میں اس کا واپس نہ آنا اس کے سوا کیا ظاہر کرتا تھا۔ کہ بدنصیب عورت اب
زندہ نہیں ہے۔

اینڈریو لیسلی نے جب یہ حالات سنے۔ تو دنیا اس کی نظروں میں اندھیر ہو گئی۔ مجنون وحشی کی
طرح اس نے [?] قاتلوں اور ان کے ساتھ بادشاہ کو بھی جو [?] تمام خدمت وفادارانہ خدمت گزار

تھا کہ کیمبل کو حقیقت حال کا اس سے بہت زیادہ علم ہے جس کا اظہار اس نے اپنے خط میں کیا ہے اور جو کچھ اُسے معلوم ہے۔ اس کی تفصیل اتنی اہم ہے کہ اس نے اس کی نسبت رازداری سے کام لینا ضروری سمجھا ہے۔

جس وقت اینڈریو لیسلی کپتان کیمبل کے سامنے گیا۔ تو آخرالذکر اس سے بڑے اخلاق و محبت سے پیش آیا۔ کہنے لگا۔ "بادشاہ کے دربار کا ہر شخص ہماری دلی عزت و تعظیم کا مستحق ہے میرے چچا مرکالن یقیناً میرے الفاظ کی تصدیق کرتے۔ مگر چونکہ آپ نے مجھی سے ملنے کی خواہش کی۔ اس لئے وہ نہیں آئے۔ میرا خیال ہے ملک معظم نے اس لئے آپ کو بھیجا ہے۔ کہ آپ ان کے منصفانہ فرمان کی تعمیل کے مفصل حالات معلوم کریں۔"

"ہاں اسی لئے" لیسلی نے جواب دیا۔ "اور کپتان کیمبل میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ اس واقعہ کی ساری تفصیلات بیان کریں۔"

کپتان نے قتل عام کی تفصیل بیان کی۔ مگر جیسا قدرتی تھا اپنی بہن آئنڈا اور اس کے ہاتھوں ایک اجنبی عورت کے لیڈی ایلن کے دھوکے میں ہلاک ہونے کا ذکر نظر انداز کر دیا۔

اینڈریو نے سارے حالات توجہ سے سنے۔ اس کے بعد کہنے لگا۔ "اب میں بھی آپ کے ایک چھوٹی سی خبر عرض کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ جس قاصد کو آپ نے سر رونالڈ میک گریگر کے پاس بھیجا تھا۔ اُسے کل رات بڑی بے رحمی سے قتل کر دیا گیا۔ . . ."

"قتل! آہ!" کیمبل نے اس بیان سے چونک کر کہا۔ مگر جلدی ہی سلسلہ بیان جاری رکھ کر وہ حقارت آمیز لہجہ میں کہنے لگا۔ "خیر وہ شخص نامہ رسانی کی ضرورت تھا۔ میری رائے میں جرم کی نوعیت کے سوا اس معاملہ میں کوئی بات زیادہ قابل افسوس نہیں۔ مگر ہاں اس کی تفصیل تو بیان کیجئے۔"

اینڈریو لیسلی نے مختصر طور پر سارے حالات بیان کئے۔ اور وہ خط بھی پیش جو کیمبل نے میک گریگر کے نام لکھا اور ڈنکن بروڈلیسی کے قتل پر اس کے ہاتھ آیا تھا۔

کہنے لگا۔ "اس خط میں ایک فقرہ اس قسم کا ہے۔ جس کا مطلب میں اب تک نہیں سمجھا۔ اور جس کی تفصیل کا اب میں آپ سے خواستگار ہوں۔"

"کہئے وہ کونسا فقرہ ہے؟ جو کچھ مجھے معلوم ہے۔ اس کے بیان کرنے میں عذر نہیں۔" کپتان نے اس مسرت سے کہا۔ گویا وہ چاہتا تھا کسی طرح اینڈریو بادشاہ کے سامنے میرا ذکر تعریفی لفظوں میں کرے۔

"یہ" لیسلی نے خط کے مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور اس کے بعد اس میں سے اصلی الفاظ پڑھ کر سنائے۔ جو یہ تھے "جو حالات اب تک سننے میں آئے ہیں۔ ان سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ایک اجنبی عورت لیڈی ایلین کے دھوکہ میں ہلاک ہوئی۔ مگر اس کے متعلق مجھے پورے حالات کا علم نہیں ہو سکا۔"

ان الفاظ کو سن کر کیمبل کا چہرہ سیاہ ہو گیا۔ کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا۔ کہ گفتگو کے قتل عام میں اپنی بہن کی شرکت تسلیم کرے۔ پہلے اس کے منہ سے بے اختیار نکلا "آہ!" مگر پھر جلدی ہی سنبھل کر وہ کہنے لگا "مسٹر لیسلی آپ جانتے ہیں۔ یہ خط پرائیویٹ تھا۔ اس کا مضمون میں نے ایک دوست کے نام لکھا تھا۔ اور اس کے سوا وہ کسی غیر کی نظروں میں نہ آنا چاہیئے تھا۔"

"یہ بالکل درست ہے۔" اینڈریو نے جواب دیا "میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ اگر خط کھلا ہوا نہ ملتا۔ تو میں ہرگز اس کا مضمون جاننے کی کوشش نہ کرتا۔ مگر چونکہ وہ بعض خاص حالات میں میرے ہاتھ آیا۔ اور ان حالات میں میں اس کا مضمون پڑھنے پر مجبور ہوا۔ اس لئے بعض شبہات کو رفع کرنا لازم آیا۔ کپتان کیمبل میں اس اجنبی عورت کے مفصل حالات جاننا چاہتا ہوں۔ جس کی پراسرار ہلاکت کا مجمل ذکر آپ کے خط میں درج ہے۔ آپ ہی اس اجمال کی تفصیل بیان کر سکتے ہیں اس لئے فرمائیے وہ کیا حالات ہیں جنہیں آپ نے اس خط میں درج نہیں کیا۔"

"مسٹر لیسلی" کیمبل نے ذرا رک کر جواب دیا "اگر آپ کے سوالات کا دوستانہ پیرایہ میں ہوں۔ تو پھر مجھے صحیح حال بیان کرنے میں تامل نہیں ہو سکتا۔"

"واقعی میرے سوالات کا پیرایہ یہی ہے" اینڈریو نے جو اپنی بیوی کی موت کا راز کسی نہ کسی طرح حل کرنا ضروری سمجھتا تھا۔ کہا "آخر میں بھی تو اسی بادشاہ کا خادم ہوں۔ جس کے حکم سے وادی میں عتاب نازل ہوا۔"

"یہ ٹھیک ہے۔ بلاشبہ اگر بادشاہ کا حکم نہ ہوتا۔ تو ہم ایسا دور کرنے کی جو منصفانہ ہونے کے باوجود خوفناک تھا ہرگز جرات نہ کرتے۔"

"بس تو آپ سمجھ سکتے ہیں میں آج کل شمار میں ان لوگوں سے جھگڑا کرنے نہیں آیا۔ جنہوں نے اس فرمان کی تعمیل کی۔"

"آپ بجا کہتے ہیں۔" کیمبل نے اینڈریو لیسلی کے بیان کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر کہنے لگا "اصل یہ ہے کہ جس معاملہ کا ہیرو نے سر رونالڈ میک گریگر کے خط میں مبہم ذکر کیا ہے۔ وہ

بہت ہی نازک ہے۔"

"میں تسلیم کرتا ہوں۔" لیسلی نے جواب دیا۔ "مگر کپتان کیمبل میرے اور آپ کے درمیان کسی طرح کی رازداری کیوں ہو؟ پھر میں اس کا بھی آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ سارے حالات بادشاہ سلامت کے روبرو بیان کرتے ہوئے میں انہی باتوں تک ذکر پر اکتفا کروں گا جو آپ کے حق میں ہوں۔ بہرحال مجھ سے آپ کوئی بات چھپا کرنہ رکھیں۔"

"بہت اچھا۔" کپتان نے لیسلی کے دوستانہ اور پر اعتماد لہجے سے متاثر ہو کر کہا۔ "آپ بھی سکاٹ لینڈ کے رہنے والے ہیں۔ اس لئے یقیناً اس حقیقت سے بے خبر نہیں ہو سکتے کہ ہمارے ملک میں بعض ایسی عورتیں موجود ہیں۔ جن کے اندر مردوں کا سا جوش پایا جاتا ہے۔ ان کے احساسات مردوں کے برابر لطیف ہیں۔ اور جوش کی حالت میں وہ اپنے وطن کی حفاظت یا بے حرمتی کے انتقام کے لئے تلوار اور خنجر سے کام لینے سے بھی دریغ نہیں کرتیں۔ کیوں ماسٹر لیسلی کیا آپ کی رائے میں ایسا نہیں ہے؟"

"جی ہاں ہے۔" اینڈریو نے بمشکل اپنی تشویش کو چھپاتے ہوئے کہا۔ کیونکہ وہ محسوس کرتا تھا اب کوئی عظیم راز منکشف ہوا چاہتا ہے۔ "مگر آگے کہیے۔"

"میری بہن آئمڈا اسی طبیعت کی عورت ہے۔" جان کیمبل نے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "ایک زمانہ میں اس کو ماڈرک میکڈانلڈ سے محبت تھی۔ مگر وہ اس سے نفرت اور حقارت سے پیش آیا۔ اس بدسلوکی سے آئمڈا کی محبت نے بھی نفرت کی صورت اختیار کی۔ اور وہ انتقام کے درپے ہوئی اس وقت سے وہ ایسے موقعہ کی منتظر تھی۔ جب تدبیر انتقام عمل میں لائی جا سکے۔ یہ موقعہ آخر اس وقت حاصل ہوا۔ جب ساکنان وادی کے قتل عام کا حکم جاری ہو گیا۔ ماڈرک میکڈانلڈ نے میری بہن کی محبت کو نظر انداز کر کے ایلین گلس نان سے شادی کی تھی۔ اس لئے آئمڈا اسے اپنا دشمن سمجھتی تھی۔ ایسے حالات میں کیا آپ نہیں سمجھ سکتے کہ کس طرح آئمڈا نے جوش کی حالت میں اس کا عہد مصمم کر لیا۔ کہ میکڈانلڈ قبیلہ کے قتل میں جہاں تک ممکن ہوگا میں بھی حصہ لوں گی۔ کس طرح اس نے صنف نازک کی لطافت کو ترک کر کے مردانہ لباس پہنا۔ اور ہماری فوج میں شریک ہو کر قلعہ میں داخل ہوئی۔ کس طرح وہ سکونتی مکان تک پہنچی۔ ۔ ۔"

"تو اب میں سارا حال سمجھ گیا۔" لیسلی نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت سر سے پاؤں تک کانپ رہا تھا۔ مگر بظاہر اس نے اپنے سکون کو پوری طرح برقرار رکھا۔ صورت سے یہی معلوم ہوتا تھا کہ اس بیان کا اس کے دل پر کچھ بھی اثر نہیں ہوا۔

"بس تو آپ سمجھ سکتے ہیں۔" کپتان نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "کس طرح میری بہن نے اس رات کے واقعات میں حصہ لیا۔ اور اس اجنبی عورت کو جو معلوم نہیں کون تھی۔ راڈرک کی بیوی ایمن سمجھ کر قتل کر دیا۔ اب آپ یہ بھی جان سکتے ہیں۔ کس لئے میں نے خط میں اس نازک معاملہ کا ذکر محض اشارتاً ہی کیا تھا۔"

"ایسا کرنا ضروری تھا۔" لیسلی نے کہا۔ اور پھر چند منٹ رک کر جبکہ اس کے سینہ میں آگ سی لگ رہی تھی۔ اس نے کہا "اب کیا آپ کی بہن یہاں موجود ہے؟"

"ہاں ہے۔" کیمبل نے اس سوال پر متعجب ہو کر کہا۔ اگرچہ وہ سمجھ گیا۔ کہ اس سلسلہ میں دوسرا سوال کیا ہوگا۔

"اور کیا اس نے اس اجنبی عورت کا جو اس کے ہاتھوں ماری گئی تھی۔ کوئی حلیہ آپ سے بیان کیا؟"

"نہیں۔" کیمبل نے جواب دیا۔ "اور نہ میں نے اس سے پوچھنا ضروری سمجھا۔ لیکن اگر آپ اس بارہ میں مزید تفصیل چاہتے ہیں۔ تو میں اس سے حاصل کر سکتا ہوں۔"

"آپ تکلیف نہ کریں۔" لیسلی نے جواب دیا۔ "اگر کوئی بات مانع نہ ہو۔ تو میں سارے حالات خود ان سے دریافت کیا چاہتا ہوں۔"

"آہ!" کپتان نے جس کے اندیشوں کی تصدیق ہونے لگی تھی۔ بڑبڑا کر کہا۔ "کیا آپ ایڈ سے ذاتی طور پر ملنا چاہتے ہیں؟ لیکن ماسٹر لیسلی اس بات کو سوچئے۔ کہ ایک اجنبی کے سامنے اس قسم کے سوالوں کا جواب دینے سے اُسے کتنا رنج ہوگا . . ."

"ہاں۔ مگر میں بھی آخر بادشاہ کے عملہ کا آدمی ہوں۔" اینڈریو نے ملامت آمیز لہجہ میں کہا۔ "اور ظاہر ہے کہ کوئی بات بادشاہ سے نہیں چھپائی جا سکتی۔ علاوہ بریں میں اس کے جذبات کا ہر طرح پاس رکھوں گا۔ اور جیسا میں نے پیشتر کہا ہے۔ بادشاہ سے صرف اسی قدر حالات بیان کروں گا جو آپ کے حق میں مفید ہوں گے۔ مگر میں اسی صورت میں سفارشی کلمات کہہ سکتا ہوں کہ آپ مجھ سے پوری صاف بیانی برتیں۔"

"خیر تو بصورت مجبوری آپ ایڈ سے مل لیں۔" کپتان نے کہا۔ "میں جا کر اُسے آپ کے پاس بلا لاتا ہوں۔"

"مگر ٹھہریئے۔" لیسلی نے جلدی سے کہا۔ "میں اس سے فقط تخلیہ میں مل سکتا ہوں۔"

"آپ کی شرطیں بہت سخت ہیں۔ مگر میں کسی طرح آپ کو ناراض کرنا پسند نہیں کرتا۔ بہرحال بادشاہ

سے سارے حالات بیان کرتے ہوئے میری امدادگی امداد کو پوری طرح ملحوظ خاطر رکھئے گا۔"

اتنا کہہ کر کپتان کیمبل کمرہ سے رخصت ہوا۔ مگر اس نے دروازہ سے باہر قدم رکھا ہی تھا۔ کہ اینڈریو لیسیلی کی صورت میں عظیم انقلاب پیدا ہو گیا۔

باب - ۹۷

اینڈریو اور آئیڈا

اینڈریو لیسیلی کامل سکوت وسکون کا عادی اور غائت درجہ متحمل مزاج تھا۔ اس لئے اس کے دلی خیالات کسی صورت میں چہرہ پر ظاہر نہ ہونے پاتے تھے۔ کیسے ہی عجیب واقعات پیش آئیں۔ اور کتنے بھی انقلابی اثرات رونما ہوں۔ اس کی ثقاہت ہمیشہ برقرار رہتی تھی۔ ایسے حالات میں کپتان کیمبل کے کمرہ سے جاتے ہی اس کی صورت میں تبدیلی ہونا واقعی عجیب اور حیرت خیز عمل تھا۔ چند منٹ اس کے چہرہ پر سیاہ ترین شیطانی غصہ کا اثر رہا۔ اور اگر کوئی شخص اسے اس حالت میں دیکھتا۔ تو اس کے لئے یہ معلوم کرنا دشوار نہ ہوتا۔ کہ اس تبدیلی کا تعلق خواہش انتقام سے ہے۔ مگر اتنے عرصہ میں کہ دروازہ دوسری بار کھلا اس کا جوش رفع ہو چکا تھا۔ اور چہرہ نے وہی سابقہ حالت سکون اختیار کر لی تھی

آئیڈا کیمبل کمرہ میں داخل ہوئی۔ کپتان کیمبل اسے دروازہ پر چھوڑ کر واپس ہو گیا تھا۔ آئیڈا نے اینڈریو لیسیلی کی طرف ایک تیز جاذب نظر سے دیکھا۔ گویا اس کی صورت سے معلوم کرنا چاہتی تھی۔ کہ یہ شخص جس سے ایسے پُر اسرار حالات میں ملاقات ہوئی کس طرز و قماش کا آدمی ہے۔ مگر اس کا اسے ایک لمحہ کے لئے بھی خیال نہیں آیا۔ کہ وہ کس بری نیت سے ملنا چاہتا ہے۔ کیونکہ بھائی نے اس سے جو حالات بیان کئے تھے۔ ان سے اس طرح کا شبہ پیدا ہی نہ ہوتا تھا۔ اس کے ساتھ وہ یہ معلوم کرنے سے بھی قاصر تھی۔ کہ اس ملاقات کا مقصد اور عملی فائدہ کیا ہے۔ مگر کپتان نے اس سے درخواست کی تھی۔ کہ یہ شخص چونکہ بادشاہ کے صرف خاص سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے جہاں تک ممکن ہو اس سے اخلاق کا برتاؤ کرنا پس وہ کمرہ میں داخل ہوئی۔ تو اس کے چہرہ سے وقار و خلوص کا اظہار ہوتا تھا۔

خود ایک کرسی پر بیٹھ کر اینڈریو کو دوسری پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ کہنے لگی۔ "ماسٹر لیسیلی کیا آپ مجھ سے ملنا چاہتے ہیں؟"

"معزز خاتون ہاں"۔ خادم نے جواب دیا۔ "لیکن چونکہ معاملہ غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ اس لئے پہلے

آپ کی اجازت سے میں اس بارہ میں ضروری احتیاط کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ غیر ہماری گفتگو نہ سنیں۔"

وہ دروازہ تک گیا۔ اور اسے کھول کر نیم تاریک دالان میں غور سے دیکھا۔ مگر آس پاس کوئی نہ تھا اس لئے دروازہ بند کر کے پھر آمنڈا کیمبل کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ مگر جب اس نے لوٹ کر اس حسینہ کے چہرہ کی طرف دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ اس کارروائی سے اس کے وقار کو سخت صدمہ پہنچا ہے کیونکہ اب اس کے چہرہ سے غصہ کا اظہار ہوتا تھا۔

مگر وہ فوراً ہی اپنے جوش کو دبا بیٹھی کہ "مسٹر لیسلی آپ کے طریق عمل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ علاوہ کیمبل کے مکین کی نسبت آپ کے خیالات بہت اچھے نہیں ہیں۔ مگر تاہم آپ کی احتیاط یہی ظاہر کرتی ہے۔"

اینڈریو اس طعن سے چونک گیا۔ کہ جلدی جلدی کہنے لگا "جو میرے دل میں کیمبل کا معزز اور قدیم نام رکھنے والے ہر شخص کے لئے احساس تعظیم ہے۔ یہ احتیاط اس کے لئے حقیقت میں بجز قصور ہوں۔ کیونکہ آپ کے تخلیہ میں ملنے کی نسبت میری درخواست عجیب ہے۔ بہر حال میں امید کرتا ہوں اس احتیاط کی اہمیت کو آگے چل کر آپ بھی اچھی طرح سمجھ لیں گی۔"

آمنڈا نے اینڈریو لیسلی کی طرف نظر حیرت سے دیکھا۔ کیونکہ وہ اب تک معلوم نہ کر سکی تھی۔ کہ اس ملاقات کا مطلب کیا ہے۔ ایک بار اس کی خود پسندی اور زنانہ کمزوری نے خیال پیدا کیا۔ کہ ممکن ہے وہ اظہار عشق چاہتا ہو۔ مگر اس خیال کو اسے فوراً ہی ترک کرنا پڑا۔ کیونکہ اینڈریو لیسلی کے پرسکون اور اداس چہرہ میں جذبات لطیف کا شائبہ تک موجود نہ تھا۔ پس وہ چپ رہی۔ اور اشارہ سے اس کو بیان جاری رکھنے کے لئے کہا۔

وہ کہنے لگا۔ "غالباً آپ کے بھائی نے مختصر طور پر آپ کو بتا دیا ہوگا۔ کہ میری ان سے کیا گفتگو ہوئی ہے۔"

"مجھے معلوم ہے۔" آمنڈا نے کہا۔ اور پھر اپنی نسبت اس کی رائے معلوم کرنے کے لئے وہ کہنے لگی "میں ڈرتی ہوں۔ پچھلی رات کے واقعات میں میری شرکت کا حال سن کر آپ کے خیالات میری نسبت بہت اچھے نہ ہوں گے۔"

"بخلاف اس کے میں آپ کے اس حوصلہ کا بدل مداح ہوں جس نے آپ کو کسی گستاخی یا حقارت کا شدید انتقام لینے پر آمادہ کیا۔" اینڈریو لیسلی نے جواب دیا۔ "میں یہ جان کر بہت خوش ہوں کہ گلن لائن

"بس یہی تھی۔" ایڈمنڈ نے دل سے کہا۔ "اب اس کے متعلق کسی طرح کا شبہ نہیں رہا۔" مگر دل میں اس طرح کی باتیں کرتے ہوئے بھی اس نے چہرہ کے سکون کو اس درجہ برقرار رکھا۔ کہ ایڈمنڈ کو قطعاً معلوم نہ ہوا۔ کہ ان الفاظ کا اس کے دل پر کیا اثر ہوا ہے۔ خصوصاً اس لئے کہ اس کے دل میں کوئی شبہ موجود نہ تھا۔

سلسلہ بیان جاری رکھ کر وہ کہنے لگی۔ "ماسٹر لیسلی اس سے زیادہ میں اس عجیب صورت کا حال آپ سے بیان نہیں کر سکتی۔ جیسا کہ آپ سمجھ سکتے ہیں۔ سارا کام جلدی میں ہوا۔ اور مجھے اتنی فرصت نہ تھی۔ کہ میں اس کی صورت کو غور سے دیکھنے کو ٹھہر جاتی لیکن میں درخواست کرتی ہوں۔ کہ میری اس صاف بیانی اور ہر قسم کے سوالات کا جواب دینے پر آمادگی کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ بادشاہ سے اس واقعہ کا ذکر کریں۔ تو سرسری طور پر کریں۔ یا اگر ممکن ہو تو اسے نظر انداز کرنے کی ہی کوشش کریں۔"

"معزز خاتون" ایڈمنڈ نے جواب دیا۔ "اطمینان رکھئے۔ کہ جب اس معاملہ کو ضرور نظر انداز کر دوں گا میں نے ابھی سے اس کے متعلق مصمم ارادہ کر لیا ہے۔"

"اس کے لئے میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔" آمنڈ نے کہا۔ "کیونکہ میں نہیں چاہتی۔ میری ناکام محبت اور خواہش انتقام کی داستان بادشاہ کے کانوں تک بھی پہنچے۔ بھائی کے دل میں قدرتی طور پر اس بات کی خواہش ہے۔ کہ بادشاہ ان کی قدر کریں۔ پس کیا ضرور ہے۔ کہ میرے کسی فعل کا ان کی نیک نامی پر مضر اثر پڑے۔"

"بانو آپ ہر طرح اطمینان فرمایئے۔" لیسلی نے جواب دیا۔ "کوئی ایسا لفظ جس سے آپ کو یا آپ کے بھائی کو ضرر پہنچنے کا احتمال ہو۔ بادشاہ کے کانوں تک نہیں پہنچے گا۔ میری آرزو تو یہ تھی۔ کہ میں بادشاہ کو یہ خوشخبری سنا سکتا۔ کہ سکاٹ لینڈ کی قابل نفرت قوم کا ہر فرد بشر ہلاک ہو چکا ہے۔ اور سانپوں کے اس مسکن کو قطعاً تباہ اور برباد کر دیا گیا ہے۔۔۔"

"کاش آپ ایسی خبر لے کر واپس جا سکتے۔" آمنڈ نے خوش ہو کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں سے اس جوش انتقام کی آگ کے جو اس کے سینہ میں بھڑک رہی تھی شعلے نکلنے لگے۔ "میری دلی خواہش یہ تھی۔ کہ بھائی اس کارروائی کے سلسلہ میں جو وادی گلنکو میں کی گئی تھی۔ سیدھے گلن فان جا کر یا تو اس کا محاصرہ کر لیتے یا بلا کر اسے بھی سر کرنے کی کوشش کرتے۔۔۔"

"نہیں یا تو نہیں آپ کے بھائی ایسی کارروائی نہیں کر سکتے۔" ایڈمنڈ نے قطع کلام کر کے کہا۔

شاہی فرمان میں صرف قبیلہ میکڈانلڈ کو منتخب کیا گیا تھا۔ لیکن بات کا تعلق اس میں کہیں نہیں ہے۔ رہ گیا آپ کا انتقام کسی اور ذریعہ سے پورا نہیں ہو سکتا؟" اور یہ کہتے ہوئے اس نے آمنڈا کی طرف استفہامیہ نظروں سے دیکھنا شروع کیا۔

"میں آپ کا مطلب نہیں سمجھی" آخر کار اس نازنین نے کہا۔ اور یہ صاف ظاہر تھا کہ اس کا نازک بدن تشویش کی وجہ سے کانپ رہا ہے۔ تشویش اس لئے تھی کہ کیا یہ شخص کوئی ایسا ذریعہ بتا سکیگا جس سے میرا انتقام پورا ہو سکے یا اس کے الفاظ بے معنی ہی ثابت ہونگے۔

"حقیقت یہ ہیں اپنا مطلب مفصل عرض کرتا ہوں" ہینڈریو نے کہا۔ "آپ کو معلوم ہے بادشاہ سلامت تخت نشین ہونے سے پہلے ایک مرتبہ نام سے سکاٹ لینڈ میں آئے تھے۔ یہاں قبیلہ میکڈانلڈ سکنہ گلنکو کے ہاتھوں انہیں کسی طرح کی ذلت یا مصیبت کا سامنا ہوا۔ یہ کہتے ہیں کہ آپ موقعہ پر موجود لارڈ میکڈانلڈ جیسی سرداری سے ان کی جان خطرے میں تھی۔ مگر اس خدمت کے معاوضہ کو رفع کرنے کے لئے یہ واقعہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ کہتی کرتی ہیں۔ لارڈ کی فوج نے ہی شاہی لشکر کو شکست دی تھی اسی وقت سے بادشاہ کو اس سے دلی نفرت ہے جیسی قبیلہ میکڈانلڈ کے باقی افراد کے خلاف تھی۔ بلکہ ان سے بھی زیادہ۔ کیونکہ دشمنوں میں سب سے خطرناک لارڈ میکڈانلڈ موجودہ والئے گلنکو گلنکو ہی تھا۔ سوئے اتفاق سے وہی بچ کر نکل گیا۔ اب میں حیران ہوں کس منہ سے بادشاہ کو یہ خبر دے سکوں گا۔ اس کا حوصلہ نہیں کہ ان کے حضور میں کھڑا ہو کر یہ بیان کروں کہ آپ کا سب سے خطرناک دشمن زندہ بچ گیا۔ اور اب زندہ ہی نہیں بلکہ شادی اور وراثت کے ذریعہ ایک ایسے ہی خطرناک اور جنگجو قبیلہ کا حکمران ہے جیسا وادی گلنکو میں آباد تھا۔"

آمنڈا کے چہرہ پر وحشیانہ مسرت کے آثار نمودار ہوئے۔ کہنے لگی "آہ! تو کیا آپ چاہتے ہیں۔ لارڈ میکڈانلڈ زندہ نہ رہے؟ آپ کی تو خواہش ہے کہ وہ بھی اپنے بھائی بیٹوں کی طرح ہلاک ہو جائے"

"ہینڈریو لیسلی نے آمنڈا کے چہرہ کو استفہام سے دیکھتے ہوئے کہا "جب تک لارڈ میکڈانلڈ زندہ ہے باقیوں کا مرنا نہ مرنا برابر ہے۔"

"آپ ٹھیک کہتے ہیں" آمنڈا نے جوش کے لہجہ میں کہا "میں خود اس شخص کو زندہ اور سرسبز دیکھنا گوارا نہیں کر سکتی جس نے میری محبت کو . . . مگر نہیں۔ سوال میری ذات کا نہیں ہے۔ تم نہیں کہو۔ سچ ہے کہ یہ سوال آپ ہی کی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔"

"میں آپ کا مطلب نہیں سمجھی۔" آمنڈا نے کہا۔ اور وہ متجسس نگاہوں سے ہینڈریو لیسلی کے چہرہ

کی طرف دیکھنے لگی۔

وہ کہنے لگا۔ "بحث لمبی ہے۔ اور فرصت کم۔ اس لئے مختصر طور پر میں اتنا ہی عرض کرتا ہوں کہ اگر آپ کا انتقام ہی اس کی ہلاکت کا ذریعہ بنے تو خوب ہو۔ اس کی پروا نہیں کہ اس کی موت کس طرح واقع ہو۔ امر لازم صرف اس کی ہلاکت ہے۔ میری تمنا ہے کہ لندن کو واپس جاؤں۔ تو اس کی موت کی خبر لے کر جاؤں۔ کیونکہ مجھے اسی صورت میں انعام و اکرام کی امید ہو سکتی ہے۔ اگر میرا بیان بادشاہ کے لئے موجب اطمینان ہو۔ پس میں پھر عرض کرتا ہوں۔ کہ سوال محض راڈرک کی ہلاکت کا ہے۔ اس کے ذریعہ خارج از بحث ہیں۔ البتہ ضمناً سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس نتیجہ کو حاصل کرنے کی صورت کیا ہو۔ گلن فان پر شاہی فوج کا حملہ غیر ممکن ہے۔ اول تو ایسا ہو نہیں سکتا۔ اور اگر اس کی جرأت کی بھی جائے تو قبیلہ گلن فان کے آدمی مزاحمت کو تیار ہوں گے۔ اور ہم ان کا خون بہانا نہیں چاہتے۔ پس ظاہر ہے کہ ہمیں جو کچھ کرنا ہے۔ وہ علانیہ نہیں۔ در پردہ ہی کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کے لئے مکر و فریب کی ضرورت ہے۔ ۔ ۔ مگر ہاں وہ وارکس کے ہاتھ سے ہو؟"

"میرے!" آسنڈا نے پرجوش لہجہ میں کہا۔ اور یہ کہتے ہوئے اس کی تیز سیاہ آنکھوں میں عجیب چمک اور چہرہ پر خوفناک روشنی پیدا ہو گئی۔ پھر سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے اس نے حقارت اور خوشی کے مشترکہ لہجہ میں کہا۔ "ماسٹر لیسلی میں جانتی ہوں۔ آپ اس کام کو اپنے ہاتھ میں نہیں لینا چاہتے۔ آپ کے اندر وار کرنے کی جرأت نہیں۔ کیونکہ آپ یہ سمجھتے ہیں۔ ایسا کرنا قتل عمد میں داخل ہو گا۔ مگر میں ۔ ۔ میں اس فعل کی انجام دہی میں ذرا بھی تامل نہیں کر سکتی۔ میرے نزدیک معاملہ اور صورت رکھتا ہے۔ میرے لئے وہ ایک ایسی صورت انتقام ہے جس کی مجھے عرصہ دراز سے خواہش تھی۔ بہت اچھا۔ میں اس کام کے لئے حاضر ہوں۔ موقعہ آئے تو آپ دیکھیں گے کہ میری طرف سے ذرا تامل نہ ہو گا۔ آہ! اب آپ سمجھے کہ خاندان کیمبل کے کسی شخص کی توہین کیا معنے رکھتی ہے۔"

"معزز خاتون میں نے آپ کی فطرت سمجھنے میں غلطی نہیں کی۔" لیسلی نے جواب دیا۔ "بہرحال آپ اس کام کے لئے آمادہ ہیں۔ تو موقعہ میں پیش کر سکتا ہوں۔"

"سچ!" آسنڈا نے غیر معمولی جوش سے کہا۔ "واقعی آپ ایسا کر سکتے ہیں؟ کہیں یہ مذاق تو نہیں؟ کہیں آپ میرا امتحان تو نہیں لے رہے ہیں؟"

"بانو میں کیا ایسی جرأت کر سکتا ہوں؟" لیسلی نے کہا۔ "مگر دیکھئے یہ گفتگو جو ہم دونوں میں ہوئی

بہ صیغہ راز رہنی چاہیئے۔"

"اطمینان رکھیے کہ ایسا ہی ہوگا۔" آمنڈا نے جلدی سے کہا۔ "بلکہ آپ کچھ اور شرطیں عائد کرنا ضروری سمجھتے ہوں۔ تو میں ان کو تسلیم کرنے کے لئے بھی تیار ہوں۔"

"شرطیں کچھ نہیں" - اینڈریو نے کہا "صرف اس کی ضرورت ہے کہ آپ اس معاملہ کا ذکر اپنے بھائی تک سے نہ کریں۔ کہ ایسا نہ ہو وہ آپ کو اس ارادہ سے باز رکھنے کی کوشش کرے۔"

"میں سمجھ گئی۔" خوفناک حسینہ نے جواب دیا "مگر میں اپنے افعال کی مختار ہوں۔۔"

"بس تو فیصلہ اس پر ہے کہ وقت آنے پر آپ ذرا بھی تامل نہ کریں گے۔ آپ کی طرف سے خفیف سی لغزش کا ظہور نہ ہوگا۔۔۔"

"ماسٹر لیسلی۔ آپ اب تک میری خو کو نہیں سمجھے۔" آمنڈا نے حقارت اور نخوت کے لہجہ میں کہا "آپ کے لفظوں سے ظاہر ہے۔ کہ آپ مجھے دل کی کمزور اور ارادہ کی کچی سمجھتے ہیں۔۔۔"

"معاف فرمایئے۔ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔" اینڈریو نے جلدی سے کہا "رہا موقعہ پیش کرنے کا سوال۔ مجھے ایک ایسا گر یاد ہے جس سے میں راڈرک کو جہاں جی چاہے بلا سکتا ہوں وہ سمجھتا ہے۔ میں اس کا بہی خواہ ہوں۔ ایسی حالت میں میرے لئے اس کو دام فریب میں لانا مشکل نہیں۔ کام کا یہ حصہ میرے ذمہ رہنے دیجئے۔ باقی آپ کے ذمہ۔۔۔"

"وقت اور مقام طے کیجئے۔" آمنڈا نے جس کی آنکھوں سے خوفناک روشنی نکل رہی تھی۔ کہا۔ "اور آپ یقیناً مجھے وہیں دیکھیں گے۔"

"ٹھیریئے۔ میں سوچ لوں۔" لیسلی نے رکتے ہوئے کہا۔ پھر ذرا وقفہ دے کر وہ کہنے لگا "میں سمجھا۔ یہ کام سرائے گنگس ہوس میں خوب ہوگا۔ آپ آدھی رات کو وہاں تشریف لا سکیں گی؟"

"آج؟" آمنڈا نے پوچھا۔ اور پھر خود ہی کہنے لگی۔ "ہاں آسکتی ہوں۔ اس لئے کہ مجھے کوئی خاص مصروفیت نہیں ہے۔ اور اگر وہاں میرا تنہا آنا مزید ہی ہو۔ تو میں مردانہ لباس پہن کر آجاؤنگی۔"

"میری رائے میں تنہا آنا ہی بہتر ہوگا۔ کہ کسی کے دل میں شبہ پیدا نہ ہو۔ نصف شب کو میں اس سرائے میں آپ کا انتظار کروں گا۔ سب کام تیار ہوگا۔ اور جب آپ دروازہ پر تین بار دستک دیں۔ اُسے فوراً کھول دیا جائے گا۔"

"بس طے ہوگیا۔ میں وقت مقررہ پر وہاں پہنچ جاؤں گی۔" آمنڈا کیمبل نے جواب دیا۔ اور یہ کہتے ہوئے وہ کرسی سے اٹھ کر کھڑی ہوگئی۔ کیونکہ اب اس ملاقات کو طول دینے کی ضرورت نہ تھی۔

جو باتیں ہوئیں۔ ان کا ذکر اس جگہ غیر ضروری ہے۔ مختصر یہ کہ راڈرک اس کے ساتھ سرائے جانے کو تیار ہو گیا۔ مخفی نہ رہے کہ وہ اکیلا ہی یہاں تک آیا تھا۔ وہ رہبر جو اینڈریو لیسلی کا خط لے کر اس کے پاس گیا۔ اس کام سے فارغ ہو کر اپنے گھر کو چلا گیا تھا۔

سرائے سے قریباً ایک سو گز کے فاصلہ پر پہنچ کر اینڈریو لیسلی نے راڈرک میکڈانلڈ کو ٹھیرنے کے لئے کہا۔ اور خود سرائے کی طرف چلا۔ اب ساڑھے گیارہ بجے تھے۔ سرائے کے دروازہ پر اس نے بڈھے مارسن سے دریافت کیا "کپتان کیمبل آ گئے کیا؟"

"ہاں تمہاری روانگی کے قریباً ایک گھنٹہ بعد آ گئے۔" بڈھے سرائے دار نے جواب دیا۔ مگر اطمینان رکھو کہ میں نے ہر معاملہ میں تمہاری ہدایت پر عمل کیا ہے۔ وہ اسی کمرہ میں ٹھیرے ہوئے ہیں۔ جو میں نے ان کے لئے تیار کیا تھا . . ."

"ان دو کمروں میں سے ایک میں جو دوسری چھت پر ہیں؟" لیسلی نے پوچھا۔

"ہاں۔ اور اسی کی تم نے ہدایت کی تھی" مارسن نے جواب دیا۔

"بس ٹھیک ہے" اینڈریو نے کہا "اب آپ اور مسٹر مارسن اپنے کمرہ میں چلے [illegible] اور مہمان کا انتظار ہے۔ اس لئے تھوڑی دیر بیٹھوں گا۔"

"جیسے تمہاری مرضی ہو کرو" مارسن نے کہا "مگر یہ لوگ جن کا تم اتنا اہتمام کر رہے ہو کیسے لوگ آئے ہیں۔ آخر اس تیاری کا مطلب کیا ہے؟"

"مطلب اس کے سوا کچھ نہیں۔ کہ مقتول مارگرٹ کا انتقام لیا جائے" اینڈریو نے بے حد دبا کر کہا۔ "سر دست میں اتنا ہی بیان کر سکتا ہوں۔ پس جس طرح میں نے کہا ہے کرو"

مارسن اور سوالات بھی پوچھنا چاہتا تھا۔ مگر جرأت نہ کر سکا۔ کیونکہ اینڈریو کا تحکمانہ تھا۔ ناچار وہ اور اس کی بیوی دونوں باورچی خانہ میں چلے گئے۔ جو خواب گاہ [illegible] اور اینڈریو اس مقام پر واپس جا کر جہاں راڈرک میکڈانلڈ کو چھوڑ آیا تھا۔ اسے سا[illegible]

اس ضروری تفصیل کے بعد ہم پھر ایک بار ایڈمس کیسل کو چلتے ہیں۔ اینڈریو کے جانے پر آیڈا اور کپتان کیمبل نے اس وعدہ رازداری پر جو انہوں نے کیا تھا۔ بہن نے بھائی کو اپنے خیالات کا شریک بنایا۔ نہ بھائی نے بہن کو۔ اور دونوں کو دوسرے کے خیالات کا علم نہیں۔ اس کے قریباً دو گھنٹہ بعد کپتان کیمبل نے حکم دیا۔ مگر کسی نوکر کو ساتھ چلنے کے لئے نہیں کہا۔ اس کے چچا اور آیڈا کو

[illegible] خصوصاً اس وقت جب اس نے [illegible] میں شامل [illegible] وہ بڑی تک [illegible]
[illegible] لئے میرا انتظار کرنا - مگر کپتان نے یہ کہہ کر ان کا اطمینان کر دیا - کہ اینڈریولیسلی سے
[illegible] ہوئی تھی - اس کے سلسلہ میں مجھے کچھ دن کیپل میں اینل آف ہڑیل ہی سے ملنے جانا ہے
[illegible] روانگی کو حتے الامکان صیغہ راز رکھنا چاہتی تھی - اس لئے اس نے بھائی کی رخصت
[illegible] سمجھا - اور اس پر کوئی اعتراض نہ کیا - اس میں شک نہیں کہ جیسا اس نے اینڈریولیسلی سے
- وہ ہر طرح اپنے افعال کی مختار تھی - پھر بھی ممکن تھا - کہ بھائی اس کی روانگی پر کسی طرح کے
پوچھتا - اور پھر اسے اس کا اطمینان کرنے کو فرضی عذرات پیش کرنے پڑتے - پس اس نے غنیمت
اس کی روانگی سے اس قسم کے تکلیف دہ سوالات کا سلسلہ ہی منقطع ہو گیا - اب جبکہ اس کے
[illegible] تکمیل کا وقت قریب آ رہا تھا - اس کے دل میں شیطانی مسرت کی غیر معمولی لہر پیدا ہو گئی تھی اور
[illegible] بڑھ گیا تھا - کہ حصول مدعا کے لئے وہ ہر کام کرنے کو تیار تھی -
کپتان [illegible] کی روانگی کے چند گھنٹے بعد عمر رسیدہ سر کالن کیمپل بھی جو گذشتہ چند سال کے عرصہ
[illegible] دق کا مریض ہو گیا تھا جلدی ہی خوابگاہ میں چلا گیا - اب آمنڈا کے لئے میدان کھلا تھا -
[illegible] کا اندازہ کر کے کہ سرائے کنگس ہوس تک جانے میں کتنا وقت صرف ہو گا - اور راستہ کی مشکلات
[illegible] کی تاریکی کا ہر طرح لحاظ کرنے کے بعد اس نے مردانہ لباس پہنا - اور دس منٹ سے تھوڑی
[illegible] اصطبل میں داخل ہوئی - اس کا گھوڑا تیار کھڑا تھا - کیونکہ اس نے سائیس کو
[illegible] بیدار رہنے پر آمادہ کر لیا تھا - سائیس اس کے ساتھ چلنے پر آمادہ ہوا - مگر اس نے انکار
[illegible] رخصت ہو گئی - کہ میں آدھی رات کے قریباً دو گھنٹے بعد واپس آؤں گی - اس وقت
حاضر رہنا -"

پر برف کی موٹی تہ جمی ہوئی تھی - مگر آسمان پر چاند نکل آیا تھا - اور اس کی صاف
کی سفیدی مجذوبہ دہر کی لاش کو فراخ کفن میں لپٹا ہوا ظاہر کرتی تھی - آمنڈا کی
[illegible] نہ تھا - اور گو ہوا سرد تیز اور چبھنے والی تھی - مگر جوش انتقام کی حرارت سے اس کو
[illegible] راستہ چلتے ہوئے وہ بار بار گھڑی نکال کر وقت دیکھتی - اور دل میں ہر طرح
[illegible] ابھی دس منٹ باقی تھے - کہ وہ سرائے کنگس ہوس میں پہنچی - برف کی وجہ
کی آواز بالکل سنائی نہ دیتی تھی - وہ اسے اصطبل دروازہ تک لے گئی - اور
[illegible] درخت سے باندھ دیا - گھوڑا اس درخت کے پیچھے اس طرح چھپ گیا - کہ اگر

کوئی شخص سرائے کی عقبی کھڑکی سے باہر کی طرف دیکھتا، تو وہ اُسے نظر آ سکتا تھا۔ جس کام سے فارغ ہو کر سرائے کے پھاٹک تک جاتے ہوئے اُسے بارہ بج گئے۔ اور جس وقت اس نے دروازہ پر تین بار آہستہ مگر واضح طور سے دستک دی۔ تو اس کا دل زور سے دھڑک رہا تھا۔

دروازہ فوراً کھول دیا گیا۔ اور چاند کی روشنی میں اس نے دیکھا۔ کہ ایڈورڈ ویسلی سامنے کھڑا ہے۔ اس نے خاموش رہنے کے اشارہ کے لئے لبوں پر انگلی رکھی۔ اور اُسے نچلی منزل کے اس کمرہ میں داخل کیا۔ جس کا حال اس سے پہلے ایک موقعہ پر بیان ہو چکا ہے۔ میز پر چراغ جل رہا تھا اس کی روشنی میں ایڈورڈ نے دیکھا۔ کہ آئنڈا کے چہرہ سے اس کے مجرمانہ استقلال کا پورا اظہار ہوتا ہے۔ دروازہ کو احتیاط سے بند کر کے اس نے دبی زبان سے کہا "وہ اس وقت یہیں ہے۔ اور اپنے کمرہ میں بے خبر سو رہا ہے۔ اس وقت قسمت بھی تیرے قدم پر ہے"

آئنڈا کی آنکھیں شعلہ بار تھیں۔ اس کا ہاتھ بے اختیار اس بیش قبض کے دستہ کی طرف گیا۔ جو اس کے مردانہ لباس کی پیٹی میں لگا ہوا تھا۔ وہی خوفناک خنجر جس سے اس نے قلعہ گلنکو میں فلورا اور مارگرٹ کو قتل کیا تھا۔ اس وقت ایڈورڈ ویسلی یہ سوچ کر سر سے پاؤں تک کانپ گیا۔ کہ چند منٹ کے عرصہ میں مارگرٹ کے قتل کا انتقام اسی خنجر کی مدد سے لیا جائے گا۔ مگر آئنڈا اپنے خیالات میں اس قدر منہمک تھی کہ اس نے ایڈورڈ کے جوش کو نہیں دیکھا۔

"وہ بے خبر سوتا ہے" ویسلی نے بمشکل آواز دبا کر کہا "زینہ کی راہ سے اوپر چڑھ جائیے۔ شمع لے جانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اندیشہ ہے روشنی میں آنکھ کھل جائے۔ دروازہ بند مگر کیواڑ کھلنے میں ان کی حرکت سے آواز پیدا نہ ہوگی۔ اس لئے چپ چاپ اندر چلے جائیے۔ کمرہ میں تاریکی ہے۔ مگر تین قدم چل کر چارپائی معلوم ہو جائے گی۔ اس سے آگے بیان کرنے کی ضرورت ہی نہیں"۔

آئنڈا کے رخساروں پر اب تک بخار کی سرخی نمودار تھی۔ دفعتاً انہوں نے لاش کی زردی اختیار کر لی۔ یہ زردی ارادہ کی لغزش یا دل کی کمزوری کی وجہ سے نہ تھی۔ وہ ایسی خوفناک جرم کا خیال کر کے بھی پیدا نہ ہوئی تھی جس کے لئے وہ آمادہ تھی۔ نہیں یہ زردی اس عزم صمیم کو ظاہر کر رہی تھی۔ جو ایک خوفناک جرم کے ارتکاب کے لئے ضروری تھا۔

وہ دبے پاؤں زینہ کی راہ سے اوپر گئی۔ دروازہ میں پہنچ کر اس نے ایک ہاتھ میں خنجر لیا اور دوسرے سے دروازہ کھولا۔ جیسا ویسلی نے اُسے یقین دلایا تھا۔ کیواڑ کھلنے سے آواز پیدا نہیں ہوئی اندر جا کر اس نے تین قدم رکھے۔ واقعی بائیں طرف پلنگ بچھا ہوا تھا۔ وہ چند منٹ چپ چاپ کھڑی